جنم ساکھی گرو نانک شاہ

جسمین

سرشٹ مہاتما بابا نانک شاہ کے چرتر پوتر آد سے انت تک برنن ہین

اور

جسکو حسب الایماے منشی پراگ نرائن صاحب مالک نولکشور پریس کے منشی سنگت پرشاد صاحب ساطع کالیستھ

نے گرمکھی زبان سے اُردو عام فہم زبان مین ترجمہ کیا

باراول بصحت و نظرثانی مصنف

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء

ی گورو نانک

ضمون

فہرست پوتھی [illegible] جی گورو نانک جی صاحب نرنکاری

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
		پوتھی [illegible] جنم ساکھی نانک جی صاحب) [illegible] م تاریخی سنہ ۴۲۴ سمت نانک شاہی [illegible] تواریخ مہاراج نانک شاہ) [illegible] ام تاریخی سنہ ۱۸۹۴ عیسوی
ا لغایت ۸		دیباچہ [illegible] سبب تالیف پوتھی ہذا
ا لغایت ۸	+	بھائی [illegible] لے [illegible] کا کہ جو ستگورو مہاراج نانک شاہ سچے بادشاہ کے ہمراہ مدام از زمانہ طفولیت و نیز [illegible] ملازمت [illegible] نگرانی مودی خانہ بمقام سلطانپور و نیز سیاحی دنیا و سفر بحری و بری [illegible] آسمان کہ جہان سے سورج و چندرمان بھی ہزارون جوجن نیچے رہ گئے تھے [illegible] حضور نانک اوتار پاک نور کے گورو انگد جی صاحب کی خدمت مین پہونچکر [illegible] گورو انگد جی صاحب کا بھائی بالے سندھو سے حال دریافت کرنا اور بھائی بالے [illegible] کا بیان کرنا کہ میرا مکان (قصبہ رائے بھوئی کی تلونڈی) [illegible] اوتار ہوا تھا اور مین انھین ستگورو مہراج کا سکھ بھی ہون اور ہمیشہ [illegible] رہا بھی ہون -
ا لغایت ۸	+	گورو انگد [illegible] کا بھائی بالے سندھو سے یہ دریافت کرنا کہ نرنکار نے نانک اوتار کس لیے [illegible] مہاراج کا جنم پتر کسطرح ہاتھ آسکتا ہے - بھائی بالے کا سوال اول سے [illegible] کرنا [illegible] دوم کا جواب دینا کہ بھائی لالو رام جی کے پاس گورو مہاراج سے [illegible] سنکر گورو انگد جی صاحب کا بھائی بالے کے ہمراہ (لالہ پیوا) اپنے [illegible] کے پاس واسطے لینے جنم پتر ست گورو مہاراج کے روانہ فرمانا -
[illegible]		[illegible] کا لالو رام جی کے پاس بمقام تلونڈی پہونچنا اور گورو انگد جی صاحب

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱- لغایت ۹		جانے تشتین ستگورو مہراج کا اشتیاق جنم پتر گورو نانک جی صاحب کا بابت کیا - لالو رام جی صاحب کا بھائی کالو رام جی صاحب کے اسباب سے جنم پتر کا تلاش کرکے بعد پانچ یوم کے دینا اور اپنی طرف سے ایک ناریل اور پانچ پیسہ نذر دینا اور یہ بھی عرض کرنا کہ شاید کبھی شری چند جی صاحب کی طرف سے کچھ قصور ہو تو اسکو معاف کیجئیگا -
		بھائی بالے اور لالہ پیتو کا جنم پتر لیکر بحضور گورو انگد جی صاحب حاضر ہونا اور بھائی لالو رام جی کی طرف سے نذر گذرانکر پیغام عرض کرنا - گورو انگد جی صاحب کا (مہا) نام اپنے ملازم کو واسطے بلانے مسمی (پیڑا) کھتری مترجم کے برائے ترجمہ جنم پتر مذکورہ یا از علم سنسکرت بعلم گورمکھی بھیجنا اور مترجم مذکورہ کا آنا اور جنم پتر کا ترجمہ کرکے گورو انگد جی کو سنانا -
۹- لغایت ۱۴	۱ - ۵	سمت ۱۵۲۶ بکرما جیتی مین کاتک سُدی پورنماشی کو سوا پہر رات باقی رہے نا . . . . . . سنسار مین پرگٹ ہونا - اور پہلے والدین کو چتر بھج مورت کے درشن . . . نکر . . . . الش کرنا . . . . . . اب روپ رکھتے ہین اور پھر ویسے ہی ہو جانا - صبح کے وقت کالو . . . . . . ت ہردیال . . . . . . ہت کے مکان پر واسطے زایچہ کے خود جانا اور پنڈت جی صاحب کا آنا او . . . . زبانی . . . . . . ت پیدائش کے مثل جوان آدمی کے ہنستے ہوئے آواز برآمد ہوئی ہے اور . . . . . بعد صحت سا . . . . . . ریت کے دریافت کرکے اعتقاد کرنا کہ نرنکار نے کلجگ مین پاپیون کے ادّھار کرنے کے واسطے اوتار . . . . ان کیا ہے خود مشتاق ہونا اور کالو رام جی سے کہنا کہ ہمکو درشن کرا دو یہ اوتار نرنکار . . . کالو رام جی کا اند . . . لڑکے کو طلب کرنا اور دستور رسومات کا لڑکے دینے سے انکار کرنا اور پنڈت ہردیال کا واسطے درشن کے اصرار کرنا کالو رام جی کا لڑکے کو لانا اور پنڈت جی صاحب کا ڈنڈوت کرکے درشن کرنا اور یہ کہنا کہ اس لڑکے کے سر پر چتر پھریگا اور بعد تیرہ دن کے نام رکھنے کا وعدہ کرکے اپنے گھر پلٹ آنا - بدھ ماتا کا برہمن کے روپ مین آکر درشن ستگورو مہاراج کے کرنا بعد اسکے تمام دیوتون کو واسطے درشن کے ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہونا - اور مریضون اور بیمارون کا ستگورو مہاراج کے درشنون کی بدولت صحت پانا - پنڈت ہردیال کا بعد تیرہ دن کے ستگورو مہاراج کا (نانک نرنکاری) نام رکھنا کالو رام جی کا دریافت کرنا کہ اس نام سے ہندو مسلمان کی تفصیل نہین پائی جاتی یہ شنکر پنڈت ہردیال کا جواب دینا کہ پہلے اس سے زمانہ (تریتا) مین (رام چند) اوتار اور زمانہ (دواپر) مین (کرشن چند) اوتار جو ہوئے ہین انکو صرف ہندو ہی مانتے تھے اور اس زمانہ (کلجگ) مین یہ جو (نانک) اوتار ہوا ہے اسکو سب لوگ مانینگے اور نرنکاری جانینگے کیونکہ یہ خود ہی نرنکار نرنکاری جینگے اور تمام سنسار کو نرنکاری جانینگے
،،	،،	ایک مہینہ کی عمر سے پانچ مہینہ کی عمر تک طفلانہ برتاو کرنا -

مضمون	نمبر ساکھی	نمبر صفحہ
ساتوین مہینہ جوگ سادھن کے آسن لگا کر بیٹھنا - ست گورو مہاراج کے قدمون کی برکت سے لوگون کے دلون سے قبرون اور مرگھٹون کے اعتقاد جاتے رہنا - ست گورو مہاراج کی بابت کلام آسمانی یعنے الہام ربانی اس مضمون سے ہونا کہ جس جگہ گورو نانک جی صاحب کے قدم پڑینگے وہی مقام لوگون کی پرستش کا ہوجاویگا - اور ان کے منھ سے جو گنگا بہیگی اُسمین یہ طاقت ہوگی کہ پچھلے پاپ مٹاکر آگے کو پاپ ہونے نہ دیگی اور اُنکے منھ کی گنگا چارون کھونٹ اور نَو کھنڈ مین بہیگی - آکاس بانی سُنکر لوگون کا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکنا - والدین کا بعد سال کے سالگرہ کرنا - ست گورو مہاراج کا اس عمر مین بند آسن بیٹھکر پران کے بیچ مین (سری واہ گورو کا جپ کرنا) - ڈیڑھ برس کی عمر مین ست گورو مہاراج کا (واہ گورو) واہ گورو) ہی بولنا - دو برس کی عمر مین ست گورو مہاراج کا دیوتون اور اوتارون کی مورتین بنا بنا کر کھیلنا - اور کاغذون کو اچھے اچھے رومال لپیٹ لپیٹ کر اُنکو بجاے پوتھیون کے پڑھنا - اور تین برس کی عمر مین ست گورو مہاراج کا (سپت اشلوکی) گیتا بزبان سنسکرت والدین کو سناکر اُسکا ترجمہ بزبان بھاشا فرمانا - گیتا مذکور ست گورو مہاراج کی زبان سے سُنکر والدین کا کہنا کہ ایسی شی کا تو بیان کوئی سننے والا دکھائی نہین دیتا ہے یہان تم کسکو سُناتے ہو - ست گورو مہاراج کا فرمانا کہ اسکے سننے والے ان آنکھون سے دکھائی نہین دیتے ہین اگر آنکھین بند کرلو تو سننے والے بھی دکھائی دیوین - یہ سُنکر والدین کا آنکھین بند کرنا تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتے اور نیز برھما بشن و مہیش کو دیکھنا - ست گورو مہاراج کے والدین کو راجہ اندر کا اندراسن پر پہونچانا - اور بارہ ۱۲ برس تک اُن لوگون کا اندر لوک مین رہنا - اور بعد بارہ ۱۲ برس کے ست گورو مہاراج کے والدین کا اندرلوک سے مرت لوک مین واپس آنا اور یہان آکر یہ کرشمہ دیکھنا کہ ست گورو مہاراج اُنھین اشلوکون کا ارتھ یعنی مطلب بیان کر رہے ہین - یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھکر ست گورو مہاراج سے اُنکے والدین کا دریافت کرنا کہ بارہ برس گذر گئے اور ابھی تک تم نے اُن اشلوکون کا مطلب ختم نہین کیا - یہ سُنکر ست گورو مہاراج کا جواب دینا کہ نرنکار کی مایا کا انت نہین ہے اگر آپ لوگ اُسکا نام جپیے اور سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کیجیے تو کچھ حال معلوم ہو - چار برس کی عمر مین ست گورو مہاراج کا ہم سِن و ہم عمر کے لڑکون کو برہم گیان کا اُپدیش کرنا -	۱ لغایتہ ۵	۹ لغایت ۱۴
کالو رام جی کا واسطے تعلیم کے ست گورو مہاراج کو گوپال نامی پنڈت کے پاس کو جو چھوٹے تھے -	۱ لغایتہ	۹ لغایت ۲۱

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۸ لغایت ۹۱	۱۸	اب ست گورو مہاراج کی عمر تینتیس برس کی ہوئی اور سلطان پور کے دوران مین آپ کے معجزات وکرشمہ جات مشہور ومعروف ہوئے بلکہ سلطان پور کے قریب مین ایک موضع (بلسھیا) تھا اُس موضع مین ایک شخص مسمی بھاگیرتھ نامی رہتا تھا اور وہ ایک دیبی کی بہت پرستش کرتا تھا ایک دن اُسکو دیبی جی نے درشن دیا اور کہا کہ مانگ جو کچھ مانگتا ہے یہ سُنکر بھاگیرتھ نے عرض کیا کہ دنیاوی دولت تو میرے پاس سب کچھ موجود ہے اب (مکت پدارتھ) کی درخواست ہے۔ یہ سُنکر دیبی جی نے کہا کہ ہم تو سنساری ہی دولت دے سکتے ہین (مکت پدارتھ) اور (گیان) سنتون ہی کے ست سنگ سے پراپت ہو سکتا ہے چنانچہ ایک سنت مین تجھکو بتاتی ہون جو بمقام سلطان پور (نانک) نامی ایک سنت رہتے ہین اور وہ مودی خانہ کا کام کرتے ہین۔ اے بھاگیرتھ پرمیشر مین اور اُن سنت مین ذرا بھی فرق نہین ہے اب تو جا اور اُنھین کی خدمت کر وہ تجھکو گیان اُپدیس کرینگے۔ چنانچہ بھاگیرتھ مذکور حسب الحکم دیبی جی کے سلطان پور بخدمت ست گورو مہاراج آیا اور اپنی سرگذشت بیان کرکے ستگورو مہاراج کی خدمت مین مصروف ہوا۔
		اسی دوران مین مردانہ رباپی تلونڈی سے مقام سلطان پور بخدمت ست گورو مہاراج آیا اور اپنے اپنی دختر کی شادی کے بارہ مین ست گورو مہاراج سے درخواست کی۔ اُسکی درخواست پر ستگورو مہاراج نے (بھاگیرتھ) مذکورہ بالا سے ارشاد فرمایا اور مبلغ ۱۱۵ روپیہ مرحمت فرمائے کہ مقام لاہور سے مردانہ کی دختر کی شادی کے لیے سامان خرید کر دیوے لیکن (بھاگیرتھ) مذکور کو حکم دیا کہ لاہور مین ایک شب سے زیادہ قیام نکرے۔
؍؍	؍؍	حسب الحکم ست گورو مہاراج کے بھاگیرتھ مذکور مردانہ کے ساتھ لاہور گیا اور کُل سامان اُسکی دختر کی شادی کے واسطے خرید کر دیا۔
		اور پھر بھاگیرتھ مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین مصروف ہوا۔
		بوقت جانے لاہور بھاگیرتھ مذکور نے ایک شخص مسمی (من سُکھ) قوم بقال وہین کے باشندہ کو ست گورو مہاراج کے معجزات وکرشمہ جات سُنائے کہ جس سے وہ خود حاضر ہوا اور باوجودیکہ پیشتر اُسکے دل مین بہت کچھ ارمان تھا لیکن ست گورو مہاراج کے چرنون مین پہونچتے ہی وہ دل کی باتین دل ہی مین رہین اور ست گورو مہاراج کا فوراً ہی سِکھ ہو گیا اور واہ گورو واہ گورو کرنے لگا۔
؍؍	؍؍	اسی زمانہ مین ست گورو مہاراج کے پہلے صاحبزادہ (مہاراج سری رام چند جی صاحب) رونق بخش دنیا ہوئے کہ جنکے واسطے ست گورو مہاراج نے پیشین گوئی فرمائی کہ انکا پنتھ علیحدہ چلیگا اور انکے پنتھ والے بہت ہونگے اور انکے پنتھ کے لوگ گیانی اور گنبھیر وان اور دھیرج مان اور مایا دھاری اور کلادان ہونگے۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۸۳ لغایت ۸۹	۱۹	عجیب ... راج سری چند جی صاحب ... ہوئی اور اُسی ... مہاراج ... چند جی صاحب کا وجود عمل ... ہوا ... ست گورو ... اپنی بات سے کہا کہ اب ہم اس سنسار کے جال کو چھوڑ کر [illegible] ... بھگت ... اور ... جو لوگ ندی پر بیٹھے اپنے پاس سے سفر رخصت کریں اُسی ... دن ... راوی کے کنارے پر کہ جہاں ست گورو مہاراج واسطے اشنان کے جایا کرتے تھے ایک ... داتن (مسواک) ... کہ وہ درخت ہوگیا ہے اور اُس مقام کو وہ لوگ سنت گھاٹ کہتے ہیں - ایک دن ست گورو مہاراج ... معمول ... پہر رات باقی رہے راوی ندی کو اشنان کرنے کے لیے تشریف لے گئے ... جو بیچ ... کے ... میں جا پہنچے اور اس سنسار سے غائب ہوگئے - ... حصہ کثیر کے ست گورو مہاراج کا ہمراہی شہر کو واپس آیا اور ہر خاص و عام کو ست گورو مہاراج کے غائب ہو جانے کا حال سنایا - دو تنعمان لودی جنکے مودی خانہ کا کام ست گورو مہاراج کے تعلق تھا غوطہ خوروں کو لیکر دریا پر گیا اور بہت کوشش کی جال ڈلوایا غوطہ کھلوایا لیکن کہیں پتہ نہ پایا سب لوگ ست گورو مہاراج کی جدائی کا غم کرنے لگے لیکن بی بی نانکی جی صاحب نے سنکر مطلق ہراسان نہ ہوئیں اور سب کو تسلی و دلاسا دینے لگیں -
//	//	ست گورو مہاراج تیسرے دن اُسی دریا سے حسب معمول اپنے اشنان کیے برامد ہوئے چونکہ ست گورو مہاراج کا خدمتگار مسمی (دنہال) اپنے وقت پر حسب عادت معہودہ ست گورو مہاراج کی پوشاک لیجایا کرتا تھا اُسدن بھی حسب معمول لیگیا چنانچہ ست گورو مہاراج جسوقت برامد ہوئے اور مسمی نہال نے ست گورو مہاراج کے درشن کیے ست گورو مہاراج کے کپڑے دیے مہاراج نے پوشاک پہنی اور مودی خانہ کو تشریف لائے تو دیکھا کہ دوکان میں قفل لگا ہے آپ نے حکم دیا کہ قفل توڑ ڈالو اور اجازت دو کہ جسکا جی چاہے لوٹ لیجاوے - اُسوقت ست گورو مہاراج کا کلام تھا کہ نہ کوئی ہندو ہی ہو اور نہ کوئی مسلمان یہ سنکر ایک قاضی نے آکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ آپ یہ کیا کفر بکتے ہیں ہندو مسلمان کی تصریح آپ ہی فرمایئے - چنانچہ ست گورو مہاراج نے دونوں فرقہ کی اصلیت بیان کی کہ جسکو سنکر قاضی معقول ہوگیا اور خاموش ہوکر اپنے گھر کو چلا گیا - ست گورو مہاراج سے مسمی جادو رائے دیوان نے حساب سمجھا کہ جو ست گورو مہاراج سے بخشش رکھا تھا باوجود اسکے بعد حساب و کتاب کے مبلغ سات سو ساٹھ روپیہ ست گورو مہاراج کے ذمہ نکلا اُس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ رقم ہماری فقیروں کو دیدیجاوے - ست گورو مہاراج کے خسر مسمی (مولے چوڑا) نے آکر دو تنعمان لودی سے درخواست کی کہ یہ روپیہ سری چند جی

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۸۳ لغایت ۹۸	۱۸	مرحمت ہونا چاہیے - اُسوقت ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر نصف رقم سری چند کو دلوادی اور نصف فقیرون کو تقسیم کردی - ست گورو مہاراج کے خسر مسمی (مولی چوڑا) بخیال اسکے کہ ست گورو مہاراج پر کوئی آسیب وغیرہ ہی مسمی سیاما پنڈت کو اپنے ساتھ لایا کہ جسنے ست گورو مہاراج پر کچھ منتر وغیرہ پڑھے تاکہ صحت ہو - یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے پنڈت مذکور کو ایسا سمجھایا کہ اُسکو جواب آیا اور خاموش ہوکر بیٹھ رہا -
۹۸ لغایت ۱۰۵	۱۹	ست گورو مہاراج کے خسر مسمی (مولا چوڑا) نے خود آکر ست گورو مہاراج سے دنیا کے بہت سے لشیب و فراز سمجھایا کہ جسکو سُنکر ست گورو مہاراج نے ہر بات کا جواب باصواب اُنکو سُنایا کہ وہ خاموش ہوکر واپس گئے دولتخان لودی نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے نانک جی اگر تم موحد ہو تو آج جمعہ کا دن ہی ہمارے ساتھ چلکر مسجد میں (نماز) پڑھو - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر خانصاحب چلئے یہ سُنتے ہی لودی مذکور مع ایک کثیر جماعت مسلمانان کے مسجد کو گیا - یہ خبر سُنکر ہر ہندو کو رنج تھا اور ہر مسلمان خوش ست گورو مہاراج جسوقت مسجد مین پہونچے تو دولتخان لودی پیش امام تھا کہ جمیع مسلمانان نے پیش امام کے پیچھے نماز پڑھی لیکن ست گورو مہاراج بوقت جھکنے کے کھڑے رہے یہ کیفیت دیکھکر دولتخان کو بہت ملال ہوا اور کہا کہ کیا وجہ ہی کہ باوجود آنے مسجد کے پیش امام کے پیچھے تمنے نماز نہ پڑھی یہ سُنکر
رر	رر	ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمھین تو پیش امام تھے لیکن تمھارا دل نماز مین نہ تھا بلکہ تمھارا خیال ملک قندھار کی طرف گھوڑا خریدنے گیا تھا نماز مین موجود ہی نہ تھا - یہ سُنکر قاضی جو اُس جماعت مین موجود تھا طیش مین آکر بولا کہ اچھا مین نماز پڑھاؤنگا اور آپنے دہی پیش امام ہونگا یہ کہکر ممبر پر پیش امام بنکر کھڑا ہوا چنانچہ جماعت بھر نے اُسکے پیچھے نماز پڑھی لیکن ستگورو مہاراج جھکے بھی نہین کھڑے ہی رہے - آپکو کھڑے ہوے دیکھکر قاضی مذکور بہت ناخوش ہوا اور بولا کہ اے نانک جی اس مرتبہ تمنے کیون سجدہ نکیا اُس دفعہ تو تم نے وہ بہانہ لیا اور اب کیا کہتے ہو اور کونسا حیلہ پیش کروگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمھارا دل اُس گھوڑی مین لگا ہوا تھا کہ جسکے بچہ پیدا ہونے والا تھا اور تمھارے گھر مین جو گڑھا ہی تمکو یہ خیال تھا کہ شاید ایسا نہو کہ بچہ پیدا ہوگیا اور اُس گڑھے مین گرگیا ہو - چنانچہ اُس گھوڑی کے بچہ پیدا ہوگیا ہی اور گڑھے مین نہین گرا تم اطمینان رکھو جبکہ دل نماز مین نہ تھا تو مین کیسکے ساتھ نماز پڑھتا یہ سُنکر قاضی بھی خاموش ہوگیا اور ست گورو مہاراج مسلمانون کے قافلہ سے ہندو ہی چلے آئے -
رر	رر	بعد واپسی مسجد کے ست گورو مہاراج بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر تشریف لائے اور تمام مسجد کا قصہ جیرام جی اپنے بہنوئی کو جنکو بہت تشویش و فکر تھی سُنایا -

[illegible]	نمبر ساکھی	مضمون
۹۰ لغا[illegible] ۱۰۵	[illegible]	[illegible] نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ مبلغ [illegible] روپیہ جو آپ کے بابت رقم فاضل کے [illegible] جمع ہیں آپ کا حکم ہو کہ کُل فقیرون کو دیا جاوے اگر آپ کی مرضی ہو تو نصف [illegible] اور نصف فقیرون کو دیا جاوے ۔ ستگورو مہاراج نے [illegible] تمہاری مرضی ہو ۔
۱۰۶ لغایت ۱۱۲	۲۰	ست گورو مہاراج کے خسر مسمیٰ (مولا چونا) ونیز خوشدامن صاحبہ مسماۃ چندرانی ست گورو مہاراج کا [illegible] ساتھ ست گورو مہاراج کے سامنے آئین ست گورو مہاراج [illegible] کی باتون کا [illegible] پوشیدون [illegible] ۔ ست گورو مہاراج ایک مقام پر [illegible] ایک شخص ایک راس گائے لایا اور اُس گھاٹ کا محصول گیرندہ محصول گو کہ قوم کا برہمن تھا محصول لینے مین کچھ رعایت نکرتا تھا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے اسکو بہت کچھ فہمائیش کی اور کہا کہ تم لوگ ابھکون کی غذا بھیڑا و بکرا کھاتے ہو اور اُسکے لیے چوکا بھی لگاتے ہو پس تم لوگ ظاہری باتین بناتے ہو اور اندر صاف و سچ نہین رکھتے ہو ۔ ست گورو مہاراج کے خسر (لالہ مولی چونا) و خوشدامن صاحبہ مسماۃ چندرانی (اپنی بیٹی مسماۃ سلکھنی) کو مع لکھمی چند مہاراج کو آخر کار اپنے گھر لیگئین اور بڑے صاحبزادہ سری چند کو بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس چھوڑ گئین ۔ ۱
		اب ست گورو مہاراج سلطانپور سے علحدہ جا رہے
۱۱۳ لغایت ۱۲۲	۲۱ و ۲۲	اب ست گورو مہاراج سلطانپور سے علحدہ ہو گئے یہ خبر جب مقام تلونڈی مین پہونچی تو ستگورو مہاراج کے والدین نے مردانہ کو واسطے دریافت خیر و عافیت کے بھیجا جب مردانہ ست گورو مہاراج کے پاس پہونچا تو اُسکو بھی آپ نے اپنے ہمراہ لے لیا ۔ ایک دن ست گورو مہاراج نے مردانہ کو رباب لینے کے واسطے بھیجا باوجود اسکے کہ مردانہ سے کوئی شخص واقف نہ تھا اتفاق سے ایک مریائی ایک پٹھان کے آگے رباب بجا رہا تھا مردانہ کو دیکھکر فوراً اُٹھ کھڑا ہو گیا ۔ مردانہ کی زبانی سُنکر اپنے مریائی کو مع رباب کے مردانہ کے ساتھ کر دیا ۔ جسوقت ست گورو مہاراج کے پاس مریائی مذکور مردانہ کے ساتھ پہونچا ست گورو مہاراج نے مردانہ کو رباب بجانے کا حکم دیا باوجود اسکے کہ مردانہ نے کبھی رباب بجایا نہ تھا ارشاد کے ساتھ ہی نہایت عمدہ رباب بجانے لگا کہ جنگل کے جانور بھی سُنکر بیہوش ہو گئے اور وہ مریائی بھی باوجود اسکے کہ وہ خود بھی ذی ہنر آدمی تھا مردانہ کا رباب سُنکر بیہوش ہو گیا ۔
״	״	ست گورو مہاراج نے مردانہ کو بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس واسطے خرید کر دینے ایک عدد رباب کے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۱۳ لغایت ۱۲۲	۲۱ و ۲۲	بھیجا چنانچہ بی بی جی صاحبہ نے مبلغ عہ واسطے خرید کرنے رباب کے مردانہ مذکور کو دیئے مردانہ روپیہ لیکر بہت کچھ رباب کی تلاش کی لیکن کہین نہ پایا اور واپس آیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ کو ارشاد فرمایا کہ ایک شخص (مسمی پھیر بندا) نامی رہتا ہی تو اُسکے پاس جا چنانچہ خود آکر پھیر بندا مذکور نے مردانہ کو رباب دیا اور ہمراہ مردانہ کے آکر ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوا اور بعد رخصت کے تھوڑی دور جاکر غائب ہوگیا۔ جسوقت پھیر بندا کا رباب مردانہ نے ست گورو مہاراج کے سامنے بجایا تو اُسمین سے یہ آواز آتی تھی۔ (توہی نرنکار توہی نرنکار نانک بندہ تیرا)
״	״	یہ آواز سنکر ست گورو مہاراج کی سمادھی لگ گئی اور تین دن تک سمادھی لگی رہی۔ اس عرصہ مین مردانہ بھوکھ کے مارے بیتاب تھا جب ست گورو مہاراج کی سمادھی کھولی تو مردانہ نے اپنی بھوکھ کی بیتابی ست گورو مہاراج سے عرض کی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر تو بھوکھ کی برداشت نہین کرسکتا تو تلونڈی ہی چلا جا۔ یہ سنکر مردانہ تلونڈی جانے کو ست گورو مہاراج سے رخصت ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ رباب بی بی نانکی جی صاحبہ کے سپرد کردینا جبکہ مردانہ رباب لیکر بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس گیا تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے اُس سے دریافت کیا کہ تو تلونڈی کیلیے جاتا ہی تو مردانہ نے کہا کہ بھوکھ کے مارے بیتاب ہون اور ست گورو مہاراج کے پاس کھانے کا ٹھکانا نہین ہی تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے مردانہ کو بہت کچھ سمجھایا کہ اب ست گورو مہاراج اکیلے ہین بھائی بالے جاچکے ہین اور تو بھی جاتا ہی اگر تجھکو کھانے ہی کی شکایت ہی تو مجھسے مبلغ عہ روپیہ لے اور ست گورو مہاراج کے پاس واپس جا۔ یہ سنکر اور روپیہ لیکر مردانہ مذکور ست گورو مہاراج کے پاس گیا اور وہ رباب بھی لیگیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین مردانہ نے پہونچکر عرض کیا کہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے مبلغ عہ روپیہ میرے خرچ کے لیے دیے ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر تشریف لیگئے اور مردانہ سے روپیہ مذکور واپس کرایا اور آپ رخصت ہوکر واپس آئے۔
۱۲۲ لغایت ۱۲۸	۲۳	ست گورو مہاراج بمقام (امین آباد) بھائی لالو بڑھئی کے مکان پر تشریف لیگئے اور تین دن اُسکے مکان پر رہکر ست گورو مہاراج چلنے لگے اُسوقت بھائی لالو نے عرض کیا کہ اگر حضور زیادہ نہین تو ایک مہینہ ہی قیام فرماوین چنانچہ بھائی لالو بڑھئی کی عرضداشت ست گورو مہاراج نے منظور فرمائی اور اسکا عرصہ مین مردانہ بھی رخصت لیکر تلونڈی کو گیا۔ اُسی زمانہ مین ایک شخص اسمی (ملک بھاگو) کھتری کہ جو بمقام امین آباد بہت بڑا آدمی تھا اُسنے ایک
״	״	برم بھوج کیا اور اُسمین سب کو نیوتہ دیا چنانچہ ست گورو مہاراج کو بھی نیوتہ دیا لیکن ستگورو مہاراج اُسکے یہان

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۲۲ لغایت ۱۲۸	۲۳	تشریف نہین لیگئے اُنکے نہ جانے پر ملک بھاگو مذکور ست گورو مہاراج سے بہت ناخوش ہوا اور مکرر آدمی بھیجکر ست گورو کو بلایا اور جب سامنا ہوا تو ملک بھاگو مذکور نے ست گورو مہاراج سے براہ طنز کہا کہ اے بیتا جی اپنا نام بیتا کہلاتے ہو اور ستودر کے گھر کی روٹی کھاتے ہو یہ کونسی عقل ہے اس امر کو بجز نام ہادی کے اور کیا کہا چاہیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ملک بھاگو کی پتّل سے مال پُوا لیکر ایک ہاتھ میں اور دوسرے ہاتھ مین بھائی لالو بڑھئی کے گھر کی باجرے کی روٹی لیکر دبایا تو ملک بھاگو کے کھانے سے خون اور بھائی لالو بڑھئی کی روٹی سے دودھ نکلا اُسوقت ملک بھاگو نہایت شرمندہ ہوگیا اور دل مین اپنے بہت ہی رنجیدہ ہوا۔
۱۲۸ لغایت ۱۳۲	۲۴	ست گورو مہاراج سے ملک بھاگو مذکور اپنے دلمین بہت کینہ رکھتا تھا اسلیے اپنے مالک کے ذریعہ سے بہت فقیرون کو گرفتار کرایا منجملہ اُنکے ست گورو مہاراج کو بھی گرفتار کرایا اُسوقت بھائی لالو بڑھئی سے مخاطب ہوکر ست گورو مہاراج نے نسبت آنے مغلون کے پیشین گوئی کی اور اپنے دسوان اوتار دھارن کرنے اور خالصہ پنتھ چلانے کی بابت بھی ذکر فرمایا۔ اور ملک بھاگو کے مالک کو ست گورو مہاراج کی خدمت مین آنا اور ست گورو مہاراج کا اُس سے فرمانا کہ اپنے لڑکے کی خبر منگا دو۔ ست گورو مہاراج سے سُنکر اُسکا خبر منگانا اُسوقت معلوم ہوا کہ لڑکا مرگیا چنانچہ موافق ہدایت ست گورو مہاراج کے اُسکا فقیرون کو چھوڑ دینا۔ بھائی بالے اور بھائی مردانہ کا ست گورو مہاراج کی خدمت مین تلونڈی سے آنا اور رائے بولار کا پیغام ست گورو مہاراج کی خدمت مین عرض کرنا کہ ایک دفعہ ست گورو مہاراج اپنے درشن مجھکو کرا جاوین۔
۱۳۳ لغایت ۱۴۴	۲۵	ست گورو مہاراج کا بموجب پیغام رائے بولار کے تلونڈی تشریف لیجانا اور رائے بولار ہی کے مکان پر قیام فرمانا اور ست گورو مہاراج کے والدین کا آنا اور سبھون کا ست گورو مہاراج سے مکان مین رہنے کا اصرار کرنا لیکن ست گورو مہاراج کا وہان تشریف لیجانے سے انکار کرنا۔ سمت ۱۵۵۳ بکرماجیتی کو کہ دن جمعرات ماہ پوس بدی نومی تھی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہان پر نہانے کے واسطے کوئی توڑہ یعنے تالاب نہین ہے چنانچہ اسی وقت رائے بولار نے تالاب بنوانے کی اجازت دیکر فوراً تیار کرایا بعد اسکے ست گورو مہاراج پھر ایمن آباد مین تشریف لائے اور بھائی لالو کے مکان پر پانچ یوم قیام فرمایا۔
۱۴۴ لغایت ۱۴۹	۲۶	بعد اسکے ست گورو مہاراج نے براوی ندی کے کنارے ایک مقام پر قیام فرمایا اور تپ کرنا شروع کیا اُس مقام پر ایک شخص دودی نامی زمیندار جو رہتا تھا ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اسوقت ست گورو مہاراج نے اس دودی زمیندار کو دودھ و پوت کا بردان دیا ایک سرکاری ملازم ملقب کروڑی اُسی مقام پر رہتا تھا ایک دن اس ارادہ سے چلا کہ ہم بیتا جی کو اُٹھا دینگے یہ کہتا ہی تھا کہ گھوڑے پر سے گر کر پیر ٹوٹ گیا
؍؍	؍؍	بعد اسکے وہی کروڑی مذکور دوبارہ پھر اُسی نیت سے ست گورو مہاراج کی خدمت مین آیا لیکن اندھا ہوگیا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۴۴ لغایت ۱۴۹	۲۶	اُسوقت کروڑی مذکور نے اپنی بدخیالی کا خیال کیا اور آسکے ہمراہیوں نے بھی سمجھایا کہ جنکے سمجھانے سے کروڑی مذکور کی عقل درست ہوگئی اور اُسنے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گرکر معافی مانگی اور اُسنے ستگورو مہاراج سے درخواست کی کہ اب آپ یہین قیام فرماوین کہ جس میں سب کا بھلا ہو۔ ست گورو مہاراج نے اُسکی درخواست منظور فرمائی اور وہیں قیام فرمایا۔ اور تلونڈی سے اپنے والدین کو مع مہاراج سری چند جی صاحب کے بلوایا چنانچہ وہ لوگ آئے اور ست گورو مہاراج کے پاس رہنے لگے۔ ست گورو مہاراج نے اپنے والد کالو رام جی کو ایک دن گیان کا اُپدیش فرمایا اور اُس کروڑی نے بھی اُپدیش سُنا کہ جسکو سُنکر وہ عقیدہ مین آگیا اور ستگورو مہاراج سے عرض کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ یہاں پر ایک قلعہ بنواؤن پس جسکے نام سے آپ اجازت دیوین اُسکے نام سے بنوایا جاوے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کرتار کے نام سے (کرتارپور) آباد کرو
״	״	اُسی کروڑی مذکور نے ست گورو مہاراج کے لیے بھی مکان پختہ بنوایا۔ اور اُس قلعہ کی بھی تعمیر کی سا اور دو دی زمیندار مذکور اپنے مویشیان گاؤن بھر کا دودھ ست گورو مہاراج کے لیے روزمرہ بھیجا کرتا تھا۔ کالو رام جی کا ایام گناگت مین اپنے والد کا سرادھ کرنا اور ست گورو مہاراج کا کچھ باتین کرکے اپنے والد کی آنکھین بند کرانا۔ آنکھین بند کرنے کی حالت مین کالو رام جی کا اپنے بزرگواردن کو دیکھنا کہ وہ سب کے سب (چترپھج مورت سروپ کشن جی کے)
״	״	پاس بیٹھے ہین اور کالو رام جی کو دیکھکر کہا اُٹھے کہ دھن ہو تم کہ جسکے گھر مین گورو نانک جی نے اوتار لیا ہو کہ جسکی وجہ سے ہم سب لوگ اُودھار ہوگئے ہین۔ بعد اسکے کالو رام جی نے آنکھین کھولین اور نسبت سرادھ کے ست گورو مہاراج سے استفسار کیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے جواب دیا۔ (کہ آپ سرادھ کیجیے کہ جسمین تمام دنیا مین اسکا رواج اور یہ رسم چلی جاوے)
۱۴۹ لغایت ۱۵۳	۲۷	ست گورو مہاراج کا رام تیرتھ پر کہ جو امرت سر سے نزدیک ہے تشریف لیجانا اور ایک برہمن کا کہ جو سالک رام کی مورت لیے تھا اور دوادس تلک بھی لگائے تھا۔ ست گورو مہاراج سے ملاقات کرنا چونکہ یہ سب باتین برہمن مذکور کی ظاہری تھین اسلیے ست گورو مہاراج نے برہمن سے دریافت فرمایا کہ جب مورت ہی تمھارے سامنے ہے تو آنکھین بند کرکے دھیان کسکا کرتے ہو یہ سُنکر اُس برہمن نے ست گورو مہاراج کو سنسار کا آدمی سمجھکر کہا کہ آنکھین بند کرنے سے مجھکو تینون ترلوک دکھائی دیتے ہین یہ سُنکر اور اُسکی بات لغو جانکر ست گورو مہاراج نے اپنے گپت سکھ کے ذریعہ سے اُسکے سالگرام کی مورت کو غائب کرا دینا اور اُس برہمن کی بیتابی اپنے مبالغہ سے پشیمان ہونا اور ست گورو مہاراج کے قدموں پر گرکر معذرت کرنا اور معافی

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۵۵ لغایت ۱۶۰	۲۹	فرمایا تھا چنانچہ پہونچا دیکھا کہ ایک جھاڑی مین ایک شیر بیٹھا ہی ست گورو مہاراج کے بردان سے اُسکی زبان مثل انسان کے ہوگئی اور جو کچھ بھوجن دونی چند مذکور لیگیا تھا وہ اُسکے باپ نے کھایا۔ دونی چند نے اپنے باپ سے شیر کے سروپ ہونے کی کیفیت دریافت کی اُسوقت اُسکے باپ نے جواب دیا کہ جبوقت میری (روح) اُس جسم سے نکلی ہی تو ہمسایہ کے گھر مین گوشت پکار ہے تھے اتفاق سے میرے دل کو گوشت کی رغبت ہوئی اسلیے مین نے یہ جسم پایا بہتر ہی کہ اب تم تو اپنا جنم درست کرو۔ یہ سُنکر دونی چند مذکور اپنے گھر آیا اور اُسکے پاس سات لاکھ کی دولت تھی وہ سب ست گورو مہاراج کی ہدایت کے موافق فقیرون کو کھلادی اور اپنی عورت کے ساتھ ست گورو مہاراج کا سکھ ہوکر واہ گورو لگا جپنے۔
″	″	ایک دن ست گورو مہاراج کو بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد فرمایا چنانچہ ست گورو مہاراج نے وہین مردانہ سے فرمایا کہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد کیا ہی چلنا چاہیے۔ یہ کہکر ست گورو مہاراج اُٹھے اور فوراً ہی سلطان پور مین پہونچ گئے اور ایک شب رہکر پھر کرتار پور مین مع سری چند و بی بی نانکی جی صاحبہ کے تشریف لائے اُسی عرصہ مین مردانہ رخصت لیکر تلونڈی گیا بوقت رخصت مردانہ نے خرچ کی درخواست کی تو ست گورو مہاراج نے جو روڑے و کنکر وغیرہ پڑے تھے مردانہ کو اجازت فرمائی کہ انکو لیلے اور اپنے گھر مین کھولنا جب مردانہ مذکور حسب ہدایت حضور نانک نور اُن روڑون کو لیکر اپنے مکان گیا اور وہان جاکر کھولا تو وہ سب ڈھیلے سونے کے تھے۔ بعد تھوڑے عرصہ کے مردانہ تلونڈی سے پھر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہو گیا۔
۱۶۰ لغایت ۱۶۱	۳۰	ایک دن ایک خدمتگاری ستگورو مہاراج کو واسطے رسوئی کھانے کے بوقت آرام جگانے گئی اُسوقت ست گورو مہاراج کے قدم چھوئے کہ جسکی برکت سے اُسکو یہ حاصل ہوا کہ ست گورو مہاراج گو جسمانی آرام مین تھے لیکن روحانی خاصیت سے اپنے سکھون کو سمندر کے پار اُتار رہے تھے اُس خدمتگاری کو روشن ضمیری حاصل ہوگئی اور ست گورو مہاراج کی والدہ سے آکر کہا کہ اسوقت ست گورو مہاراج موجود نہین ہین بلکہ اپنے سکھون کو سمندر کے پار اُتار رہے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج کی والدہ خاموش ہوگئین جب ستگورو مہاراج بیدار ہوے تو ست گورو مہاراج کی والدہ نے شکایت کی کہ یہ خدمتگاری اسطرح پر کہ رہی تھی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اپنی والدہ سے فرمایا کہ اے ماتا جسکی اندرونی آنکھین کھل جاتی ہین اُسکی آنکھ نہین لگتی ہی۔ یہ ست گورو مہاراج کی زبان سے نکلا ہی تھا کہ اُسکی اندرونی آنکھین بھی کھل گئین
۱۶۱ لغایت ۱۶۷	۳۱	ایک شخص بمقام شہر لاہور رہا کرتا تھا کہ جسکے دل مین معجزہ دیکھنے کی خواہش تھی اور وہ ہمیشہ فقیرون کی خدمت کیا کرتا تھا اور معجزہ دیکھنے کی آرزو رکھتا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی اُسکے مکان پر تشریف لیگئے اور اُسکو بردیا کہ تیری خواہش پوری ہوگی۔ ست گورو مہاراج اُسکو بر دیکر اور جگہ تشریف

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۶۱ لغایت ۱۶۷	۳۱	لیگئے چونکہ وہ ہمیشہ دریا نہانے جایا کرتا تھا ایک دن اُس معجزہ دیکھنے والے کو ایک مچھلی بمقام لاہور نگل گئی اور وہ مچھلی بعد چند روز کے مُلتان جا پہونچی غرضکہ اُس مچھلی کو مچھلی پکڑنے والا پکڑ لیگیا اور ایک سیاہوکار کے گھر فروخت کیا کہ جسکو اُسکی عورت نے کھایا اور وہ حاملہ ہوئی اور اُسکے شکم سے یہی معجزہ دیکھنے والا شخص پیدا ہوا اور جب سن تمیز کو پہونچا تو اسکی شادی ہوئی جسطرح شہر لاہور مین اسکے اولاد تھی اُسی طرح شہر ملتان مین ہوئی- بعد چند روز کے شہر ملتان مین بھی ایک دن ایک مچھلی اس شخص کو نگل گئی اور وہ مچھلی پھر شہر لاہور مین آپہونچی اور یہان آکر اپنے منھ سے اُسکو اُگل دیا اور یہ شخص دریا کے کنارے سے اپنے مکان آپہونچا تو دیکھا اسکی بی بی حسب معمول کھانا پکا رہی ہے اسکو دیکھکر اسکی بی بی بول اُٹھی کہ آج تم بہت جلد آگئے ہو یہ سُنکر یہ شخص لتعجب مین ہوگیا کہ باوجود اسکے کہ مین اتنی مدت تک ملتان مین رہ آیا اور یہان یہ حسب معمول کھانا پکا رہی ہے اور کہتی ہے کہ آج تم جلد آگئے- وہ شخص اپنے دل مین حیرت زدہ رہا لیکن خاموش رہا کچھ نہ کہا- بعد چند روز کے دونون جگہ یعنے شہر لاہور اور شہر ملتان کے خاندان والے یکجا ہوے اور آپس مین یکے بادیگر کہنے لگے کہ یہ شخص میرا ہے حتی کہ نوبت عدالت پہونچی اسکی تحقیقات بذریعہ عدالت ہوئی- دونون جگہ کی شہادت و ثبوت پختہ گذرا عدالت کو بھی حیرت ہوئی فیصلہ نہ کر سکی- تب ہدایت کی کہ تم اپنے مرشد کے پاس جاؤ اور یہ جھگڑا اُنھین کو سُناؤ- غرضکہ دونون فریق مع شخص متنازعہ کے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے اور اپنا اپنا دعوے کہہ سُنایا- ست گورو مہاراج نے ایک ایک ہاتھ دونون فریق کو کہا کہ اپنی طرف کھینچو بوقت کھینچنے شخص متنازعہ غائب ہوگیا- غرضکہ دونون خاندان والے ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اور ست گورو مہاراج نے گیان کا اُپدیش کیا کہ جس سے اُنکو تسلی ہوگئی-
۱۶۷ لغایت ۱۷۰	۳۲	ستگورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے وہان پر ایک بنجارہ اپنی قوم کا سردار تھا کہ جسکے یہان پسر لڑکا پیدا ہوا تھا اور وہ بہت خوشی مین تھا اسی خوشی کی وجہ سے بنجارہ مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر نہوا- مردانہ نے ستگورو مہاراج سے اُسکی بے پروائی کی اطلاع کی- ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ لڑکا صبح مرجاویگا اسلیے کچھ آشیرباد ہماری طرف سے اسکو نہ ہونا چاہیے چنانچہ صبح ہوتے ہی وہ لڑکا مرگیا-
۱۷۰ لغایت ۱۷۷	۳۳	ست گورو مہاراج نے نرنکار کے دربار مین (آرتی سوہیلا) سنایا کہ جسکو سُنکر نرنکار نے فرمایا کہ جو شخص آرتی سوہیلا روزانہ پڑھیگا اُسکی مین تمام زندگی کے قصور معاف کرکے بخش لونگا-
۱۷۷ لغایت ۱۸۴	۳۴	ست گورو مہاراج اور بھرتری ناتھ کے ملاقات اور سوال و جواب دربارہ (بھگتی) مین من نرمل کسطرح ہوتا ہے ست گورو مہاراج کا جواب سُنکر بھرتری جی کا دست بستہ کھڑے ہوجانا اور ستگورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکنا ایک مقام سے مردانہ کا بلا مرضی ست گورو مہاراج کے جدا ہوجانا اور راستہ مین مردانہ کو (کَنڈا نامی) راچھس

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۷۷ لغایت ۱۸۴	۴۴	پکڑ لیجانا اور کڑاہ مین تیل کھولتے ہوے مین تلنے کے ارادہ سے ڈالدینا اور ست گورو مہاراج کا فوراً مع بھائی بالے کے پہونچکر مردانہ کو کھولتے تیل سے بچانا گرم تیل کا ستگورو مہاراج کے قدمون کی برکت سے ٹھنڈا ہو جانا تر کنڈا نامی راچھس مذکورہ بالا کا ست گورو مہاراج کا مہا پرشاد پاکر دیوتا ہوجانا اور اپنی سرگذشت ست گورو مہاراج کو سنانا کہ مین پورب جنم مین برہمن تھا ایک دن گورو میرے گھر پر آئے اور مین نے انکی تعظیم نکی غرور مین ایٹھ ڈوبا ہوا تھا اسلیے میرے گورو نے مجھکو سراپ دیا کہ تو راچھس ہوگا اور جب نرانکار خود اوتار لیگا تب اس جسم سے نجات پاویگا اور اس اوتار کی ایک شناخت میرے گورو نے مجھکو بتائی ہر اور اس شناخت کے لیے میرے گورو نے مجھکو ایک آئینہ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اس آئینہ مین ہر ایک کا منھ دیکھ لیا کرنا جس شخص نے کبھی مرت لوک کی سیر نہین کی اسکا منھ اس آئینہ مین انسان کا ایسا نظر آویگا اور جسنے کبھی مرت لوک کی سیر کی ہوگی اسکا منھ کتا وبندر و گدھا وغیرہ وغیرہ سا دکھائی دیویگا۔ جب یہ داستان وہ (کنڈا نامی) راچھس سُنا چکا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا اور دیوتا ہوکر سُرگ لوک کو چلا گیا۔ جسوقت بوقت تحریر پوتھی (جنم ساکھی) گورو انگد جی صاحب نے یہ تذکرہ بھائی بالے سے سنا وجد مین آگئے اور سات پہر سمادھی مین مستغرق رہے یہانتک نہ کھانا کھایا و نہ پانی پیا بلکہ آٹھوین دن اشنان کیا۔
۱۸۵ لغایت ۱۹۲	۴۵	ست گورو مہاراج بشنبھر دیس تشریف لیگئے اور مسمی (سالس رائے) جوہری کو بذریعہ مردانہ کے وہ لعل دکھلوایا کہ جسکے صرف دیکھنے کا نذرانہ مبلغ ایکسو روپیہ تھا چنانچہ سالس رائے مذکور کا لعل دیکھتے ہی مردانہ کو نذرانہ دینا اور ست گورو مہاراج کا روپیہ واپس کردینا پھر سالس رائے کا خود حاضر آنا مع اپنے خدمتگار مسمی (ادھرکا) کے اور ست گورو مہاراج کے دیکھتے ہی گیان اوپنت ہوجانا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سالس رائے تم اپنے غلام (ادھرکا) کے پیرون پڑو تو تمھاری گت ہوگی یہ سُنکر جوہری مذکور کا اپنے خدمتگار کے قدمون پر گرنا اور بعد اسکے قدمبوسی کی جوہری مذکور کی اندرونی آنکھین کھل گیئن۔ اُسوقت ست گورو مہاراج نے سالس رائے سے فرمایا کہ جب تک زندہ ہو تم تخت پر بیٹھنا اور بعد کو اپنا تخت (ادھرکا) کے سپرد کرنا۔ ست گورو مہاراج نے دو برس سات مہینہ وہان قیام فرمایا۔ ست گورو مہاراج نے وہ قدرتی لعل کہ جسکا نذرانہ دیکھنے کا مبلغ ایکسو روپیہ تھا اُسکے سپرد کیا اور فرمایا کہ جب ہم دسوان اوتار دھارن کرینگے تب یہ امانت تم سے لینگے۔ اور اُسی دو برس سات مہینہ کے اندر ہی سالس رائے جوہری نے انتقال کیا اور ست گورو مہاراج نے اپنی موجودگی مین (ادھرکا) کو تخت سپرد کردیا اور آپ دوسری جگہہ کو تشریف لیگئے۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۹۲ لغایت ۱۹۴	۳۶	سنگورو مہاراج بشنبھر سمندر سے پلیس کے ٹاپو کو تشریف لیے جاتے تھے کہ راستہ مین ایک مچھلی تھی کہ جسپر ہو کر آپکا گذر ہوا وہ مچھلی پینتیس ۳۵ کوس کی لمبی تھی اور پانچ کوس کی چوڑی تھی جب ست گورو مہاراج کے درشن اُس مچھلی نے کیے اور دو عدد نعل اُسنے نذر گذرانے اور انسان کی زبان سے عرض کیا کہ میری سدگتی فرمائیے کیونکہ ایک مدت سے مین حضور کی منتظر ہون یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کل تو مرجاویگی اُسنے عرض کیا کہ اُسوقت حضور یہین تشریف رکھین۔ غرضکہ دوسرے دن سوا پہر دن چڑھے مچھلی کے جسم کو چھوڑکر وہ مچھلی دیو سروپ ہوگئی اور اپنی سرگذشت پچھلے جنم کی ست گورو مہاراج سے عرض کی کہ زمانہ ترتیا مین مین راجہ جنک کا خدمتگار تھا کسی بات کو راجہ نے مجھسے ارشاد فرمایا اتفاق سے مین اُس ارشاد کو بھول گیا جب دوبارہ پھر ارشاد ہوا تب مین نے انجام دیا اُسوقت راجہ جنک کے منھ سے نکلگیا کہ تو کام تو کرتا ہی لیکن مچھلی کی طرح تڑپتا ہوا سے ست گورو مہاراج اُسوقت سے مچھلی ہی کا جسم ملتا چلا آتا ہو اب آپ کے قدمون کی برکت سے نجات ملی ہو۔ یہ داستان کہکر اور بوان پر چڑھکر پرم پد کو پہونچ گیا۔
۱۹۴ لغایت ۱۹۵	۳۷	ست گورو مہاراج مع اپنے دونون ہمراہیون کے سمندر مین مثل خشکی راستہ کے چلے جاتے تھے پانچ دن اور پانچ رات برابر پانی ہی مین چلے گئے ایک دن اسی اثناء راہ مین (کلجگ) بڑی خوفناک شکل بنائے چلا آرہا تھا اُسکی کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے ایک ڈنڈا اُسکے منھ مین ڈالدیا کہ جسکی وجہ سے کلجگ مذکور کچھ ہٹ گیا۔ اور وہ ہڈیون کا مالا اور آدمی کے سر ہاتھ مین لیے ہوے تھا اُسی کے پیچھے نارد مُن بھی آرہے تھے مُن موصوف ست گورو مہاراج کو دیکھکر استت کرنے لگے یعنی یہ کہ آپکا اوتار جگت کے اُدھار کے واسطے ہوا ہی۔
״	״	بعد اسکے نارد مُن نے کلجگ سے دریافت کیا کہ تجھکو تو سادھون کے پاس آنے کی اجازت نہین ہو تم یہان کیونکر آئے یہ سنکر کلجگ نے جواب دیا کہ اے مُن جی یہ سادھو جی عجیب قسم کے ہین لینے اوّل تو مجھسے ایک آپہی بچا چاہتے ہین اور اپنے دو آدمی ہمراہیون کو بھی بچانا چاہتے ہین۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے کلجگ یہ دو شخص کیا بلکہ جو شخص ہمارے پنتھ مین آویگا اور صدق دل سے اعتقاد رکھیگا اُسپر تیرا زور مطلق نہ چلیگا بلکہ وہ لوگ تیرے دانت توڑینگے اور تیرے بالون کو اُکھاڑ ڈالینگے۔
״	״	یہ سنکر کلجگ نے عرض کیا کہ اے مہاراج تمام خلقت کے بچانے سے آپکا مطلب کیا ہی سنگورو مہاراج نے جواب دیا کہ جگت کے اُدّھار کے واسطے کرتار نے مجھکو بھیجا ہی بلکہ نرنکار سے ہم تو اپنے سکھون کو پہلے ہی سے بخشالائے ہین اُسوقت نارد مُن نے کہا کہ اے کلجگ یہ ڈھنڈا ہی اور یہ نانک نرنکاری ہین۔ یہ بات سنتے ہی کلجگ مذکور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا اور سمجھا ٹیکا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۱۹۵ لغایت ۲۰۵	۳۸	ست گورو مہاراج پندرہ دن اور پندرہ رات برابر بحر ہوا کے اور وہان کچھ نہ تھا دانہ پانی کیا جبکہ آبادی ہی نہ تھی بعد سفر بسیار ست گورو مہاراج بشنبھر دیس جا پہونچے دو دن وہان بھی ست گورو مہاراج کو گذر گئے کہ کسی نے خبر نہ لی اُسوقت ست گورو مہاراج سے مردانہ نے شہر مین جانے کی اجازت حاصل کی- ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ (جھنڈا نامی) ایک شخص ہی کہ جسکے باپ کا نام (باکھر) ہی اُسکے پاس جا- اجازت پاکر مردانہ شہر مین گیا راستہ مین ایک شخص (اندرسین) مردانہ کو ملا کہ جو راجہ (سودھرسین) کا بھانجا تھا اُسنے مردانہ کو جھنڈا کے مکان مین پہونچایا- جھنڈا مردانہ کے ساتھ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور کچھ کھانا بھی لایا اُسوقت ست گورو مہاراج نے جھنڈا کے ذریعہ سے اندرسین کو بلوایا اور اندرسین کے ذریعہ سے راجہ سودھرسین بھی حاضر ہوا- ست گورو مہاراج نے اندرسین سے پُوچھا کہ تمکو وہ دن بھی یاد ہی کہ جب تم راجہ جنک کے یہان تھے اور تم مورتی پوجن کرتے تھے اور تمکو راجہ جنک نے منع کیا تھا- تمھاری خدمت کا جو آدمی تھا وہ تو بھیل ہوا اور تم سے راجہ جنک نے کہا تھا کہ تمھاری نجات کلجگ مین ہوگی- یہ کہتے ہی جھنڈا اور اندرسین کی سدگتی ست گورو مہاراج کے قدمون کے پرتاب سے ہو گئی- اور راجہ سودھرسین کو اٹھارہ راجاؤن کا مہاراجہ کیا اور ایک مہینہ تک ست گورو مہاراج قیام فرماکر تشریف لیگئے-
۲۰۵ لغایت ۲۰۸	۳۹	ست گورو مہاراج سمندر ہی سمندر مثل خشکی کے پانی پر برابر چلے جاتے تھے اور طرفہ یہ کہ جہان آپکے جی چاہتا تھا وہان بیٹھ بھی جاتے تھے- غرضکہ ست گورو مہاراج چلتے چلتے (سلما دیپ رحیم پور) کے مقام پر پہونچے اب یہ خبر اُس ملک مین مشہور ہوئی کہ یہ وہی صاحب ہین کہ جنھون نے راجہ سودھرسین کو تین دیپ کا راج دیکر اٹھارہ راجاؤنکا مہاراجہ بنایا ہی- بعد ایک ہفتہ کے (مدھرسین) وہان کا راجہ شکار کھیلتا ہوا ست گورو مہاراج کے قریب آیا اور کہا کہ کیا یہ وہی صاحب فقیر ہین کہ جنھون نے (بشنبھر دیس) مین جھنڈا بڑھئی اور راجہ سودھرسین کو نہال کر دیا ہی اور (سودھرسین) کو اٹھارہ راجاؤنکا مہاراجہ بنایا ہی- یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ ہان یہی صاحب شاہ کونین ہین کہ جنھون نے راجہ سودھرسین کیا بلکہ جگت کے اُدھار کے واسطے کلجگ مین نرنکار نے خود یہ سروپ دھارن کیا ہی- یہ سُنکر راجہ مدھرسین فوراً سواری سے اُترکے ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگر گرا- اُس وقت ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے سودھرسین کو مہاراجہ بنایا ہی تم بھی اُسکی اطاعت و فرمانبرداری جان و دل سے تابعداری کرنا اور دھرم سالہ بنوانا-

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
		ست گورو مہاراج تو مہینہ وہان قیام فرماکر آگے کو تشریف لیگئے۔
۲۰۸ لغایت ۲۱۱	۴۰	ست گورو مہاراج سفر بحری و بری طی کرتے سات دن اور سات رات کے بعد ایک شہر کہ جسکا نام (دیوپوت) تھا جا پہونچے کہ جہان پر دیوؤن کے راجاؤن کا تختگاہ تھا اور ستّرہ لاکھ راجہ دیوزاد اُس تختگاہ کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ اتفاق وقت سے اُسوقت (راجہ دیوپوت) خود ہی شکار کھیلتا ہوا ست گورو مہاراج کے قریب آگیا اور اپنے دل مین ست گورو مہاراج و نیز اُنکے ہمراہیون کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ آج خداوند کریم نے مجھکو غذاے لذیذ یعنے آدم زاد عنایت کی ہین یہ سوچ سمجھکر تین دیو اپنے ہمراہی بھیجے کہ تینون شخصون کو ایک ایک دیو اُٹھا لاوے۔ جب ست گورو مہاراج کے قریب وہ دیوزاد پہونچے تو اندھے ہوگئے اور ست گورو مہاراج و نیز اُنکے ہمراہی دیوزادون کو نظر ہی نہ آئے تو وہ پلٹ گئے تو (دیوپوت) نے دوسرے دیوؤن کو بھیجا اُنکی بھی وہی کیفیت ہوئی اور وہ بھی پلٹ گئے قصہ مختصر سات مرتبہ (دیوپوت) نے اپنے ہمراہیون کو بھیجا لیکن ست گورو مہاراج کے پرتاپ سے اُن لوگون کو بینائی کی ہی تاب نہ رہی اور اندھے ہو ہو کر پلٹ گئے آخرکار راجہ دیوزاد مذکور نے اپنے وزیر اعظم کو ارشاد فرمایا کہ تو جا اور تعمیل ارشاد بجالا۔ وزیر مذکور کا دل ست گورو مہاراج کی قدمبوسی کا پہلے ہی سے تھا اسلیے وہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین اپنے صدق دل سے حاضر ہوا۔ اُسنے درشن پائے۔ بعد حصول قدمبوسی اپنے راجہ سے جاکر کہا کہ آپ بھی چلیے اور ان سنتون کے درشن کیجیے۔ یہ سنکر راجہ نے چلنا قبول کیا لیکن اُسوقت تک راجہ کا دل ست گورو مہاراج کی جانب سے سنت کامل ہونے کا اطمینان نہ تھا بلکہ راجہ کی نیت مائل بہ بدی تھی پس جسوقت ست گورو مہاراج کی خدمت مین اپنے وزیر کے ساتھ گیا تو بوجہ سیاہ دلی کے راجہ کو ست گورو مہاراج کے درشن نہ ہوئے اور اُسکے ہمراہی وزیر کو بوجہ صاف دلی ست گورو مہاراج کے درشن برابر ہوے یہ معجزہ ستگورو مہاراج کا راجہ (دیوپوت) نے بچشم خود دیکھکر اپنے وزیر سے کہا کہ اے وزیر اب مین تجھسے کچھ وعدہ کرتا ہون کہ مین اگر اُسوقت بینائی پاؤن تو ست گورو مہاراج کے قدمون پر اپنا سر جھکاؤن راجہ کا وعدہ سنکر وزیر نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ آپ میرے راجہ کو آنکھین بخشتی جاوین وزیر کی عرضداشت ست گورو مہاراج نے منظور فرمائی اور راجہ نے بینائی پائی چنانچہ راجہ مذکور آنکھین پاتے ہی ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا اور عرض کیا کہ مجھکو بھی کچھ ارشاد ہو کہ جسکی مین تعمیل کرون اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تو آدمی کی خواہش چھوڑ دے یہ سنکر اُسنے عرض کیا کہ یہ خواہش مجھسے چھوٹ ہی نہین سکتی اتنے عرصہ مین راجہ مذکور نے ست گورو مہاراج سے اپنے مکان پر لیجانے کی خواہش کی چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکی درخواست منظور فرمائی اور اُسکے مکان پر آپ تشریف لیگئے ستگورو مہاراج کیواسطے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۰۰ لغایت ۲۱۱	۴۰	اُس راجہ نے بہت عُمدہ عُمدہ میوہ جات منگائے اور عرض کیا کہ حضور کچھ نوش فرماوین ست گورو مہاراج نے پھر مکرر فرمایا کہ اسے راجہ اگر تو انسان کی خواہش چھوڑ دیوے تو البتہ ہم تیرے یہان کی میوہ کھاوینگے آخر کار ست گورو مہاراج نے اُسپر ایسی مہربانی کی کہ اُسنے خواہش انسانی چھوڑ دی- اسوقت ست گورو مہاراج نے اُسکے مکان پر کچھ میوہ نوش فرمایا بعد اسکے راجہ سودھرسین کی اطاعت و فرمانبرداری کی (راجہ دیوپت) کو ہدایت کی اور راجہ مذکور نے بسر وچشم اطاعت قبول کی- اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس راجہ کے یہان پرشاد پایا اور اپنا بہت (پرشاد) اُس راجہ کو دیا بس بھیس کیا دیرتھی اُسی وقت راجہ مذکور کو دین و دنیا کی دولت حاصل ہوگئی اُسوقت مین ست گورو مہاراج نے اُس راجہ کو (سرب دیو) کا خطاب عطا فرمایا- اور بعدہ ستگورو مہاراج وہان سے رخصت ہوئے-
۲۱۱ لغایت ۲۱۲	۴۱	ست گورو مہاراج تین۳ مہینہ کا سفر طے کرکے (برس) نامی شہر مین تشریف لیگئے اور جنگلی آدمی یعنے بن مانس جنکو کہتے ہین اُنکے مقام پر بھی پہونچ کر کچھ میوجات اُنکے لائے ہوئے نوش فرمائے اور ایک مہینہ اُسی مقام پر قیام پذیر رہے اور وہان کے راجہ اسمی (مکھن سین) نامی کو سرفراز فرمایا-
۲۱۲ لغایت ۲۱۸	۴۲	ست گورو مہاراج بمقام سُوبرن پور تشریف لیگئے اور سدھون کے ساتھ سِدھ گوشٹ کیا- اور بعد وہان کے سمندر یار دم کے دم مین پہونچکر دوبارہ سدھون سے ست سنگ فرمایا کہ تمام سِدھ لوگ اپنے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا- بھرتھری ناتھ سدھ نے بمدد ست گورو مہاراج کے شہر (جنت جونار) مین دم کے دم مین پہونچکر وہان رانی کملاپت سے شادی کی اور بوقت رخصت رانی مذکور نے بہت ملال کیا- ست گورو مہاراج ہی نے رانی مذکور کو تسلی دی کہ تم ابھی سولہ۱۶ برس تک جپ تپ عبادت وریاضت کرو تو بھرتھری ناتھ سدھ سے تمھارا ملاپ ہوگا- بعدہ ست گورو مہاراج کا وہان سے رخصت ہونا-
۲۱۸ لغایت ۲۲۵	۴۳	ست گورو مہاراج کا بمقام نانک متا پہونچکر سدھون سے ست سنگ کرنا اور اُس مقام کا نام پہلے گورکھ متا تھا ست گورو مہاراج کا سدھون کے جیتنے سے نانک متا نام پایا- اور اُسی مقام پر ایک مدتون کے خشک پیپل کے درخت کا ست گورو مہاراج کے قدمون کی برکت سے فوراً ہرا ہو جانا اور بوقت اُسنے کل درختان جنگل سدھون کے اُس درخت پر ست گورو مہاراج کا ہاتھ رکھنا اور اسوقت تک اُس پیپل کے پتون پر ست گورو مہاراج کا پنجہ ان بھرا ہوا ہاتھ کا نشان قائم رہنا- ست گورو مہاراج کا بوقت سُکھا دینے کل پانی دریا و تالاب و کنوان کے سدھون کی تاثیر منتر سے بذریعہ مرد[illegible]

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۴۵ لغایت ۲۶۹	۴۹	اسکے فرمایا کہ وہ لوگ یہان تک نہین پہونچے بلکہ نیچے ہی رہگئے ہان منجملہ اُنکے صرف راجہ جنک سُرگ لوک تک گیا ہے۔ ست گورو مہاراج سے اور گورکھ ناتھ سے ملاقات ہوئی اور کچھ دیر وہان بھی ست سنگ رہا۔ ست گورو مہاراج سے مردانہ نے دریافت کیا کہ اے مہاراج اب سورج نظر نہین آتا ہے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب ہم سورج سے بھی بہت اوپر گئے ہین بلکہ دو ہزار جوجن بلندی پر ہین۔ بعد اسکے مردانہ نے دریافت کیا کہ جس جگہ اپنا مکان ہے وہان سے سورج کسقدر بلند ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چھتیس ہزار جوجن ہے۔ مردانہ نے دریافت کیا کہ کسقدر راستہ طی کر چکے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سینتس ہزار جوجن طی کر چکے ہین۔ بھائی بالے نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہ مردانہ مسلمان کیون ہوا۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ راجہ جنک کے دربار مین ایک روز شراب پیکر و گوشت کھا کر آیا اُسوقت راجہ جنک نے فرمایا کہ تو ملیچھ ہے اسلیے یہ ملیچھ یعنے مسلمان پیدا ہوا ہے۔ مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ تو چندرمان بھی نہین دکھائی دیتا ہے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ جسقدر زمین سے سورج اونچا ہے اُسی قدر چندرمان بھی اونچا ہے۔ مردانہ نے دریافت کیا کہ اے مہاراج دھورو جی کتنی بلندی پر ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سب سے زیادہ بلندی پر ہین کیونکہ وہ کیلاس کے اوپر ہین۔
۲۶۹ لغایت ۲۷۰	۵۰	ستگورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے (اوما پربت) پر پہونچے وہان پر بھی سدھون سے ست سنگ ہوا اس مقام کو بھائی بالے کی زبانی جسوقت گورو انگد جی صاحب نے سنا سات دن اور سات رات سمادھی مین رہے نہ کچھ کھایا و نہ کچھ پیا۔ بعد وہان کے ست گورو مہاراج (سلکا پربت) پر تشریف لیگئے اُسوقت مردانہ نے ستگورو مہاراج سے دریافت کیا کہ اب ہم چندرمان سے کسقدر بلندی پر آئے ہین۔ بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ دس ہزار جوجن بلندی پر ہین۔ پھر مردانہ نے دریافت کیا کہ اے ستگورو مہاراج اب یہان سے (سمیر پربت) کسقدر دور ہے۔ ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ تہتر ہزار جوجن ہے۔ مسمی بھنگر ناتھ ست گورو مہاراج کے پاس آیا اور اُسکے بعد کل ناتھ لوگ وقتاً فوقتاً ستگورو مہاراج کی قدمبوسی مین آئے اور کچھ کچھ بحث کرکے اور متھر کی کھا کر واپس گئے۔
۲۷۰ لغایت ۲۸۵	۵۱	ستگورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے (سمیر پربت) پر پہونچے وہان پر بھی سدھون اور ناتھون اور

مضمون	نمبر ساکھی	نمبر صفحہ
بعد اسکے ست گورو مہاراج (کورکھنڈ) مین تشریف لائے کہ جہان کا قاعدہ یہ تھا کہ جب کبھی وہان کسی کے گھر مین اولاد پیدا ہوتی تھی تو وے لوگ روتے تھے اور جب وہان کوئی مرتا تھا تو وہان کے لوگ خوشی مناتے تھے - اور وہان کے لوگون کی عمرین بھی ہزار برس کی ہوتی تھین طرفہ ماجرا یہ کہ وہ لوگ ہمیشہ ہی جوان رہتے تھے - مردانہ نے اُن لوگون سے بابت عمر ہزار برس کے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہم لوگ جھوٹھ مطلق نہین بولتے ہین اور اس کلجگ کا اثر ہم پر مطلق نہین ہوا ہے پھر ست گورو مہاراج کے وہان کے لوگ آکر سکھ ہوے اور ست گورو مہاراج نے اُنکو اُپدیش کیا - بعد اسکے ست گورو مہاراج (الاپربت کھنڈ) مین تشریف لائے کہ جہان پر سب شیر ہی شیر رہتے تھے اور ایک سو جوجن تک انسان کیا بلکہ پسو پنچھی یعنے حیوان تک کا نشان نہ تھا - مہاراج ست گورو کے قدمون کی برکت سے اُن شیرون کا ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرنا اور ستگورو مہاراج نے اُن شیرون کو سکھ کیا اور آدمی کے جسم ہونے کی بابت بردان دیا - بعد وہان کے ست گورو مہاراج ایک شہر مین تشریف لیگئے اور وہان کے لوگون کو بھی اُدھار کیا اور اپنے سکھ کیا - بعد اسکے ست گورو مہاراج (بھندرا کھنڈ) مین تشریف لیگئے کہ جسکو لوگ جم کھنڈ بھی کہتے ہین اور وہان کا راجہ اسمی (کول ناتھ) - ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ منجملہ چارون آسرم کے کون سا آسرم بڑا ہے - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ گرہست آسرم بڑا ہے بعد اسکے ست گورو مہاراج (ہرن کھنڈ) مین تشریف لیگئے کہ جہان کی کل سرزمین سونے کی تھی اور جہان کا یہ طریقہ تھا کہ جسکی موت آوے وہ ایک اونچے پہاڑ پر چلا جاوے اور (برھمرندھر) اپنی جان گنوا دے اور وہان کے لوگ گورو گورکھ ناتھ کے سکھ تھے - جب ست گورو مہاراج کے قدم مبارک اُس سرزمین مین پڑے تو اُنکے مزاج سے جہالت جاتی رہی اور سب کے سب ستگورو مہاراج کے سکھ ہوے - بعد اسکے ست گورو مہاراج (تماش کھنڈ) مین تشریف لیگئے - مردانہ کو ایک شخص کا وہان کے دیوتا کے بلدان کے لیے گرفتار کر لیجانا اور بوقت بلدان مردانہ کو ستگورو مہاراج کا نام لینا اور ست گورو مہاراج کا نام سنتے ہی دیبی جی کا خود پرگٹ ہوکر تلوار اُٹھانا اور جو لوگ مردانہ کو بلدان کے واسطے گرفتار کرکے لیگئے تھے اُنکو مارنا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج کی اُنکا سکھ ہونا اور گورو اور واہ گورو جپنا - بعد اسکے ستگورو مہاراج کا (ہرورکھ کھنڈ) مین کہ جسکو عرب کھنڈ کہتے ہین تشریف لیجانا اور وہان کے راجہ ویرجا کا ست گورو	۵۸	۳۰۰ لغایت ۳۰۶

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۰۰ لغایت ۳۰۶	۵۸	مہاراج کے سکھ ہونا۔ ست گورو مہاراج سے مردانہ کا ساتون دیپ کے دیکھنے کی درخواست کرنی اور ست گورو مہاراج کا مردانہ کو ہر ایک دیپ مین لیجاکر دکھانا۔ ست گورو مہاراج سے بھائی بالے کا (سیت بندرا لیشر) دیکھنے کی درخواست کرنا اور ست گورو مہاراج کا چشم زدن مین دہان پر پہونچنا اور وہین پر گورو گورکھ ناتھ کا مع پانچ سادھون کے ملنا اور تھوڑی دیر اُنسے ست سنگ ہونا۔ اُسی وقت مین ست گورو مہاراج کا (جپ جی صاحب) اور (رتن مالا) کا اچارن کرنا اور دہان سے دم کے دم مین ست گورو مہاراج کا اچل کے سیلہ کو تشریف لیجانا کہ جو ۲۷۵ سو چھتر کوس تھا اور وہان سے کچھ دیر سادھون سے ست سنگ کرکے بھائی بالے سے فرمانا کہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے یاد کیا ہی یہ کہکر ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے سلطانپور تک چشم زدن مین تشریف لائے اور بی بی نانکی جی صاحبہ سے ملاقات حاصل کرکے فوراً آہی رخصت ہوگئے۔
۳۰۷ لغایت ۳۰۸	۵۹	ست گورو مہاراج نے ایک کاشتکار کے کھیت کے قریب قیام فرمایا اور اُسنے اپنے کھیت سے کچھ (ہولا) ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھ دیا اور اُسی کے قریب ایک لڑکا کسی غریب آدمی کا تھا اُسکے دلمین آیا کہ مین اپنے گھر سے ان سادھوؤن کے واسطے کچھ لاکر کھلاؤن ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی آپنے خوش ہوکر فرمایا کہ ہم نے تجھکو راج عطا کیا چنانچہ وہ اُسی وقت اُس ملک کا راجہ ہوگیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین اُس سرزمین کا وہی لڑکا مہاراجہ ہوگیا۔ بعد اسکے ست گورو نے اُسی مقام پر ایک بیوپاری کو مرتبہ روشنضمیری کا دیا اور اپنا سکھ کیا۔
۳۰۸ لغایت ۳۱۲	۶۰	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے اور ایک کھتری بڑے مالدار کو ست گورو مہاراج کے درشن کرتے ہی براگ اُدتپت ہوگیا اور اُسنے اپنی سب دولت لُٹا کر فقیری اور مزدوری مین بسر کرنا پسند کیا اور اُس مزدوری مین بھی دو شرطین جسکی مزدوری کرتا تھا کر لیتا تھا۔ شرط اول یہ ہی کہ مین چار ٹکے سے مزدوری کم خواہ زیادہ نہ لونگا۔ شرط دوسرے یہ ہی کہ دن بھر مین ایک گھڑی میرے پاس بیٹھکر پرمیشر کی بھگتی مجھکو سناؤ (یا مجھسے سنو)۔ ایک دن اُس کھتری مزدور نے ایک ساہوکار کی مزدوری کی اور بعد سنالے پرمیشر کی بھگتی کے اُسنے اُس سے کہا کہ تمھاری تمام عمر اسوقت تک مفت مین رایگان ہوئی اور یہ بھی پیشین گوئی کی کہ آج کے ساتوین دن تم مرجاؤ گے اور اُس مزدور فقیر نے اُس ساہوکار کو یہ بھی ہدایت کی کہ جب تم مروگے تو ایک گھڑی کا سُکھ کہ جو تمنے اسوقت میرے ساتھ ست سنگ کیا ہی ایک گھڑی کے لیے ضرور ہی ملیگا اُسوقت تم یہ کہنا کہ اِس

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۰۹ لغایت ۳۱۲	۶۰	ایک گھڑی کے لیے مجھکو اجازت سچ کھنڈ مین رہنے کے لیے دیجاوے بس تم جسوقت سچ کھنڈ مین جاؤگے تو تمکو کوئی گرفتار نہ کر سکیگا- غرضکہ اُس ساہوکار کا وہی حال ہوا کہ وہ ساتوین دن مرگیا اُسوقت اُسنے وہی ایک گھڑی اپنے سُکھہ کی سچ کھنڈ کے واسطے مانگی کہ جسکی بدولت وہ ساہوکار دوام سچ کھنڈ ہی مین سادھون کے ست سنگ مین رہا
۳۱۲ لغایت ۳۱۵	۶۱	ست گرو مہاراج کی بدولت ایک چور کا نستار اسطرح پر ہوا کہ ایک چور تھا جب وہ مرگیا تو اُسکا لڑکا ہوشیار ہوا اور اُسنے اپنی والدہ سے اپنے باپ کا پیشہ دریافت کیا تو اُسکی والدہ نے دو اقرار لیکر اُسکے والد کا پیشہ بتایا شرط اول یہ کہ اپنے پیشے کو چاہے جان جاتی رہے لیکن ظاہر نکرے- شرط دوم یہ کہ جہان سنگت سادھوؤن کی ہو وہان ہرگز ہرگز نجاوے بلکہ یہان تک احتیاط رکھے کہ سادھوؤن کا کوئی شبد کان مین نہ آوے- غرضکہ اُس لڑکے کے باپ کا پیشہ چوری کا تھا اُسنے بھی وہی پیشہ اختیار کیا- ایک دن اتفاق سے چوری کا مال لاتے ہوے ایک چوکیدار راستہ مین نظر پڑگیا کہ جسکے خوف کے مارے وہ لڑکا چور مذکور ایک سنگت کے قریب پناہ سمجھکر چلا گیا لیکن والدہ کی نصیحت سے اپنے کانون مین اُنگلی دیے ہوے رہا کہ جسمین یہان کی گفتگو کان مین نہ آوے باوجود اس احتیاط کے یہ بات اُسکے کان مین جا پڑی کہ دیوتون کی پرچھائین نہین ہوتی ہے اور اُنکی آنکھون کے پلک بھی نہین جھپکتے ہین اس بات کو فضول بات سمجھکر اُسنے سُن لیا- اتفاق سے ایک وقت مین وہ لڑکا چور چوری کی علت مین گرفتار ہوا اور اُس حالت گرفتاری مین ایک عورت کا اپنے فریب مکاری سے دیبی کا بھیس بنانا اور جیل مین ہوتنکر اس سے چوری کرنے کا اقرار کرانا چاہا تو اُسوقت اُس چور لڑکے کو وہ دونون باتین یاد آئین اور اُسکے ذہن مین وہ دیبی جی نہ سمائین اُسکو آدمی ہی جانا اور اُسکے فریب مین نہ آنے سے اُس گرفتاری سے نجات پانا اور ستگرو مہاراج پر سچا اعتقاد لانا اور سکھہ ہوکر نجات پانا-
۳۱۵ لغایت ۳۱۶	۶۲	ست گورو مہاراج کی خدمت مین ایک نیمی لیسے اعتقادی سکھہ کے ساتھ کپٹی سکھہ یعنے بے اعتقادی شخص سکھہ ہونے آیا اور ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اُسکی سیاہ دلی سمجھکر ایسے مقام پر اُسکو بھیجا کہ وہ وہان سے بھاگ نکلا اور اُسی مقام پر دو چورون کا ہونا کہ اُس سیاہ دل کے بدلے بیکنٹھ پہونچ جانا اور برعکس دونون چورون کے سیاہ دل کے سبب سے چوری مین گرفتار ہوجانا لیکن حالت گرفتاری مین راجہ کو اپنی اصلی کیفیت سُناکر رہائی پانا اور بعد کو صاف دل ہوکر

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۲۴ لغایت ۳۴۴	۶۵	اتفاق وقت سے ایک وقت مین ایک گاے کسی کیچڑ مین پھنس گئی اور اُسکے نکالنے کی بہت سی تدبیرین کی گئین لیکن کسی طرح وہ نہ نکل سکی تب پنڈتون نے ایک تدبیر یہ سوچی اور بیان کی کہ اگر اسمید جگ کا پھل اسکو دیا جاوے تو البتہ یہ گاے نکل آوے یہ سُنکر راجہ کو بہت تشویش ہوئی اور اپنے دل مین ٹھان لی کہ مین جان دیدونگا اور بغیر نکلے ہوے گاے کے کھانا نہ کھاؤنگا - اُسوقت اس سکھ نے جیلخانہ سے کہلا بھیجا کہ اگر حکم ہو تو مین اسمید جگ کا پھل دون اُسوقت راجہ مذکور نے دریافت کیا کہ تم نے اسمید جگ کب کیا تھا بجواب اسکے اس سکھ نے کہا کہ مین تو روزمرہ ہی جگ کرتا ہون - راجہ نے اس بات مین بحث نہ کی اور کہا کہ بہتر تھین پھل دو - تب اس سکھ نے واہ گورو کہا اور کہا کہ یہ منتر پڑھکر گاے کو نکالو - یہ کہتے ہی فوراً ہی گاے نکل آئی - یہ معجزہ اس اسم اعظم کا دیکھکر راجہ کو بہت اعتقاد ہوگیا اور فوراً ہی راجہ نے اس سکھ کو جیلخانہ سے رہائی دلوائی اور کہا کہ اپنے گورو کے مجھکو بھی درشن کراؤ - یہ سُنکر اس سکھ نے کہا کہ امرت بیلہ مین آپ واہ گورو واہ گورو جپا کیجیے اور ہمارے ست گورو مہاراج انترجامی ہین جب تمھارے دلمین یہی خواہش ہوگی تو ست گورو مہاراج یہین آکر درشن دیدینگے - غرضکہ ست گورو مہاراج پر اُسکا ایسا اعتقاد ہوا کہ اُسنے ایک باغیچہ بنوایا اور اُسمین بہت خوبصورت و کم عمر کی لڑکیان خدمتی و کاربازی رکھین اور انکو اس امر کی ہدایت کی کہ جو کوئی سنت خواہ سادھو آوے اُسکا امتحان لو کہ وہ کیسا ہے پس حسب ہدایت اپنے مالک کے وہ عورتین ایسا ہی کیا کرتی تھین - اتفاق وقت سے وہ باغ کہ جسکا نام نولکھا تھا خشک ہوگیا اور بارہ برس اُسکو خشکی کی حالت ہی مین گذرے ست گورو مہاراج کے قدم مبارک جیونہین اُس باغ کے گوشہ مین ٹھہرے فوراً ہی باغ مذکور سرسبز و شاداب ہوگیا - باغبانون نے راجہ کو اس امر کی خبر دی کہ ایک فقیر کے قدم پڑتے ہی کل باغ ہرا ہوگیا یہ سنتے ہی راجہ نے اُن عورتون کو حسب معمول حکم دیا کہ جاؤ اُنکی خدمت کرو کہ جسکا منشاء امتحان کا تھا ارشاد کے ساتھ ہی وہ عورتین باغ مین آئین اور اپنی آنکھین و ابرو چمکانے لگین یہ کرشمہ دیکھکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا کہ جسکے سنتے ہی اُن عورتون کے دل برعکس ہوگئے بعد تھوڑی دیر کے ست گورو مہاراج نے ایک اور شبد فرمایا کہ جسکے سنے سے اُن عورتون کو برہم گیان ہوگیا اور پرمیشر کی بھکتی مین لولین ہوگئین وہ عورتین جسوقت راجہ شیوناتھ کے پاس گئین تو اُنکی حالت دگرگون تھی راجہ یہ کیفیت دیکھکر تعجب مین ہوگیا اُن لوگون نے راجہ سے کہا کہ آج ہم سبھون نے ایسے سادھو کے درشن کیے ہین کہ نہال ہوگئین ہین یہ سُنکر راجہ شیوناتھ کو یقین آگیا کہ ہو نہ ہو گورو نانک جی صاحب ہی ہین کہ جنکے درشنون سے ایسے آوارہ مزاج کی عورتین ایسی حالت کو پہونچین - راجہ شیوناتھ مذکور فوراً باغ نولکھا پر جا پہونچا اور ست گورو مہاراج کو نمسکار کیا - ست گورو مہاراج نے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۲۴ لغایت ۳۴۳	۶۵	خیر و عافیت دریافت کی راجہ نے ست گورو مہاراج سے نام دریافت کیا جبوقت ست گورو مہاراج نے اپنا نام بتایا فوراً اُسکو یاد آیا کہ یہ نام تو ست گورو مہاراج ہی کا ہے اس نام کا کوئی دوسرا شخص اس دنیا مین نہین ہے بعد اسکے ست گورو مہاراج سے راجہ مذکور نے شہر مین چلنے کی درخواست کی ست گورو مہاراج نے دھرم سالہ بنوانے کے واسطے ارشاد فرمایا راجہ نے وہ بھی تعمیل کی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے شیوناتھ راجہ کا بہت سخت امتحان لیا کہ جو بوقت ساکھی پڑھنے کے معلوم ہوگا۔ تاہم راجہ شیوناتھ سب امتحانون مین مستقل و برقرار رہا کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ست گورو مہاراج نے راجہ شیوناتھ کو تمام ملک سنگلا دیپ کا راج بخش دیا۔ کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ راجہ شیوناتھ کی رسوائی مین (لہلما مہیر) صرف نمک کا روزمرہ صرف تھا دہانکے راجہ و پرجا سب کے سب ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے۔ ست گورو مہاراج نے ایک پوتھی (پران سنگلی) دھن آچارن کی۔ اور یہ فرمایا کہ ہمارے دیس سے ایک سکھ آویگا اُسکو یہ پوتھی دیدینا۔ بعد چند عرصہ کے راجہ شیوناتھ مرگیا تو ست گورو مہاراج نے اُسکے پوتے (رائے سنگھ) کو گدی عطا فرمائی۔ بعد اسکے وہان سے جب ست گورو مہاراج کچھ آگے چلے تو سدھون سے کچھ ست سنگ ہوا اور بعد ست سنگ کے سدھ لوگ بھی متھا ٹیک کر رخصت ہو گئے۔
۳۴۳ لغایت ۳۴۹	۶۶	ست گورو مہاراج تریا دیس لینے جہان پر عورت راج کرتی تھی کہ جسکو کامرو دیس بھی کہتے ہین تشریف لیگئے اُسوقت کی حکومت نورشاہ نامی ایک عورت کی تھی اتفاق سے مردانہ کو ایک عورت نے گرفتار کر لیا۔ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی فوراً مع بھائی بالے کے تشریف لیگئے چنانچہ عورت مذکورہ اُسوقت پانی کا گھڑا بھرا ہوا اپنے سر پر رکھے ہوے لیے جاتی تھی۔ ست گورو مہاراج کی قدرت سے وہ گھڑا پانی کا اُس عورت کے سر پر جم گیا اب تمام شہر کے جادوگر یکجا ہوے اور ہزارون ہی تدبیرین کین لیکن گھڑا مذکور اُس عورت کے سر پر سے نہ ہلا آخرکار نورشاہ بیگم کو جسوقت ست گورو مہاراج کی خبر ہوئی فوراً حاضر ہوکر قدمون پر سر رکھ دیا اور بہت کچھ معذرت کی۔ ست گورو مہاراج دیال روپ اور دیا کے سرو پ تو تھے ہی اُس عورت کے سر پر سے بھائی بالے کو حکم دیا کہ واہ گورو کہکر گھڑا اُتارو چنانچہ وہان پھر کیا دیر تھی بھائی بالے نے فوراً ہی تعمیل حکم کی چنانچہ وہان تمام راجہ و پرجا ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اور بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے۔
۳۴۹ لغایت ۳۵۲	۶۷ - ۶۸	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان کا زمیندار بھی (بھومی) تھا اور پیشہ اُسکا مدام رہزنی و ڈکیتی کا تھا اُسنے تمام اپنے ملک مین حکم جاری کر دیا تھا کہ جو کوئی سادھو و سنت آوے بجز میرے مکان کے اور کہین جگہ نہ پاوے ورنہ کل مال و اسباب اُس شخص کا کہ جو سادھو و سنت کو اپنے یہان ٹھہراویگا سرکار سے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۲۳۹ لغایت ۲۵۲	۶۷ -- ۶۹	ضبط کرلیا جاویگا اور اُسکی وجہ یہ ہی کہ اُس زمیندار نے باوجود ایسے پیشہ کے اپنے مکان پر ایک لنگر جاری کر رکھا تھا اور کُل سادھو سنت کو کھانا دیا کرتا تھا غرضکہ ست گورو مہاراج اس مقام پر تشریف لیگئے تو وہان کے کل آدمیون نے بموافق حکم حاکم کے ست گورو مہاراج کو کہین ٹھہرنے نہ دیا آخرکار ستگورو مہاراج اُس بھگی زمیندار کے مکان پر تشریف لیگئے۔ ست گورو مہاراج کے درشن کرتے ہی اُس بھگی زمیندار کا کچھ اور ہی رنگ ہوگیا اُسنے ست گورو مہاراج کی خدمت کی اور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا۔ اسوقت ستگورو مہاراج نے تین باتین یعنے راست گفتاری۔ نمک حلالی۔ غریب پروری۔ اِن باتون پر عمل کرنے کی ہدایت کی چنانچہ اُسنے عرض کیا کہ بہت بہتر اور اُسپر عمل کرنے لگا۔ ایک دن ایک راجہ کے مکان پر بھگی زمیندار مذکور واسطے چوری کے گیا اور اپنی چوری کے فن کے موافق بہت کچھ زیور و پوشاک سے آراستہ و پیراستہ ہوکر گیا دربان نے دریافت کیا تو بھگی زمیندار نے اپنے ست گورو مہاراج کے اُپدیش کے موافق راست گفتاری کی اور کہا کہ چوری کے لیے جاتا ہون۔ ایسی تقریر سنکر دربان دھوکا کھا گیا اور سمجھا کہ یہ شخص اگر چور ہوتا تو خود اپنی زبان سے اپنے تئین چور نہ کہتا کچھ مزاحمت نہ کی اور جانے دیا۔ جب بھگی زمیندار مذکور چوری کے موقع پر پہونچا تو اُس مقام پر راجہ کے لیے کوئی نمکین شے رکھی تھی اُسمین ہاتھ پڑگیا اور ہاتھ منھ مین لگایا تو پھر ست گورو مہاراج کی ہدایت یاد آئی کہ اب اسکا نمک کھاکر نمکحرامی نہ کرنی چاہیے چوری سے باز آیا اور اپنے مکان کو واپس گیا۔ جب صبح ہوئی اور راجہ کو اس امر کی خبر ہوئی کہ نقب وغیرہ سب چوری کا سامان ہوگیا لیکن کوئی اسباب چوری نہ گیا اسکا کیا سبب ہی تب راجہ نے یہ مشتہر کرایا کہ اگر چور حاضر آوے تو اُسکا قصور معاف ہی یہ خبر سنکر بھگی زمیندار چور مذکور راجہ کے دربار مین حاضر ہوا اور بوقت دریافت اپنے ستگورو مہاراج کی ہدایت صاف صاف بیان کردی اور عرض کیا کہ ان تین باتون پر میرا عمل ہی۔ ست گورو مہاراج کی کرپا سے اُس راجہ نے بھگی چور کو وزیر اعظم اپنا بنالیا۔ ست گورو مہاراج کی ہدایت پر عمل کرنے سے یہ نتیجہ ہوا۔ ست گورو مہاراج کی ثنا و صفت اُس راجہ نے زبانی بھگی زمیندار کی سنکر بہت مشتاق ہوا اور چونکہ اُس راجہ کے کوئی اولاد نہ تھی لیکن بھگی زمیندار کے کہنے سے راجہ ورانی نے ایک روز سنگت مین جاکر اولاد کے واسطے درخواست کی چنانچہ بعد میعاد معہودہ راجہ کے مکان مین دختر پیدا ہوئی باوجود وقفیت کے راجہ نے اُس دختر کو لڑکا یعنے پسر مانا اور اُسکو اولاد نرینہ ہی تصور کیا و جانا اور یہانتک اپنا اعتقاد پختہ کیا کہ اُس دختر کی شادی بجائے پسر کے قرار دیکر ایک دوسری جگہ برات لیگیا اثنائے راہ مین اُس دختر کو کہ جو

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۴۹ لغایت ۳۵۲	۶۷ - ۶۸	فرضی پسر تھا ایک ہرن نکلا کہ جسکے پیچھے اُسنے اپنا گھوڑا ڈالا اور اُسی کے پیچھے باپ نے بھی گھوڑا دوڑایا اور ایک بیابان مین ست گورو مہاراج کے درشن پانا آخرکار انجام یہ ہوا کہ وہ دختر بجاے پسر کے ہوگئی اور اُسمین علامت مردی کی پیدا ہوگئی اور بعد کو شادی کرکے دولھن اپنے گھر لایا۔ ست گورو مہاراج کی خدمت مین کلجگ بہت بھیانک سا روپ سے آیا اور ست گورو مہاراج کے شبد سُنکر آدمی کا سروپ دھارن کیا اور یہ بیان کیا کہ میرے زمانہ مین جو شخص ان دو باتون سے۔ زناکاری۔ زبان۔ سے بچیگا اُسکو البتہ چھوڑدونگا ورنہ سب کو اپنے زیر حکومت لاؤنگا۔ بعد اسکے کلجگ مذکورہ ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا اور یہ اقرار کیا کہ جہان پر گورو مہاراج کے شبد پڑھے جاوینگے اعتقاد وہان میرا اثر نہ ہوگا یہ اقرار کرکے رخصت ہوگیا۔
۳۵۳ لغایت ۳۵۴	۶۹	گورو مہاراج نے ایک وقت مین ایک بڑھئی کے مکان پر جاکر قیام فرمایا اور بوقت روانگی اُسکے تمام برتن کہ جو کہ بھی گرہست کے ایسے تھے ونیز دیگر اسباب چارپائی وغیرہ ست گورو مہاراج نے اُسکا کل اسباب ونیز پلنگ وغیرہ توڑ پھوڑ ڈالا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مثل سُدامان کے اُسکو بھی نہال کردیا اور تمام اسباب ونیز مکان وغیرہ اپنے قدمون کی برکت سے سب سونے وجواہرات کے کردیے۔ یہ خبر سُنکر اور یہ معجزہ ست گورو مہاراج کا دیکھکر تمام بستی ست گورو مہاراج کی سکھ ہوگئی۔ ست گورو مہاراج کی خدمت مین اُسی بستی کا ایک لڑکا کہ جسکی عمر صرف سات برس کی تھی بلاناغہ روزمرہ حاضر ہوا کرتا تھا ایک دن ست گورو مہاراج نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ ست سنگ تجھکو کیونکر اچھا لگتا ہے یہ بات سُنکر اُسنے عرض کیا کہ ایک دن مجھکو میرے باپ نے مجھسے آگ جلانے کو کہا تھا بوقت جلانے آگ کے مین نے دیکھا تھا کہ پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیون مین آگ لگے اور اُس آگ سے بڑی لکڑیون مین آگ پہونچی۔ یہ کیفیت دیکھکر مجھکو گیان ہوا کہ چھوٹی عمر مین اگر مین سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کرونگا تو بڑی عمر مین مجھکو بڑا فائدہ ہوگا اسلیے مین روزمرہ حاضر ہوتا ہون یہ کیفیت اُسکی دیکھکر ست گورو مہاراج نے اُسکو سکھ کیا اور ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوگئے۔
۳۵۴ لغایت ۳۵۶	۷۰	ست گورو مہاراج اُس مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان پر (جٹواؤن) کی عملداری تھی ست گورو مہاراج نے مردانہ سے اُن جٹواؤن کی کیفیت بیان کی کہ پہلے ایک راجہ یہان آیا تھا اُس راجہ کی اسنے دعوت کی تھی اُس دعوت کے وقت مین اسکے یہان اسقدر سامان بہم پہونچایا گیا تھا کہ بہت سا بچ گیا تھا جبکہ دوسرا راجہ یہان آیا تو کل سامان وہ بچا ہوا اُس راجہ کی دعوت مین صرف کیا گیا۔
۳۵۶ لغایت ۳۵۸	۷۱	ست گورو مہاراج ایک بڑھئی کے مکان پر کہ جسکا نام جھنڈا تھا تشریف لیگئے اور اتفاق وقت سے اُسکے مکان پر کچھ سامان نہ تھا اسلیے بڑھئی مذکور سنتون کی خدمت کے واسطے بستی مین بھیک مانگنے گیا اور اتفاق سے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۵۶ لغایت ۳۵۸	۷۱	بستی مین بھی کچھ نہ پایا۔ اتفاق سے اُس بستی کے راجہ نے پہلوانون کی کشتی کرائی تھی اور وہی دن کشتی ہونے کا مقرر کیا تھا اور یہ شرط قرار دی تھی کہ جو پہلوان جیتے گا اُسکو مبلغ ۲۰۰ روپیہ اور جو ہارجاویگا اُسکو مبلغ ۵۰ روپیہ انعام دیا جاویگا۔ جھنڈا نے اس نیت سے کہ بلا سے ہار تو جاؤنگا لیکن ہارنے پر بھی مبلغ پچاس ۵۰ روپیہ انعام کے پاؤنگا اسمین سنتون کی سیوا ہوجاویگی اکھاڑے مین جا پہونچا اور نامی پہلوان سے اپنی کیفیت مفصل کہہ سُنائی کہ مین صرف سنتون کی خدمت کرنے کے لیے تمھارے اکھاڑے مین آیا ہون یہ سُنکر اُس نامی پہلوان نے اس نیت سے کہ یہ صرف سنتون کی خدمت کے لیے اکھاڑے مین کشتی کرنے آیا ہی اپنا مان توڑکر خود ہی گر پڑا اور جھنڈا کو مبلغ دوسو ۲۰۰ روپیہ انعام کے ملے۔ ست گورو مہاراج نے دونون کو سدگتی بخشی اور دونون مکت بھل کو پراپت ہوے۔
۳۵۹ لغایت ۳۶۵	۷۲	ست گورو مہاراج (میان میٹھے) کہ جو (عبدالرحمان) کے مرید تھے اُنکے یہان تشریف لیگئے۔ ستگورو مہاراج سے شاہ عبدالرحمان سے ملاقات ہوئی اور شاہ عبدالرحمان نے میان میٹھے اپنے مرید سے ستگورو مہاراج کی تعریف کی چنانچہ میان میٹھے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے اور ست گورو مہاراج کے شبد سُنکر ایک شبد مین شک کیا کہ ہمارے مذہب مین صرف چودہ طبق زمین اور چودہ طبق آسمان کہتے ہین اور ست گورو مہاراج لاکھون بلکہ بے انتہا بیان فرماتے ہین اپنے مرشد سے جاکر اپنے شک کو بیان کیا یہ سُنکر شاہ عبدالرحمان نے اپنے مرید میان میٹھے کا اطمینان کردیا اور اُسکو ست گورو مہاراج کی خدمت مین واسطے معافی قصور کے حاضر لائے باوجود ان باتون کے میان میٹھے کا دل صاف نہ تھا اسلیے شک ہی باقی رہا ایک وقت مین میان میٹھے اپنی جگہ پر کہہ اُٹھے کہ ہم ست گورو مہاراج کو مثل لیمو کے نچوڑ لیوینگے۔ ست گورو مہاراج کا پھر میان میٹھے سے ملکر اُنکا غرور دور کردینا اور اُنکے دل کا شک جاتا رہنا۔ ست گورو مہاراج نے اُس مقام پر (ایک کتاب حاضرنامہ) فرمایا اور میان میٹھے کو سنایا کہ جسکو سُنکر میان میٹھے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑے اور سمجھا ٹیکا بعد اسکے ستگورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے
۳۶۵ لغایت ۳۶۸	۷۳	ست گورو مہاراج (دھناسری) دیس مین تشریف لیگئے اور وہان پر ایک شخص مسمی (سودی گسو) کا یہ خیال کرنا کہ ست گورو مہاراج ہر رات رہے جو دریا کے کنارے پر جاتے ہین شاید خواجہ خضر سے ہر بات کے بھید پاتے ہین پس بہتر ہی کہ مین بھی خواجہ خضر ہی کی خدمت کرون کہ مثل ست گورو مہاراج کے ہو جاوءن یہ سوچ سمجھکر دریا کے کنارے ہر روز جانے لگے۔ ایک دن خواجہ خضر سے اور (سودی گسو) سے ملاقات ہوئی آپس مین جب دریافت حال ہوا تو خواجہ خضر نے کہا کہ مین ست گورو مہاراج کے درشنون کے لیے حاضر ہوا کرتا ہون کیونکہ یہ پیشر مین اور گورونانک نیا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۶۵ لغایت ۳۶۸	۷۳	کچھ بھی فرق نہین ہے یہ سُنکر سودہی کو ست گورو مہاراج پر اعتقاد لایا اور وہ اور تمام وہان کے لوگ سب کے سب ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے -
۳۶۸ لغایت ۳۷۷	۷۴	ست گورو مہاراج کے ہزارہا معجزہ روز بروز ہوتے رہے - منجملہ اسکے
//	//	ست گورو مہاراج (منافق دیس) کو تشریف لیگئے اور ایک راجہ کے باغ مین جاکر فروکش ہوے باغبان نے ست گورو مہاراج کی خبر راجہ سے جاکر سُنائی چنانچہ راجہ نے واسطے امتحان کے بہت سی عورتین خوبصورت و خوش رو ست گورو مہاراج کی خدمت مین بھیجین چنانچہ عورتین مذکورہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین ہوکر اپنے ناز و کرشمہ دکھانے لگین آنکھین و بھوین نچانے لگین اُنکی یہ حالت دیکھکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا کہ جسکو سُنکر اُنکے دلون پر اثر پڑگیا کہ فوراً ہی تمام عورتین پلٹ گئین اور اپنے راجہ سے جاکر ست گورو مہاراج کی تعریف کہہ سنائی یہ سُنکر راجہ نے رانی صاحبہ کو ستگورو مہاراج کی خدمت مین بھیجا -
		اب یہ ماجرا سُننے کے قابل ہے کہ اُس رانی کے لڑکی پیدا ہوئی تھی بغرض اسکے کہ راجہ ہماری طرف سے دلشکنی نکرے اُس دختر کو پسر مشہور کیا تھا اُس دختر کو لیتی ہوئی ست گورو مہاراج کی خدمت مین رانی مذکورہ گئی اور ستگورو مہاراج سے اپنی سرگذشت کماحقہ سُنائی اُسکی کیفیت سُنتے ہی ست گورو مہاراج نے اُس دختر کو پسر بنا دیا بعد اسکے رانی مذکورہ ست گورو مہاراج سے رخصت ہوکر اپنے راجہ کے پاس آئی اور آکر اپنی سابقہ کُل داستان یعنے مخفی رکھنے دختر اور مشہور کرنا پسر و نیز ست گورو مہاراج کا معجزہ کہ اب یہ پسر موجود ہے بیان کیا یہ سُنکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین خود راجہ بھی حاضر ہوا - اُس وقت ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا کہ سُنکر راجہ ستگورو مہاراج کا معتقد ہوگیا -
//	//	ست گورو مہاراج اُسی منافق دیس مین مقیم ہی تھے کہ وہان کے کاشتکارون کو پانی کی ضرورت ہوئی اور اُس ملک کا یہ دستور تھا کہ جوقت پانی کی ضرورت ہوتی تھی رعایا وہان کے راجہ سے درخواست کرتی تھی اور راجہ اُن لوگون کی درخواست منظور کرکے پانی برسا دیتا تھا چنانچہ اُس روز بھی جیسے ہی رعایا نے پانی کے لیے درخواست کی پانی برسا دیا گویا راجہ کے حکم مین پانی برستا تھا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج تین کوس پر وہان سے اُٹھ کر چلے گئے اور فرمایا کہ چونکہ یہان کے لوگون کے کام صرف راجہ ہی سے حاصل ہوتے ہین اسلیے یہ لوگ پرمیشر کو جانتے ہی نہین ہین پس یہ شہر غارت ہونے کے لایق ہے یہ کہکر ست گورو مہاراج وہان سے اُٹھ کھڑے ہوے ویسے ہی پانی برسنا بند ہوگیا اب پھر لوگون نے راجہ سے جاکر درخواست کی چنانچہ راجہ نے اپنے اعتقاد کے موافق (اندر) کے منتر بہت پڑھے لیکن کچھ کارگر نہ ہوے اور ست گورو مہاراج جس کھیت میں آکر بیٹھے اُس کھیت کا کاشتکار ست گورو مہاراج کی خدمت کیا کرتا تھا
//	//	ایک دن اُس کاشتکار نے ست گورو مہاراج سے پانی نہ برسنے کی شکایت کی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۶۸ لغایت ۳۷۷	۷۴	کہ اپنے راجہ سے جاکر کہو کہ اب اسکے اُس کاشتکار نے کہا کہ اے مہاراج اب تو اپنے راجہ سے کہہ تھکی اور بلکہ راجہ بھی تدبیر کرکے تھک گیا اُسکی تدبیر بھی اب کچھ کام نہیں کرتی ہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس کاشتکار سے ارشاد فرمایا کہ اب تم پرمیشر کو یاد کرو اور اُسی سے پانی کی درخواست کرو چونکہ وہ پرمیشر کو جانتا ہی نہ تھا اسوجہ سے کاشتکار مذکور دریافت کرنے لگا کہ اے مہاراج پرمیشر جسکو آپ کہتے ہین وہ کون ہی اور کہان کا راجہ ہی - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم کھیت جوتو اور تخم ریزی کرو اگر بغیر پانی کے تمہاری کھیتی اُگے تو تم جاننا کہ کوئی پرمیشر ہی یہ سُنکر اُسنے ست گورو مہاراج کے ارشاد کے مطابق عمل کیا اور اسکو دیکھتے ہی اوروں نے بھی عمل کیا چند ہی روز مین ست گورو مہاراج کی کرپا سے بغیر پانی ہی کے سبھون کی کھیتی اُگی یہ کیفیت سُنکر و دیکھکر وہان کے کل راجہ و پرجا ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے ست گورو مہاراج نے ایک کاشتکار سے کہا کہ بھلا دیکھو تو تمہارے کھیتی کا کیا حال ہی جاکے اُس کاشتکار نے ایک درخت اُکھاڑ کر دیکھا تو درختون کے نیچے آگ موجود ہی یہ معجزہ ستگورو مہاراج کا دیکھکر کل راجہ و پرجا ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے بعد اسکے ست گورو مہاراج اُس دیس سے رخصت ہوے
۳۷۷ لغایت ۳۸۱	۷۵	ست گورو مہاراج عرب دیس مین تشریف لیگئے کہ جہان کا راجہ امبی (لاج درد) تھا اُس ملک کا مذہبی فرض یہ تھا کہ اگر ہندو مذہب کا کوئی آوے تو وہ قتل کیا جاوے اِس فعل کو بجاے عذاب کے ثواب سمجھتے ست گورو مہاراج کو ایک روز آکاس بانی یعنی وحی آسمانی کلام ربانی اسطرح ہوا کہ اُس ملک مین بڑا ظلم و جبر ہوتا ہی تم جاکر وہان کے لوگون کی رہبری کرو اور بعد اس کلام آسمانی کے ایک عدد حلقہ بھی آسمان سے ست گورو مہاراج کے واسطے اُترا کہ اسکو پہن کر اُس ملک کو جانا اور حلقہ مذکورہ پر پانچ قسم کے قدرتی حروف تحریر تھے چنانچہ ست گورو مہاراج اُس آکاس بانی کو سُنکر اور اُس حلقہ کو پہنکر عرب دیس مین تشریف لیگئے جسوقت وہان کے بادشاہ کو یہ خبر ہوئی حکم دیا کہ وہ حلقہ فقیر کے بدن سے اُتار لاؤ ارشاد کے ہوتے ہی سب لوگ ست گورو مہاراج کی خدمت مین آئے اور ست گورو مہاراج کے جسم سے حلقہ مذکورہ اُتارنا چاہا تو اُسکی صفت بھی قدرتی ہی تھی کہ نہ وہ اُتارنے سے اُتر سکتا تھا اور نہ پھاڑنے سے پھٹ سکتا تھا ملازمان راجہ مجبور ہوکر راجہ سے معذور ہوے کہ اُس فقیر کے بدن سے وہ حلقہ نہ اُترتا ہی و نہ پھاڑنے سے پھٹتا ہی - یہ سُنکر اُس راجہ نے حکم دیا کہ اُس فقیر کو دریا مین ڈبو دو چنانچہ لوگون نے ویساہی کیا لیکن ست گورو مہاراج کو دریا مین بھی کچھ ضرر نہ پہونچا بعد اسکے اس راجہ نے حکم دیا کہ اُس فقیر کو آگ مین جلا دو ملازمان شاہی نے وہ بھی کیا لیکن ست گورو مہاراج کو آگ کا بھی کچھ اثر نہ ہوا یہانتک کہ سات دن تک ست گورو مہاراج کے روبرو آگ جلتی رہی آخر کار بادشاہ نے حکم دیا کہ
″	″	فقیر کو زمین مین دفن کرو چنانچہ ہوا خواہان سرکار عرب دیس نے وہ بھی کیا لیکن ست گورو مہاراج کو

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۷۳ لغایت ۳۷۹	۷۵	وہان بھی کچھ ضرر نہ پہونچا بلکہ زمین سے خود بخود باہر آگئے بعد اسکے پھر بادشاہ خدا فراموش غرور کے نشہ کا مدہوش آخرت سے بیہوش نے حکم دیا کہ میرے سامنے لاکر اس فقیر کو تلوار سے قتل کرو چنانچہ وہ بھی کیا لیکن ست گورو مہاراج پر ذرا بھی ہتھیار کارگر نہ ہوا پھر بھی اس مدہوش کو ہوش نہ آیا اور حکم دیا کہ اس فقیر کو سولی پر چڑھا دو چنانچہ لوگون نے وہ بھی کیا لیکن یہ سب چیزین تو اسکے صانع کی صنعت تھین اسلئے اسکو کیا مضرت تھی اسی وجہ سے بروقت سولی دینے کے اسکی لکڑیان سرسبز ہوگئین یہ کیفیت دیکھکر اس بے عقل کو کچھ عقل آئی اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنی گستاخی کی معافی کا امیدوار و خواستگار ہوا چونکہ ست گورو مہاراج دیال کی مورت تو تھے ہی اسکو ہدایت کی کہ تم آدمیون کا مارنا چھوڑ دو چنانچہ بادشاہ مذکور ست گورو مہاراج کے ارشاد کا تابعدار ہوا اور اقرار مستحکم کیا۔ اسوقت ست گورو مہاراج نے اسکو سکھ کیا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوئے اور آگے کو تشریف لیگئے۔
۳۷۹ لغایت ۳۸۲	۷۶	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے جہان ایک شخص اسمی (داولی کھتری) رہتا تھا۔ ایک دن مردانہ مارے بھوکھ کے بیچین ہوا تو ست گورو مہاراج نے اسکو اجازت دی کہ تو شہر مین جا چنانچہ ارشاد کے بموجب مردانہ مذکور شہر مین گیا اور ست گورو مہاراج کی بدولت مردانہ مذکور نے اس شہر مین بہت کچھ پایا چنانچہ وہ سب سامان ست گورو مہاراج کی حضور مین حاضر لایا اسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پوجا کا دھن کھانا بہت ہی منع ہی بلکہ زہر کے مانند تاثیر رکھتا ہی جو لوگ گوردوارہ و پوجا کا دھن کھاتے ہین وہ بلا تامل نرک کو جاتے ہین — بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوکے چلے اور وہ راستہ بہت ہی اجاڑ تھا اور مردانہ بھوکھ سے بیتاب تھا اسوقت مین ست گورو مہاراج نے مدار کے درخت سے حکم دیا کہ اے مردانہ تو اسمین سے پھل کھالے لیکن باندھنا نہین۔ ارشاد کے ساتھہ ہی مردانہ نے خوب پھل کھالئے اور باندھ بھی لئے چنانچہ دوسرے دن جب مردانہ کو بھوکھ لگی تو وہی پھل نکالکر خوب کھائے چونکہ بلا اجازت وہ پھل مردانہ باندھ لایا تھا اسلیے کھاتے ہی مردانہ بیمار ہوکر سخت لاچار ہوا اور بیتاب ہوگیا جب خبر ستگورو مہاراج کو معلوم ہوئی تو ست گورو مہاراج نے اسی مدار کے پھلون سے ایک پھل اور اپنے ہاتھ سے توڑکر کھلایا کہ جس سے مردانہ فوراً ہی صحت ہوگیا اور ست گورو مہاراج نے مردانہ کو آخرکار ایک دوا یعنے بوٹی بتائی کہ جس سے بھوکھ جاتی رہی —
۳۸۳ لغایت ۳۸۶	۷۷	ست گورو مہاراج ایک سکھ کے مکان پر پہونچے کہ جو بہت ہی محتاج تھا لیکن ست گورو مہاراج کا پورا بھگت تھا پہلے دن تو اس سکھ نے اپنے سر کے بال اُتارکر اور اسکی سیلی بناکر اور فروخت کرکے

پوجا دھن کھانے کی ممانعت

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۸۴ لغایت ۳۸۶	۷۷	اُسکی قیمت سے ست گورو مہاراج کے بھنڈارہ کا سامان کیا اور جب بھنڈارہ قریب تیاری کے تھا تو اُسکی عورت کسی ضرورت سے باہر گئی تو اُسکا لڑکا آگ مین گر کر مر گیا - اُس سکھ کی عورت نے اس امر کو اس غرض سے پوشیدہ رکھا کہ شاید اس وجہ سے سب لوگ بھوجن نہ کرین اور اب میرے مکان مین دوسرا سامان بھی موجود نہین ہی لیکن ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی جسوقت بھنڈارہ پر آپ تشریف لیگئے تو اُس لڑکے کو آواز دی اور نام اُسکا لیکر پکارا چنانچہ لڑکا مذکور فوراً ہی زندہ ہوکر آگیا اور ست گورو مہاراج کے چرنون مین گر کر متھا ٹیکا - دوسرے دن پھر اُس سکھ کے پاس کچھ نہ تھا اسلیے اُس سکھ نے اُسی لڑکے کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا چونکہ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اُس لڑکے کو اپنے پاس بُلاکر پوچھا کہ تیرے والدین تجھکو فروخت کرنے کو لیے جاتے ہین اب جو کام مالک بتاویگا تو وہ کریگا - اُسنے جواب دیا کہ جی ہان جو آپ کام بتادینگے وُہی مین کرونگا اُسکی باتین سُنکر ست گورو مہاراج نے نرنکار کے آگے بہت سی استتی کی اور اُن سکھون کو اپنے گلے لگایا - بعد اسکے
،،	،،	ست گورو مہاراج اُس شخص کے پاس تشریف لیگئے کہ جو اکثر سادہ و سنت کی سیوا و خدمت کرتا تھا اور بوقت رخصت کے اُنسے دریافت کرتا تھا کہ سادھون کے ملنے کا کیا پھل ہی چنانچہ اُس شخص نے حسب عادت اپنے ست گورو مہاراج سے بھی دریافت کیا ست گورو مہاراج نے اُسکو ایک مقام پر بھیجا کہ وہان جاکر اُسکو اطمینان قرار واقعی ہوگیا اور جسکے ذریعہ سے اطمینان ہوا اُسنے یہ کہہ سنایا کہ ہم مہاپاپی آدمی تھے کہ جسکے نتیجے سے کوّے کا جنم پایا تھا اور تم نے سادھو کے درشن کیے اور تمھارے درشن ہونے کیے اُسکا پھل ہمکو یہ ملا کہ پہلے دن کے درشن سے کوّے کے جسم سے ہمکو بگلے کا جسم ملا اور تیسرے ہی دن ہنس کا جسم پراپت ہوگیا اور آج چوتھے ہی دن آدمی کا جسم پراپت ہوگیا پس تم سمجھو کہ سادھو کے درشن پانے والے کے درشن پانے سے اسقدر پھل ہی تو جو لوگ سادھو کے درشن کرتے ہین اُنکو کسقدر پھل ملتا ہوگا بلکہ بیان سے باہر ہی
۳۸۶ لغایت ۳۸۸	۷۸	ست گورو مہاراج پورب دیس مین تشریف لیگئے وہان پر کچھ لوگ گوبند لوک کے آکر ست گورو مہاراج سے ملے اور چند سوالات کیے جسکا نتیجہ یہ تھا کہ مکت کسطرح ہوگی اُنکے سوالات کا جواب ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بغیر ست گورو ملے مکت یعنی نجات کسی طرح نہین ملسکتی ہی یہی ایک تدبیر بہتر ہی کہ ست گورو سے ملکر نام کا سُمرن کرے -
۳۸۸ لغایت ۳۹۰	۷۹	ست گورو مہاراج دور دیس مین ایک مقام پر جا پہونچے جہان پر ایک کھتری بڑا دولت ور رہتا تھا اور بر دوام نیک کام ہی مین مصروف رہا کرتا تھا بلکہ سدا برت بھی اُس شخص کا جاری تھا ست گورو مہاراج کو دیکھکر فوراً ہی حاضر ہوا اور بڑی سیوا و خدمت ست گورو مہاراج کی اُسنے کی چنانچہ ستگورو مہاراج بھی اُسپر بہت مہربان

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۸۸ لغایت ۳۹۰	۷۹	وہ دولتمند مذکور بعد درشن ست گورو مہاراج کے مرگیا اُسوقت اُسکے خاندان والے ست گورو مہاراج سے کہنے لگے کہ اب آپ ایسی کرپا فرماوین کہ اسکی مکت ہو جاوے کیونکہ آپ کے درشنون سے یہ شخص فیضیاب ہو چکا ہے اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا اور بردان دیا کہ جس شخص کے سنسکار کے وقت یہ شبد پڑھا جاویگا وہ شخص ضرور ہی پرم دھام کو چلا جاویگا۔
۳۹۰ لغایت ۳۹۴	۸۰	ست گورو مہاراج (پٹھان دیس) مین جا پہونچے جہان پر جنگل مین ایک حجرہ بنا ہوا تھا اور اُس حجرہ مین ایک پٹھان آکر اپنی مذہبی مجلس کیا کرتا تھا ست گورو مہاراج بھی اُس حجرہ مین جا بیٹھے جب وہ پٹھان اُس حجرہ مین آیا اور اپنی مجلس جمائی تب ست گورو مہاراج ہنسے تو اسنے ست گورو مہاراج سے ہنسی کا سبب دریافت کیا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسطرح نجات نہین ہوتی کہ یہان پر بیٹھکر گھنٹہ دو گھنٹہ کتاب پڑھا اور شب روز ڈاکہ مارو یہ سنکر اُس پٹھان نے کہا کہ مین تو اپنا بھلا ہونے کے واسطے خدا خدا کیا کرتا ہون۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ایسے فعلون سے نجات نہوگی پٹھان مذکور معقول ہوگیا اور اپنی معافی چاہی اور ستگورو مہاراج کا سکھ ہوگیا۔ اُس مقام پر ست گورو مہاراج نے نو مہینہ قیام فرمایا جب ست گورو مہاراج وہان سے چلنے لگے تو اُس پٹھان نے ست گورو مہاراج سے کوئی نشان طلب کیا چنانچہ ست گورو مہاراج نے کڑاہ پرشاد کرایا اور اُس پٹھان کے ہاتھ سے چدر پر چھڑکوائی بعد ازان کے جب چدر اٹھوائی تب پنجہ لگا ہوا پٹھان نے نشان پایا۔ اُسوقت ستگورو مہاراج نے بردان دیا کہ تم جب اپنے بھاونے سے کڑاہ پرشاد کروگے تو پرشاد پر پنجہ ہو جاویگا تو تم یقین کرنا کہ یہ مقبول بارگاہ ہوگیا۔ چنانچہ اُس ملک مین آجتک پنجہ پرشاد پر علامت مقبول بارگاہ کا نشان بنتا ہے اور جس پرشاد پر نشان نمودنہین ہوتا ہے وہ تقسیم نہین کیا جاتا ہے۔
۳۹۴ لغایت ۳۹۶	۸۱	ست گورو مہاراج سے گوبند لوک کے کچھ لوگون نے سوالات کیے کہ جسکا جواب ست گورو مہاراج نے معقول فرمایا کہ جسکو سنکر گوبند لوک کے لوگون نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔
۳۹۶ لغایت ۳۹۹	۸۲	ست گورو مہاراج نے ایک ہرن کو دیکھا کہ بھوکھ کی حالت مین پیٹ کے واسطے کھیت مین جاکر پھنس گیا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے ایک (بھونرا) کو دیکھا کہ ایک پھول مین جاکر خوشبو کی طمع سے پھنس گیا۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج نے دیکھا کہ ایک مچھلی چارہ کے لالچ سے جال مین پھنس گئی۔ (ان سب کو دیکھکر ست گورو مہاراج نے اپنے دلکو سمجھایا کہ تو بھی اسیطرح مایا کے جال مین پھنسا ہوا ہے)
״	״	بعد اسکے۔ ست گورو مہاراج نے ایک نالہ کو دریا سے علیحدہ ہوتے ہوئے دیکھا کہ دریا کسی رخ جاتا ہے اور نالہ کا رخ کسی اور جانب ہے اسکو دیکھکر اپنے دل مین کہا کہ اسطرح تو بھی پرمیشر سے جدا ہوگیا۔ دیکھنا چاہیے کہ جیسے نالہ دریا سے کب ملتا ہے تو بھی اُس پرمیشر سے کب ملے ورنہ جدا اُسی جون مین رہتا پھریگا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۳۹۹ لغایت ۴۰۱	۸۳	ست گورو مہاراج ایک شہر مین تشریف لیگئے جہان پر ایک فقیر (سوہ سوہاگن) رہتا تھا اور اُسنے تمام لوگون سے یہ خبر مشتہر کر رکھی تھی کہ ہر چاندرات کو میرا شوہر میرے مکان پر آتا ہی اسلیے مین کسیکو اُسرات اپنا منھ نہ دکھاؤنگا ستگورو مہاراج اتفاق سے جب اُس شہر مین تشریف لیگئے وہ شب چاندرات تھی اور اُسکے مکان پر بڑا بھاری میلہ تھا باجے وغیرہ بج رہے تھے ست گورو مہاراج بھی وہان تشریف لیگئے اور اُسکے اندر جانے کا ارادہ کیا تو لوگون نے منع کیا آخرکار ست گورو مہاراج نے اُس فقیر کو بھی اطلاع کرائی کہ ایک فقیر تمہارے درشنون کو آئے ہین لیکن اُس سوہ سوہاگن نے ست گورو مہاراج کے درشن سے انکار کیا اور کہلا بھیجا کہ آج مین اپنا منھ کسی کو نہ دکھلاؤنگا - ست گورو مہاراج اُسکے مکان سے واپس آئے بس اُسیوقت وہان کا میلہ بھی خراب ہوگیا اور اُسی وقت اُسکی جانب سے لوگون کا اعتقاد جاتا رہا یہان تک کہ اُس روز سے اُسکے یہان کا میلہ بند ہوگیا آخرکار پھر ست گورو مہاراج کو اُسکے اوپر دیا آئی تو ایک کوڑھی فقیر کو ست گورو مہاراج نے اچھا کیا اور اُس کوڑھی سے کہدیا کہ جو کوئی پوچھے تو تو کہنا کہ سوہ سوہاگن فقیر نے مجھکو اچھا کیا ہی اسیطرح وہ کوڑھی تمام شہر مین مشہور کرتا پھرا - اتفاق سے ایک دن اُس سوہ سوہاگن فقیر کی طرف سے یہ کوڑھی جا نکلا چنانچہ اُسنے بھی پوچھا اُس سے بھی اس فقیر نے وہی کہا یہ سُنکر اُس سوہ سوہاگن نے دریافت کیا کہ جسنے تجھکو اچھا کیا ہی وہ کہان رہتے ہین اُسنے ست گورو مہاراج کے مقام کا نشان دیا - سوہ سوہاگن فقیر بذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے قصور کی معافی چاہی - ست گورو مہاراج تو دیال کے روپ ہی تھے ایسی کرپا کی کہ اُسکا میلا پھر بدستور قائم ہوگیا -
۴۰۱ لغایت ۴۰۲	۸۴	ست گورو مہاراج کو ایک سکھ راستہ مین ملا اُسنے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ اے مہاراج مین گرہستی کرون کہ فقیری - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس شخص کو ایک خط دیکر اپنے ایک سکھ کے پاس بھیجا - چنانچہ اُس سکھ کے پاس یہ شخص پہونچا تو باوجود اسکے کہ اُس سکھ کے پاس اُسوقت کچھ نہ تھا اور ست گورو مہاراج کے حکمنامہ مین تھا کہ مبلغ دوسو روپیہ اس شخص کو فوراً ہی دیدیا جائے غرض وہ سکھ حکمنامہ دیکھتے ہی اپنی لڑکی کہ جسکو ایک ساہوکار پہلے ہی سے طلبگار تھا اور ایک ہزار روپیہ دیتا تھا لیکن یہ سکھ اُسکو منظور نہ کرتا تھا جب یہ وقت آیا تو اُس سکھ نے فوراً ہی اُس ساہوکار کے پاس جاکر بمبلغ دوسو پچاس روپیہ اُسی لڑکی پر لاکر تعمیل حکمنامہ کی یعنے مبلغ پچاس روپیہ اُس سکھ کو کہ جو حکمنامہ لیکر گیا تھا اور مبلغ دوسو روپیہ حکمنامہ کی تعمیل پر ادا کیے غرضکہ جب وہ سکھ روپیہ لیکر چلا تو راستہ مین ایک فقیر بیٹھا ہوا ملا کہ جسکو ایک شخص نے ایک دوشالہ اور کچھ پرشاد نذر گذرانا - اُس شخص سے اس فقیر نے کچھ نہ کہا اور بعد تھوڑی دیر کے ایک اور شخص آیا کہ وہ دوشالہ اور وہ پرشاد لیکر چلدیا اُس شخص سے بھی اس فقیر نے کچھ نہ کہا -

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۰۱ لغایت ۴۰۳	۸۴	جب رات ہوئی تو یہ سکھ بمقام پر کہ جو حکمنامہ لیکر گیا تھا اور راستہ میں آتا تھا ایک درخت کے نیچے جا بیٹھا اور بھوکا بھی بہت ہی تھا اتفاق سے اُس درخت کے اوپر دو جانور نر و مادہ رہتے تھے۔ دونوں نے صلاح کی کہ یہ مسافر بہت ہی بھوکا ہے اس وقت اسکے کھانے کے لیے کچھ سامان نہیں ہو سکتا بہتر ہے کہ کہیں سے آگ لاویں اور خود جلکر کباب ہو جاویں تاکہ یہ شخص کھا کر اپنی بھوک مٹاوے اور تسلی پاوے کیونکہ ہمارے دروازہ پر یہ آیا ہے اسکا بھوکا رہنا ہمارے لیے خرابی کا باعث ہے ہم نرک میں جاوینگے۔ یہ کیفیت سب جگہ کی یعنے اُس سکھ کا اسطرح تعمیل حکمنامہ کی کرنا اور ان جانوروں کا کباب ہوکر کھانا اُس فقیر کی لاپروائی کہ دوشالہ و پوشاک کے آنے سے نہ خوشی و نہ اُسکے چھن جانے کا غم یعنی خوشی و غم توام ست گورو مہاراج کی حضور میں اُس سکھ نے بیان کی۔ اُس وقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب تمھاری مرضی ہے چاہے گرہستی کرو یا فقیری دونوں کا برتاو تم نے دیکھ لیا ہے۔ اُس سکھ نے عرض کیا کہ آپ کی گت آپ ہی جانیئے۔
۴۰۳ لغایت ۴۰۵	۸۵	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے جہاں پر غلہ پیدا نہوتا تھا صرف دُنبہ جانور کا گوشت وہاں کے لوگ کھاتے تھے اور اُس ملک میں جو کوئی مہمان خواہ سنت وغیرہ جاتے تھے اُنکو بھی وہ لوگ وہی کھلاتے تھے اور قدرت خدا سے اُس ملک میں آگ بھی نہیں ہوتی تھی لیکن وے لوگ دنبہ کے گوشت کو صاف کر کے پتھر کے تلے دبا کر سورج یعنے آفتاب کا کوئی منتر پڑھتے تھے کہ جسکے ذریعہ سے وہ گوشت پک جاتا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج سے وہاں کے ایک شخص نے ایسا ہی کیا اور اُسی طرح گوشت پکا کر کہا کہ لیجیے سنت جی اسے نوش کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اُس دنبہ جانور کی کھال اور ہڈی بھی یکجا کر کے لے آؤ چنانچہ وہ شخص لے آیا ست گورو مہاراج نے اُس دنبہ جانور کو زندہ کر دیا۔ یہ خبر جب مشہور ہوئی تو وہاں کا راجہ بھی حاضر ہوا اور ستگورو مہاراج کے قدموں پر گر کر درخواست کی کہ اس ملک کو آپ نے سرافراز کیا ہے اب آپکے قدموں کی برکت سے سب چیزیں یہاں بھی ہونی چاہیئیں۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُس ملک کے لیے سب چیزیں بخشیں پھر سب چیزیں وہاں ہونے لگیں۔ بعد اسکے ستگورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوئے۔
۴۰۵ لغایت ۴۰۶	۸۶	ست گورو مہاراج سمندر کے کنارے ایک شہر میں تشریف لیگئے کہ جسکو ہر ششماہی میں سمندر بہا لیجاتا تھا وہاں کے لوگوں نے ست گورو مہاراج کی بڑی خدمت کی غرضکہ جب وہ وقت قریب آیا تو لوگوں نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اب ہم لوگ یہاں سے بھاگ جاوینگے کیونکہ یہاں پر ہر ششماہی میں سمندر کی طغیانی آتی ہے اور آبادی کو بہا لیجاتی ہے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے

مضمون	نمبر ساکھی	نمبر صفحہ
فرمایا کہ تم جاؤ ہم یہین بیٹھے ہین یہ سُنکر وہ لوگ وہان سے بھاگ گئے اور ست گورو مہاراج کے قدم مبارک وہین جمے رہے۔ غرضکہ جب وقت طغیانی کا آیا اور سمندر نے اپنا زور دکھایا تب ست گورو مہاراج نے اپنے قدم مبارک سمندر کو چھولائے قدم چھوکر سمندر بلا نقصان رعایا کے واپس چلا گیا اُن لوگون کے مکانات جو ہر شش ماہی مین گر جاتے تھے اور وے لوگ نئے سر سے پھر بناتے تھے بجنسہ بنے رہے جبکہ اُن لوگون نے اپنے مکان اور ست گورو مہاراج کو پایا سب کو تعجب آیا اور یہ معجزہ دیکھکر سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے۔ ست گورو مہاراج نے اُنکو ہمیشہ کے لیے اُس آفت سے بچایا۔	۸۶	۴۰۵ لغایت ۴۰۶
ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے جسکا نام (دہارپور) تھا اور اُس مقام کو ہر سال ایک دیو آگ لگا کر جلا جاتا تھا اور اُسکے وقت سے کچھ پہلے وہان کے لوگ بھاگ جاتے تھے اور جب دیو چلا جاتا تھا تب یہ لوگ پھر آکر نئے سر سے اپنے مکان بناتے تھے جب ست گورو مہاراج اُس مقام پر تشریف لیگئے تب اُن لوگون نے ست گورو مہاراج کی بہت خدمت کی جب وہ وقت قریب آیا اور وہان کے لوگ بھاگنے پر آمادہ ہوے تب ست گورو مہاراج سے اُن لوگون نے عرض کیا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ تشریف لیچلیے ہم لوگ وہان پر آپ کی خدمت کرینگے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب تم لوگ کہین نہ جاؤ یہین رہو اور ہم بھی یہین رہینگے۔ غرضکہ رفتہ رفتہ وہ وقت بھی آپہونچا اور وہ دیو بھی آگ لگانے آیا تو اُسکو تعجب ہوا کہ پہلے تو سب لوگ یہان سے بھاگ جایا کرتے تھے اب کی مرتبہ کیا وجہ ہے کہ اسطرح بیخوف بیٹھے اور کہین نہین گئے یہ سوچتا ہوا ست گورو مہاراج کے قریب تک آگیا تو ست گورو مہاراج کی نظر اُس دیو پر پڑی اور دیو مذکور نظر پڑتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑا لیکن گرتے وقت اتفاق سے اُس دیو کا سر ست گورو مہاراج کے قدمون پر آپڑا بعد تھوڑی دیر کے دیو مذکور کو جب ہوش آیا تو اپنے قصور کی معافی چاہی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے وہان کے لوگون سے ایک دھرم سالہ بنوایا اور اُس دیو کو اُس دھرم سالہ کے پانی بھرنے کے کام پر مقرر فرمایا اور یہ شرط فرمائی کہ اپنے سر پر ہمیشہ پانی لایا کرے بعد اسکے وہان کے سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اور سدگتی کو پہونچے۔	۸۷	۴۰۶ لغایت ۴۰۸
ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے جہان پر ایک شخص اسمی (اجیتا) نامی رہتا تھا اور وہ ایک مہاجن کا قرضدار تھا اور مہاجن نے اُسکو قید کر رکھا تھا جسوقت مسمی اجیتا نے سنا کہ ست گورو مہاراج تشریف لائے ہین اپنے مہاجن سے کہا کہ میرے گورو آئے ہین اُنکے درشنون کو جانا چاہتا ہون چنانچہ مہاجن نے گورو مہاراج کا نام سُنکر اجازت دی جب اجیتا مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین گیا اور کچھ دیر تک وہان رہا تو اُسنے دل مین اپنی خام خیالی سے کہا کہ مین نے ناحق کو اپنا اسقدر وقت صرف کیا۔ ست گورو مہاراج انتر جامی تو تھے ہی اُسکے دل کی بات ست گورو مہاراج نے دریافت کرکے ایک مقام کو بتایا اور فرمایا کہ اجیتا وہان سے	۸۸	۴۰۹ لغایت ۴۱۰

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۰۹ لغایت ۴۱۰	۸۸	جسقدر روپیہ کی ضرورت ہو تو وہان جاکر لے لے چنانچہ ارشاد کے ساتھ ہی اجیتا گیا اور اپنی دانست مین جسقدر ضرورت تھی اُس سے زیادہ لے لیا جب ستگورو مہاراج کے قدمون مین آیا تب ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اجیتا روپیہ شمار کرلے اجیتا نے جب شمار کیا تو مقدار سے بھی کم ہوگئے اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تو جا وہین دیکھ لے تجھکو ملجاوینگے چنانچہ اجیتا مذکور پھر اُس مقام پر گیا اور روپیہ پاکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔
۴۱۱ لغایت ۴۱۵	۸۹ - ۹۱	ست گورو مہاراج اُسی اجیتا کو اپنے ہمراہ لیکر مقام ڈالی جگ مین کہ جہان پر شاہ عبدالرحمان رہتے تھے تشریف لیگئے اور اُس مقام پر ایک اور فقیر تھے اور وہ بھی مسلمان تھے اتفاق سے دونون شخصون کو اُسوقت کچھ غرور آگیا چنانچہ ست گورو مہاراج نے دونون کی فقیری کی دولت کھینچ لی جب اُن لوگون کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو اُن لوگون نے اپنے قصور کی معافی چاہی تب ست گورو مہاراج نے پھر اُن لوگون کو وہ دولت عطا فرمائی تب دونون شخصون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر سر جھکایا۔
"	"	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان کے لوگون نے آگ و پانی ست گورو مہاراج کو نہین دیا جب مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا تو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ پتھر اُٹھا مردانہ نے تعمیل حکم کی ست گورو مہاراج کی قدرت سے اُس پتھر کے نیچے ایک تالاب نکلا اُسوقت پھر ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ آٹا گوندھکر اسمین ڈال دے روٹی پکجاویگی چنانچہ مردانہ نے وہ بھی تعمیل حکم کی چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ اُس تالات سے روٹی پک کر نکل آئی یہ معجزہ دیکھکر وہان کے راجہ و پرجا سب کے سب ست گورو مہاراج کے سکھ ہوئے۔
"	"	ست گورو مہاراج سے ایک شخص اسمی (پنڈت چتر داس) نے آکر بحث کی بجواب اُسکے ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا کہ جسکو سُنکر پنڈت مذکور نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا۔
		ست گورو مہاراج نے ایک دفعہ مردانہ سے فرمایا کہ تجھکو کسقدر بانی یاد ہین۔ مردانہ نے برجستہ جواب دیا کہ جسقدر حضور نے فرمایا ہو۔ چونکہ ست گورو مہاراج کو ابھیمان کا کلمہ پسند نہین ہوا اور مردانہ کے منھ سے یہ کلمہ غرور کا بھرا ہوا نکلا اسلیے ست گورو مہاراج نے مردانہ کے غرور مٹانے کے واسطے ایک معجزہ دکھایا کہ ایک شخص بہت سا سامان لیکر آیا اور (کردان) مین اُسکے پاس بہت سی پوتھیان بھری تھین ست گورو مہاراج نے مردانہ کو حکم دیا کہ اس شخص سے دریافت کرو کہ تمہاری (کردان) مین کیا سامان بھرا ہے چنانچہ مردانہ نے اُس سوداگر سے دریافت کیا۔
"	"	بجواب مردانہ کے اُس سوداگر نے کہا کہ میرے پاس گورو نانک جی صاحب کے بانی کی پوتھیان بھری ہین اور مجھکو کتنے ہی جُگ اسکو لیے پھرتے پھرتے گذر گئے۔ یہ سُنکر مردانہ اُس سوداگر کے قریب گیا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۱۴ لغایت ۴۱۵	۹۱	اور اُس سوداگر کا (کردان) کھولکر دیکھا تو اُسمین سب پوتھیان بھری ہوئی پائین اور وہ اسے خط مین لکھی ہوئی تھین کہ مردانہ کی سمجھ مین نہ آئین مردانہ نے واپس آکر ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا -
۴۱۷ لغایت ۴۲۰	۹۲	ست گورو مہاراج نے مردانہ کو اُپدیس کیا کہ جسکو سُنکر وہ نہال ہوگیا -
۴۲۰ لغایت ۴۲۳	۹۲	ست گورو مہاراج کا ایک ٹھگ کے مکان پر تشریف لیجانا اور اُس ٹھگ کا اپنے جی مین خوشی منانا کہ جسوقت زیادہ رات جاویگی تو ان سادھوؤن کے پاس جو دولت ہی وہ میرے ہاتھ آویگی ستگورو مہاراج کا ایک ایسا معجزہ کر دکھانا کہ اُس ٹھگ کو مع تمام خاندان کے ایسی نیند آئی کہ وہ لوگ سوا پہر دن چڑھے تک سوکر نہ اُٹھے اور ست گورو مہاراج صبح کو اُٹھکر راہی ہوے جب وہ جاگے اور ست گورو مہاراج کو نہ پایا ست گورو مہاراج کی تلاش مین چار آدمی دوڑ لئے - راستہ مین ست گورو مہاراج سے ملاقات ہوئی اور اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُن ٹھگون کو ایک ایسا معجزہ دکھلایا کہ جسکو دیکھکر اُن ٹھگون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر سر جھکایا اور سب کے سب ست گورو مہاراج کے سِکھ ہوے -
		ست گورو مہاراج کا ایک مقام پر تشریف لیجانا اور اُس مقام پر بوجہ بارش کے بہت سے جانورون کا مرجانا ست گورو مہاراج کی قدمبوسی کی برکت سے مردانہ کا اُن مردہ جانورون کو ترس کھا کر زندہ کر دینا ست گورو مہاراج کا مردانہ کی طاقت ایسے کامون سے کھینچ لینا -
		بھولا نامی چور کا ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہونا اور ست گورو مہاراج کے بچن سنکر چوری سے باز آنا اور اپنا تمام مال و اسباب چوری کی کمائی کا لُٹا دینا اور ست گورو مہاراج کا سِکھ ہوکر واہ گورو واہ گورو جپنا -
۴۲۳ لغایت ۴۲۹	۹۴	ست گورو مہاراج نے ایک مقام پر قیام فرمایا کہ جہان پر ایک کوڑھی فقیر رہتا تھا اور وہ ستگورو مہاراج کے درشنون سے اچھا ہوگیا - یہ سُنکر وہان کے تمام لوگ ست گورو مہاراج کے سِکھ ہوے اور ستگورو مہاراج کی ہدایت سے دھرم سالہ بنوانا -
		ست گورو مہاراج نے اُسی مقام پر ایک اتھیاس فرمایا کہ ایک راجہ فقیر ہوگیا تھا اور وہ خود بھی سدگتی کو پہونچا اور اپنے گورو کو بھی پرم پد کو پہونچایا اور اُسکی وجہ یہ ہوئی کہ اپنے گورو کے بچن پر ایسا ثابت قدم رہا کہ نارائن کا بھی حکم یعنے فرمان الٰہی کو بھی نہ مانا اور بیکنٹھ کا جانا قبول نکیا بلکہ جب اُسکے گورو نے آکر اجازت دی تبھی اُس جگہ سے قدم اُٹھایا -
۴۲۹ لغایت ۴۳۳	۹۵	ست گورو مہاراج پٹھانون کے دیس مین تشریف لیگئے اور اُن لوگون کو صدہا معجزہ دکھلائے کہ جسکی وجہ سے کل وہان کے پٹھان ست گورو مہاراج کے معتقد ہوکر سِکھ ہوے -
۴۳۳ لغایت ۴۳۵	۹۶	ست گورو مہاراج کابل مین تشریف لیگئے اور ایک مسجد مین جا بیٹھے کہ اُسی عرصہ مین مسجد کے محافظ نے نکرا سکے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۳۴ لغایت ۴۳۵	۹۶	کہ ست گورو مہاراج ہندو ہی مسجد مین بیٹھنے سے روکا اسوجہ سے ست گورو مہاراج اُس مسجد کے کنگرے پر جا بیٹھے اور اُس مسجد کو مثل گھوڑے کے خوب دوڑایا کہ اس بات کو تمام شہر کے لوگون نے دیکھا اور تعجب مین ہوکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور متھا ٹیکا اور اپنے قصور کی معافی مانگی۔
۴۳۵ لغایت ۴۳۶	۹۷	ست گورو مہاراج مولا کھتری کے مکان پر تشریف لیگئے مولا کھتری مذکور اپنی عورت کے کہنے سے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر نہوا اور ایک گوشہ مین چھپ کر جا بیٹھا۔ ست گورو مہاراج وہان سے واپس پلٹ آے۔ ست گورو مہاراج کے درشن نکرنے کے سبب سے جس گوشہ مین مولا جا بیٹھا تھا اُسکو وہین پر سانپ نے کاٹ کھایا کہ جسکا انجام یہ ہوا کہ مولا مذکور مرگیا۔ لوگون نے ست گورو مہاراج سے اس غرض سے عرض کی کہ چونکہ مولا مذکور اکال مرت سے مرا تھا مکت نہ ہونی چاہیے اُسکی مکت ہو جاوے چنانچہ ست گورو مہاراج دیا کے ساگر ہی تھے اُس مولا کھتری کو بیکنٹھ مین پہونچا دیا۔
۴۳۶ لغایت ۴۴۴	۹۸	ست گورو مہاراج نے پٹھانون کی وحشیانی حرکت دیکھکر بھائی لالو سے مخاطب ہوکر مغلون کی آمد کی بابت پیشین گوئی فرمائی یعنے سمت ۱۵۷۸ بکرماجیتی مین مغل آوینگے اور تا سمت ۱۷۹۷ بکرماجیتی یعنے دوسو انیس ۲۱۹ برس راج کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ست گورو مہاراج نے اُسی وقت مین یہ بھی فرمایا تھا کہ مین پھر دوسرا جامہ لونگا اور خالصہ پنتھ جاری کرکے اُنکو ناس کرونگا چنانچہ ویسا ہی ہوا یہ باتین جو ستگورو مہاراج نے بھائی لالو سے پیشین گوئی جسوقت فرمایا تھا ایک برہمن نے سن لیا تھا وہ بھی اُسی وقت ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُسنے بھی عرض کیا کہ مجھکو کیا ارشاد ہے اُسوقت بھائی لالو سے اور اُس برہمن سے ست گورو مہاراج نے فرمایا تھا کہ تم لوگ یہان سے نکل کر کسی دوسری جگہ مین جاکر پناہ لو چنانچہ اُن لوگون نے ویسا ہی کیا کہ دوسری جگہ چلے گئے۔
//	//	ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان تو ایسی ہی تھی کہ جسکو کلام ربانی اور وحی آسمانی کہین تو بجا ہے اور لوح محفوظ کی تحریر پر بھی لکیر کہین اور سزا ہے پس اُسی دن بابر بادشاہ نے مقام سیدپور کو کہ جو پچاس کوس کے فاصلہ پر تھا آکر لوٹ لیا اور بہر کیف وہ کو گرفتار کرکے ذلیل و خوار کیا چنانچہ منجملہ اورون کے ستگورو مہاراج نے دوسرے کی رہائی کے واسطے آپ سے اپنے تئین گرفتار کرلیا۔ جسوقت بابر بادشاہ سے اور ستگورو مہاراج سے ملاقات ہوئی بہت عرصہ تک ست گورو مہاراج سے بابر بادشاہ نے باتین کین آخرکار ست گورو مہاراج کے قدمون پر بابر بادشاہ آگرا اور متھا ٹیکا کہ جسکا انجام یہ ہوا کہ ست گورو مہاراج کے فرمانے ہی سے بابر بادشاہ نے جنکو کہ گرفتار کرلیگیا تھا رہائی بخشی۔
//	//	مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کی کہ اے مہاراج چند آدمیون نے تو گناہ کیا اور اتنے شخصون پر کیون آفت آئی۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے مردانہ کا اطمینان ایسا کردیا کہ وہ اُسکو دیکھکر خاموش ہوگیا۔

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۴۸ لغایت ۴۵۲	۹۹	ست گورو مہاراج ملک کشمیر مین تشریف لیگئے کو جو (کسب جی) کی آبادی ہوئی ہو اُس مقام پر ست گورو مہاراج کی خدمت مین ایک چرواہا آیا اور اپنے ملک و اپنے مزاج کی خوش طبعی کے موافق کچھ گستاخانہ کلمات بر زبان لایا اسطرف اُسکے مُنھ سے بات نکلی ہی تھی کہ اُسطرف اُسکے تمام جانور مرگئے کہ جنکو دیکھکر پہلے تو وہ متعجب ہوا لیکن اپنی خوش نصیبی سے فوراً ہی ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوگیا اور اپنے قصور کی معافی مانگی چنانچہ ست گورو مہاراج دیال کے تو سمندر ہی تھے اُسپر کرپا کرکے اُسکو ہدایت کی کہ ہر ایک جانور کو تو واہ گورو کہکر اُٹھا چنانچہ اُس چرواہے نے ویسا ہی کیا پھر کیا دیر تھی جس جانور کو واہ گورو کہکر اُٹھاتا تھا وہ زندہ ہوکر اُٹھ کھڑا ہوتا تھا یہ معجزہ ستگورو مہاراج کا تمام ملک کشمیر مین مشہور ہوا چنانچہ (مسمی برہم داس پنڈت) ساکن کشمیر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج میرے دل سے دو جاپھا او نکلی نہین جاتا ہی دیا کرکے اسکی کوئی تدبیر تبلایئے - بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ گورو کرو - چنانچہ پنڈت مذکور بہت سے پنڈت اور فقیرون کے پاس گیا لیکن پھر بھی اُسکا اطمینان نہ ہوا آخر کار ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر سکھ ہوا کہ جس سے اُسکو فوراً ہی اطمینان ہوگیا - بعد اسکے - ست گورو مہاراج کی خدمت مین کشمیر کے اور پنڈت بھی حاضر ہوئے اور اپنے اہنکار یعنے غرور کی بابت تدبیر پوچھی اُنکی تقریر سُنکر ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو گیان کا اُپدیس کیا کہ جس سے اُن لوگون کا فوراً ہی اطمینان ہوگیا اور ست گورو مہاراج کے سکھ ہوکر واہ گورو واہ گورو وے لوگ جپنے لگے -
۴۵۲ لغایت ۴۵۹	۱۰۰	ست گورو مہاراج سلطان حمید قارون کہ جو بڑا ظالم و جابر تھا کہ جسنے ظلم اور جبر کی بدولت پینتالیس گنج خزانہ جمع کیا تھا اُسکے پاس تشریف لیگئے اور اُسکو بلا وسواس نیک روی کی ہدایت کی کہ جس ہدایت پر اُسنے عمل کیا اور ظلم اور جبر فوراً ہی چھوڑ دیا - ست گورو مہاراج نے سلطان حمید قارون مذکورۂ بالا کو (نصیحت نامہ نظم) برجستہ تصنیف کرکے سنایا کہ جسکے سُننے سے اُسکا دل کہ جو مثل پتھر کے سخت تھا موم کے مانند پگھل گیا اور یہان تک اُسکے دلمین اثر کر گیا کہ جسکا مال ظلم و جبر سے سلطان حمید قارون نے لیا تھا فوراً ہی اُسکے واپسی کا حکم دیا اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر اپنے پچھلے گناہ کی معافی چاہی چنانچہ ست گورو مہاراج دیا کے تو سمندر تھے اُسکو سکھ کیا اور اُسکے گناہ بھی معاف کر دیئے -
۴۵۹ لغایت ۴۶۰	۱۰۱	ست گورو مہاراج نے سنت سیوا کی بابت ایک اقتباس فرمایا اور اس ساکھی مین گوشت کھانے کی ممانعت کئی جگہ پر فرمائی ہی -
۴۶۰ لغایت ۴۶۳	۱۰۲	ست گورو مہاراج نے (رشید) کی بابت ساکھی فرمائی کہ جسکو نسکر ایک شخص نہایت دولتمند کہ جسکے پاس جا بجا پڑا ہوا خزانہ تھا کُل پرمیشر کے نام پر لُٹا دیا اور ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر سکھ ہوا اور واہ گورو واہ گورو جپنے لگا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۶۳ لغایت ۴۶۴	۱۰۳	ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان پر ایک مردہ انسان پڑا ہوا تھا اور اُسکے کھانے کے واسطے ایک بھیڑیا آیا لیکن ست گورو مہاراج کے شبد سُنکر اُس بھیڑیے کو ایسا گیان پراپت ہوگیا کہ اُس مردہ کو سونگھ کے پلٹ گیا اور اُسکو نہ کھایا اور چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد پھر بھیڑیا مذکور آیا اور پھر بھی سونگھ کر واپس گیا اسیطرح چند بار آیا اور واپس گیا تو ست گورو مہاراج نے اُس بھیڑیے کو بلا کر وجہ دریافت کی اسوقت ست گورو مہاراج کی کرپا سے وہ حیوان انسانی زبان سے عرض پرداز ہوا کہ اے مہاراج جسطرح کہ مین حیوان آج آپکے حضور مین انسانی زبان سے باتین کرتا ہون اسی طرح سے اسکو بھی تصور فرمایئے گا کہ آپ کے درشنون اور شبد سننے کی تاثیر سے مین نے اسکے سب عضو سونگھے لیکن اسنے اپنی حیات مین کوئی ایسا کام نہین کیا ہے کہ جو پرمیشر کی راہ پہ ہوتا گو کہ مین نے اسکے ہر ایک عضو کو دیکھا کہ کوئی عضو اسکا یعنے ہاتھ خواہ پیر خواہ منھ اچھے کام مین صرف ہوا ہو تو مین بھی اُس عضو کو کھاؤن لیکن اس شخص کا کُل جسم بے سود ہی دنیا مین رہا اسلیے مجھکو بھی فاقہ کرنا گوارا ہی بلکہ مرجانا بھی گوارا ہی لیکن پرمیشر کے لیے مکھ آدمی کا گوشت کھانا گوارا نہین و نہ میرا دل قبول کرتا ہی۔
۴۶۴ لغایت ۴۶۵	۱۰۴	ست گورو مہاراج (بارہ شہر) مین تشریف لیگئے اُسوقت مردانہ نے (مان سرور) دیکھنے کی درخواست کی ست گورو مہاراج ایک چشم زدن مین تو کچھ دیر بھی لگتی ہو لیکن ست گورو مہاراج کے مان سرور کے جانے مین کچھ بھی دیر نہ ہوئی جا پہونچے اور پھر واپس تشریف لائے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج (بارہ شہر) مین تشریف لیگئے وہان کے لوگ ایک (سیوڑا) فقیر کے معتقد تھے اسوجہ سے پرمیشر کو جانتے ہی نہ تھے اور اُس ملک مین صرف پانی آسمانی ہی صرف ہوتا تھا کنوان وغیرہ نہین ہوتے تھے اتفاق سے جسوقت ست گورو مہاراج وہان تشریف لیگئے تو پانی کی ازحد ضرورت تھی اپنے اعتقاد و نیز موافق عادات کے اپنے گورو سیوڑا فقیر سے وہان کے لوگون نے پانی طلب کیا چونکہ وہان پرخود زنکار ہی موجود تھے اور وہ لوگ زنکار سے واقف ہی نہ تھے اسلیے سیوڑا فقیر کی کچھ تدبیر دربارہ پانی برسنے کے کارگر نہ ہوئی سب لوگ عاجز ہوکر ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے اور اپنی ضرورت بیان کی۔ ست گورو مہاراج نے اُن لوگون کو راہ راست بتائی اور پرمیشر کی بھگتی سنائی سیوڑا فقیر کی پرستش چھوڑانا پرمیشر کی جانب لگانا اور اُن لوگون کو اپنا سکھ کیا کہ وہ لوگ سکھ ہوکر واہ گورو واہ گورو لگے جپنے۔
۴۶۵ لغایت ۴۶۶	۱۰۵	ست گورو مہاراج نے ایک مقام پر پہونچکر راچھسون کو اپنا سکھ کیا اور اُن لوگون کو ہدایت کی کہ دربار صاحب کی سنگت مین حاضر ہوکر جھاڑو دیا کرو اور پانی بھرا کرو تو تمھارا جسم راچھسی سے چھوٹ جاویگا چنانچہ اُن راچھسون نے ست گورو مہاراج کی ہدایت پر عمل کیا اور پرم پد کو پہونچ گئے۔
۴۶۶ لغایت ۴۶۷	۱۰۶	ست گورو مہاراج (تل گنجے) مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان پر گورو گورکھ ناتھ نے صرف تل کھا کر عبادت

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۶۱ لغایت ۴۶۷	۱۰۶	دریافت اُس مقام پر سید مضمون کا ست گرو مہاراج کے واسطے صرف ایک عدد تل دینا اور بابانی اپنی کرامات سے ظاہر کر دینا اس سبب سے کہ یہ تو صرف ایک ہی عدد تل ہے اور یہ بغیر تقسیم کیے ہوئے کھاتے ہی نہین اب دیکھین کہ یہ کیا کرتے ہین چنانچہ ست گرو مہاراج نے مردانہ کے ذریعہ سے (دیگ من) کے استعمال سے پانی منگایا اور اُسی تل کو پیسوا کر سب کو تقسیم کرایا — بعد اُسکے ست گرو مہاراج سے اور سادھون سے ست سنگ ہونا اور سادھون کا ست گرو مہاراج کے قدمون پر گر کر تھا ٹیکنا -
۴۶۷ لغایت ۴۶۹	۱۰۷	ست گرو مہاراج (سیت بندر رامیشر) مین تشریف لیگئے اور بعدہ وہان کے لنکا کو تشریف لیگئے ست گرو مہاراج کو سنکر راجہ (ببھیکن) حاضر ہوا اور اپنے ذریعہ سے (مہابیر جی) کو بلوایا لیکن ست گرو مہاراج سے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ مہابیر یعنے ہنومان جی بجز سری رام چندر جی کے دوسرے کو سر نہین جھکاتے ہین چنانچہ جسوقت مہابیر جی حاضر ہوئے اُسوقت ست گرو مہاراج نے اس نظر سے کہ اُنکا عہد قائم و برقرار رہے ہنومان جی کو دی سروپ سری رام چندر کا مع اُنکے ہمراہیون کے یعنے ست گرو مہاراج کی مورت سری رام جی صاحب کی ایسی صورت اور بھائی بالے کا روپ لچھمن جی کا سروپ اور مردانہ کی شکل جانکی جی کے مثل نظر آئی- ہنومان جی نے اپنے اعتقاد کے موافق درشن کیا اور بعد درشن کے واپس گئے
۴۶۹ لغایت ۴۷۳	۱۰۸	ست گرو مہاراج کا (بغداد) شہر مین تشریف لیجانا اور وہان کے پیر اسمی (مجید الدین) ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے - ست گرو مہاراج نے وہی پوڑی جپ جی صاحب کی پڑھی کہ لاکھون اکاش ہین اور لاکھون پاتال - یہ سُنکر پیر مذکور نے بہت کچھ بحث کی اُسکی بحث سُنکر ست گرو مہاراج نے بحوالہ کلام محمد صاحب ہونٹ روانگی معراج مع جبرئیل کے فرمایا کہ جسکو سُنکر مولوی مجید الدین مذکور نے بعض معقول ہونے کے نامعقولی حرکت یہ کی کہ ست گرو مہاراج پر سنگ ساری پر آمادہ ہوا- ستگورو مہاراج انتریامی تو تھے ہی اُسکے دل کی بات جانکر کے ایک نظر سے اُسکو دیکھ دیا پھر کیا تھا وہ فوراً ہی بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اور بعد تھوڑی دیر کے جب ہوش مین آیا تو اپنے قصور کے معافی مانگی اُسوقت ست گرو مہاراج نے اُسکو راہ راست بتائی — بعد اسکے ستگورو مہاراج نے مجید الدین کے لڑکے کو آکاس پاتال کی سیر کرائی اور آکاس کی سنگت مین اُسکو لیجا کر کڑاہ پرشاد دلوایا جب وہ لڑکا کڑاہ پرشاد لیکر آکاس سے واپس آیا تب سب لوگ ستگورو مہاراج کے سکھ ہوئے -
۴۷۳ لغایت ۴۷۴	۱۰۹	ست گرو مہاراج کا (خورمہ شہر) مین تشریف لیجانا اور وہین پر مردانہ کا انتقال کرنا اور مردانہ کا بوقت وفات اپنی نعش کے پھونکنے کے لیے وصیت کرنا اسلیے ست گرو مہاراج نے مردانہ کی نعش کو بموجب وصیت اُسکی کے داغ دیا-
"	"	

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۷۴ لغایت ۴۷۵	۱۱۰	ست گورو مہاراج (ملتان) شہر مین تشریف لیگئے اور وہان کے پیر پہلے بہ ارادہ مباحثہ ست گورو مہاراج کیخدمت مین حاضر ہوے لیکن ست گورو مہاراج کے جلال و اقبال نے اُنکو مُنھ کھولنے نہ دیا اور ست گورو مہاراج کے شبد سُنکر سب پیر ملتان کے معقول ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا ۔
۴۷۵ لغایت ۴۷۷	۱۱۱	ست گورو مہاراج توشہرہ کے مقام مین تشریف لیگئے اور ایک بہت بڑا ساہوکار جو وہان رہتا تھا اُسکے قریب مین جاکر قیام فرمایا چنانچہ اُسکی ہمہ نعمت دیکھکر بھائی بالے نے اُس ساہوکار سے دریافت کیا کہ اسے ساہوکار تمکو تو بجز سُکھہ کے دُکھہ تو کسی بات کا نہین ہی ۔ یہ سُنکر اُس ساہوکار نے جواب دیا کہ اسے سنت جی مجھکو بڑا بھاری غم ہو اُسوقت بھائی بالے نے اُسکے غم کی کیفیت دریافت کی تو واقعی مین اُسکو ایسا ہی غم تھا کہ بجز ست گورو مہاراج کے اور کوئی دوسرا اُسکے غم کو دور ہی نہین کرسکتا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکے دُکھہ کو مٹایا اور اُس ساہوکار و نیز اُسکی عورت کو گیان بتایا ۔
۴۷۷ لغایت ۴۷۹	۱۱۲	ست گورو مہاراج ایک ویرانہ مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان پر صرف ایک ہی مکان تھا اور اُسمین ایک عورت رہتی تھی اُسنے ست گورو مہاراج کو گوشت کھانے کو دیا ست گورو مہاراج نے گوشت دیکھکر اُسکی کیفیت دریافت کی تو اُسنے بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھکو فروخت کردیا تھا چونکہ اُسنے میرا گوشت فروخت کرکے کھایا اسلیے مین موجب حکم نرنکار کے اُسکا گوشت کھاتی ہون تاکہ اُسکی نجات ہو اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُسکی و نیز اُسکے باپ مردہ کی نجات کی اور دونون کو بیکنٹھہ بھیجدیا ۔
۴۷۹ لغایت ۴۸۵	۱۱۳	ست گورو مہاراج (ہستناپور معروف دہلی) مین تشریف لیگئے اور وہان پر ایک بادشاہی ہاتھی مرے کو زندہ کیا ۔ یہ معجزہ دیکھکر فیلبانان نے بادشاہ کی خدمت مین اس امر کی اطلاع کی ایک قاضی و نیز بادشاہ خود تشریف لائے اُس قاضی نے بنظر تعصب ست گورو مہاراج سے کہا کہ آپ نے اسکو زندہ کیا ہی تو پھر اُسکو مار دیجیے یہ بات قاضی کے مُنھ سے نکلی ہی تھی کہ ہاتھی مذکور پھر مرگیا یہ کیفیت دیکھکر بادشاہ و نیز قاضی نور و نظام الدین اولیا نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر معافی مانگی اور ست گورو مہاراج سے پھر اُس ہاتھی کے زندہ ہونے کی درخواست کی چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکو پھر بھی زندہ کردیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بادشاہ کو نیک روی کی ہدایت کی اور آپ رخصت ہوے ۔ بعد اسکے
		ست گورو مہاراج (جمو) کہ جو (جاموتت کی گوبھا کا مقام ہی) تشریف لیگئے اور وہاں کا راجہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکو اُپدیس کیا اور اُسکے لیے بائیس ۲۲ پشت راج کرنے کے لیے بر آن دیگر رخصت ہوے ۔ بعد اسکے
//	//	ست گورو مہاراج بمقام (تلونڈی) اپنے وطن مین تشریف لیگئے اور وہان سے مردانہ کے لڑکے کو کہ جسکا نام (سجادہ) تھا اپنے ساتھ لیکر باہر نکل کھڑے ہوے ۔ بعد اسکے

مضمون	نمبر ساکھی	نمبر صفحہ
ست گورو مہاراج (لاہور) شہر مین تشریف لیگئے اور وہان پر (گوروں) کو فتح کرتے دیکھکر آپ نے فرمایا کہ (لاہور شہر ظاہر قہر سوا پہر) اور خاص شہر مین نہین ٹھہرے بلکہ بمقام (شہدرا) جاکر قیام فرمایا اور صبح اُٹھکر روانہ ہوگئے - بعد اسکے ست گورو مہاراج (سیالکوٹ) مین تشریف لیگئے اُسجگہ پر ایک ملا مسلمان ست گورو مہاراج کے شبد سُنکر ایمان لایا اور اپنا کل مال و اسباب لوٹا دیا اور پھر ست گورو مہاراج کے ساتھ ہی رہا - بعد اسکے ست گورو مہاراج (تلمبہ) شہر مین تشریف لیگئے اور وہان پر ایک فقیر لشنوی مت کا کہ جسکا نام بھی (سجن) تھا اور ہمیشہ ٹھگائی کیاکرتا تھا اتفاق سے (سجادہ) مردانہ کا لڑکا بھی اُسکے دام مین گرفتار ہوگیا ستگورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی فوراً ہی اُسکے مکان پر پہونچکر (سجادہ) کو اُس سے چھوڑایا اُس وقت (سجن لشنوی) نے اپنے قصور کی معافی مانگی اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُسکو سکھ کیا اور اُس کو ہدایت کی کہ اب ایسی حرکت نہ کرنا - بعد اسکے - ست گورو مہاراج (سجادہ کو) لیکر خورمہ شہر مین تشریف لیگئے اور اُسکے باپ مردانہ کو سجادہ کو دکھایا اور سجادہ کو ہدایت کی کہ اب تو یہان آباد ہو اور اُسکو یہ بھی بردان دیا کہ جسوقت تو مجھکو یاد کریگا مین تیرے پاس موجود ہونگا - بعد اسکے ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر سجادہ اپنے وطن تلونڈی آیا اور اپنا مال و اسباب وغیرہ متعلقان کو لیکر شہر خورمہ مین جاکر آباد ہوا -	۱۱۳	۴۷۹ لغایت ۴۸۵
ست گورو مہاراج (قندھار) شہر مین (یار علی) کے پاس تشریف لیگئے اور وہان پر ایک مغل فقیر رہتا تھا اُسنے ست گورو مہاراج سے کچھ باتین کہین اور ست گورو مہاراج سے اپنی باتون کے جواب سُنکر ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور اُسکے یہان ایک شخص مشرف نامی پٹھان ساکن بدوشہر کا آیا ہوا تھا اُسنے اُس مغل کی زبانی ست گورو مہاراج کی تعریف سُنکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا -	۱۱۴	۴۸۵ لغایت ۵۰۴
ست گورو مہاراج ایک مقام پر تشریف لیگئے کہ جہان پر ایک شخص مسمی (دینا ناتھ) ایک کھتری کا لڑکا تھا چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکو پورب جنم کے اُسکے حالات بتائے - بعد اسکے ست گورو مہاراج (دولی قندھاری) کے مکان پر تشریف لیگئے اور اشرف نامی پٹھان سے باتین کرنا اور اُسکا ہر ایک امر کی بابت فقراوی معاملہ مین دریافت کرنا یعنے اسطرح پر کہ گودڑی کیا کہتی ہے اور سیلی کیا کہتی ہے اور ٹوپی کیا کہتی ہے - ست گورو مہاراج کا اُسکے ہر ایک بات کا جواب باصواب دینا اور اُسکا معقول ہوکر ست گورو مہاراج کے قدمون کے اوپر سر رکھنا - ستگورو مہاراج بھائی بالے کا - دینا ناتھ و دولی قندھاری و اشرف کی بابت دریافت کرنا کہ یہ کیسے ہین - چنانچہ ستگورو مہاراج نے ہر ایک کے اوصاف بیان فرمائے -	۱۱۵	۵۰۴ لغایت ۵۱۱

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۰۹ لغایت ۵۱۱	۱۱۵	ست گورو مہاراج کابل کی سرزمین مین تشریف لیگئے اور وہان پر مسمی (مانجند ولد کھان چند) قوم کھتری کو گیان بتایا اور اپنے ہاتھ کا ڈنڈا اُسکے سر پر رکھ دیا کہ جس سے روشن ضمیری حاصل ہوگئی۔ ست گورو مہاراج کے ہمراہ مسمی مولا کھتری جو عرصہ سے تھا اُسکی خواہش کے مطابق دم کے دم مین اُسکے مکان مقام (سیالکوٹ) پہونچا دیا اور اُسکو بہت سی دولت عطا فرمائی کہ جسکی مدد سے انہون نے اپنے مکان پر پہونچکر اپنی شادی کی ستگورو مہاراج ایک مقام پر (گوردای جوگی) کے مکان پر تشریف لیگئے اور اُسکا طریق دیکھکر بہت خوش ہوئے ست گورو مہاراج (بھائی لالو ترکھان) کے مکان پر تشریف لیگئے اور سات روز مقیم رہکر رخصت ہوئے۔ ست گورو مہاراج (لکھو کی رندھاوا) مولا چوڑا کے یہان یعنے اپنی خسرال بعد اٹھارہ برس کے تشریف لیگئے اور دو مہینے تک وہین مقیم رہے بعد اسکے ست گورو مہاراج سری چند جی صاحب نیز اُنکے والدہ کو اپنے ساتھ مقام کرتارپور لائے اور بھائی بالے کو مقام (تلونڈی) بھیجکر اپنے والدین کو بلانا اور وہ لوگ فوراً ہی آگئے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج سے مسمی کالورام جی اُنکے والد نے گیان کی بابت کچھ ذکر کیا اُسکو ستگورو مہاراج نے شبدون کے ذریعہ سے اُنکا اطمینان کیا آخر مین کالورام جی کا یہ کہنا کہ مین نے کوئی نام نہین جپا اب تبلاؤ کہ میرا کیا حال ہوگا اور ست گورو مہاراج کا جواب دینا کہ بتا جی جو میرا حال ہوگا وہ تمھارا حال ہوگا پس یہ سنتے ہی اُنکو گیان ہوگیا۔
〃	〃	ست گورو مہاراج نے اوداسی لباس اُتار کر گرہستی پوشاک دھارن کی اور سب سکھ سیوکون کو درشن دیتے رہے اور ہر جگہ جاپ مین آٹھون پہر مصروف رہتے تھے۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج کے پاس سب ہندو لوگ آتے اور کچھ دیر تک اُنسے اور ستگورو مہاراج سے ست سنگ ہوتا ایک دن آندھی کے ذریعہ سے بہت جانورون کا مر جانا اور ست گورو مہاراج کا اُنکو زندہ کر دینا اور اُسکے عوض مین بہت سخت عبادت کرنا۔
〃	〃	ست گورو مہاراج نے پھر اوداسی پوشاک دھارن کی اور کل تیرتھون مین تشریف لیگئے۔ ست گورو مہاراج (کورو چھیتر) مین تشریف لیگئے اور اُس مقام پر ایک ایسا معجزہ دکھلایا کہ وہان کے لوگ نیز تمام میلہ والے کہ جسمین ہر فرقہ کے آدمی موجود تھے معتقد ہوگئے۔ ست گورو مہاراج (گنگا) جی پر تشریف لیگئے کہ جو عین دن کاتک کی پورنماسی کا تھا وہان کے لوگون کا ست گورو مہاراج کے پاس حاضر ہوکر سکھ ہونا اور کچھ کچھ بحث کرکے معقول ہونا اور سری گنگا جی کا مجسم ہوکر آنا اور ست گورو مہاراج کا بھنڈارہ دینا۔
〃	〃	ست گورو مہاراج گوکل و بندرابن و متھرا مین تشریف لیگئے اور گوبردھن پہاڑ کی بابت بھائی بالے نے ست گورو مہاراج سے پوچھا اور ستگورو مہاراج نے اسکی اصلیت بیان فرمائی اور وہان کے برہمنون کا کہنا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۴۸۵ لغایت ۵۱۱	۱۱۵	کہ ہمارا جھگڑا کیونکر ہوئیگا - بجواب اُسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ نام جپو اور نام کا اُنکو اُپدیش کرکے رخصت ہونا ستگورو مہاراج (بنارس یعنی کاشی پوری) مین تشریف لیگئے اور وہان کے پنڈتون نے اس امر کی بابت دریافت کیا کہ یہان کا مہاتم یہ ہی کہ جو مرے وہ بیکنٹھ کو جاے اسکی کیا وجہ ہی - بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ خاص وجہ یہ ہی کہ شیو جی کی یہ پوری ہی جو مرتا ہی اُسکو وہ اپنا منتر سُنادیتے ہین اور نیز دیگر وجوہات بھی بتائے جسکو سُنکر پنڈتون کو اطمینان ہوا - بعد اسکے ستگورو مہاراج نے سب کو ستنام کا جاپ جپایا - ستگورو مہاراج (گیا جی) مین تشریف لیگئے اور بھائی بالے نے اسکی وجہ دریافت کی - ستگورو مہاراج نے دربارہ (گیا جی) وجہ تسمیہ لیئے مفصل حال بھائی بالے کو سنایا - بعد اسکے ستگورو مہاراج (جگناتھ جی) کو تشریف لیگئے اور بوقت جانے کے ستگورو مہاراج کو پنڈون نے مندر کے اندر جانے نہ دیا کہ اُسکے عوض مین جگناتھ جی کا خود بھوگ نہ لگا اور پنڈون کو خواب ہوا کہ تم لوگون نے گورونانک کو اندر مندر کے آنے نہین دیا ہی اسلیئے بھوگ نہین لگتا اور تاوقتیکہ وہ بھوجن نہ کرینگے بھوگ ہرگز نہ لگیگا - یہ سُنکر پنڈا لوگ دوڑکر ستگورو مہاراج کو بڑے عجز و انکسار سے اندر مندر کے لیگئے اور ستگورو مہاراج نے وہان پر ایک باؤلی بنوائی اور پھر وہان سے رخصت ہوگئے - ستگورو مہاراج (پراگ راج تیرتھ) مین تشریف لائے اور وہان کے لوگون کو بھی ستنام کے جپنے کا اپدیش فرمایا ستگورو مہاراج اسیطرح اور تیرتھون مین بھی تشریف لیگئے - دوارکا جی و نیز گوداوری وغیرہ وغیرہ مین جاکر بھگونت کے اُپاسکون کو درشن دیا اور خود کیا - ستگورو مہاراج بعد درشن میلہ تیرتھون کے پنجاب مین تشریف لائے اور وہان پر سدھون کا ملنا اور آپسمین ستسنگ ہونا اور سدھون کا ستگورو مہاراج کے آگے گرکر متھا ٹیکنا اور رخصت ہوجانا -
؍؍	؍؍	ستگورو مہاراج (شیخ فرید) کے پٹن سے دو کوس کے فاصلہ پر (شیخ برھمہ) کہ جو شیخ فرید کا مرید تھا تشریف لیگئے اور شیخ برھمہ کا مرید شیخ کمال تھا اسنے ستگورو مہاراج کے شبد سُنکر اپنے مرشد شیخ برھمہ سے جاکر کہا کہ گورونانک جی صاحب نہایت صاحب کمال درویش ہین اسی طرح سے اور بہت کچھ صفت بیان کی یہ سُنکر شیخ برھمہ نے اپنے مرید سے کہا کہ میرا ایک سوال ہی اسکا جواب گورونانک سے جاکر دریافت کر تو البتہ اُنکے صاحب کمالی کا امتحان ہوجاوے وہ سوال لیکر شیخ کمال ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے مرشد کا جاکر سوال سُنایا چنانچہ ستگورو مہاراج نے ایسا جواب دیا کہ جسکو سُنکر شیخ برھمہ ستگورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ستگورو مہاراج کے قدمبوس ہوکر عرض کیا کہ اے گورونانک جی صاحب کوئی شی جو خدا کے نام کی ہو مجھکو عنایت کیجیے اُسوقت ستگورو مہاراج نے (آسا کی وار) کا شبد پڑھ سنایا کہ جسکو سُنکر شیخ مذکور نے ستگورو مہاراج کے قدم چومے اور بعد اسکے دونون صاحب رخصت ہوگئے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۱۲ لغایت ۵۱۴	۱۱۶	ست گورو مہاراج کا ایک سکھ مسمی (داو باری خان) تھا کہ جسنے جاکر شاہ عبد الرحمان ساکن روم سے ست گورو مہاراج کی تعریف بیان کی کہ جسکو سنکر عبد الرحمان مذکور نے غصہ کیا اور کہا کہ کیا ہندو کی تعریف کرتے ہو انکو ہم اٹھا دینگے اُس سکھ پٹھان کو شاہ عبد الرحمان کا یہ کہنا بہت ہی ناگوار گذرا اسوجہ سے شاہ عبد الرحمان کو اُس سکھ پٹھان نے سخت جواب دیا۔ ست گورو مہاراج کی خدمت مین وہ سکھ پٹھان ایک دن آیا اور ایک عمدہ یافتہ کا تھان لطریق نذرانہ کے لایا۔ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اُسکے دل کی بات کو سمجھکر شاہ عبد الرحمان کا کچھ ذکر چھیڑا اُس ذکر پر وہ سکھ پٹھان ست گورو مہاراج سے وہ ذکر بھی زبان پر لایا۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج شاہ عبد الرحمان کے مکان پر خود تشریف لیگئے اور عبد الرحمان مذکور سے بحث چھیڑی چنانچہ عبد الرحمان مذکور اُس بحث کی تمہید ہی سے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا اور اپنے قصور کی معافی کا خواستگار ہوا چنانچہ ست گورو مہاراج نے شاہ عبد الرحمان مذکور کو راہ راست بتائی اور تعصب کی بات اُسکے دل سے مٹائی۔
۵۱۴ لغایت ۵۲۵	۱۱۷	ست گورو مہاراج (شاہد جلال) نامی ایک فقیر تھا اُسکے یہان تشریف لیگئے اُسکا ایک مرید (رشیدی) تھا اور وہ اتفاق سے پانی بھرنے آیا تھا اُسلئے جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے (لکھہ اکاس اور لکھہ پاتالان پاتال) کی بانی سنی فوراً ہی اپنے مرشد سے جاکر کہا کہ مجھکو بہت شک آگیا ہو کہ ایک فقیر اسطرح کی بانی پڑھتا ہو اُسکے مرشد نے کہا کہ اُس فقیر کو اندر بلالا چنانچہ (رشیدی) مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے مرشد کی جانب سے پیغام اندر آنے کا کہہ سنایا چنانچہ ست گورو مہاراج اندر تشریف لیگئے۔ (رشیدی) نے اپنا شک صاف کرنا چاہا اسلیے اپنے مرشد سے اُسنے کہا کہ حضور یا تو قرآن شریف جھوٹا ہو یا محمد صاحب نے دروغ فرمایا ہو یا اس فقیر کی غلطی ہو کیونکہ وہ تو چودہ طبق زمین اور چودہ طبق آسمان بیان کرتے ہین اور یہ فقیر صاحب لاکھون آسمان اور لاکھون تختہ زمین کہہ سناتے ہین اس میرے شک کو دور کر دیجیے۔ دوسری بات یہ ہو کہ یہ فقیر صاحب (گورو مکھہ) کسکو کہتے ہین یہ سنکر اُسکے مرشد شاہد جلال نے کہا کہ ہم ان فقیر صاحب سے اسکو کیا دریافت کرین ہم مکہ جاتے ہین اور اسکی صحت کر آتے ہین یہ کہکر ست گورو مہاراج سے (شاہد جلال نے کہا کہ مکہ جاتا ہون آپ تا واپسی میری میرے مکان پر قیام فرمائیے یہ کہکر شاہد جلال مذکور مکہ کو روانہ ہوا لیکن ست گورو مہاراج کی قدرت نے اثناء راہ مین وہ معجزہ دکھائے کہ جسکو دیکھکر شاہد جلال مذکور فوراً ہی راستہ سے پلٹ آئے اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور دست بستہ عرض کیا تمہری گت مت تمہین جانو۔
″	″	ست گورو مہاراج شکارپور کی بازار مین تشریف لیگئے اور وہان پر ایک شخص مسمی (نور شیر) جو دامے کو کہ وہ
″	″	ست گورو مہاراج کیواسطے دودھ نذر لایا اور ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ فقیر لوگ بادشاہی والے سکتے ہین

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۱۴ لغایت ۵۳۵	۱۱۷	سیلیے مجھکو بیان کا اب راج عطا فرمائیے چنانچہ ستگورو مہاراج نے اُسکو اپنا سکھ کیا اور وہاں کا راج اُسکو عطا فرمایا ست گورو مہاراج کی خدمت مین مسمی (دااود) نامی جولاہا ایک قالین نذر لیکر حاضر ہوا اور اولاد ہونے کی خواہش کی چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُسکو اولاد بکثرت بخشی - بعد اسکے ست گورو مہاراج (صدق کی کٹیا) پر تشریف لیگئے کہ جہاں (پیر سرور) نامی ایک شخص تپ یعنی عبادت و ریاضت کرتا تھا ست گورو مہاراج کی خدمت مین مسمی ستر ور حاضر آیا اور عرض کیا کہ (ملتان) کے پیر کی جیسی عزت و آبرو ہے ویسی ہی میری بھی ہو جاوے - ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ جس مقام پر ہم بیٹھے ہین روزمرہ یہاں جھاڑو دیا کرنا اور چراغ جلانا تمہاری مراد یعنی خواہش پوری ہو جاویگی چنانچہ مسمی سرور کی بھی خواہش پوری ہوگئی اور ملکہ ست گورو مہاراج نے (ٹھکام) کی پیدوی یعنے مرتبہ عطا فرمایا -
؍؍	؍؍	ست گورو مہاراج کرتار پور تشریف لائے تھے کہ اثنائے راہ مین ایک شخص قوم کا کھتری کہ (جو برھمہ خان لودی) کا مصاحب تھا ست گورو مہاراج کی تعریف سنکر جل رہا تھا اُسکی شامت نے جو دھکا دیا کہ اُسکے دل مین یہ بات آئی کہ یون تو گورو نانک صاحب کی گرفتاری مین باعث اتہام ہی کل فقیرون کو گرفتار کراؤ تو وہ بھی گرفتار ہو آئینگے اسلیے اُسنے اپنے آقا کی جانب سے کل فقیرون کو گرفتار کرانا شروع کر دیا - ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اور فقیرون کے چھوڑانے کیواسطے آپ بھی گرفتار ہوے لیکن اُس گرفتاری مین ستگورو مہاراج کے ایسے معجزہ ظاہر ہوے کہ جنکو دیکھکر (برھمہ خان لودی) مذکور اپنے اُس مصاحب پر بہت ناخوش ہوا اور ست گورو مہاراج سے اُسنے اپنی معافی چاہی اور ست گورو مہاراج کو اُسنے فوراً ہی رخصت کر دیا لیکن ست گورو مہاراج اُس مقام سے نہ ہلے اور اُس مقام پر بھائی بالے نے بھی مخاطب ہوکر پیشین گوئی فرمائی کہ سات مہینہ اور ستره دن کے بعد دیکھنا کہ بیان کیا ہوگا چنانچہ اُسی تاریخ معہودہ پر (پانی پت کرنال) کے مقام پر (اُسی برھمہ خان لودی) اور (بابر شاہ) کا مقابلہ ہوا چنانچہ برھمہ خان لودی جان سے مارا گیا اور بابر بادشاہ نے فتح پائی - بعد اسکے -
؍؍	؍؍	بابر بادشاہ نے بھی بہت سے آدمیون کو گرفتار کرایا چنانچہ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی منجملہ اورون کے آپ نے بھی اپنی گرفتاری واسطے رہائی دوسرون کے اپنے ذریعہ سے قبول فرمائی جبوقت ستگورو مہاراج کی گرفتاری بابر بادشاہ کو معلوم ہوئی فوراً ہی ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے قصور کی معافی مانگی اور اُسنے ست گورو مہاراج کو رخصت کیا اور ستگورو مہاراج کے فرمانے سے سبکو رہائی دی ست گورو مہاراج کی خدمت مین (ملا ترعالم) کا بحث کے ارادہ سے حاضر ہوا اور اپنے سوال کا جواب باصواب پاکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرا - بعد اسکے اُسی وقت
؍؍	؍؍	ست گورو مہاراج کی خدمت مین اوباری خان پٹھان کا حاضر ہونا اور ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر واپس جانا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۱۴ لغایت ۵۳۵	۱۱۷	ست گورو مہاراج کا (کھڈورے رندھاوی) مین تشریف لانا یعنے اپنی خسرال کے مقام پر اور وہان پر مسمی (اجیتا) کو روشن ضمیری کا مرتبہ عطا فرمانا - ست گورو مہاراج نے (لوڑھی) کو بردان دیا کہ جو تجھکو دیکھیگا یا یاد کریگا اُسکا اُدّھار ہوجاویگا - بعدا سکے ست گورو مہاراج (کرتارپور) مین تشریف لائے اور سخت عبادت یعنی تپشیا شروع کی - ست گورو مہاراج سری گنگاجی پر تشریف لائے اور وہان کے لوگون کو پانی دینے اور چوکا لگانے کی ہدایت فرمائی ست گورو مہاراج پھر بمقام (کرتارپور) تشریف لائے اور اُسوقت مین نرنکار سے خواہش کی کہ میرے انگ سے کوئی شخص میرا جانشین انگد نامی پیدا ہو - چنانچہ نرنکار نے (بلوچن) رکھی کو واسطے جانشینی ست گورو مہاراج کے سنسار آنے کے واسطے اجازت دیا کہ ملک پنجاب مین جاکر جنم لو اور بعد گورو نانک نرنکاری کے سنسار مین (نانک پنتھ) پرگٹ ہو - حسب الحکم نرنکار کے (بلوچن رکھی) کا پنجاب کی سرزمین مین بمقام (متی کی سرائے مین) تہمن کھتری) کے گھر مین بسمی (مسرد نامی) کھتری کے گھر مین جنم لینا اور والدین کی استدعا کے موافق اس کا نام (لہنا) نکلا بعد اسکے چودہ برس کی عمر مین آپ کی شادی ہونا اور اٹھارہ برس کی عمر مین آپ کے گھر مین اولاد پیدا ہونا کہ جسکا نام (داسو) آپ نے رکھا اور بعد چند روز کے متی کی سرائے سے اپنی خسرال مین چلے آنا اور ایک سکھ ست گورو مہاراج کا اُس مقام پر رہتا تھا اور وہ ست گورو مہاراج کے شبد گایا کرتا تھا اُنکو سنکر آپ کا مشتاق ہونا اور اُسی سکھ کے ذریعہ سے آپ کا بھی شبد ست گورو مہاراج کے یاد کرنا اور اپنے دل مین عہد کرنا کہ مین بھی ست گورو مہاراج کا سکھ ہونگا — لہنا جی صاحب کہ جنکا نام ست گورو مہاراج کی زبان سے انگد جی ہوگا اپنی بستی کے آدمیون کے ساتھ جوالا مکھی دیبی کے درشنون کو چلنا اور اثنائے راہ مین بمقام کرتارپور ست گورو مہاراج کے درشنون سے فیضیاب ہونا اور دیبی جی کے جاترا ملتوی رکھنا اور اُسی روز اپنے گھر واپس آنا اور دوسرے دن حسب وعدہ اپنے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہونا اور ست گورو مہاراج کے سکھ ہوکر انگد جی نام پانا اور دین و دنیا کی دولت ست گورو مہاراج کے قدمون کی بدولت حاصل کرنا - گورو انگد جی صاحب کا ست گورو مہاراج کے دربار مین حاضر ہوکر خدمت کرنا ایک دن ایک خدمتگاری کی حیثیت مین ایک دیبی جی کا آنا اور گورو انگد جی صاحب کا اُسکو معمولی عورت تصور کرکے دریافت کرنا اور اُسکا بیان کرنا کہ ست گورو مہاراج کی بدولت یہ رتبہ مجھکو ملا ہے اور گورو انگد جی صاحب کا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکنا - ایک دن ست گورو مہاراج کا قدم مبارک ہلتا ہوا دیکھکر گورو انگد جی صاحب کا دریافت کرنا اور ست گورو مہاراج کا

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۱۴ لغایت ۵۲۵	۱۱۷	فرمانا کہ گوپت سنگت درشن کرتی ہے یہ سنکر گورو انگدجی صاحب کا ستگورو مہاراج کے قدموں پر گرکر متھا ٹیکنا - ایک دن ست گورو مہاراج کا چہرہ خشک دیکھکر وجہ دریافت کرنا اور ست گورو مہاراج کا فرمانا کہ اسوقت ایک چرواہا ایک میدان میں اپنے جانور چراتے وقت سوہلا اور آرتی کا پاٹ کرتا تھا اور جہان اس شبد کا پاٹ ہوتا ہے مجھکو ضروری وہان جانا پڑتا ہے اسوجہ سے چہرہ پر خاک آگئی ہے اُسوقت اُس چرواہے کو بلوا کر و نیز ست سنگت کو گورو انگد جی صاحب نے ہدایت فرمائی کہ بھائیو سوہلا اور آرتی کا پاٹ ایسی جگہ اور ایسے وقت کیا کرو تاکہ ستگورو مہاراج کو تکلیف نہ ہو -
〃	〃	گورو انگدجی صاحب کا تین برس تک ست گورو مہاراج کی خدمت میں رہکر اپنے مقام پر جانا اور حسب الارشاد ست گورو مہاراج کے اپنے متعلقان کو بھی ست گورو مہاراج کی سرناگت میں حاضر لانا -
		ست گورو مہاراج کا گورو انگد جی کے چرنوں میں سب سنگت کو متھا ٹکوا کر اپنا جانشین ظاہر کرنا -
		ست گورو مہاراج کا (راوی ندی) کے کنارے پر گورو انگدجی صاحب سے گیان کی باتین کرنا -
		ست گورو مہاراج ایک دن مع گورو انگدجی صاحب کے (راوی ندی) پر تشریف لیگئے سردی کا موسم تھا اور کچھ پانی بھی برس رہا تھا اور گورو انگدجی صاحب بھیگ گئے تھے اور ہوا بھی سرد چل رہی تھی اسلیے گورو انگدجی صاحب مارے سردی کے بیہوش ہوگئے - جب ستگورو مہاراج بعد بھجن کے ندی سے باہر نکلے تو گورو انگدجی صاحب کا یہ حال دیکھا اُسی وقت اپنے قدم مبارک ہلاکر بیہوشی سے ہوش میں لائے اور فرمایا کہ کیا حال ہے اُسوقت گورو انگدجی صاحب نے قدموں پر گرکر متھا ٹیکا - بعد اسکے
〃	〃	ست گورو مہاراج نے ایک عبادت بہت ہی سخت شروع کی کہ بجز ایک چادرہ بچھانے کے اور ایک ہی چادرہ اوڑھنے کے اور کوئی شئے اپنے پاس نہ رکھتے تھے اُسوقت ستگورو مہاراج کو تنہائی پسند ہوئی -
		ست گورو مہاراج سے گورو گورکھ ناتھ کا ملنا اور ست گورو مہاراج ستگورو انگدجی کی گورو گورکھ ناتھ سے ملاقات کرانا اور گورکھ ناتھ کا اشیرباد دینا -
〃	〃	ست گورو مہاراج کا دنیاداروں سے پرہیز کرنا - اور اشچرج لیلا لوگوں کو دکھانا کہ جسکے سبب گورو انگدجی مہاراج نے ایک اتہاس سب لوگوں کو سنانا کہ مہاپورکھ لوگ اکثر دنیاداروں سے پرہیز کے وقت بہت سی لیلا دکھاتے ہیں کہ اُن لیلاؤن کو دیکھکر دنیادار لوگ خوف میں آجاتے ہیں دیکھو (بشسٹ منی جی) نے بھی ایک ایسی ہی لیلا لچھمن جی کو دکھلائی تھی کہ جسکو دیکھکر لچھمن جی بھی خوف میں آگئے تھے لیکن رامچندر جی نے پھر لچھمن جی کو سنبھالا تب وہ قائم رہے -
〃	〃	ست گورو مہاراج نے ایک وقت میں اپنے سکھوں کا امتحان لیا لیکن اُس امتحان میں کل سکھ نکل بھاگے صرف بھائی بالے جی صاحب اور گورو انگدجی صاحب ہی قائم رہے اُسوقت ستگورو مہاراج نے

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۱۴ لغایت ۵۳۵	۱۱۷	گورو انگد جی کو بردان دیا کہ اے انگد جی مین نے سارا سنسار تیرے پیچھے بخش لیا ہی جو شخص تیرا نام جپیگا اُسکو مین نہال کرونگا۔
۵۳۵ لغایت ۵۴۴	۱۱۸	ست گورو مہاراج کا سچ کھنڈ جاکر واپس آنا اور گورو انگد جی صاحب کو نرنکار کی اجازت سے (جپ جی صاحب) کا پاٹ کرانا اور گورو انگد جی صاحب سے جپ جی صاحب کا پاٹ سوا پہر رات رہے سُنکر بردان دینا۔ ست گورو مہاراج کی اجازت سے گورو انگد جی صاحب کا سن سمادھی کے لوگون کے درشنون کو جانا اور سمندر پار پہونچکر اور بہت سفر طی کرنے کے بعد اُن لوگون کے درشن پانا اور وہان سے دم کے دم مین پھر واپس آنا ست گورو مہاراج کا (تلونڈی) مین تشریف لیجانا اور بعد چندرہ دن کے پھر واپس آنا۔ ست گورو مہاراج کا (لکھو کی رندھاوی) کو جانے کا ارادہ کرنا اور مہاراج سری چند جی کی والدہ کا عرض کرنا کہ اب تو بہت سیر ہو چکی ہی کچھ دن ہمکو بھی درشن ہونے دیجیے۔ ست گورو مہاراج سے بھائی بالے کا رخصت ہوکر اپنے مکان آنا اور وقت رخصت کے بھائی بالے کا دریافت کرنا کہ بعد گورو کون صاحب ہونگے۔ ست گورو مہاراج کا بعد اپنے گورو انگد جی صاحب کا ہونا بیان فرمایا۔ بھائی بالے کا گورو انگد جی صاحب سے ست گورو مہاراج کے درشن ہونے کی وجہ دریافت کرنا اور گورو انگد جی صاحب کا اپنی کُل داستان کہہ سنانا۔
۵۴۴ لغایت ۵۴۴	۱	**ست گورو مہاراج کا معجزہ زبانی گورو انگد جی صاحب کے** گورو انگد جی صاحب فرماتے ہین کہ ایک رات کو ست گورو مہاراج نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ دن ہی یا رات مین نے عرض کیا کہ حضور رات ہی یہ سُنکر پھر آپ نے حکم دیا کہ پھر دیکھو اُسوقت مین نے سوچ کر عرض کیا کہ حضور دن ہی تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر دن ہی تو تم میری گٹھری دھولاؤ چنانچہ مین حسب الارشاد ست گورو مہاراج کے گٹھری لیکر جب بستی کے باہر گیا تو برابر دن تھا یہانتک کہ سورج بھی موجود تھا۔ غرضکہ ست گورو مہاراج کی گٹھری دھو کر مین حاضر ہوا اور جسوقت مکان مین پہونچا تو پھر وہی شب یعنی رات پائی اور سراسر اندھیاری نظر آئی۔ اُسوقت پھر مجھسے ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ دن ہی کہ رات مین نے عرض کیا کہ آپ کے ہاتھ دن اور رات دونون ہین جو چاہین آپ کرین۔
۵۴۴ لغایت ۵۵۲	۱۲۰	ست گورو مہاراج کا دوسرا معجزہ گورو انگد جی صاحب یون فرماتے ہین کہ ایک وقت مین ماہ کاتک سودی پورنماسی کو ست گورو مہاراج کے دربار مین بمقام کرتار پور بہت بھاری میلہ تھا اور اتفاق سے تین شبانہ روز بارش برابر رہی کہ کُل میلہ بھوکھا رہگیا جبکہ تیسرے دن بادل پھٹا اُسوقت سب سنگتون نے ست گورو مہاراج سے جاکر عرض کیا کہ ہم لوگ تین دن کے بھوکھے ہین اور اب اسقدر جلدی بھنڈارہ تیار ہونا ممکن نہین ہی کیونکہ میلہ کا ہجوم بہت زیادہ ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے مجھکو حکم دیا کہ باہر مکان کے جو درخت کنگر یعنے ببول کے لگے ہین اُنکو ہلاکر

نمبر صفحہ	نمبر ساکھی	مضمون
۵۴۴ لغایت ۵۵۲	۱۲۰	کُل سنگتون کو ہر قسم کا بھوجن کھلاؤ ارشاد کے ہوتے ہی مین فوراً آگیا اور اُن ببول کے درختون کو ہلایا تو اُنھین ببول یعنے کیکٹ کے درختون سے ہر قسم کی مٹھائی و پکوان گر پڑا کہ جو سب سنگت نے آسودہ ہوکر کھایا- اور ست گورو مہاراج کے آگے حاضر ہوکر مٹھائیکا اُسوقت میلہ کا ہجوم پانچہزار سے زیادہ آدمیون کا تھا- بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے گورو مہاراج اب ست گورو مہاراج کے سچ کھنڈ جانے کی کتھا سُنائیے یہ سُنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ مین اُسوقت موجود نہ تھا بلکہ اُسوقت بھائی بوڑھے ست گورو مہاراج کی خدمت مین تھے بعد اسکے بھائی بالے نے بھائی بوڑھے سے دریافت کیا (تو بھائی بوڑھے فرماتے ہین) کہ ایک دن ستگورو مہاراج کے پتا کالو رام جی نے آکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ آج رات (سب پترون نے خواب مین کہا ہی) کہ تم بیکنٹھ دھام کو چلو- یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جہان آپکی اچھا ہو وہان رہیے آخر مین فرمایا کہ اچھا آپ بیکنٹھ دھام کو چلیے ہم بھی آتے ہین — بعد اسکے ست گورو مہاراج کے پتا کالو رام جی بیکنٹھ دھام کو تشریف لیگئے اور انکے تیرہون دن ست گورو مہاراج کی والدہ بھی تشریف لیگئین اور اُن لوگون کے کریا کرم ستگورو مہاراج نے شاستر ریت اور دیس ریت اور کُل ریت سے بہت اچھی طرح سے کیا- پھر ست گورو مہاراج کرتارپور مین رہتے تھے اور ہر خاص و عام کو ست نام کا اُپدیس کرتے تھے اور گورو انگد جی صاحب کو مقام کھنڈور کو رخصت کر دیا تھا— بعد اسکے
رر	رر	ست گورو مہاراج نے ارادہ کیا کہ کنوار بدی ستمی کو نرنکار کے حضور مین حاضر ہون لیکن جناب مہاراج سری چند جی کی والدہ نے آکر عرض کیا کہ کلھ آپکے پتا کا سرادھ ہی یہ سُنکر آپ نے وہ دن نرنکار کی حضوری کا ملتوی رکھا اور فرمایا کہ اچھا اب ہم دسمی کو جاوینگے - بعد اسکے کنوار بدی دسمی کو ڈیڑھ پہر رات باقی رہے ست گورو مہاراج سچ کھنڈ جانے کو تیار ہوے صاحبزادون کو خبر ہوئی اُنکے آنے مین کچھ توقف ہوا اتنے مین ستگورو مہاراج نے آنکھین بند کرلین اُسوقت دونون صاحبزادہ یعنے سری چند جی صاحب اور لکھمی چند جی صاحب آپہونچے اور ست گورو مہاراج کی یہ حالت دیکھکر نرنکار کی دوہائی ستگورو مہاراج کو دلوائی کہ دو گھڑی کے واسطے ہمکو بھی بات کرنے کے لیے موقع دیجیے نرنکار کی دوہائی سُنتے ہی ست گورو مہاراج نے آنکھین کھول دین اور فرمایا کہ تم نے اسوقت صرف دو ہی گھڑی کے لیے موقع مانگا اسوقت اس دوہائی کے لفظ سے جسقدر موقع چاہتے ملجاتا چنانچہ میعاد مہلت مین دونون صاحبزادون نے عرض و معروض اپنا حال کیا اُنکی عرض معروض سُنکر ست گورو مہاراج نے اشیرباد دیا اور رخصت کیا-
رر	رر	بھائی بوڑھے کہتے ہین کہ مین نے اُسوقت مین ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ آپ سبکو ست نام کا اُپدیس فرماتے رہتے ہین اب آیندہ کو کیا ارشاد ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب گورو انگد جی صاحب سبکو اُسی نام کا اُپدیس کرینگے-

مضمون	نمبر ساکھی	نمبر صفحہ
اپنا تخشش گرنتا رلپر سن (ساد ھنا رن) تھا ست گورو مہاراج نے اسی کو مکان لیپنے و کپڑے دھونے کو حکم دیا۔ بعد اسکے سنگورو مہاراج گرداہ گورو) کے ارتھ مین نے دریافت کیے اور سنگورو مہاراج نے حرف بحرف مجھسے بیان فرمایا بعد اسکے سمت ۱۵۹۶ بکرماجیتی ماہ کنوار بدی دسمی امرت بیلا کے وقت قنات گھروا کر بھر رات رہے پرلیشر کے کیرتن مین آنند دھن کے ساتھ سرب کلا کے گھر مین ست گورو مہاراج گورو نانک جی صاحب پار برھمہ سرب آنند روپ پر لیشر کے پیرئون کے ساتھ ملائے سری ٹھاکر جی کی جوت مین جو ستا روپ ہوکر لین ہوگئے جسطرح جل مین جل ملکر ایک روپ ہو جاتا ہے۔	۱۲۰	۵۴۴ لغایت ۵۵۲
بعد اسکے ست گورو مہاراج کے سکھ پٹھانون نے جب سنا کہ سنگورو مہاراج انتردھان ہوگئے اسوقت وہ لوگ آ پہنچے کہنے لگے کہ ہم لوگ ست گورو مہاراج اپنے مرشد کے درشن کرینگے سنگورو مہاراج کے جو ہندو سکھ تھے انھون نے کہا کہ اب تمھارے درشنون کا وقت نہین رہا آخر وہ لوگ یہ کہنے لگے کہ ہم لوگ اپنے مذہب کی رو سے ست گورو مہاراج کو جو ہمارے مرشد تھے تجہیز و تکفین ادا کرینگے اور ہندو لوگ سنگورو مہاراج کی کریا کرم کرنے کو آمادہ تھے آخر کار جبکہ دونون فرقہ مین تکرار زیادہ ہوئی اور نوبت فوجداری کی پہونچی اسوقت ایک بزرگ آدمی نے کہا کہ قنات کے اندر تو دیکھو جو نکلے اسی پر قناعت کرو۔ دیکھا تو وہان کچھ بھی نتھا صرف دو چادرین موجود تھین چنانچہ دونون فرقون نے اُن چدرون کو لیکر اپنے اپنے مذہب کے موافق مذہبی فرض ادا کیا۔ جسوقت بھائی بوڑھے نے بھائی بالے اور گورو انگد جی صاحب کو ست گورو مہاراج کے سچ کھنڈ جانے کی کتھا سنائی اسوقت سبھون نے سنگورو مہاراج کو زمین پر گر کر متھا ٹیکا۔ اور دھن باد ادا کیا	″	″
گورو انگد جی صاحب کا بردان جنم ساکھی کے پاٹ کرنے والون کے واسطے گورو انگد جی صاحب بردان دیتے ہین کہ جو شخص جنم ساکھی کا پاٹ کریگا بلکہ پڑھنے والا اور پڑھانے والا اور سننے والا اور سنانے والا اُن لوگون کو ست گورو مہاراج بخش لینگے اور یہ سب لوگ سنگورو مہاراج کے قدمون مین جگہ پاوینگے فقط	″	″

طوائف تھی گنہگار تھا جسکا نام

برن ذات کا وان نہین کچھ بچار

کسی کے گناہونکی جو ہو کتاب

جو سعدی نے سمجھا غفور الرحیم

نظامی وہ تھا مرد جو ہوشیار

لکھا اسمین جو کچھ ہی نازک مقام

گنہگار ہو یا کرے پرہیز گار

کہانتک کرے ساطع اسکی صفات

ستہ من تھا قصائی بڑ مشہور عام
نگردید محروم زین بارگاہ
جو ہو نیک کردار یا گنہگار
نگردید محروم زین بارگاہ
سدا خوف رکھتا ہو روز حساب
نگردید محروم زین بارگاہ
بھروسے سے بولا کہ سن اے کریم
نگردید محروم زین بارگاہ
یہ کیا شعر لکھا ہی اے ذی شعار
نگردید محروم زین بارگاہ
ہی نامنصفی کا عرض اتہام
نگردید محروم زین بارگاہ
سب ہی ایک سان ہونگے اے ذی شعار
نگردید محروم زین بارگاہ
وہ ہی نیک ذات اور ہی نیک ذات
نگردید محروم زین بارگاہ

چمار ایک ریداس سب کا غلام
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ
گورو کے سرن مین پڑے جاکے یار
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ
کھلا ہی گورو کے گھرانے کا باب
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ
شنیدم کہ در روز امید و بیم
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ
گناہ من ار نامدے در شمار
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ
ہوا اسکی تصریح مین یہ کلام
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ
ریاضی ریاضت کا ہی انتظار
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ
نہ بخشش جو کرتا تو کیون ہوتی بات
چہ روے سفید و چہ بخت سیاہ

گئے اسکی کرپا سے عالی مقام

تو ہوجاے بیڑا وہین اسکا پار

وہ آئے یہان ہی نہ کچھ پیچ و تاب

بدان را بہ نیکان بہ بخشد کریم

ترا نام سے بودے آمرزگار

گناہون کی بخشش سے ہی اسکا نام

گنہگار بخشش کا امیدوار

کیا بھرگ گورو مکت ساری جماعت

سوا انکے بخشے بہت گنہگار
سدا عیش و عشرت مین کاٹین تھی رات
لگا نخل طاعت مین کب ایک پھل
جسے تھے نہ [illegible] سمجھا کے [illegible]
درخت عبادت کی تھی خشک ڈال
نہ قمری ہوی سرو [illegible] کے
نہ دریاے دل [illegible] کے پاس جا
[illegible]
[illegible]

کر چکے گنہ کا نہین ہی شمار
پسند آتی تھی کب عبادت کی بات
نہ برت اور تیرتھ یہ تھا کچھ عمل
نہ تھے [illegible] ست سنگ مین کچھ [illegible]
ریاضت کے تیر تھے نہ تھا ل
گرفتار تھے حرص کے دام کے
[illegible]
[illegible]

جنھون نے عبادت کا جانا نہ نام
گلون سے نہ جب تپ کے دامن بھرے
نہ سنتون کی خدمت کی دیکھی بہار
لگا کرم اور دھرم مین جی نہ جی
سمجھن کس کو کہتے ہین نہ جانتے
کبھی [illegible] دل [illegible]
[illegible]
[illegible]

کبھی منہ سے نکلا نہ تھا جنکے نام
ہوے دل نہ پژمردہ انکے ہرے
نظر ان کبھی ریاضت کی فصل آبھار
کبھی [illegible]
کسی کے [illegible]
[illegible]
[illegible]

گنہ کی طرف سے جو بدلی نگاہ
رہی پھر عنایات کی کچھ نہ تھاہ

برن ذات پر بھی نہ تھی کچھ نظر
نہ تھی علم پر اور نہ شوبھی ہنر

کرشمہ سمجھ میں نہیں آتے ہیں
کہ راضی وہ کس طرح ہو جاتے ہیں

فقط ہے سب آنکی یہ دریا دلی
گنہگار تک مکت کس کو نہ دی

مثل ہے کہ بیجو کی تھی ذات اہیر
ہیں سب جانتے تھے جولاہا کبیر

طوائف تھی گنکا قصائی سدھن
نہ تھے چھتری اور نہ تھے برہمن

وہ ریداس گو ذات کا تھا چمار
ہوا اسکا ہے عابدوں میں شمار

طوائف تھے تھی ایک نور نظر
رکھیشر ہوئی سب میں دو بشر

وسے بسوامتر نام مشہور ہیں
حضوری میں خالق کے منظور ہیں

پرستار زادہ تھا بدر کے بھاگ
کہ خود اسکے گھر جاکے کھائیں وہ ساگ

یک عورت تھی متھرا کی کبری تھا نام
اسے مکت دی ایسے کرتے ہیں کام

رحیم آپکا دل جو بہتا ہے بدل
تو کھاتے ہیں سیوری کے گھر جا پھل

گنہگار اجامیل اور بالمیک
بد افعال تھے کیسے وہ ٹھیک ٹھیک

ہے مشہور کرشن اور راون کا شر
اٹھائی مقابل میں تیغ و سپر

عنایت کی پھر بھی وہ صورت رہی
نہ آواگون کی ضرورت رہی

رکھا نانک اوتار جب ذی ہنر
تو کھائی ہے روٹی تو لالو کے گھر

تھی لالو کی گو ذات بڑھئی تکھان
دہیں باجرہ کی تو کھاتے تھے نان

مٹھائی نہ میٹھی لگی عقلمند
وہی خشک تھی باجرہ کی پسند

تعجب کا ایمن نہیں ہے مقام
ز ما سب برن میں ہے وہ ذات رام

اور اسپر یہ طرفہ سنو ماجرا
گرے دودھ اس سے جو ہو باجرہ

یہانتک ہوئی عاجزی ہوشمند
کیا نیچ کو آپ ہی نے پسند

نہیں اسکی تفتیش بہتر ضرور
وہی خوب بہتر جو منظور حضور

تھے امان کو دم میں کیا ہے نہال
وہ ہے ذات والا عدیم المثال

کرم تجھپہ بھی وہ کریگا کریم
عجب ذات ہے وہ غفور الرحیم

بہت ہوچکی اب ہدایت قلم
کہاں سے زبان لائیں سمجھائیں ہم

لکھا ہے جو سعدی نے در بوستان
اسے تو بھی کر اے قلم بر زبان

شنیدم که در روز امید و بیم
بدان را به نیکان ببخشد کریم

نہ ہرگز گناہوں سے ہو پُر محن
بھروسہ تو کر اب بقول حسن

اسے فضل کرتے نہیں لگتی بار
نہ ہو اس سے مایوس امیدوار

حمد

صفت کب ہو ناپاک سے پاک کی
ہے کیا اصل اس پتلۂ خاک کی

کہ جو حمد لکھے سری رام کی
مدح تیرہ سنانے جو ہر نام کی

زبور اور توریت و انجیل سب
بیاں جسکو کرتے ہیں ہر ذات [illegible]

سب ہی متفق ہیں کہ ہے ایک ذات
کسے کو وہ ہرا کون کس منہ سے بات

[illegible] سمجھ میں گر جا تمام
اسی کی عبادت کے سب ہیں مقام

وہی ایک ہے تو ہوا ہے انیک
اگر غور کیجے تو پھر بھی ہے ایک

کسی سے کوئی شکل ملتی نہیں
جمی ایسی ہے جو کہ ملتی نہیں

یہانتک کہ یک بار ہوں صد ہزار
مطابق نہ ہوں ایک سے ایک دگر

جدا ہے ہر اک کی جو صورت جدا
اسی سے موحد ہے ذات خدا

نکلتے ہیں ایک تخم سے کتنے پھل
وہی تخم ہوتا ہے [illegible] بر محل

ہر نجس نہ لگا [illegible] درد گار
اسی کے ہیں نام اسکے اور بیشمار

کوئی رام کہتا ہے کوئی رحیم
کوئی ذات واحد کوئی ذوالکرم

کوئی [illegible] کوئی خدا
کوئی بت پرست اور کوئی موحدا

زبان کا فقط ایک الٹ پھیر ہے
تعصب کا دل میں [illegible]

[illegible] دل سے جالی رہے
تو پھر ایک ہم بس سنائی رہے

کیا تو نے جھوٹ میں [illegible] کا تار
قطب [illegible] دل [illegible] قرار

[illegible] جا لگی
وہی ایک صورت لطف آ لگی

وہی ذات موجود ہے کون و مکاں
بنا [illegible] جس سے زمین آسمان

[illegible] طلسمات سب
اسی کی [illegible] ہیں ہر ذات سب

فلک پر ستارہ دن کا دیکھو جو
زمین پر [illegible]

[illegible] اوقات ہے
اشارہ میں جسکے ہیں دل ذات ہے

قلم کر رہے ہیں طاقت کہاں
[illegible] کرے [illegible] بیان

یہ ہے غرض اب دوستون سے مری
جو پہلے سے آدم گنہگار ہی
وگرنہ کوئی شخص غلطی کرے
یہ سمجھین کہ ہے جانفشانی کا کام
جو ہو شاعری کا ذرا دلمین جوش
کسی کا کہین سن لین کچھ بھی کلام
اگر اُنسے پوچھو کہ مطلب ہے کیا
ہمارے جو ہم عصر ہین ہمنشین
براہ کرم کردین اُسکو معاف

خطا سے نہین کوئی انسان بری
تو کل نسل اُنکی خطا وار ہی
اور الزام غلطی کا اوپر دھرے
نہ جانین نکلتا ہے کیونکر کلام
نہ دنیا کی سدھ ہو اور نہ عقبیٰ کا ہوش
تو کہنے لگین ہے غلط کل تمام
تو بھاگین وہان سے وہین دُم دبا
وہ دونون کی غلطی کو دیکھین جہین
کرین کلک اصلاح سے اُسکو صاف
قدم پر جھکاؤنگا مین اُنکے سر

شرارت جو آدم نے کی دی بہشت
جو ہوتی ہے غلطی کسی سے کہین
جو ہین لوگ دنیا مین بس عیب بین
تفکر کے دریا مین جو غوطہ کھائے
جو ہین عیب بین ہے نہ اُنکو شعور
غلط ہے غلط ہے ہے انشا غلط
نہین عیب بینون سے کچھ ہمکو ڈر
اگر میری غلطی ہی معقول ہے
بتائین وہ غلطی یہ نظری جہین
رہون اُنکا مشکور مین عمر بھر

اسی سے ہوا نام اُنکا بشر
نظر کام کرتی ہے اُسکی نہین
یہی ڈھونڈھتے ہین ہو غلطی کہین
تو مضمون گو ہے کہین ہاتھ آئے
فقط ہے بھرا اُنکے دل مین غرور
غلط ہے غلط ہے ہے املا غلط
جو غلطی نکالین نہین کچھ خطر
سر و چشم وہ ہمکو مقبول ہے
جہان پائین غلطی وہ میری کہین

مناجات بدربار ستگورو مہاراج برائے ناظرین وسامعین پوتھی ہذا

گورو جی سے ہے التجا اب مری
وظیفہ سے اُسکے ہون دل جنکے شاد
کوئی شخص بیکار و بیمار ہو
بر آئین مرادین جو اُسکی تمام

دعا مانگتا ہون یہ مین دوسری
پڑھین جس مقاصد سے پائین مراد
دیا دنیوی اُسکو کچھ کار ہو
ترے در کا ہو جائے بس وہ غلام
پڑھے جو کوئی شخص پوتھی تمام

سُنے یا پڑھے جو یہ پوتھی تمام
مطالعہ سے اُسکے جو محظوظ ہون
پڑھے صدق دل سے وہ پائے مراد
رکھے جو کوئی شخص پوتھی یہ پاس
کرے یاد ساطع کو بھی وہ مدام

بر آئین مرادین بس اُسکی تمام
وہ آواگون سے بھی محفوظ ہون
رہے دو جہان مین غرض خوش و شاد
کسی فکر سے ہو وہ ہرگز اداس

تمہید پوتھی جنم ساکھی ہذا منجانب مؤلف

واضح ہو کہ بعد (آد گورو نانک نرنکاری) جی صاحب کی دوسری گدی (گورو انگد جی صاحب) نے زبانی (بھائی بالے سندھو) کہ جو ہمراہ (گورو نانک جی صاحب) کے ہمیشہ اور ہر جگہ موجود رہے کل حالات کہ جہان جہان وہ تشریف لیگئے اور جس جس مقام پر جو جو معجزات و کرامات و کرشمہ جات تعددم ہمنت لزوم گورو نانک جی صاحب کے بابرکات سے ظہور مین آئے تشریح وار مفصلاً و مشروحاً بخط گورمکھی بزبان پنجابی لکھا کر نام اُسکا (پوتھی جنم ساکھی) رکھکر سکھون کو بطور یادگاری نانک نرنکاری کے تقسیم کرایا۔ بعدازان بعد بھائی گورداس جی صاحب نے اپنی زبان پنجابی مین بعبارت نظم مرتب کیا اور نام اُسکا (گیان رتناولی) رکھا۔ بعد بھائی منی سنگھ جی صاحب نے اُسی پوتھی نظم کا معنی مطلب اُسی زبان پنجابی مین اصطلاح پر لکھا کہ اوپر وہی نظم اور اُسکے نیچے اُسکی شرح باستعداد تمام انجام کو پہونچایا اور نام اُس شرح پوتھی کا (بھگت گیان رتناولی) رکھکر طبع کرایا [illegible] سے پڑھا مین [illegible] پاتے ہین لطف دنیا اور حظ عاقبت اُٹھاتے ہین اور [illegible] کو جاتے ہیرے [illegible] ہین فی الحقیقت [illegible] صاحب کا بہت موزون [illegible] بالی جس [illegible] ان صاحبون نے اپنی اپنی زبان پنجابی مین پوتھی جنم ساکھی لکھا ستگورو مہاراج گورو نانک جی صاحب کے حالات یعنی جو تصرف معجزات و کرشمہ جات سے [illegible] اُستاد [illegible] بے استعداد [illegible] تخلص [illegible]

لکھنوی خلف منشی بیجناتھ صاحب مرحوم انہون نے نمکخوار شاہی دربار سلطنت اودھ کہ جو قبل لکھنے پوتھی ہذا کے ملک پنجاب مین جاکر زبان پنجابی تحصیل کی اور ہر ایک مقامات معبدگاہات نانک شاہی کے درشنون سے فیضیاب ہوکر اس ملک کے باشندگان کی صحبت و خدمت مین رہکر علم گورمکھی تحصیل کرکے اور اسکے قواعد کو بخوبی دریافت کرکے سوچا کہ اگر اب پوتھی جنم ساکھی کا ترجمہ کیا جائے چنانچہ پوتھی مذکورہ بخط فارسی بعبارت اردو بہ محاورہ روزمرہ جیسا کہ زمانہ کی بول چال ہی ہر سہ پوتھی مذکور الصدر سے تالیف کرکے اپنے وطنی بھائیون اردو خوانون کے لیے مرتب کرکے گذارش پرداز ہی کہ اس پوتھی مین مضمون آرائی اور سخن پیرائی کا خیال نکرکے اسکے مطالعہ سے لطف اٹھائین کیونکہ پوتھی ہذا مین کل حالات (آدگورو نانک نرنکاری جی صاحب) کے بعبارت سلیس برائے فہم ہر خاص و عام لکھکر تمام کی گئی ہین گو سجع و مقفیٰ سے عاری ہی لیکن مطلب مین بہت بھاری ہی امید کہ اسکے وظیفہ سے دنیا کے مطلب برلائین عاقبت مین نام نیک بجائین عقبیٰ مین بہشت حاصل کرین اپنے تئین ست گورو مہاراج کے چرنون مین داخل کرین - زیادہ بس باقی ہوس -

اب پوتھی جنم ساکھی کا آغاز ہی کہ جسکی قدرت بے انداز ہی

خلاصہ سبب تالیف پوتھی جنم ساکھی بعہد جناب سری گورو انگد جی صاحب دوسری بادشاہی

واضح ہو کہ تتی بیساکھ سودی پنچمی سمت ١٥٩٢ بکرماجیتی سے شروع ہوکر دو مہینہ سترہ روز مین پوتھی جنم ساکھی) گورو نانک جی صاحب کی مع کل کیفیت زبانی (بھائی بالے سندھو) کہ جو قوم کے جاٹ تھے اور (قصبہ ؟ ہوی بھٹی تلونڈی) کے رہنے والے تھے اور وہی مقام ستگورو مہاراج نانک نرنکاری کے ظہور نور کا بھی ہی اور بھائی بالے سندھو صاحب موصوف زمانہ طفولیت سے ہمراہ ستگورو مہاراج کے تھے شاید کبھی کسی وقت مین دو چار روز کے لیے جدا ہوگئے ہون بلکہ بمقام سلطانپور بزمانہ ملازمت مودی خانہ بھی ساتھ رہتے تھے اور کل کیفیت ستگورو مہاراج کی انکے چشم دید ہی نہ شنید -

مشرح سبب تالیف پوتھی جنم ساکھی حسب الارشاد سری گورو انگد جی صاحب دوسری بادشاہی

پوشیدہ نہ رہے کہ گورو انگد جی صاحب دوسری گدی بادشاہی گورو نانک جی صاحب کو ایک عرصہ تک اس امر کی جستجو تھی کہ اگر گورو نانک جی صاحب کی مفصل کیفیت از ابتدا اسے تاریخ ولادت تا تاریخ روانگی بیچ کھنڈ مع تعامات سیاحی دریافت ہون تو بقلم لائے جاوین تا کہ ہر خاص و عام انکے حالات سے آگاہ ہوجاوین چنانچہ گورو انگد جی صاحب کو یہ تلاش تو تھی ہی اتفاق سے بھائی بالے سندھو جی صاحب کہ جو بعد [illegible] حضور نانک اوتار پاک نور کہ جو قدمبوسی سے دور ہوگئے تھے نہایت حیران و پریشان رہا کرتے تھے اور اسی امر کی تلاش مین تھے کہ جو صاحب جانشین ستگورو مہاراج کے ہون انکی قدمبوسی سے فیضیاب ہون رفتہ رفتہ افتان و خیزان بہ تہہ کا کٹ سودی پورنماشی بمقام گورو انگد جی صاحب پہونچے [illegible] گورو انگد جی صاحب [illegible] رہتے تھے جسوقت بھائی بالے سندھو جی صاحب [illegible] پہونچے اور گورو انگد جی صاحب کی [illegible] مقام پر حاضر ہوئے [illegible]

[illegible]

استھان ہے وہی میرا بھی قدیمی وطن ہے دلی آرزو قلبی خواہش جستجو یہی ہے کہ جو صاحب گورو نانک جی صاحب کے جانشین ہوں انکے درشنوں سے
فیضیاب ہوں یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے دریافت فرمایا کہ تم گورو نانک کیسے ہو بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے مہاراج مین گورو نانک جی صاحب
کے جو کالو رام بیدی کھتری کے گھر میں اوتار ہوا تھا انکا سکھ ہوں میں نے انہیں سے اپدیش پایا ہے یہ سنکر پھر گورو انگد جی صاحب نے بھائی
بالے سندھو سے بڑے آنند کے ساتھ پوچھا کہ اے سکھ تم نے گورو نانک جی مہاراج کے درشن کیسے ہیں یہ سنکر بھائی بالے موصوف نے عرض کیا
کہ اے گورو مہاراج ستگورو مہاراج گورو نانک جی صاحب مجھ سے تم میں کسی قدر زیادہ تھے اور میں گورو مہاراج کے چرنوں میں ہمیشہ ہی رہا
ہوں ابتداے سن تمیز و نیز ملازمت مقام سلطانپور بعہدہ نگرانی مودی خانہ و نیز بوقت سیاحی دنیا سفر بحری و بری کل جہان بلکہ از زمین تا بہ
آسمان کہ جہاں سے سورج چند رہاں ہزاروں جوجن نیچے رہگئے تھے ساتھ رہا ہوں لیکن بوقت روانگی سچ کھنڈ کچھ دن پہلے از شومی طالع جدا ہوگیا
تھا اسوقت سے دل مثل سیماب و ماہی بے آب کے مضطر و بیقرار تھا اب آپ کے درشنوں سے کچھ قرار پایا اسوجہ سے کہ آپ ستگورو مہاراج
کے جانشین ہیں کیونکر تسکین نہ ہو جس وقت اسقدر باتیں گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سے سنیں فوراً انکو بیراگ پیدا ہوگیا یعنے وجد
میں آگئے غرضکہ جب وہ رات گذری اور صبح ہوئی تب گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے کو یاد کیا ارشاد ہوتے ہی بھائی بالے جی صاحب
حاضر ہوے قدمبوس ہوکر متھا ٹیکا گورو مہاراج نے بعد آشیرباد کے فرمایا کہ اے بھائی بالے تمکو یہ بات بھی معلوم ہے کہ نرنکار نے گورو نانک
جی صاحب کا اوتار کس لیے رکھا تھا بھائی بالے نے جواب دیا کہ مہاراج یہ امر تو مجھکو بالکل معلوم نہیں مگر ہاں اکثر زبانی پنڈت ہردیال کے
کہ جنہوں نے ستگورو مہاراج کے اوتار ہونے کی کیفیت بروے علم نجوم معلوم کرکے اول ہی ظاہر کی ہے اور وہی کیفیت ستگورو مہاراج کے جنم پتر
میں بھی تحریر کی ہے سنا ہے کہ ماہ کاتک سدی پورنماشی سمت ۱۵۲۶ بکرماجیتی میں نانک اوتار ہوا تھا اور پنڈت جی صاحب یہ بھی کہتے تھے کہ کالو رام
جی کے گھر میں نرنکار نے نانک چند جی صاحب کے نام سے اوتار لیا ہے یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سندھو جی سے کہا کہ گورو مہاراج
کا جنم پتر کسطرح اور کسکے ہاتھ سے اور کس ذریعہ سے دستیاب ہوسکتا ہے بھائی بالے نے جواب دیا کہ ستگورو مہاراج کے ہاتھ سب کچھ ہے البتہ اگر
تلاش کیا جاوے تو یقین ہے کہ ہاتھ آجاوے یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے سکھ تم اسی سرزمین کے باشندے ہو اور اکثر وہاں
کے لوگوں سے واقفیت رکھتے ہو تمہیں سے وہ گل کہ جسکی خوشبو کے ہم مشتاق ہیں مشتاقان کے دل و دماغ کو معطر کریگا یہ سنکر بھائی بالے نے
جواب دیا کہ [illegible] ستگورو مہاراج کے ماتا پتا یعنے والدین تو بیکنٹھ باش ہوچکا ہے مگر حقیقی چچا ستگورو مہاراج کے بھائی لالو رام جی صاحب
ابھی موجود ہیں یقین ہے کہ انکے پاس ضرور ہو بہتر ہے کہ حضور اپنا ایک آدمی بھیجدیں اور وہ انسے جاکر لے آوے کچھ مشکل بات نہیں ہے یہ
سنکر پھر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے آپ ہی سے یہ کام انجام پاویگا بجز آپ کے اور کون لادیگا بھائی بالے نے جواب دیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو ہم لوگون کے زہے طالع اور کیا خوب خوش نصیبی آپ کی بدولت ہم لوگ اُسکے درشن سے فیضیاب ہوجاوین اور آپ کے ممنون ومشکور ہون
غرضکہ اسطرح سے بہت کچھ سمجھا بوجھا کر ہردو صاحبون کے لیے یہ دعا دی (کہ تمکو کرتار چت آدے) اور رخصت کیا رفتہ رفتہ دونون صاحب مقام
(قصبہ رای تھوی بھٹی تلونڈی) مین جا پہونچے اور گورو انگد جی صاحب کا پیغام از شروع تا بہ انجام بھائی لالو جی رام صاحب سے کہ سُنایا
یعنے یہ کہ گورو انگد جی صاحب نے ستگورو مہاراج کا جنم پتر مانگا ہو آپ عنایت کرکے عنایت کیجیے یہ سُنکر بھائی لالو رام جی صاحب نے جواب دیا
کہ گورو نانک جی صاحب کا جنم پتر خاص میرے پاس تو نہین ہو لیکن تلاش سے مل سکتا ہو اب پہلے یہ تو بتلاؤ کہ گورو انگد جی صاحب کون صاحب
مین کہ جنھون نے اِس اشتیاق سے گورو نانک جی صاحب کا جنم پتر مانگا ہو اے بھائی بالے تمکو تو بخوبی معلوم ہوگا کیونکہ تم تو ستگورو مہاراج کے ساتھ
ہمیشہ ہی رہتے ہو گورو نانک جی صاحب کا گورو انگد جی صاحب سے کیا توسل ہو کہ جو تم کو لینے کو بھیجا ہو اور تم سے کیونکر ملاقات ہوئی اور مین نے
تو بابا سری چند جی کی نسبت سنا تھا لیکن آج تمھاری زبانی گورو انگد جی صاحب کا نام سُننے مین آیا یہ سُنکر بھائی بالے نے بھائی لالو رام
جی صاحب سے کہا کہ آپ کا سننا غلط ہو کہ بابا سری چند صاحب ستگورو مہاراج کے گدی نشین ہوے ہین یا ہونگے ہرگز نہین بلکہ ستگورو مہاراج ہی
کی زبانی مین آپ سے کہتا ہون کہ اُنکا مہاتم تو اور ہی طرح فروغ پائیگا اور گدی تو گورو انگد جی صاحب ہی کو ہوئی ہو کہ جنکے آگے گورو نانک
جی صاحب نے خود پانچ پیسہ اور ایک ناریل رکھکر متھا ٹیکا ہو اور اب اِس سے زیادہ کیا ہوگا اور مین نے بڑی تلاش اور جستجو سے گورو انگد جی
صاحب کے درشن پائے ہین بلکہ گورو انگد جی صاحب تو بہت گپت اور پوشیدہ ہین یہ سنکر بھائی لالو رام جی صاحب نے کہا کہ آپ لوگ منازل
و مراحل سفر اُٹھا کر آئے ہین اب آرام کیجیے اور مین بھائی کالو رام جی صاحب کے اسباب مین جنم پتر مذکورہ تلاش کرتا ہون کہ جب سے
بھائی کالو رام جی صاحب پرلوک کو تشریف لے گئے ہین اُنکے اسباب کی طرف مارے رنج کے دیکھا بھی نہین ہو لیکن اب اس ضرورت
کے لیے اُنکے اسباب مین سے ڈھونڈھ کر تم لوگون کو دونگا غرضکہ اُنکا اسباب دیکھتے دیکھتے پانچوین دن گورو مہاراج کا جنم پتر دستیاب ہوا
کہ جسکے درشنون سے ہر ایک مشتاق بہرہ اندوز و فیضیاب ہوا جسوقت بھائی لالو رام جی نے جنم پتر گورو نانک جی صاحب کا بھائی بالے
و لالہ بدھو جی کو دیا اُسوقت استدعا اور بھی عرض کیا کہ اب چونکہ گورو انگد جی صاحب گورو نانک جی صاحب کے جانشین ہین اِسلیے ہمکو بھی
اُنکی تعظیم لازمی ہو چند اشیا میری جانب سے کچھ نذرانہ مہاراج کی خدمت مین لیے جائیے بھائی بالے نے کہا بہت بہتر اُنکو جو مناسب ہو مجھکو اُسکے لیجانے
مین کیا عذر ہو جو کچھ اُنکے لیے آپ دینگے وہ بسر و چشم ہم لیجاوینگے تب بھائی لالو رام جی صاحب نے پانچ پیسہ اور ایک ناریل گورو مہاراج
کی نذر کے واسطے بھائی بالے کو دیا اور کہا کہ میری طرف سے بہت اچھی طرح سے متھا ٹیکنا اور استدعا اور عرض کیجیو کہ [illegible]
چند جی صاحب آپ کو کبھی کچھ کہین بھی تو اُسپر آپ ہرگز خیال نہ کیجیے گا پس اسطرح کی باتین سمجھا بوجھا کر ہردو صاحبون کو رخصت کیا جب
ہردو صاحب گورو انگد جی صاحب کے حضور حاضر ہوے اور آکر متھا ٹیکا تب گورو انگد جی صاحب نے بہت خوش ہوکر دعا دی (کہ تم دونون
آدمیون کو کرتار چت آوے) اور یہ بھی کہا کہ آج گویا تم لوگون نے گورو نانک جی صاحب کے درشن ہمکو کرائے ہین بھائی بالے نے
گورو انگد جی صاحب کے آگے ستگورو مہاراج کا جنم پتر رکھدیا چنانچہ گورو انگد جی صاحب نے جنم پتر اُنکے ہاتھ سے لیکر سر و آنکھون سے
[illegible] جنم پتر کا [illegible] دیکھا کہ جنم پتر کے حروف نحو سنسکرت مین فرمایا کہ اگر کوئی شخص گورمکھی اور سنسکرت دونون علم سے
واقف ہو [illegible] چنانچہ جس جگہ پر گورو انگد جی صاحب کا قیام تھا وہان ایک شخص جسکا نام [illegible] تھا اور وہ شخص [illegible]
[illegible] مہاراج [illegible] کے راستہ مین ایک مقام [illegible] ایک شخص [illegible]

بخوبی واقف ہی یہ سنکر گورو انگدجی صاحب نے فرمایا کہ بھائی (مہا) تم اُس شخص کو جاکر فوراً ہی لے آؤ ارشاد ہوتے ہی مہاندگو اُس شخص کو جاکر بلا لایا جب وہ حاضر ہوا گورو مہاراج کے قدمبوس ہوا تب گورو انگدجی صاحب نے اُس شخص کو دعا دیکر جنم پتر ستگورو مہاراج کا اُسکو دیا اور ارشاد فرمایا کہ اِسکا ترجمہ بزبان پنجابی بخط گورمکھی کردو اُسنے کہا کہ بہت بہتر کسی کو ارشاد ہو کہ قلم دوات مع کاغذ لاوے تب اُس شخص نے قلمدان لاکر رکھدیا چنانچہ (پیڑا مولا) نے جنم پتر مذکورہُ بالا کا ترجمہ کردیا اور گورو انگدجی صاحب سے رخصت ہوکر اپنے گھر گیا۔

ایک اونکار ستگور پرشاد نمبر ۱
پہلی ساکھی گورو نانک جی صاحب کے جنم کی شروع ہوئی نمبر ۱

واضح ہو کہ سمت ۱۵۲۶ بکرماجیتی ماہ کاتک سودی پورنماشی شبھ دن اور شبھ نچھتر اور شبھ مہورت سوا پہر رات باقی رہے پہلے وہ سروپ یعنے چتربھج مورت ماتا ترپتا اور کالو رام جی پتا کو دکھایا ماتا ترپتا نے ڈنڈوت کی پنیتیس کرور دیوتی چوراسی سدھ نو ناتھ چھ جتی باون بیر اور تمام دیبی و دیوتا پیر پیغمبر رکھیشر منیشر و تپیشر جسقدر کہ اچھے لوگ کہے جاتے ہیں آکر متھا ٹیکا اور کہنے لگے کہ دھن ہی نرنکار جو تو نے اس کلجگ میں پاپی جیون کے واسطے انسانی جسم میں رحمانی و ربانی قدرت دکھایا ہی اور نانک اوتار لیا ہی جب کہ وہ سب لوگ استتی کرکے رخصت ہوگئے اُسوقت ماتا پتا سے آپ نے فرمایا کہ اب میں طفولیت کی شکل ظاہر ہوتا ہوں یعنے بالک سروپ رکھتا ہوں یہ کہکر مایا کا جال والدین کے دل میں ڈالا کہ وہ لوگ ستگورو مہاراج کو اپنا لڑکا سمجھنے لگے بس آپ لڑکون کی طرح رونے لگے اور تماشاے طفلانہ دکھلانے لگے دائی بلائی گئی انسانی پیدائش کے سامان بہم پہونچائے گئے ظہور وہ پاک نور مجسم ہوا پنڈت ہردیال کالو رام جی صاحب کے کل پروہت تھے صبح ہوئی خود کالو رام جی پنڈت ہردیال صاحب کے مکان پر پہونچے اُنکو دیکھتے ہی پنڈت جی نے دریافت کیا کہ آج آپ ایسے سویرے کیسے تشریف لائے ہیں کالو رام جی نے جواب دیا کہ شب کو گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہی جنم پتر لکھنے کی ضرورت ہی پنڈت ہردیال نے کہا کہ بہتر آپ چلئے میں ابھی آتا ہوں چنانچہ وہ پلٹ کر آئے اور پنڈت جی صاحب اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر کالو رام جی کے یہان تشریف لائے اور کاغذ و قلم و دوات اور کسی قدر زعفران یعنے کیسر طلب فرمایا اور یہ بھی دریافت کیا کہ کس قسم کی آواز لڑکے کی بوقت پیدائش منھ سے برآمد ہوئی ہی اور کیا وقت تھا کالو رام جی نے جواب دیا کہ ٹھیک وقت پیدائش سے تو ہمکو آگاہی ہی لیکن آواز کہ جو وقت ولادت برآمد ہوئی ہی اُسکی ہمکو خبر نہیں ہی لیکن وہ بھی اندر سے دریافت ہو جاویگی یہ کہکر کالو رام جی صاحب اندر گئے اور دائی کو اپنے ساتھ لائے اور قلمدان و کاغذ اور زعفران بھی لاکر پنڈت جی کے آگے رکھدیا اور کہا کہ دربارہ آواز جو کچھ آپ کو دریافت کرنا ہو دائی سے دریافت کر لیجے چنانچہ پنڈت ہردیال صاحب نے دائی مذکورہ سے پوچھا کہ کون سی آواز لیکر یہ لڑکا پیدا ہوا ہی یہ سنکر دائی مذکورہ نے جواب دیا کہ ای پنڈت جی مہاراج مجھکو خود ہی حیرت و تعجب ہی کیونکہ صدہا بچے میرے ہاتھون سے پیدا ہوئے ہیں لیکن یہ لڑکا جس طرح سے پیدا ہوا ہی [illegible] ویسا پیدا ہوا ہی کیونکہ اِس بچے کی آواز ولادت کے وقت ایسی نکلی ہی جیسا کوئی جوان آدمی اچھی طرح سے ہنستا ہو [illegible] کی [illegible] باتون [illegible] کا خیال کرکے مجھکو [illegible] معلوم ہوتا ہی [illegible] کیا [illegible] یہ سنکر پنڈت جی [illegible]

[illegible]

اور کہا کہ لڑکے کو پنڈت جی صاحب دیکھنا چاہتے ہین عورتون نے جواب دیا کہ واہ کیا خوب یہ تو نئی بات ہوئی بھلا کبھی ایسا بھی ہوا ہی کہ لڑکا جسوقت پیدا ہو باہر جاوے کچھ عقل بھی چاہیے اول تو موسم سردی کا ہی اور لڑکا تو ابھی خون کا لوتھڑا ہی ہم لڑکے کو باہر کیسے دے سکتے ہین یہ سنکر کالو رام جی باہر پلٹ کر آئے اور عورتون کی گفتگو زبان لائے تب پنڈت جی نے کہا کہ اچھا ہم قریب مکان چلتے ہین وہانتک لڑکے کو لاؤ چنانچہ پنڈت ہردیال موصوف قریب مکان زچا خانہ کے آئے اور کہا کہ یہانتک لڑکے کو لاؤ اگر اندیشہ کرے کہ لڑکے کو کسی طرح کا گزند پہونچے اُسکے ذمہ دار ہم ہین چونکہ برہمن کا کہنا برمعا کی لکیر سمجھنا فرض ہی عورتون نے کپڑے مین لپیٹ کر لڑکے کو دیدیا اور کالو رام جی خود ہی اپنے ہاتھ مین لائے پنڈت جی نے لڑکے کو دیکھکر نہایت ادب سے زمین مین گرکر ڈنڈوت کی اور کہا کہ اب اِنکو اندر لیجاؤ چنانچہ کالو رام جی اندر لے گئے اور واپس آکر کے پنڈت جی سے کہا کہ اِس لڑکے کا نام بھی فرما دیجیے یہ سنکر پنڈت جی نے جواب دیا کہ بعد تیرہ دن کے اِنکا نام رکھا جاویگا پنڈت جی اپنے مکان کو پلٹ آئے من بعد (بدھ ماتا جی) برہمن کا روپ دھارن کرکے سری گورو نانک جی صاحب کے پاس آکر درشن کیا متھا ٹیکا اور کالو رام جی وغیرہ تریتا جی سے کہا کہ آپ لوگ بڑے بھاگوان ہین کہ جنکے گھر مین ایسا تیج وان پورکھ لڑکا پیدا ہوا ہی اِنکی بدولت ہزارون آدمیون کی مکت ہوگی چنانچہ والدین ستگورو مہاراج کے پرتاپ سنکر بہت خوش ہوے اور اُس برہمن کو کچھ دان وغیرہ دیکر رخصت کیا تمام خاندان کو خوشی ہوئی جتنے لوگ باقی تھے ستگورو مہاراج کے درشنون سے مکت پائی غریب دولتمند فقیر تونگر ہوگئے بیمارون نے صحت پائی دیوتی اور تیرون مین خوشی سمائی لوگ چرچے کرنے لگے کہ ہمارا اُدّھار کرنے والا پیدا ہوگیا اٹھاسی ہزار دیوتی پرتھوی سمیت حاضر ہوے گورو نانک جی صاحب کی آرتی اُتاری ڈنڈوت کے بعد اِسکے تمام گن اور گندھرب سری چت گوپت جی دھرم راے جی بھی حاضر ہوے چونسٹھ جوگنون نے بھی آکر متھا ٹیکا مہا دیو پاربتی جی بھی وغیرہ بادن بیر جی چوراسی سدھ نو ناتھ اور تمام دیبی اور دیوتا حاضر ہوکر پھولون کی برکھا کی اور استتی گائی آنند کی صدا ہر ایک جانب سے آنے لگی لوگ کہنے لگے کہ اہو پاربرہمہ پرماتما آپ کو اوتار لینے کی کیا ضرورت تھی صرف جگت کے کلیان کے واسطے آپ نے یہ چرتر اور تماشا دکھایا ہی غرضکہ سبھون نے استتی کی خوشی منائی اپنے اپنے استھانون کو رخصت ہوکر چلے گئے اِسطرح کی لیلا اُس ایرم پاربرکی ایرم پار ہوئی اب سنیے کہ لڑکے کی خاصیت رونے کی ہوتی ہی چنانچہ آپ کی دھن اُس رونے کی آواز مین یہ ہوتی تھی کہ (دھن تیرا نام دھن تیرا نام) لیکن یہ بات تو کسی کی سمجھ مین آتی ہی نتھی اسلیے آپس مین سب لوگ کہا کرتے تھے کہ اِس لڑکے کا رونا دنیا سے نرالا ہی یعنی کچھ اور ہی قسم کا پایا جاتا ہی - جب ہر ایک رشتہ دارون و عزیزان و قدر دان و خاندان کے لوگون کے ہجوم مع برہمن کے یعنی کہار و باری و حجام مع باجے والے بخداوت کے بڑی دھوم دھام سے کالو رام جی کے گھر مین آنے لگے آپس مین ایک دوسرے کے مبارکباد دینے کے کلام سنانے لگے ناچ و رنگ کا چرچا ہوا سب لوگ خوشی منانے لگے خدمتگار دیر تک ہر جا انعام و اکرام پانے لگے کالو رام جی گاتے و گھوڑا و نقد دیا چہ ہر ایک کو دیتے تھے ہر ایک سے ہر [illegible] پہ بادے وغیرہ کے تھے جو تین منگلاچار گاتین تھین برہمن لوگ اپنے اپنے علم کے ذریعہ سے گورونانک کا بچار کرتے تھے [illegible] کی چھٹی کا دن آیا اسکی بھی رسم رسومات ادا کی گئین اُس دن ستگورو مہاراج کی ماتا نے خود اشنان کیا اور ستگورو مہاراج کو بھی اشنان کرایا [illegible] پہنانے بعد [illegible] کا کھانا ہوکر تمام برجادرن کو [illegible] تقسیم ہوے بطریق رسم [illegible] وغیرہ [illegible] کیا گیا [illegible] و مسلمان ستگورو مہاراج کے درشنون کو دور سے چلے آتے تھے اور جو لوگ درشن کرتے تھے ان ہی کلام زبان پر لاتے تھے [illegible] بڑی بدی [illegible] ہر دیال جی صاحب نے حسب وعدہ تیرھوین دن کر ستگورو مہاراج کا نام [illegible] رکھا [illegible] کالو رام جی نے [illegible] پنڈت جی نے کہا کہ یہ نام اسطرح کا ہی کہ ہندو اِس نام سے ہندو و مسلمان کی تفصیل پائی جاتی ہی [illegible]

پنڈت ہردیال نے جواب دیا کہ اہرکا اور رام جی یہ بڑا بھاری اوتار نرنکار نے رکھکر تمہارے گھر مین جنم لیا ہی اِس سے بڑھکر اور کوئی اوتار آگے نہین ہوا ہی کیونکہ پیشتر زمانہ مین جب کہ تریتا جگ مین سری رام چندر جی اور زمانہ دواپر مین سری کرشن چندر جی کے جو اوتار ہوے ہین اُنکو صرف ہند وہی مانتے تھے اور یہ جواب اِس زمانہ مین کہ کلجگ کہلاتا ہی نانک اوتار ہوا ہی اِسکو ہر ایک فرقہ کے لوگ سجدہ کرینگے اور متھا ٹیکینگے اور اُنکے نام کا مہاتم تمام زمین و آسمان مین مشہور ہوگا اور دونون جہان مین کوئی مقام ایسا نہین ہی کہ جہان اُنکا پرکاش نہ ہو سرب شکت مان اور سرب بیاپی اُنھین کا نام ہی یہی خاص نرنکار ہین اور نرنکار ہی نرنکار خود جپینگے اور تمام خلقت کو بھی نرنکار ہی نرنکار جپائینگے سوائے ایک پرمیشر وحدہ لاشریک کے دوسرے کو نہ مانینگے اہرکا اور رام جی گورو نانک جی صاحب کا اوتار تمام جگت کے اُدھار کے واسطے ہوا ہی۔ جب پنڈت ہردیال نے اِسقدر باتین کہین اور یہ نام ستگورو مہاراج کا کہہ سنایا تب کالو رام جی اپنے دل مین خوش ہوے اور چپ ہو رہے ستگورو مہاراج کو کون گیان سکھانے والا تھا جب کہ بید و پوران اُنھین کی زبان ہی پیدایش ہی سے گیان وان تھے بیراگ لیکر پیدا ہی ہوے تھے کیونکہ نرنکار نے اپنی بھوشت بانی یعنے پیشین گوئی مین پہلے ہی سے کہہ رکھا تھا کہ کلجگ مین ایک وقت مین سادہ اوتار دھارن کرونگا پس اُسی پیشین گوئی کے موافق یہ اوتار نانک نام کا ظہور ہوا اِسلیے پہلے ہی سے بیراگ ہی کمائی کی۔ جب ستگورو مہاراج کی عمر ایک مہینہ کی ہوئی تو جھولے مین لیٹے لیٹے ہاتھون و پیرون کے انگوٹھے لڑکین کی سی سیرت اُس صورت کی وجہ سے چوستے تھے۔ اور جب عمر آپ کی پانچ مہینہ کی ہوئی تب لڑکون کی طرح جھنجھلانے کی جا مخاطب ہونا خواہ چٹکی بجاتا تھا یا اور کسی طرح اشارہ کرتا تھا تو آپ ہنس دیا کرتے تھے۔ اور جب آپ کی عمر سات مہینے کی ہوئی اور کچھ بیٹھنے لگے تو چوکڑی مار کر آپ بیٹھتے تھے جوگ سادھن کے آسن لگاتے تھے مہاراج کی ماتا اِسطرح کی نشست دیکھکر اِس خیال سے کہ شاید اُنکے پیر کمزور تو نہین ہین ٹیڑھے نہ ہو جاوین ستگورو مہاراج کے پیرون کی چوکڑی کھول دیا کرتی تھی بلکہ اِسی خیال سے پیر بھی عرصہ تک پکڑے رہتی تھین غرضکہ جب تک ماتا جی صاحب پیر پکڑے رہتی تھین چوکڑی کھولے رہتے تھے اور جونہین وہ پیر چھوڑ دیتی تھین ویسے ہی پھر چوکڑی لگ جاتی تھی اور جوگیون کے سے آسن مار کر آپ بیٹھ جایا کرتے تھے اور کبھی کبھی آپ تاڑی بھی لگا لیا کرتے تھے سب لوگ یہ کرشمہ دیکھکر تعجب کیا کرتے تھے عورتین آپس مین گفتگو کرتی تھین کہ یہ لڑکا کس طرح سے بیٹھتا ہی ہم لوگون کی سمجھ مین کچھ نہین آتا ہی۔ جب ستگورو مہاراج کی عمر آٹھ مہینہ کی ہوئی اور اپنے پیرون کے زور سے کھڑے ہونے لگے تو اُسوقت جو کوئی شخص بلاتا خواہ اشارہ کرتا تو آپ ہنسکر اُس شخص کو لپٹ جایا کرتے تھے اور [illegible] وہ بھی آپ ہنس ہنسکر پیار کرتے تھے اور پچھلی رات کو آپ ہی سب سے پہلے جاگا کرتے تھے بعد آپ کے اکثر ماتا و پتا آپ کے جگنے تھے چنانچہ والدین خود اُسوقت اشنان کرتے تھے اور ستگورو مہاراج کو بھی اشنان کراتے تھے والدین معمولی پوجا و پاٹ کرتے تھے اور ستگورو مہاراج وہی آسن جما کر اور دھیان لگاکر نرنکار مین دھیان لگاتے تھے ستگورو مہاراج کے پرگٹ ہوتے ہی جہان سے اگیان کا اندھیالا جاتا رہا اور لوگون سے قبرون اور [illegible] کی پرستش جاتی رہی جو جو اعتقاد لوگون کے دِلون مین ناجائز بڑھ گئے تھے ستگورو مہاراج کے جلال آفتاب کی روشنی سے جاتے رہے غرضکہ لوگون کے دِلون سے تاریکی دل جاتی رہی جسطرح کہ آفتاب کے روشن ہوتے ہی شب کی [illegible]
[illegible] کے جاتے رہتے ہین اُسی طرح ستگورو مہاراج کے نام کے پرکاش سے اگیان کا اندھیالا اور [illegible]
[illegible] جنگل سے بھاگ جاتے ہین ویسے نانک نرنکار ستگورو کے [illegible]
[illegible] نانک اوتار کے درشن کرتے ہی [illegible]
[illegible]

الہام آسمانی یعنی کلام ربانی از جانب نرنجن نرنکار دربارۂ نانک اوتار

ایک دن آکاس بانی یعنے وحی آسمانی کلام ربانی اسطرح پر ہوا کہ جس جگہ گورونانک جی صاحب کے قدم پڑینگے وہی مقام قابل پرستش کے ہوجاوینگے اور جس مقام پر ستگورو مہاراج ست سنگ کرینگے وہ مقام رکھیشرون اور منیشرون اور پیر اور پیغمبر کی پرستش کے قابل ہوجاوینگے اور جن جن پوتھیون اور کتابون مین ستگورو مہاراج و نیز انکی بانی کا ذکر آویگا وہی گرنتھ مستند سمجھا جاویگا کیونکہ میرے نام کی گنگا ستگورو مہاراج گورو دوان کرنی ہر جو گنگا کہ خلقت مین بہتی ہر وہ میرے قدمون سے پرگٹ ہوئی ہر اسکا رخ جانب سمندر ہر پس جو لوگ اس گنگا مین اشنان کرتے ہین انکے پچھلے پاپ دور ہوجاتے ہین مگر اگلی پاپ مٹانے کی اسمین سامرتھ نہین ہر اور گورونانک جی صاحب کی زبان سے جو گنگا پرگٹ ہوگی اسکا رخ میری جانب ہوگا پس جو شخص اس بانی کو پڑھیگا وہ پڑھنا ایسا سمجھا جاویگا کہ گویا اس گنگا مین اشنان کیا وہ میرے چرنون مین ضرور ہی پہونچ جاویگا اور اسکے پچھلے پاپ بھی کٹ جاوینگے اور آیندہ کو ان لوگون سے ہرگز پاپ نہوگا سنسار مین وہ گنگا ایک ہی مقام پر بہتی ہر اور ستگورو مہاراج کی زبان سے جو گنگا پرگٹ ہوگی وہ پنڈ پنڈ گانون گانون گھر گھر ہر ایک انسان کے دل مین فرداً فرداً رواں ہوگی غرضکہ چارون کونٹ اور نو کھنڈ مین انھین کے بانی کی گنگا کا دھارا بہیگا میرے نام کے سچے بانس و بلی سے کھیکر سنسار کی کشتی کو پار لگاوینگے میرا روپ ہی خود مجسم ہوکر کلجگ مین نانک اوتار پرگٹ ہوا ہر غرضکہ مین نے اپنا روپ بدل کر نانک سروپ مین پرگٹ کیا ہر مجھ مین اور گورونانک جی صاحب مین کچھ بھید یعنے فرق نہین ہر۔

جس وقت

پس جس وقت یہ الہام آسمانی یعنے کلام ربانی ماتا ترپتا اور پتا کالو رام جی نے سنا بہت آنند ہوے اور گورونانک جی صاحب کے چرنون مین گر کر متھا ٹیکا اور ستگورو مہاراج کی خدمت ایشر روپ سمجھکر کرنے لگے۔

جبکہ ستگورو مہاراج کی اوستھا ایک سال کی ہوئی تو والدین نے سالگرہ کیا اور برادری کے لوگون کی دعوت کی برہم بھوج ہوا غریب و غربا کا ایسا بھلا ہوگیا کہ کچھ دن کے واسطے بے فکر ہوگئے۔

اب ستگورو مہاراج بہت اچھی طرح سے بیٹھنے لگے گزشتہ کا وہی طریقہ یعنے چوکڑی مارے ہوا آسن بیٹھکر پران کے بیچ مین ستگورو مہاراج (سری واہ گورو) کا جپ کیا کرتے تھے۔

جب ستگورو مہاراج کی اوستھا ڈیڑھ برس کی ہوئی تب اچھی طرح سے بولنے لگے اس آواز مین بھی (واہ گورو واہ گورو) ہی بولتے تھے حالانکہ ماتا پتا و نیز تمام خاندان والے سوا ابا - و بابا - کہنا سکھلاتے تھے لیکن ستگورو مہاراج سواے واہ گورو کے دوسری لفظ بھی منھ پر نہ لاتے تھے

جب ستگورو مہاراج کی عمر دو برس کی ہوئی تو آپ کے دانت مثل موتیون کے چمکتے ہوے نکلتے تھے اور جب آپ کچھ کھیلتے تھے تب دیوتون اور اوتارون کی مورتین بنا بنا کر کھیلا کرتے تھے اور انھین کی پرستش کرتے تھے اور ایسے ہی کھیل مین آپ مصروف رہتے تھے اور کسی قسم کا کھیل کا [illegible] باجا نے تھے تو انکی پوجا [illegible] بنا کر اچھے اچھے [illegible] آن کا [illegible] پر چڑھایا کرتے تھے آپ کے ہم جلیس [illegible] لڑکے [illegible]

[illegible] قرب [illegible] تھے [illegible]

[illegible] ستگورو مہاراج کی سالگرہ [illegible] سال [illegible] اور دان [illegible] ہوتا تھا۔

[illegible] ستگورو مہاراج کی اوستھا [illegible] برس کی ہوئی تو ایک دن [illegible] ستگورو مہاراج کے [illegible] آپ کے [illegible] لگے اور [illegible]

کہ ای نانک جی تم کون سی پوتھی پڑھتے ہو یہ سنکر آپ نے جواب دیا کہ مین اسوقت (سپت اشلوکی گیتا) کا پاٹ کرتا ہون والدین نے ہنسکر کہا کہ ای نانک جی ہمکو بھی سناؤ بجواب اسکے آپ نے فرمایا کہ سنو۔

کرشن چندر مہاراج ارجن سے فرماتے ہین

ॐ मित्येकाक्षरंब्रह्मव्याहरन्मा-
मनुस्मरन्यः प्रयातित्यजन्दे-
हं सयातिपरमांगतिम् ।१।

[1] سری کرشن مہاراج ارجن سے فرماتے ہین کہ ای ارجن (ایک اونکار) جو اچھر یعنے حرف ہی وہی شبد برہمہ ہی جو لوگ اسکو اچارن کرتے ہین اور میرا دھیان کرتے ہین وہ آخر کو جسم فانی چھوڑ جب ملک جاودانی کو جاتے ہین تو ضرور مجھ برہمہ کے پاس پہونچ جاتے ہین۔

स्थानेहृषीकेशतवप्रकीर्त्या
जगत्प्रहृष्यत्यनुरज्यतेच र-
क्षांसिभीतानिदिशोद्रवन्तिस-
र्वेनमस्यन्तिचसिद्धसंघाः।२।

[2] سری کرشن مہاراج فرماتے ہین کہ ای ارجن تم یقین کرو کہ مین (چیتن) ہون اور (آد) ہون اور دکھ سے مین نہایت مستحکم ہون اور مین ہی سب کا ادھار ہون یعنے سب مجھی کو دھارن کرتے ہین اور مین ہی بے پرواہ ہون اور سب مین پرکاش کرنیوالا مین ہون بلکہ سورج کو روشن کرنیوالا مین ہون (اگیان) کے اندھیارے سے علیحدہ مین ہون جس مقام پر میری کتھا و کیرتن ہوتی ہی اسکی حفاظت کرنیوالا مین ہون جہان پر کتھا و کیرتن ہوتی ہی راکھشس وغیرہ اس مقام سے جسکے خوف کے مارے بھاگ جاتے ہین وہ مین ہون جس مقام پر میری کتھا اور کیرتن ہوتی ہی اس مقام کو اوتار و سدھ لوگ اور جتی و ستی و سنجوگی نمسکار کرتے ہین۔

सर्वतःपाणिपादंतत्सर्वतोक्षि
शिरोमुखंसर्वतःश्रुतिमल्लो-
केसर्वमावृत्यतिष्ठति।३।

[3] سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہین کہ ای ارجن مین سرب بیاپی ہون سب کے ہاتھ میرے ہاتھ ہین اور سب کے پیر میرے پیر اور سب کی آنکھین میری آنکھین اور سب کے کان میرے کان غرضکہ سب کا انگ میرا انگ ہی اور سب مین میری ہی چیتنا ہی۔

कविंपुराणमनुशासितारमणो-
रणीयांसमनुस्मरेद्यः।। सर्व-
स्यधातारमचिन्त्यरूपमादि-
त्यवर्णंतमसःपुरस्तात्।४।

[4] سری کرشن مہاراج فرماتے ہین کہ ای ارجن یہ جو بیراٹ روپ ہی اسکو ایک درخت تصور کر لیا گیا ہی یعنے اسکا سر ہی اور تینون لوک اسکے پورے ہین [illegible] اور بید مقدس اسکے پتے ہین جو کہ [illegible] جاتے ہین اسیطرح بید بھی [illegible] ہین [illegible]

जो شخص پتون کو جاودانی سمجھتا ہے وہ غلطی مین ہے اور جو شخص اُسکو فانی مانتا ہے وہ شخص البتہ بیدانت کا مطلب پاتا ہے پس جس شخص نے یہ جانا اُسی نے پرماتما کو پہچانا۔

ऊ र्ध्व मूल मध: शाख मश्व त्थं- प्राहुरव्ययम् छन्दांसि यस्य पर्णा- नि यस्तं वेद सवेदवित् । ५।

سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہین کہ اے ارجن تمام خلقت کے انتر کا انترجامی مین ہون اسیلیے مین نے سب کے ہردے مین اپنی سکونت اختیار کی ہے بید مقدس بھی مجھی کو بھاتے ہین کیونکہ اُسکا اصول مین ہون اور ست روپ مین ہون۔

सर्वस्य चाहं हृदि संनिविष्टो मत्तः स्मृ- ति र्ज्ञानम पोहनं च वेदै श्व सर्वैरह मे- वं वेद्यो वेदान्त कृद्वेद विदेव चाहं । ६।

سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہین کہ اے ارجن تو میرا ماننے والا ہے اور میرا بھگت ہے مجھکو پہچاننے والا ہے مجھی کو پوجتا ہے مجھی کو متھا ٹیکتا ہے اور مجھی کو ہر جگہ حاضر و ناظر دیکھتا ہے اسیلیے تجھ سے کہتا ہون کہ میرے ساتھ رہو اور مجھی سے امید رکھو۔

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु मा मेवैस स्य युक्तैव मात्मानं मत्परायणः । ७।

سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہین کہ اے ارجن سوا میرے کوئی دوسرا نہین ہے نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔

جملہ

اِن سبت اشلوکون کا ارتھ یعنے مطلب سری ستگورو مہاراج نے اپنے والدین کو سنایا تو والدین ستگورو مہاراج کے متحیر و تعجب مین ہو گئے اور کہنے لگے کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ تم ایسے اشلوک کسکے سامنے پڑھتے ہو یہان تو کوئی اِسکا سننے والا بھی نہین ہے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر آنکھین موندو تو تم کو سُننے والے بھی دکھائی دیوین اِن آنکھون سے اِسکے سننے والے نظر نہین آتے ہین یہ سنکر والدین ستگورو مہاراج نے آنکھین بند کرلین تو دیکھا کہ تمام دیوتا اِندر سے لیکر برہما بشن مہیشر سب ہاتھ جوڑے بیٹھے ہین اور دھیان لگائے ستگورو مہاراج کی زبان مبارک سے سبت اشلوکون کی گیتا سن رہے ہین اتنے مین اِندر نے دیوتون سے کہا کہ یہ دونون شخص سری گورو نانک جی صاحب کے ماتا پتا ہین اِنکو اپنی رتھ پر چڑھاکر سُرگ لوک لیجاؤ اور بہت اچھی طرح سے اِنکی خدمت کرنا یہ سُنتے ہی ستگورو مہاراج کے والدین کو چند دیوتا سُرگ لوک لے گئے اور بہت ہی خدمت کی یہانتک کہ بارہ برس تک ستگورو مہاراج کے والدین نے سُرگ لوک مین آرام فرمایا ایک دن ستگورو مہاراج کے والدین نے اُن دیوتون سے کہا کہ ہمکو مرت لوک مین گورو نانک جی صاحب جہان پر ہین پہونچا دو چنانچہ دیوتون نے یہ کہتے ہی ستگورو مہاراج کے والدین کو ستگورو مہاراج کے پاس لاکر بٹھا دیا اُسوقت ستگورو مہاراج نے والدین سے کہا کہ آنکھین کھولو یہ سُنتے ہی اُن دونون نے آنکھین کھولدین تو دیکھا کہ ستگورو مہاراج اُنھین اشلوکون کا مطلب بیان فرمارہے ہین بلکہ ان سات اشلوک کے ایک ہی اشلوک کا مطلب ابھی ختم نہین ہوا یہ کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج کے والدین نے دریافت کیا کہ اے نانک جی بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہم لوگ بارہ برس تک سُرگ لوک مین رہکر واپس آئے لیکن تم ابھی ان ساتون اشلوکون کا ارتھ بیان کر رہے ہو یہ نہایت حیرت کا مقام ہے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ مہاراج کی مایا کا [illegible] نہین ہے اور اُسکی مایا مین کچھ تعجب نہ ہونا چاہئے کیونکہ دیکھو ایک گھڑی کے حساب مین ہر ایک آدمی کو جس سے [illegible]

ستگورو مہاراج کے والدین نے کہا کہ کیا ہمنے یہ خواب دیکھا تھا ہرگز نہین ہرگز نہین بلکہ ہوش و حواس کے ساتھ بارہ برس تک ہم لوگون نے سُرگ لوک مین باس کیا ہی اور بعد بارہ برس کے تمھارے پاس واپس آئے ہین یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ دنیا مثل ایک خواب و خیال کے ہی اور ہم اور تم مثل ایک خواب کے ہین اور حالت خواب مین گیان کہان بس بغیر گیان کی سب خواب کی ایسی حالت ہی بس بہتر ہی کہ آپ لوگ مہاراج کا نام جپیئے اور سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کیجیے تب البتہ اسکی کیفیت کھلیگی۔

جب ستگورو مہاراج کی عمر چار سال کی ہوئی تو لڑکو نکے ساتھ کھیلنے لگے اور انکے بیچ مین بیٹھکر انکو برہمہ گیان کی ہدایت اور رہنمائی کرنے لگے جو لوگ ہوشیار تھے اور اُسوقت ہوکر وہان نکلے ستگورو مہاراج کی تقریر برہمہ گیان کی سُنکر کہنے لگے کہ ہو نہ ہو یہ شخص ضرور ہی پرمیشر کا سروپ ہی ہی کیونکہ ابھی اس سن مین ایسی گیان کی باتین کرتا ہی۔

ستگورو مہاراج اُس عمر لڑکپن ہی مین کھیلتے وقت اگر کوئی سادھو و سنت نظر آجاتا تھا تو کھیل کود کو چھوڑکر اور ہم جلیسون سے منھ موڑکر سادھو خواہ سنت کے ساتھ ہوکر اُسکو اپنے گھر لاتے تھے اور اپنے والدین سے اُسکے کھلانے پلانے کی بابت سخت تاکید کرتے تھے اور خود باوجود صغیرسنی کے اُسکی خدمت گذاری مین لگے رہتے تھے۔

ستگورو مہاراج کے گھر مین ستگورو مہاراج کی تاریخ پیدایش سے روز بروز دولت کی ترقی ہونے لگی۔

ستگورو مہاراج کا یہ قاعدہ تھا کہ جو کچھ والدین سے پایا کرتے تھے باہر لیجا کر لوگون کو بانٹ دیا کرتے تھے ایسے فضول اخراجات و تصرفات سے کالو رام جی نے ایک دن پنڈت ہردیال صاحب سے جاکر کہا کہ پنڈت جی صاحب آپ کا تو قول تھا کہ اس لڑکے کے سر پر چھتر پھریگا اب تو برعکس اُسکے گھر کی دولت بھی یہ لڑکا گنواتا ہی پنڈت ہردیال جی نے سُنکر جواب دیا کہ ای کالو رام جی جب وہ دن و وقت آویگا تو آپ منھ سے بھی نہ بولیے گا کالو رام جی یہ بات سُنکر پلٹ آئے اور خاموش ہوکر بیٹھ رہے۔

	آگے ساکھی گوپال پنڈت کے ساتھ ہوئی نمبر ۲	

جب ستگورو مہاراج کی عمر پانچ برس کی ہوئی تو والدین نے صلاح کی کہ اب انکو کچھ تعلیم کی طرف رجوع کرنا چاہیے چنانچہ اُس مقام پر ایک شخص گوپال نامے پنڈت رہتے تھے اور وہ اکثر چھوٹے چھوٹے لڑکون کو پڑھایا کرتے تھے اُنکے پاس پڑھانے کی غرض سے کالو رام جی مع تختی اور قلم و دوات کے ستگورو مہاراج کو لیکر اور ایک تھال مین شکر بھرکر پانچ روپیہ اُسکے اوپر رکھکر گئے پنڈت جی کی خدمت مین پہونچے اتوار کو پہلی تھی اور اچھی صورت نذر ستگورو مہاراج سے دوائی اتفاق سے شکر کا تھال کہ جو وہان پر رکھدیا تھا ڈھلک گیا اور (چاٹریان) کہ جو پنجابی زبان مین طالب علمون کو کہتے ہین اُس تھال ڈھلکے ہوے کو جمع ہوکر کھانے لگے اُسوقت پنڈت جی نے کالو رام جی سے کہا کہ تمھارا لڑکا بڑا بھاگ [illegible] ہوگا کیونکہ شگون اچھا ہوا ہی اس لڑکے سے بہت لوگون کو فیض پہونچیگا۔

بعد اُسکے ستگورو مہاراج کی طرف پنڈت گوپال صاحب متوجہ ہوئے مخاطب ہوکر کہا کہ پڑھو۔

	(واہگورو [illegible])	

ستگورو مہاراج نے پنڈت گوپال سے [illegible] کا مطلب [illegible] ہی بعد [illegible] کہا کہ ای [illegible]

[illegible]

سارو ھا ایک ویسی ہی برھمہ لوک سے وہ سرگ لوک کو آتی ہی جو کوئی اُسکو اُونکار کا نام اُوچارن کراتا ہی تو وہ ویسی خود بھی پوتر ہوتی ہی اور اُس اُچارن کرانے والے کو بھی پوتر کرتی ہی اور جسقدر یہ جسم ہین وہ سب است یعنی فانی ہین صرف ایک واہ گورو کا نام ہی ست ہی اور سب شی فانی ہی ہی ہر شخص کا بیڑا اُسی کی بدولت پار ہوگا۔

ستگورو مہاراج کے کلام سنکر گوپال پنڈت نے کالورام جی سے کہا کہ تمھارا لڑکا بڑا گیان مان ہی تمام سنسار مین یہ شخص نئے سرے شاستر پرگٹ کریگا بلکہ یہ شخص بڑا بھاری مہاپورکھ ہوگا پنڈت جی کے ایسے کلمات سنکر کالورام جی ستگورو مہاراج کو گھر واپس لائے اور اکثر لوگون سے اسکا ذکر کیا تب لوگون نے کالورام جی کو صلاح دی کہ ایک پنڈت یہان (قصبہ تلونڈی) ہی مین (برج ناتھ) نامے رہتے ہین اُنکے پاس اُنکو بیجاؤ کیونکہ وہ نہایت ذی علم اور فہمیدہ آدمی ہین اور سن رسیدہ بھی ہین وہ البتہ اِنکی تعلیم کے لائق ہین چنانچہ کالورام جی ستگورو مہاراج کو ایک دن پنڈت (برج ناتھ) کے پاس لیکر گئے اور اُنسے ستگورو مہاراج کی تعلیم کی بابت کہا پنڈت جی نے کہا کہ کاغذ اور قلم و دوات لاؤ تو مین بارہ کھڑی لکھدون اُنکے کہنے کے موافق کالورام جی نے قلم و دوات و کاغذ و چاول مع دچھنا پنڈت جی کے آگے لاکر رکھدیا چنانچہ پنڈت (برج ناتھ) موصوف نے بارہ کھڑی لکھکر ستگورو مہاراج کی جانب مخاطب ہوکر کہا کہ تونانک جی پڑھو بجواب اُسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای پنڈت جی صاحب تم بھی کچھ پڑھے ہوے پنڈت برج ناتھ مذکور نے کہا کہ مین سب کچھ پڑھا ہون یہ سنکر ستگورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

سری راگ محل

پوڑی اول	پہلا
جال موہ گھس مس کر مت کاغذ کر سار۔	जाल मोह घिस मस कर मत कागज़ करसार
بھاؤ قلم کر چت لکھاری گور پونچھ لکھ بچار۔	भाव क़लम कर चित लिखारी गुरू पूछंहि लिख बिचार
لکھ نام صلاح لکھ لکھ انت نہ پاراوار	लिख नाम सलाह लिख २ न पारा नार
ایک رہاؤ۔	एक रहाव
بابا یہ لیکھا لکھ جان۔	बाबा यह लेखा लिख जान
جتھے لیکھا منگئے تتھی ہووے سچا نشان	जिथे लेखा मंगिये तिथे होवे सच्चा निशान

ارتھ

ستگورو مہاراج پنڈت برج ناتھ سے فرماتے ہین کہ سنو پنڈت جی اِس پورکھ اپار کے اپار ہی جہان ہی ای سوامی جی یہ جو مین نے کہا ہی وہ سچ کا لکھنا پڑھنا ہین یاد رکھئے کہ جو کوئی شخص میرے کہے ہوے کو لکھے یا پڑھیگا یا سُنے یا سُنائیگا وہ شخص ضرور ہی پرم گت کو پائیگا۔

یعنی

جسقدر بابا کا مین کو ... [illegible] ... ہر شخص کو لازم ہی کہ اُسکو گیان کی آگ سے جلا کر گورو کے بچن ہین ... [illegible]

[illegible]

یہی لکھنا اور پڑھنا ہی خلاصہ کلام یہ کہ گوروؤن کے بچنون کو اپنے تختۂ دل پر نقش کالحجر کرنا یعنے پرمیشر کا نام یاد رکھنا یہی لکھنا اور پڑھنا راست ہی کیونکہ اُسکا انت وار پار نہین ہی

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای پنڈت جی صاحب اگر اسطرح کا لکھنا اور پڑھنا آپ جانتے ہون تو آپ بھی لکھیے اور مجھے بھی لکھائیے کیونکہ دھرم راے جی لیکھا یعنے حساب مانگینگے تو جن گورمکھون کے ہاتھ مین اُنکے گوروون کے شبد کا جھنڈا یعنے نشان ہوویگا اُنکو دھرم راے جی بھی نہ ٹھا سکینگے ای پنڈت جی صاحب اگر آپ اسطرح کا لکھنا پڑھنا جانتے ہون تو مجھکو بھی سکھلائیے ورنہ آپ مجھ سے سیکھ لیجیے جس سے آپ کا اُپکار ہوویگا اور آپکے سر سے جم کی پھانسی کٹ جاویگی یاد رکھیے ای پنڈت جی صاحب کہ جس لکھنے پڑھنے سے جنم مرن کی پھانسی کٹ جاتی ہی اگر آپ ایسا لکھنا پڑھنا سیکھینگے تو یہ یقین جانیے کہ تمھارے ہاتھ سچ نام کا نشان ہوویگا اُسوقت دھرم راج بھی حساب نہ طلب کرینگے ای پنڈت جی صاحب تم یقین مانو کہ جو میرن مین تم کو بتاتا ہون وہ سچی درگاہ کا جھنڈا یعنے نشان ہی پس اگر تم پرمیشر کی درگاہ مین صاف ہوا چاہتے ہو تو سچے پرمیشر کا لکھا تم خود سیکھو اور دوسرون کو بھی سکھاؤ یعنے وہی سمرن خود پڑھو اور دوسرونکو بھی پڑھاؤ ای پنڈت جی صاحب جسکی پیشانی پر اسطرح کا لکھنا و پڑھنا لکھا ہوویگا اُسکو پار برہم سچدانند ضرور پراپت ہوگا ورنہ ای پنڈت جی صاحب فضول لکھنے پڑھنے سے پرمیشر نہین پراپت ہوتا ہی فضول تو فضول ہی ہی اصل اصول ہی ہی ای پنڈت جی صاحب پرمیشر کو وہی شخص پراپت ہو سکتا ہی اور یہ بھی یقین رکھو کہ جب پرماتما گورو کی کرپا ہوتی ہی وہی پرمیشر کے نام کی پڑائی جانتا ہی اور وہی آیندہ بھی جانیگا ای پنڈت برج ناتھ جی صاحب بغیر پرمیشر کے نام کے سب پڑھنا پڑھانا محض بیکار ہی۔

جب اسقدر باتین ستگورو مہاراج نے پنڈت برج ناتھ سے کین تب پنڈت موصوف نے جواب دیا کہ ای نانک جی صاحب جس پڑھنے کی آپ اسقدر تعریف کرتے ہین وہ پڑھنا کس قسم کا ہی کہ جسکی وجہ سے محاسبہ دھرم راج سے انسان بری و پاک ہوجاتا ہی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو دیوتا جی چراغ کے کاجل کی روشنائی اور سن کا کاغذ سینٹھے کا قلم بناکر جو لکھتے ہین وہ تو وہی مایا کا جنجال ہی اور اُسکا لکھنا و پڑھنا محض خواب و خیال ہی اے سوامی جی جو سچ کا لکھنا پڑھنا ہی وہ اسطرح پر ہی کہ مایا کو جلاکر اُسکا کاجل بنائے اور دیا کا کاغذ کرکے اُسکے اندر جو ہلا یعنے اعتقاد جسطرح کا ہووے اُسکو قلم سمجھکر اور اپنے ہی دل کو لکھنے والا خیال کرے پس ایسے سامان سے جو لکھے وہ پرمیشر کا نام ہی لکھے کہ جو پار اور بے انت ہی ایسے لکھنے پڑھنے سے تمام بیکار خیالات مٹ جاتے ہین اور اسطرح کے لکھنے پڑھنے والے کے خیالات کو مستقل مزاجی آجاتی ہی بس وہی لوگ گورمکھ کہلاتے ہین اور جو لوگ ایسا لکھنا پڑھنا نہین جانتے ہین وہ منمکھ کہلاتے ہین ای پنڈت برج ناتھ جی صاحب اگر اسطرح کا لکھنا پڑھنا آپ جانتے ہون تو آپ بھی پڑھیے اور ہم کو بھی پڑھائیے اور اگر آپ خود ہی سچ کا لکھنا پڑھنا نہین جانتے ہین تو آپ مجھکو پڑھانے سے معاف کیجیے اسقدر باتین ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنکر پنڈت برج ناتھ جی صاحب نے کہا کہ ای نانک جی صاحب بھلا یہ تو بتلاؤ کہ یہ باتین تمنے کہان سے پائی علاوہ اِسکے ایک امر اور بھی مجھکو دریافت طلب ہی کہ جو لوگ پرمیشر کا نام جپتے ہین اُنکو کیا پھل ملتا ہی۔

ستگورو مہاراج نے جواب دیا۔

پوڑی دوسری

जेथ मिले वडाइयां सद खुशियां सद चाव
तिन मुख टिके निकलदे जिन मन सच्चा नाव
करम मिले तो पाइये नाहीं गली वाद वाव

جتھے ملی وڈیائیان سدا خوشیان سدا چاؤ
[illegible]
کرم ملے تو پائیے ناہین گلین واد واؤ

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ سُنو پنڈت برج ناتھ جی صاحب جس جگہ تمھاری روح جاویگی وہان صرف بھجن ہی کام آویگا جس شخص کا بھجن پورا ہی اُسکو ہمیشہ ہی خوشی ہوتی رہیگی اور جن لوگون نے ایک دل ہوکر پرمیشر کو یاد کیا ہی اُنکو سچی درگاہ مین بڑائیان ملینگی پنڈت برج ناتھ جو محو تھ ستگورو مہاراج کی باتین سُنکر بڑے پس و پیش مین ہوے اور کہنے لگے کہ ای نانک جی صاحب مجھکو ایک بڑا تعجب ہی کہ جو لوگ پرمیشر کا نام لیتے ہین یا نیک راہ چلتے ہین اُنکو تو کوئی جانتا ہی نہین ہی اور بلکہ وہ لوگ روٹیون کے محتاج رہتے ہین اور دنیا کے کچھ عجیب کارخانہ ہین کہ کوئی بادشاہی کرتا ہی اور ہر طرح سے آرام پاتا ہی باوجودیکہ وہ کبھی پرمیشر کا نام تک زبان پر نہین لاتا ہی و نہ پرمیشر کا ذرا بھی خوف کرتا ہی اسکا کیا سبب ہی یہ نیک چال والے آدمی کا یہ حال ہو اور بدکار آدمی ہر ایک امر سے فارغ البال ہو اُنکو کیا پھل ملیگا اور اُنکا کیا نتیجہ ہوگا یہ جواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا جن لوگون کے دلون مین گورو کے نام کی خواہش ہی اُنکو اس لوک مین بھی اور پرلوک مین بھی آرام ہی بلکہ یون سمجھنا چاہیے کہ جنکے پورب جنم کے کرم اچھے ہین اُنھین کو پرمیشر کا نام بھی پراپت ہوویگا اور جن لوگون کے پچھلے جنم کے کرم خراب ہین وہ لوگ یہان پر مثل بانسری کے دل رکھتے ہین کہ ایک سوراخ سے پھونک ماری اور دوسرے سوراخون سے آواز نکل گئی پس ویسے ہی اگیانی لوگ اِس کان سے سنت مہاتماؤنکے بچن امولک سُنکر فوراً ہی بھول جاتے ہین گویا دوسرے کان یعنے سوراخ سے آواز نکال دیتے ہین اُنکو خیال بھی نہین ہوتا ہی کہ کس نے کیا کہا تھا یہ کہکر ستگورو مہاراج نے تیسری پوڑی فرمائی۔

پوڑی تیسری

एक आवै एक जाइये उठ रखये नाव सलार	یک آوین یک جائین اُٹھ رکھیے ناؤ سلار
एक उपाई मंगते एक ना बडे दरबार	یک اُپائی منگتے یکنا بڑے دربار
आगे गया जानिये तिन नामो बेकार	آگے گیا جانیے تن نامی بیکار

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ سُنو پنڈت جی صاحب ایک پرانی آتے ہین اور ایک جاتے ہین اس سنسار کا کارخانہ عجیب طرح کا ہی کہ ایک ساہوکار ہوتا ہی اور ایک بادشاہ اور ایک بھیک مانگتا ہی اور کوئی تو عیش سے بسر کرتا ہی ایک آدمی روتا ہی اور ایک ہنستا ہی اسکا سبب یہی ہی کہ جو بادشاہی کرتے ہین اور اپنی زندگی بہ آرام بسر کرتے ہین لیکن پرمیشر کا نام کبھی نہین لیتے ہین پس ظاہرا تو اُنکی بسر خوب ہی ہوتی ہی لیکن یاد رکھو کہ جیسے دھوبی کپڑے کو پاٹے پر پٹکتا ہی ویسے ہی بادشاہی کرنے والے وبہ آرام بسر کرنے والے بھی پٹکے جاوینگے یا اُنکو جیسے چکی مین دانے پیسے جاتے ہین ویسے ہی وہ لوگ بھی کہ جو پرمیشر کو بھول کر عیش و عشرت مین بسر کرتے ہین اور پرمیشر کو یاد نہین کرتے ہین جمراج کے ہاتھون سے سزا پاوینگے [illegible] لوگ کہ وہ لوگ بسر کرتا ہی ویسے ہی پرماتما کے نام نہ لینے والے بھی پیسے جاوینگے جنھون نے پورب جنم مین دان پن نہین کیا وے لوگ اس جنم مین بھیک مانگتے ہین اور جن لوگون نے پچھلے جنمون مین دان اور پن کیا ہی وے لوگ اس جنم مین ساہوکار [illegible]

[illegible]

یہی لکھنا اور پڑھنا ہی خلاصہ کلام یہ کہ گوروؤن کے بچنون کو اپنے تختۂ دل پر نقش کالحجر کرنا یعنے پرمیشر کا نام یاد رکھنا یہی لکھنا اور پڑھنا راست ہی کیونکہ اُسکا انت وار پار نہین ہی

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای پنڈت جی صاحب اگر اسطرح کا لکھنا اور پڑھنا آپ جانتے ہون تو آپ بھی لکھیے اور مجھے بھی لکھائیے کیونکہ دھرم راے جی لیکھا یعنے حساب مانگینگے تو جن گورمکھون کے ہاتھ مین اُنکے گوروون کے شبد کا جھنڈا یعنے نشان ہوویگا اُنکو دھرم راے جی بھی متھا ٹیکینگے ای پنڈت جی صاحب اگر آپ اسطرح کا لکھنا پڑھنا جانتے ہون تو مجھکو بھی سکھلائیے ورنہ آپ مجھ سے سیکھ لیجیے جس سے آپ کا اُپکار ہوویگا اور آپکے سر سے جم کی پھانسی کٹ جاویگی یاد رکھیے ای پنڈت جی صاحب کہ جس لکھنے پڑھنے سے جنم مرن کی پھانسی کٹ جاتی ہی اگر آپ ایسا لکھنا پڑھنا سیکھینگے تو یہ یقین جانیے کہ تمہارے ہاتھ سچ نام کا نشان ہوویگا اُسوقت دھرم راج بھی حساب نہ طلب کرینگے ای پنڈت جی صاحب تم یقین مانو کہ جو مین تم کو بتاتا ہون وہ سچی درگاہ کا جھنڈا یعنے نشان ہی پس اگر تم پرمیشر کی درگاہ مین صاف ہوا چاہتے ہو تو سچے پرمیشر کا سمرن خود سیکھو اور دوسرون کو بھی سکھاؤ یعنے وہی سمرن خود پڑھو اور دوسرونکو بھی پڑھاؤ ای پنڈت جی صاحب جسکی پیشانی پر اسطرح کا لکھنا و پڑھنا لکھا ہوویگا اُسکو پار برہم سچا نند ضرور پراپت ہوگا و گرنہ ای پنڈت جی صاحب فضول لکھنے پڑھنے سے پرمیشر نہین پراپت ہوتا ہی فضول شے فضول ہی ہی اصل اصول ہی ہی ای پنڈت جی صاحب پرمیشر کو وہی شخص پراپت ہو سکتا ہی اور یہ بھی یقین رکھو کہ جب پر داہ گورو کی کرپا ہوتی ہی وہی پرمیشر کے نام کی طرف لگایا جاتا ہی اور وہی آیندہ بھی جائیگا ای پنڈت برج ناتھ جی صاحب بغیر پرمیشر کے نام کے سب پڑھنا پڑھانا محض بیکار ہی۔

جب اسقدر باتین ستگورو مہاراج نے پنڈت برج ناتھ سے کین تب پنڈت موصوف نے جواب دیا کہ ای نانک جی صاحب جس پڑھنے کی آپ اسقدر تعریف کرتے ہین وہ پڑھنا کس قسم کا ہی کہ جسکی وجہ سے محاسبہ دھرم راج سے انسان بری و پاک ہوجاتا ہی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ سُنو دیوتا جی چراغ کے کاجل کی روشنائی اور سن کا کاغذ سینٹھے کا قلم بناکر جو لکھتے ہین وہ تو وہی مایا کا جنجال ہی اور اُسکا لکھنا و پڑھنا محض خواب و خیال ہی ای دیوتا جی جو سچ کا لکھنا پڑھنا ہی وہ اسطرح پر ہی کہ مایا کو جلاکر اُسکا کاجل بنائے اور دیا کا کاغذ کرے اُسکے اندر جو بھاؤ یعنے اعتقاد جسطرح کا ہووے اُسکو قلم سمجھکر اور اپنے ہی دل کو لکھنے والا خیال کرے پس ایسے سامان سے جو لکھے وہ پرمیشر کا نام ہی لکھے کہ جو پار اور بے انت ہی ایسے لکھنے پڑھنے سے تمام بیکار خیالات مٹ جاتے ہین اور اسطرح کے لکھنے پڑھنے والے کے خیالات کو مستقل مزاجی آجاتی ہی بس ویسے لوگ گورمکھ کہلاتے ہین اور جو لوگ ایسا لکھنا پڑھنا نہین جانتے ہین وہ منمکھی کہلاتے ہین ای پنڈت برج ناتھ جی صاحب اگر اسطرح کا لکھنا پڑھنا آپ جانتے ہون تو آپ بھی پڑھیے اور ہم کو بھی پڑھائیے اور اگر آپ خود ہی سچ کا لکھنا پڑھنا نہین جانتے ہین تو آپ مجھکو پڑھانے سے معاف کیجیے

اسقدر باتین ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنکر پنڈت برج ناتھ جی صاحب نے کہا کہ ای نانک جی صاحب بھلا یہ تو بتلاؤ کہ یہ بات تمنے کہان سے پائی علاوہ اِسکے ایک امر اور بھی مجھکو دریافت طلب ہی کہ جو لوگ پرمیشر کا نام جپتے ہین اُنکو کیا پھل ملتا ہی۔

ستگورو مہاراج نے جواب دیا۔

	پوڑی دوسری	

जेते मिले वडाइयां सद खुशियां सद चाव
तिन मुख टके निकलये जिन मन सच्चा नाव
करमि मिले तो पाइये नाहीं गली वाद वाद

جتنے ملی بڑائیان صدا خوشیان صدا چاؤ

خیال تو مانیئے کہ مین جو ہون اس جسم کا محافظ یعنے نگران ہون اسلیے مجھکو بھی اگر برج ناتھ کہا جاتا ہی تو بجا و سزا ہی ستگورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اتنی دیر تک پنڈت برج ناتھ کے ساتھ گفتگو کیا کیے گو ایک گیان کا اشارہ کیا ۔ نہ پنڈت برج ناتھ کی کیا طاقت تھی کہ گورو نانک جی صاحب کو پڑھاتے جو کہ خود عالم الغیب تھے ۔ بعد اسکے ستگورو مہاراج سے پنڈت برج ناتھ نے پھر کہا کہ نانک جی صاحب اس بارہ کڑی مین لکھدیتا ہون تم پڑھو یہ سنکر ستگورو مہاراج نے راگ آسا مین شبد فرمایا ۔

راگ آسا محل پہلا
نمبر ۱

سسّے سوئی سرشٹ جن ساجی سبنا صاحب ایک بھیا
سیوت جت چت جنکا لاگا آیا تن کا سپھل بھیا

सस्से सोई स्रिष्ट जिन साजी सबना साहब एक भया
सेवत रहे चित जिन का लागा आया तिन का सुफल भया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ جو تمام خلقت کا خالق اور تمام جہان کا رازق ہی جن لوگون نے اسکو سچے اعتقاد سے دل لگاکر یاد کیا ہی اسکا جنم سوپھل ہوگیا اور جو کہ کام ۔ کرودھ ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ اہنکار ۔ مین پھنسے ہین انسے ضرور ہی دھرم راے جی حساب لیوینگے اگر من تو کیون بھولا ہوا ہی یہ جسم انسانی کہ اشرف المخلوقات ہی اسکو کیون رایگان کھوتا ہی اسکو اپنے سچے اعتقاد سے جو لوگ یاد کرتے ہین یاد کرینگے اُن لوگونکو کبھی حساب نہ دینا ہوگا ۔

نمبر ۲

اڑی آد پورکھ ہی داتا آپے سچا سوئی
ان اکھرین جو گورمکھ بوجھے تس سر لیکھ نہ ہوئی

एड़ी आदि पुरुष है दाता आपे सच्चा सोई
इन अक्षर में जे गुरमुख बूझे तिस सिर लेख न होई

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اڑی اکھر آدی پرکھ پرمیشر کی قدرت یعنے شکت ہی اور سب کا وہی داتا ہی جو کہ پرمیشر ہی جو شخص اس طرح کے مطلب سمجھکر اس حرف سے اسکا نام لیگا اور چت لگاکر اسکے نام کو سنیگا اور اس سنے ہوئے کو جپ کریگا اس شخص کو بیشک و شبہہ دھرم راے اس سے لیکھا نہ طلب کرینگے ۔

نمبر ۳

اوڑی اوپمان تاکی کیجے جاکا انت نہ پایا
سیوا کرے سوئی پھل پاوے جنہ سچ کمایا

ऊड़ उपमा ताकी कीजे जाका अंत न पाया
सेवा करे सोई फल पावे जिने सच्च कमाया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اوڑی نام اونکار کا ہی اور اونکار ہی شبد ہی اور اسی شبد سے نرنکار نے تمام سرشٹی رچی ہی اور ان شبدون کا [illegible] ہی [illegible] ہو اسوجہ سے اسکا انت کسی نے نہین پایا اور نہ آیندہ بھی کوئی پاویگا لیس جن لوگون نے سنتون اور مہاتماؤن سے [illegible] [illegible] وہ لوگ اسمین اپنا جنم سوپھل کرتے ہین ۔

نمبر ۴

بیان گیان بوجھے جے کوئی پڑھیا پنڈت سوئی
سرب جہان مین ایکو جانے تان ہون مین کہے نہ کوئی

ज्ञान बूझे जो कोई - पढ़िया पण्डित सोई
सर्ब जियाँ में ऐका जाने - ताहूँ मैं कहे न कोई

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ بیان اچھر سے مراد ہو کہ جو شخص سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کرکے شاستر اور بید و پوران آدک کو سنکر اسپر عمل کرتا ہو اُسی کا پڑھنا لکھنا سچا ہو اور اُسی کے حاصل کرنے سے پنڈت کہلاتا ہو اور جسمین یہ بات نہین ہو اُسکی زندگی مفت رایگان جاتی ہو پس جس شخص نے ایسا پڑھنا پڑھا ہو وہ واقف کلام ربّانی ہو اور جسنے نہین پڑھا وہ غرور سے ابھمانی ہو۔

نمبر ۵

ککّی کیش پنڈر جب ہوئی بن صابون اُجلیان
جم راج کے ہرے آئی مایا کے سنگل بندھ لیا

कक्का केश पुंडर जब होये - बिन साबुन उजलियाँ
यमराज के हेरे आये माया के संगल बिन्ध लिया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ حرف (ک) یعنے کّی سے مراد ہو کہ ان کالے بالون کو صابون سے لاکھون بار کوئی شخص دھوئے تو کیا ممکن ہو کہ کوئی اپنے کالے بالون کو سفید کرلیوے ہرگز نہین ہرگز نہین ہان جو وقت سفیدی کا آویگا تو خود بخود سفید ہوجاوینگے علی ہذا القیاس دنیا کا بھی یہی قاعدہ ہو کہ جہان کہین ایک دو بال سفید ہونے لگے تہان لوگ کہنے لگے کہ اب جوانی چلی اور بڑھاپا آیا جیسے کہ کھیت مین جس وقت بیج بویا گیا اور اُگا اور خوشہ یعنے بالی نکلی اُسوقت سے ظاہر ہوگیا کہ اب بالی پختہ ہوکر تھوڑے دنون مین جاتی رہیگی پس وہی وقت روانگی کا ہوتا ہو یاد رکھنا چاہیے کہ جس شخص نے پرمیشر کا نام لیا اور سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کیا اُسکا منھ نرنکار کے دربار مین اُجلا ہوجاویگا اور اُسکے پچھلے کُل پاپ دور ہوجاوینگے اور جسنے کہ اخیر وقت بھی اپنا کھو دیا تو یقین کرلو کہ جمراج کے دوت فوراً ہی اُسکو پکڑ لیجاوینگے۔

نمبر ۶

کھکّے کھندکار شاہ عالم کر خرید جن خرچ دیا
بندھن جاکے سب جگ باندھیا اور کا نے ناہین حکم پیا

खखे खुन्द कार शाह आलम कर खरीद जिन खर्च दिया
बन्धन जाके सब जग बाँधिया उर काई नाहीं हुकम पया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (کھکّے) اچھر سے مراد ہو کہ وہ رب العالمین اور حاکم الحاکمین تمام خلقت کا جو خالق اور تمام عالم کا [illegible] ہو وہ صرف ایک واہگورو ہی ہو دوسرا کوئی نہین جس نے اپنے نام کی دولت دیکر تمام دنیا کو خرید کر لیا ہو جو لوگ گیان سے [illegible] ہوگے ہین اُن لوگون سے دھرم راج کبھی حساب نہ سمجھینگے اور نہ اُنکے اوپر کوئی دوسرا حکم کرسکتا ہو۔

نمبر ۷

[illegible]
[illegible]

गयो गई [illegible] जिन [illegible] - गोविन्द [illegible]
[illegible]

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ نرنکار نے سب جیون کو اپنے ہاتھ سے خود ہی بنایا ہے لیکن یہ جیو مایا مین پھنس کر مہاراج کو بھول گیا ہے اور بھول ہی نہین گیا بلکہ ابھمان کرنے لگا اور یہ نہین سمجھا کہ جس نے مجھکو بنایا ہے اسی کی تمام برھمانڈ رچی ہوئی ہین پس جس نے بنایا ہے اسکو اختیار انھین بنائی ہوئی چیز کے بگاڑ دینے کا بھی ہے۔

نمبر ۸

گھگھے گھالے سیوک جی گھالے شبد گورو کے لاگ رہے	घघे घाले सेवक जे घाले शब्द गुरू के लाग रहे
برا بھلا جے سم کر جانے اِن بدھ صاحب رمت رہے	बुरा भला जे सम कर जाने इन बिध साहब रमत रहे

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (گھگھے) حرف سے مراد ہے کہ جو کوئی گوروؤن کے شبد مین لپٹ رہا ہے اور سنتون اور مہاتماؤن کی خدمت اور سیوا مین ہمیشہ وقت صرف کرتا ہے اور سوا اُس نرنکار کے دوسرے کو مطلق خیال مین نہین لاتا ہے جو شخص رنج اور خوشی کو یکسان مانتا ہے وہ شخص بیچ کھنڈ مین مہاراج کے حضور ضرور پہونچ جاویگا یقین مانو کہ وہ پرمیشر کے دربار مین جگہ پاویگا۔

نمبر ۹

چچے چار بید جن ساجے چارے کھانی [illegible]	चचे चार बेद जिन साजे चारे खाणी चार जुगा
جگ جگ جوگی کھانی بھوگی پڑھیا پنڈت آپ تھیا	जुग जुग जोगी खाणी भोगी पढ़िया पंडित आप थिया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (چچا) حرف سے مراد ہے کہ جس واہگورو نے تمام جیون کو سمجھنے کے واسطے چارون بید اور چھ شاستر اور اٹھارہ پوران بنایا ہے اور تمام ہی جہان کو بنایا ہے [illegible] کہانی اور چار ہی قسم کی بانی بھی ظاہر کی ہین اور ہر ایک شخص کی رائے اور ہر شخص کی صورت و سیرت جدا گانہ ہی بنایا ہے اور خود آپ ہی نے تمام جگون مین بھوگ کیا ہے اور سب سے علیحدہ بھی رہا ہے بلکہ خود ہی کہین پنڈت ہوکر ہدایت کرتا ہے پس ایسے محسن کی اطاعت سے منہ پھیرنا جائز و روا نہین ہے۔

نمبر ۱۰

[illegible]	[illegible] छाया वरते सब अन्तर तेरा किया भर्म हुआ
بھرم [illegible]	भर्म उपाय भुलायन [illegible] तेरा [illegible]

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (چھچھا) [illegible]

[illegible]

نمبر [illegible]

जजे जान मंगत जिन जांचे लख चौरासी भीख भविया	ججے جان منگت جن جانچے لکھ چوراسی بھیکھ ہو یا
ऐके लेवे ऐके देवे और न दूजा मैं सुनया	ایکو لیوے ایکو دیوے اور نہ دوجا مین سُنیا

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہین کہ (ججا) اچھر کہتا ہے کہ مین تو یہ ہی مانتا ہون کہ مجھکو چوراسی لاکھ جون مین رکھا کرے یا اس سے جب چاہے برآمد کرے کیونکہ تیرے سوا دوسرا نہ کوئی دینے والا ہے اور نہ لینے والا ہے -

نمبر ۱۲

झझा झूर मरो क्यों प्राणी जो कुछ देना मैं दे रहया	جھجھا جھور مرو کیون پرانی جو کچھ دیا سو دے رہیا
दे दे देखे हुक्म चलावे ज्यों जिहाँ का रिज़क पिया	دیدے دیکھے حکم چلائے جیو جہان کا رزق پیا

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہین کہ (جھجھا) حرف کہتا ہے کہ ای پرانیون جھور کیون ہوتے ہو جس مہاراج نے تم کو پیدا کیا ہے اُسی نے تمہارے پیشانی مین بھی لکھدیا ہے کہ تم کو رزق ضرور ہی ملیگا کیونکہ وہ خود ہی دیکھتا ہے اور خود ہی دیتا ہے سب خلقت کا وہی خالق ہے اور تمام سنسار کا وہی رازق ہے اُسکے سوا دوسرا کوئی نہ ہے نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا -

نمبر ۱۳

ञञा नज़र करे जा देखा दूजा कोई नाहीं	ننیے نظر کرے جان دیکھا دوجا کوئی ناہین
ऐके रम रहिया सब ठाईं ऐक बसिया मन माहीं	ایکی رم رہا سب ٹھائین ایک بسیا من ماہین

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہین کہ (ننیے) حرف کہتا ہے کہ جہان دیکھتا ہون سوا سے واہ گورو کے دوسرا کہین نظر نہین آتا ہے اسلیے وہی واہ گورو ہمارے حقیقی معبود کہ جو تمام مقام اور تمام جگہ پر حاضر و موجود ہے اور وہی ہمارے من مین بھی مقیم ہے اسلیے تو اُسی معبود و موجود کا دھیان [illegible]

نمبر [illegible]

टटे टंच करहु क्या प्राणी घड़ी के मोहित को उठ चलना	ٹٹے ٹنچ کرہو کیا پرانی گھڑی کے موہت کو اُٹھ چلنا
जूई जन्म न हारो अपना भाज परो तुम हरि सरना	[illegible]

ارتھ

[illegible] کی شئی اپنے دلون مین کیون رکھتے ہو [illegible]
[illegible] جب تم [illegible]
[illegible]
[illegible]

چھوڑکر سنتون اور مہاتماون کی سرناگت مین جا پڑو کہ جس مین تمھارا کلیان ہو۔

نمبر ۱۵

ठठे ठांड वरती तिन अन्तर हरि चरनी जा का चित लागा	ٹھٹھے ٹھانڈ برتی تن انتر ہر چرنی جاکا چت لاگا۔
चित लागा सोई जन निसतरे तौ प्रशादी सुख पाया	چت لاگا سئی جن نس ترسے تو پرشادی سکھ پایا

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ٹھٹھے) حرف سے مراد ہو کہ جنکے دلون مین سانت آگئی ہو اور انکا دل ستگورو کے شبد مین لگ گیا ہو وہ دل سے آسمین لگے ہوے ہین پس ای بھائیو یقین جانو کہ آنھین کا کلیان اور نستار ہوگا۔

نمبر ۱۶

डडे डढ करो क्या प्रानी जो कुछ होया सो सब चलना	ڈڈے ڈھنڈ کرد کیا پرانی جو کچھ ہویا سو سب چلنا۔
तिसही सरहु तां सुख पावहु सर्व निरन्तर रव रहया	تس ہی سرہو تان سکھ پاوہو سرب نرانتر رو رہیا

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ڈڈا) حرف کہتا ہو کہ اے پرانیون ناحق کو بیکار جھک جھک بک بک مین اپنا وقت ضایع کرتے ہو یہ سنسار سب چلاے مان ہو یعنے فانی ہو صرف ایک (ست نام) کا جو منتر ہو وہی جاودانی ہو سنتون اور مہاتماؤن کی خدمت کرو تو سکھ پاؤ کیونکہ سری واہ گورو جی ہی تمام خلقت کے خالق اور تمام جہان کے رازق ہین آسی کو بخشنے کی طاقت ہو سواے آسکے کوئی دوسرا نہین ہو نہ ہوا نہ ہوگا

نمبر ۱۷

ढढे ढाहि उसारे आपी ज्यों तिस भावे त्यों करे	ڈھڈھے ڈھاے اساری آپے جیون تس بھاوے تیئوہ کرے
कर कर देखे हुकम चलावे तिस निस्तारे जा को नदर करे	کر کر دیکھے حکم چلاوے تس نستاری جا کو نذر کرے۔

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ڈھڈھے) حرف سے اشارہ ہو کہ سری واہ گورو ہین سب سامرتھ ہو یعنے جو چاہے گرا دیتا ہو اور بنے کو بگاڑتا ہو غرضکہ آسمین سب طرح کی طاقت ہو کیونکہ وہ خود مختار ہو دونون جہان آسی کا فرمان بردار ہو جس کسی کو کرم اور رحم کی نگاہ سے دیکھتا ہو آسکا نستار ہو جاتا ہو آسی پر بھروسہ کرنا چاہیے اور آسی کے بھجن مین لگا رہنا چاہیے۔

نمبر ۱۸

णाणा रमत रहे घट अन्तर हरि गुण गावे सोई	ڑاڑے رمت رہے گھٹ انتر ہر گن گاوے سوئی
आपे आप बुलाये करतो पुन नरप जन्म न होई	آپے آپ بلاے کرتا پن نرپ جنم نہ ہوئی

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ [illegible] حرف سے مراد ہو کہ سب مین سری واہ گورو (رمتا) ہو اور جو شخص [illegible]
[illegible] مین [illegible] جس کسی کے [illegible] کر [illegible] ہو آسکو سادہ اور ست سنگ بھی [illegible] اور جس شخص [illegible]

اور مہاتماؤں کا ست سنگ پراپت ہو گیا پھر اُسکو جانو کہ وہ آواگون سے چھوٹ گیا اور بلکہ وہ چوراسی لاکھ جونون کی سرگردانی اور پریشانی کی گردآوری سے نجات پایا۔

نمبر ۱۹

تتے تارو بھوجل ہویا تاکا انت نہ پایا۔	तता तारू भव जल होया ताका अन्त न पाया
ناتر ناتو لہا ہم بوڈس تار لے ہو تارن رائیا۔	नातर नातुलहा हम बूडत तार लेहु तारनाराया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (تتے) حرف سے مراد ہی کہ اگیان کا بھوجل سمندر بڑا بھاری ہی بلکہ اتھاہ ہی کہ جسکی انتہا ہی نہین ہی اُسکے عبور یعنی پار جانے کے واسطے نہ کوئی کشتی ہی ونہ جہاز ونہ ناو ہی دنہ ڈونگی بغیر سادھو سنگت اور مہاتماؤن کی خدمت کے تمام خلقت ڈوبتی چلی جاتی ہی ہان جنپر سری واہگورو کی کرپا ہو جاتی ہی اُنکو صحبت عارفان خود بخود پراپت ہو جاتی ہی بغیر اُسکی کرپا کے کچھ میسر نہین ہوتا۔

نمبر ۲۰

تھتھے تھان تھننتر سوئی جاکا کیا سب ہویا	थथा थान थनन्तर सोई जाका किया सब हुया
کیا بھرم کیا مایا کہئی جو تس بھاوے سوئی بھلا	क्या भर्म किया माया कहियेज्योतिष भावे सोई भला

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (تھتھا) حرف سے مطلب ہی کہ اندر اور باہر سب مین صرف ایک واہگورو ہی بیاپ رہا ہی کیونکہ اِس خلقت کا خالق اور تمام سنسار کا وہی رازق ہی اور سب کچھ اُسی کے ہاتھ ہی اُسی کی مایا کا جو بھرم ہی وہ محض جھوٹ اور محض بے ثبات ہی جسکے ہردے مین سری واہگورو بس گیا ہی وہی سب مین اور سب سے بہتر ہی اور جس گل مین اُسکی خوشبو نہین وہ کچھ بھی نہین۔

نمبر ۲۱

ددے دوش نہ دیوکسے دوش کرمان آپنیان	ददा दोष न देवु किसे दोष कर्मा आपनिया
جو مین کیا سو مین پایا دوش نہ دیجے اور جان	जो मैं किया सो मैं पाया दोष न दीजै अवर जना

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ددی) حرف سے مراد ہی کہ دوش کسی کو نہ دینا چاہیے کیونکہ جیسے جیسے پچھلے کرم ہونگے اُنکو ویسے ہی اُسکا پھل پراپت ہوگا اور سب سری واہگورو کے جیو ہین اور وہ سب کا حاکم الحاکمین اور سب کا رب العالمین ہی اُسکے سوا کوئی دوسرا نہ ہی اور نہ آیندہ ہوگا اور نہ تھا ہی ہر مقام پر وہ معبود موجود ہی۔

نمبر ۲۲

دھدے دھار کلا جن چھوڑی ہر چیزی جن رنگ کیا	धधै धार कला जिन छोडी हर चीजी जिन रंग किया
[illegible]	तिस दा दिया सभनी लीता करमी करमी हुकम पिया

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہین کہ (ددھ) حرف سے مراد ہی کہ سری واہ گورو نے اپنی قدرت [illegible] ایک کلا لیکے تماشا دکھایا ہی اور یہ سب جیو جنت جو پیدا کیا ہی وہ بھی ایک معجزہ دکھایا ہی پس جس شخص کے چیتے کرم ایسے پاپ روپ جیسے ہونگے اسکو ستگور و مہاراج سزا و جزا دیتے ہین قصہ مختصر ہر بشر اپنے کرمون کا پھل پاتا ہی۔

نمبر ۲۳

ننے ناہ بھوگ نت بھوگے نا ڈیٹھے نا سمبلیا
لگی ہون سوہاگن بھین کنت نہ کبہون مین ملیا

नने नाह भोग नित भोगे नाडिठेना सन मिलया
गली हूं सोहागिन बहिणा कंथ न कबहूं मैं मिलया

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہین کہ (ننا) حرف سے مراد ہی کہ جو واہ گورو سب کا مالک ہو وہی سب مین بھوگتا ہی اور سب کا وہی دیکھنے والا ہی سواے اسکے کوئی دوسرا نہین دیکھ سکتا ہی۔

نمبر ۲۴

پپے پادشاہ پرمیشر دیکھن کو پرپنچ کیا
دیکھے بوجھے سب کچھ جانے انتر باہر رم رہیا

पपे पादशाह परमेश्वर देखन को परपंच किया
देखे बूझे सब कुछ जाने अन्तर बाहर रम रहया

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہین کہ (پپے) حرف سے مراد ہی کہ سب کا بادشاہ صرف ایک واہ گورو ہی ہی اسی نے اپنی مایا کی لیلا سے اس سنسار کے دیکھنے کے واسطے اپنا ایک کرشمہ بنا رکھا ہی اور اس کرشمہ کو خود ہی دیکھتا ہی اور سب کا انترجامی وہی ہی کیونکہ وہ سب مین رما ہی اور سرب شکتمان ہی اور سرب بیاپی ہی۔

نمبر ۲۵

پھپھے پھاہی سب جگ پھاتا جم کے سنگل بندھ لیا
گور پرشادی سے جن اوبرے جو ہر سرناگت بھج پیا

फफे फाई सब जग फासा जम के सनाल बंध लया
गुर परसादी से जन उबरे जो हर सरणागत भज पया

ارتھ

ستگور و مہاراج فرماتے ہین کہ (پھپھے) حرف سے مراد ہی کہ سارا جگت مایا کی پھانسی مین پھنس گیا ہی اسوجہ سے جم کے سنگل کے ساتھ بندھے ہوے ہین ست گورو کی کرپا سے اس سنگل سے چھوٹ سکتے ہین بچ سکتے اور کوئی تدبیر نہین ہی جنھون نے ستگورو کا آسرا [illegible] پایا ہی وے لوگ اس جال و پھانسی سے چھوٹے

نمبر [illegible]

[illegible]

[illegible]

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ببے) حرف سے مراد ہے کہ واہ گورو نے مایا کے ذریعہ سے چارون جگون یعنے۔ ستّ جگ۔ ترتیا۔ دواپر۔ کلجگ۔ کی چوپٹر بنائی اور چوراسی لاکھ جون کو اُس چوپٹر کے خانہ قرار دیے اور خود ہی چوپٹر کھیلنے لگا پس جس طرح سے چوپٹر کی جو گوٹ پخت ہو جاتی ہے اُسکا سر نیچا ہو جاتا ہے اور جبتک گوٹ کچی رہتی ہے اُسکا سر اونچا ہی رہتا ہے اُسیطرح گورمکھ لوگ بھی اپنا سر نیچا کر لیتے ہین پس اُسی پختہ چوپٹر کی گوٹ کے مانند ہو جاتے ہین اُنھین لوگون کا جنم مرن بھی چھوٹ جاتا ہے اور منمکھ لوگ اُسی کچی گوٹ کی طرح مایا کی چوپٹر کے خانہ مین اپنا سر اونچا کیے ہوے چوراسی لاکھ جونون مین پھرا کرتے ہین اور جبتک ستگورو کے سرن مین نہ جاوینگے کبھی آرام نہ پاوینگے نہین معلوم کب سے پھرتے ہین اور کب تک پھرینگے۔

نمبر ۲۷

ببّے [illegible] سو پھل پاوے گورپرشادی جن کو بھو پیا
من مکھ پھرے نہ چیتے موڑھے لکھ چوراسی پھیر پیا

भभे भालह सो फल पावै गुरु परशादी जन को भेपया
मनमुख फिरे न चेतै मूढे लख चौरासी फेर पया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ببے) اچھر کہتا ہے کہ جو لوگ ستگورو کو سچّے اعتقاد سے مانتے ہین اُنکو گیان اور نام کے جسقدر پھل ہین سب پراپت ہو جاتے ہین اور سنساری مایا کی باتین اُنسے چھوٹ جاتی ہین اور جو مورکھ گورون کے شبد پر اعتقاد نہین جانتے ہین اور جو کچھ اُنکے جی مین آتا ہے کرتے ہین وے لوگ منمکھ کہلاتے ہین اور وے لوگ چوراسی جونون مین پھرا کرتے ہین۔

نمبر ۲۸

ممّی موہ مرن مدھسودن مرن بھیا تب چیتویا
کایا بھیتر اور پڑھیا ممّا اکھر وسریا

ममे मोह मरन मधसूदन मरणा भया तब चेतविया।
काया भीतर उर्ध पढ़ुया ममा [illegible] वीसरया-

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ممّا) اچھر سے مراد ہے کہ جو کوئی اپنے من کو مارتے ہین وے مدھسودن [illegible] ہو جاتے ہین مایا اور [illegible] شخص اچھی طرح سے دل سے ستگورو مہاراج کے چرنون مین رجوع نہین کرتا ہے وہ شخص انجام کو پچھتاتا ہے

نمبر ۲۹

یے جنم نہ ہووے کبہون جے کر سچ پچھانے
گورمکھ [illegible]

[illegible] जनम न होवै कबहूं जे कर सच पिछानै
गुरमुख [illegible] गुरु मुख बूझै गुरु मुख एको जानै

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (یے) حرف سے مراد ہے کہ جو شخص تمام خواہشون کو مار کر اپنی زندگی مین گورون کے شبد کو مانتے ہین [illegible]

[illegible]

[illegible] چھوٹ جاتے ہین

نمبر ۳۰

رارٰی رو رہیا سب انتر جیتے کیے جنتا	रारे रव रहया सब अन्तर जेते किये जनता
جنت اُپاے دھندے سب لاے کرم ہوے تن نام لیا	जन्त उपाय धन्धे सब लाये कर्म हुऐ तिन नाम लिया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہیں کہ (رارٰی) اچھر سے مراد ہی کہ جسقدر جیو وجنت اِس سنسار میں ہیں اُنمین وہ نرنکار رما ہوا ہی لیکن تا وقتیکہ محنت شاقہ نہ کیجاوے کسی طرح سے وہ ہاتھ نہ آوے جیسے کہ دہی سے گھی بغیر محنت نہین نکلتا ہی ویسے ہی بغیر کنوان وتالاب کھودے ہوے پانی ہاتھ نہیں آتا ہی بس اسیطرح سنتون اور مہاتماؤن کے بغیر خدمت وسیوا وست سنگ کے اور ستگورو کے بچنون کو چے بغیر کسی سِکھ کو سانت و استقلال نہین آتا ہی اور ہرگز ہرگز اُن سکھون کے دلون سے دو اتیا نہین جاتی ہی۔

نمبر ۳۱

للی لاے دھندے جن چھوڈی میٹھا مایا موہ کیا	लल्ले लाय धन्धे जिन छोडे मीठा माया मोह किया
کھانا پینا سم کر سنا بھانے تاکے حکم پیا	खाना पीना सम कर सहना भाने तांके हुक्म पया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہیں کہ (للا) حرف سے مراد ہی کہ تمام خلقت کو مہاراج نے مایا وموہ کی دھندے مین ایسا لپٹا رکھا ہی کہ جسطرح مکھی شہد مین اُسکی مٹھاس کی وجہ سے لپٹی رہتی ہی ویسے ہی انسان بھی مایا اور موہ کی خواہش مین پھنسے ہوے ہین اب بجز مہاراج کی کرپا کے اور سنتون اور مہاتماؤن کے ست سنگ کے ہرگز ہرگز نہین چھوٹ سکتا ہی اُسکی محبت کو چھوڑنا ایک امر محال ہی گو کہ یہ جی کا جنجال ہی لیکن اِس سے منھ کا موڑنا انسان کے لیے چوراسی لاکھ جونون سے فارغ البالی ہی۔

نمبر ۳۲

ووے واسدیو پرمیشر دیکھن کو جن ویس کیا	ववे वासदेव परमेश्वर देखन को जिन वेष किया
دیکھے چاکھے سب کچھ جانے انتر باہر رم رہیا	देखे चाखे सब कुछ जाने अन्तर बाहर रम रहया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ووی) حرف سے مقصد ہی کہ واسدیو جو پرمیشر ہی اُسی نے جگت کے کوتک لینے کھیل دیکھنے کیواسطے ستگورو کا روپ دھارن کیا ہی اور تمام خلقت کو ست کا پرکاش ہوکر دیکھتا ہی اسوجہ سے جو لوگ اُسکا حکم صحیح کرکے مانتے ہین صرف اُسی ایک اونکار کو نرنکار مانتے ہین اِس خلقت کا اُسی کو خالق جانتے ہین وے گورمکھ سچ جو ہین۔

نمبر ۳۳

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ٹراڑی) اچھر سے مراد ہی کہ ای بہائیون آپس مین ٹراڑ وجھگڑا و فساد کیون کرتے ہو جو کچھ مہاراج کا حکم ہی اُسی کی تعمیل کرنی چاہیے اور جو لوگ اُسکا حکم مانتے ہین اُنپر مین قربان ہوتا ہون۔

نمبر ۳۴

ہاہا ہوڑ نہ کوئی داتا جیون اُپاے جن رزق دیا	हाहा होड न करये दाता जियोंउपाये जिन रिज़क दिया
ہرنام دھیاؤ ہرنام سماؤ آندن لاہا ہرنام لیا	हर नाम ध्या वहु हरनाम समावहु अनदिन लाहा हरनाम लिया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ہاہا) حرف سے مراد ہی کہ جو خالق اِس خلقت کا پیدا کنندہ ہی وہی تمام جزو کل کا رزق دہندہ ہی ویسے ہی ستگورو نے جسپر کرپا کرکے گورمنتر دیا ہی وہی گیان کا داتا ہی سواے ستگورو کے اور کوئی گیان کا دینے والا نہین ہی بس تمام جزو کل کو اُنکے کرمون کے موافق رزق پہونچا کر ہر ہر طرح کی پرورش کرتا ہی سواے اُسکے نہ کوئی ہوا ہی و نہ ہوگا۔

نمبر ۳۵

ایڑی آپ کرے جن چھوڑی جو کچھ کرنا سو کر رہیا	ऐड़ी आप करे जिन छोडे जो कुछ करना सो कार रहया
کرے کراے سب کچھ جانے نانک شاعر یون کہیا	करे कराये सब कुछ जाने नानिक शायर यों क हया

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ (ایڑی) حرف سے اشارہ ہی کہ جس واہگورو نے اِس سرشٹی کو رچا یعنے پیدا کیا ہی جو کچھ اُسکو کرنا منظور تھا وہ کرچکا اور اب بھی جو کچھ چاہیگا وہ کریگا غرضیکہ اُسکو سب طرح کی طاقت و سامرتھ ہی اور مین تو صرف اُسکا کہنے والا ہون جا سے مجھکو شاعر کہو یا کبیشر۔

یہ کہکر ستگورو مہاراج نے پھر فرمایا کہ ای پنڈت برجناتھ جی صاحب مین تمکو مہاراج کا مہاتم سناتا ہون خیال کرکے اور کان دھر کے سُنیے - دہندکی بدیا کو چھوڑ دیجیے یہ جو بدیا لوگون کے پڑھانے کے واسطے تمنے سیکھی ہی وہ تمام دہندجون کی جڑ ہی اور جو بدیا پورب جنم کے واسطے سیکھی ہی وہی بدیا اور اُسکی کمائی بندھن کے کھولنے کی کنجی ہی ورنہ اِسی دھندھی مین ہمیشہ ہی بندہی رہیگا۔

جب اتنا بچن ستگورو مہاراج نے فرمایا اور پنڈت برجناتھ کو تمام پینتیس اچھرون کا ارتھ یعنے مطلب اپنی زبان فیض ترجمان سے مشرح کہہ سنایا پنڈت موصوف کو سنتے ہی گیان آیا اور ان کا نورام جی صاحب سے کہا کہ اِنکا نورام جی اِس زمانہ کلجگ مین چارون بیدون کی تہ پالنگ ہوگی تھی اِسلیے یہ اوتار دھورپ دھارن کرکے نرنکار نے تمہارے گھر مین اوتار لیا ہی غرضکہ اپنا سروپ اِنکے روپ مین چھپایا ہی

بعد اِسکے پنڈت برجناتھ کو ایسا گیان ہوگیا کہ دنیا کی بیکار یا سے اپنا دل پھیر کر پرمیشر کی طرف رجوع کیا اور سواے عبادت و ریاضت کے جنگل کو چلا گیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کو پرمیشر کے نام کے چرچا کا شوق تھا کہ کھانا کھانے گھر مین نہین آتے تھے تو مہاراج کالو رام جی تلاش کرکے آپ کے لیے کھانا وغیرہ وہین پہونچایا کرتے تھے اُسپر بھی آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ اگر بھوجن کے وقت کوئی سادھو یا فقیر آجاتا تھا یا کہین آپ سُن پاتے تھے کہ سادھو مقیم ہے تو آپ وہین کھانا پہونچا دیا کرتے تھے اور آپ بھوکھے رہجاتے تھے صرف ست سنگ کی غذا سے آپ جیتے تھے بجز ست سنگ کے اور آپ کو کچھ بھی شوق نہ تھا۔

اب ساکھی مولوی قطب الدین کے ساتھ ہوئی
نمبر ۳

ایک دن راے بولار رئیس قصبہ تلونڈی نے کالو رام جی سے کہا کہ اگر تم گورو نانک جی صاحب کو فارسی علم سکھلاؤ تو بعد ہوشیاری و تحصیل علم کے اِنھین کو کام ریاست کا سپرد کردیا جاوے چنانچہ بموجب ارشاد راے بولار کے گورو نانک جی صاحب کو کالو رام جی نے ایک شخص مسمی مولوی قطب الدین کہ جو اکثر کام معلم گری کا قصبہ تلونڈی مین کیا کرتے تھے اور چھوٹے چھوٹے لڑکون کو تعلیم علم فارسی کی دیا کرتے تھے اُنکے پاس گورو مہاراج کو لیکر گئے اور کہنے لگے کہ اے مولوی صاحب نانک جی بھی آپ کے پاس پڑھنے کی غرض سے حاضر ہوے ہین یہ سُنکر مولوی موصوف نے کہا کہ بہت اچھا یہ لڑکا بھاگمان اور ذہین نظر آتا ہے لیکن روز چہار شنبہ یعنے بدھ کا دن ہے ضرور اُنکو لائیے اور اِس مکتب مین بٹھلائیے۔ اُس دن تو کالو رام جی پلٹ آئے اور صبح اُٹھکر مولوی قطب الدین صاحب کے پاس گورو نانک جی صاحب کو پھر لائے جسوقت ستگورو مہاراج مولوی قطب الدین کے پاس پہونچے باقاعدہ نذر دی اور بیٹھ گئے چنانچہ ایک تختی پر حروف تہجی یعنے از حرف (الف تا آخر یے) لکھدیا اور کہا کہ یہ قاعدہ کے حرف ہین اِنکو یاد کرو یہ سُنکر گورو نانک جی صاحب نے جواب دیا کہ اے مولوی صاحب اِن حرفون کے معنے بھی آپ کو معلوم ہین بجواب اِسکے مولوی صاحب نے کہا کہ ہمکو تو معلوم نہین اگر تمھین کو معلوم ہون تو بیان کرو چنانچہ ستگورو مہاراج نے حروف تہجی کے معنی فرمائے۔

جیسا کہ نقشہ مندرجۂ ذیل سے واضح ہوگا
الف ب یا معنی فرمودہ گورو نانک جی صاحب

حرف	مصرعہ اول مع مصرعہ ثانی	
الف	اللہ کو یاد کر غفلت من ہو بسار	अलिफ - अल्लह को याद कर ग़फ़लत मन हूं बिसार
"	سانس پلٹے نام بن دھرگ جیون سنسار	" सांस पलटे नाम बिन धिग जीवन संसार
ب	بدعت دور کر قدم طریقت راکھ	बे बिद्अत दूर कर क़दम तरीक़त राख
"	سبھنان آگے نیو چل مندا کسے نہ آکھ	" सब हुन आगे नियू चले मंदा कहे न आख
ت	توبہ کر فاجزی [illegible] بے پرواہ	ते [illegible]
"	[illegible]	" [illegible]
ث	[illegible]	थे [illegible]
"	[illegible]	" [illegible]

ج جماعت جمع کر پنج نماز گذار
" بانجھون یاد خدا اسے دے ہوسی بہت خوار
ح حمایت دور کر ساتھ نہ چلے کوے
" عزرائیل فرشتہ مارے بہت بگوے
خ خیانت منع کر قادر نون کر چیت
" یہ سب قدرت نانکا تون کر جانے اینت
د دلالت مسردی آوے اوتھے کم
" بدعملیان نون چھوڑ کر کر یاد ہر دم
ذ ذلیل نہ ہووے تون جے مانیگا فرمان
" سوئی سب پستک کہین سوئی کہے قران
ر ریاضت جو کرے سوئی ہووے شاد
" بانجھون یاد خدائی دے جنم گنوائے باد
ز زیان نہ ہووے جی ہر دم چیت کرے
" بانجھون سائین اپنے جھوٹھے سب بھرے
س سینہ مین سربر حق جو دم دم ہووے یاد
" جو دم خالی جاوے سو کدہی نہ ہوسی شاد
ش شکر کر حق کا جن صحت بدنی دین
" لکھ چوراسی جون کا راجہ انس کین
ص صبر کر چت مین جے پہنچے رزق نصیب
" بھونکھ روگ جی لائیا سوئی حق طبیب
ض ضلالت چھوڑ دے دیکھے رعایت مال
" سب کچھ رب کا جان کے ہر دم رب سنبھال
ط طریقت دڑھ کرو معرفت نون پائی راکھ
" یہ تن تیرا قبر مین ہوسی ڈھیری خاک
ظ ظریف سو جگت مین جو سنگت بھلی کرین
" گر پیران کے آکھے ثابت قدم دھرین
ع عنایت [illegible]

जीम जमायत जमा कर पंज निमाज़ गुज़ार
" बांझों याद ख़ुदाय दे होसी बहुत ख़ुवार
हे हिमायत दूर कर साथ न चले कोय
" इज़राईल फ़िरशता मारे बहुत बिगोय
ख़े ख़्यानत मना कर क़ादर नों कर चेत
" यह सब क़ुदरत नानका तूं कर जाने अनीत
दाल दलालत मसरदी आवे ऊथे काम
" बद अमलयां नों छोड़ कर करो याद हरदम
ज़ाल ज़लील न होवे तूं जे मानेगा फ़रमान
" सोई सब पुस्तक कहें सोई कहे क़ुरान
रे रियाज़त जो करे सोई होवे शाद
" बांझों याद ख़ुदाए दे जन्म गंवाई बाद
ज़े ज़ियान न होवै जे हरदम चेत करै
" बांझों सांई आपने झूठे सब भरे
सीन सीने में सरबर हक़ जो दम २ होवै याद
" जो दम ख़ाली जाय सो सो कधी न होसी शाद
शीन शुक्र कर हक़ का जिन सेहत बदनी दीन
" लख चौरासी जून का राजा मानुष कीन
स्वाद सबर कर चित में जे पहुंचे रिज़क़ नसीब
" भूख रोग जे लाईया सोई हक़ तबीब
ज़्वाद ज़लालत छोड़ दे देखे रियायत माल
" सब कुछ रब का जान के हरदम रब सम्हाल
तो तरीकत दिढ़ करो मार्फ़त नो पाई राख
" यह तन तेरा क़बर में होसी ढेरी ख़ाक
ज़ो ज़रीफ़ सो जगत में जो संगत भली करे
" गुरु पीरां के कहे ते साबित क़दम धरे
ऐन इनायत [illegible] कर दे पीर

,, بانجھوں خدمت ٹہل دے مرسن ہوئی حقیر
غ غنی سوئی بھئے ہردم نام سنبھال
,, بھاجہو سچے نام دے مندا ہوسی حال
ف فارغ ہو دنی سے اپنی نہ کر جان
,, جی جائیگا رب دے نہ ہویگا حیران
ق قناعت پکڑ توں سانس نہ برتھا جائے
,, بدعملاں سنے چھوڑ کے چنگی عمل کمائے
گ گبر یہ من ہے جو اِس نوں بس کرے
,, اوپر راہ حقیقتی سچے قدم دھرے
ل لعنت ہے تنہاں کو جو زکات نہ کدھی دے مال
,, دھکا پیدا رب دا ہوندا سب زوال
م منع ہے خود روے کہے پیر دی چل
,, دان نہ کیتو نانکا نان مایا جاسے چھل
ن نظر کرسے سچ دے دنیا جھوٹی جان
,, جو دنیا نے سچ جانے سو مرو سے ہوئی حیران
و ولی سوئی بھئے جو کردے ست سنگ
,, جوں جوں صاحب چت کرن تیوں تیوں چڑھ دا رنگ
ہ ہردم نوں چت رکھو دم وانہیں بساہ
,, آوے ٹہل [illegible] نہ رہے گمراہ
لا لاف تمار دہ بنا [illegible] ہووے ناہیں کام
,, نانک دم دم یاد کر مرشد پاس سلام
,, [illegible] تکبر [illegible] صاحب پہچان
,, لیکھا دیسی نانکا ہوسی در پروان
ی یقین پریت کرے تا پاوے قبول
,, نانک آکھے [illegible] جاسے رسول

" बाञ्झों ख़िदमत टहल दे मरसन हुई हक़ीर
ग़ैन ग़नी सोई भये हरदम नाम संम्हाल
" भाजहु सचे नाम दे मंदा होसी हाल
फ़े फ़ारग़ हो दुनी से अपनी ना कर जान
" जे जावैगा रब दे ना होवेगा हैरान
क़ाफ़ क़नायत पकड़ तूं सांस न बिर्था जाय
" बद अमलां ने छोड के चंगे अमल कमाय
गाफ़ गबर यह मन है जो इस नों बस करै
" उपर राह हक़ीक़ती सची क़दम धरै
लाम लानत है तिन्हा को जो ज़काल न कधी दे माल
" ध का पैदा रबदा होंदा सब ज़वाल
मीम मना है ख़ुद रवी कहे पीर दे चल
" दान न कीतो नानका मांया जासी छल
नून नज़र करै सच दे दुनया झूठी जान
" जो दुन्या ने सच जान दे सो मर्द होई हैरान
वाव वली सोई भये जे करदे सत संग
" ज्यों२ साहब चित करन त्यों२ चढ़दा रंग
हे हरदम नों चित रख दम दानहिं बेसाह
" आवै टहल न [illegible] गुमराह
ला लाफ़ न मारे बिना गुरां आवे नाहीं काम
" नानक दम२ याद रख मुर्शिद पास सलाम
" छोड तकब्बुर [illegible] रब पिछान
" लिख्या देसी नानका [illegible] दर परवान
ये यक़ीन प्रीत करै तां पावे क़बूल
" नानक [illegible] न पहुंचे जाय रसूल

[illegible]

یقین مانناکہ اسکی کیرتن کاشی بنارس کیا گنگا جمنا کیا بلکہ تمام ہندوون کے معبدگاہ و مسلمانون کی عبادتگاہ بلکہ (مکہ) و مدینہ تک مشہور و معروف ہونگے یہ کہکر کالو رام جی کو مولوی قطب الدین نے اُس روز رخصت کیا۔

دوسرے روز جب پھر گورونانک جی صاحب کو کالو رام جی مولوی قطب الدین کے پاس لے گئے تب مہاراج کے ہم عمر والے لڑکے یہ خبر سنکر کہ گورونانک جی صاحب فارسی علم تحصیل کرنے کے واسطے مولوی قطب الدین کے پاس گئے ہین لڑکے بھی آپہونچے اور پڑھنے لگے گورونانک جی صاحب کا یہ قاعدہ تھا کہ جو مولوی موصوف ایک مرتبہ پڑھا دیا کرتے تھے وہ اُنکو فوراً یاد ہوجایا کرتا تھا اور کبھی نہ بھولتے تھے یہ کیفیت دیکھکر مولوی صاحب نہایت حیرت مین تھے اور لوگون سے کہتے تھے کہ یا الٰہی یہ کیسا شخص ہے اور اسکا کیا قدرتی ذہن ہے کہ چاہے جسقدر علم مشکل ہو باوجودیکہ ابھی یہ لڑکا بہت کم سن ہے مگر نہایت ہی ذہین ہے اور اسکا عجیب حافظہ ہے کہ جو دیدہ و نہ شنیدہ دوسرے لڑکون کو جسقدر برسون کی محنت مین حاصل ہوتا ہے وہ اِس لڑکے کو ایک دفعہ کے بتا دینے مین آجاتا ہے یہ کہکر خدا کا شکر بھیجتا تھا اور کہتا تھا کہ اے خداوند کریم اِس لڑکے پر تیری کمال عنایت ہے کیونکہ بعض لڑکے دس دس برس گذر چکے ہین اور آجتک خط و کتابت بھی نہین کر سکتے اور یہ لڑکا تیری عنایت سے ایک دفعہ کے بتلانے سے یاد کر لیتا ہے۔

اب گورونانک جی صاحب کا یہ دستور ہوا کہ ہندو و مسلمان جس فرقہ و مذہب کا آدمی مہاراج کے پاس آتا تھا اُسکو پرمیشر کی راہ کی ہدایت کرتے تھے اسوجہ سے سب لوگ ستگورو مہاراج کے اوصاف حمیدہ اور واعظ پسندیدہ ہر ایک خرد و کلان کے بر زبان تھا اور تمام لوگون کا یہ امر مسلمہ تھا کہ یہ شخص ضرور ہی پرمیشر کا پیارا ہے اور ستگورو مہاراج کا یہ قاعدہ تھا اپنے واعظ مین ہندوون کے مقابلہ مین بید و شاستر و پوران کا اور مسلمانون کے مقابلہ مین اُنکی حدیث اور قرآن کا حوالہ دیکر سمجھایا کرتے تھے غرضکہ جو شخص جس قسم کا سوال ستگورو مہاراج سے کرتا تھا اُسکو اُسی کے اطمینان کے موافق جواب باصواب دیتے تھے یہانتک کہ ستگورو مہاراج سے جس شخص نے جس زبان مین اگر بات چیت کی اُسکو اُسی زبان مین جواب دیا جبکہ اِسطرح پر کئی مہینے گذر گئے تب ستگورو مہاراج نے تنہائی اختیار کی اب اُنکا کچھ اور ہی رنگ ہوا بیٹھنے نہ آرام سے کام نہ کھانے پینے کا نام نہ کپڑے کی سدھ بدھ نہ آگلے سے سد صرف ایک سکوت کا عالم کہ جس سے تمام خاندان مین تاثم جہان بیٹھے وہین بیٹھے رہے جہان کھڑے ہوئے اُسی جگہ اڑے ہوئے اگر لیٹ گئے تو رات و دن پڑے ہی رہے ستگورو مہاراج کی یہ کیفیت دیکھکر والدین مع جملہ عزیز و اقارب نہایت حیران و پریشان ہوئے کالو رام جی نے ایک دن مولوی قطب الدین کے مکان پر آکے ستگورو مہاراج کی کل کیفیت بیان کی کہ آج دو روز سے لڑکے کا عجیب حال ہو رہا ہے نہ کھانا کھاتا ہے نہ پانی پیتا ہے نہ بولتا ہے وہ ہنستا ہے آج ذرا چلکر آپ بھی دیکھ لیجئے کہ کیا اسرار ہے یہ سنتے ہی مولوی صاحب معاً کالو رام جی کے ساتھ ہوئے اور نانک جی صاحب کے پاس آپہونچے اور اپنے اعتقاد کے موافق ستگورو مہاراج کے اوپر کسی منتر کا دم کرنے لگے بہت تک دم کی لیکن اُنکے منتر نے کچھ بھی اثر نہ دکھایا یہ کیفیت دیکھکر مولوی قطب الدین کے ہوش و حواس جاتے رہے اب [illegible] کی نسبت معلوم کہ گورونانک جی صاحب کو کیا ہو گیا ہے کہ بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے یہ خبر جب مشہور ہوئی عزیز و اقارب دیکھنے [illegible] ستگورو مہاراج کی ایسی حالت دیکھنے سے [illegible] مین تھے کہ بار بار اسکا تجربہ ہو چکا ہے کہ ذہین و ہوشیار لڑکے اچھی طرح سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنے صاحب کیواسطے

کچھ تو لیے یہ سنتے ہی ستگورو مہاراج مولوی قطب الدین کیطرف متوجہ ہوے اور اُٹھ بیٹھے اسوقت مولوی صاحب موصوف نے ستگورو مہاراج سے کہا کہ اے نانک جی صاحب آپ کو آپ کا صاحب بہت ہی پیارا ہے کہ اُسکا واسطہ دیتے ہی آپ بیہوشی سے ہوش مین آ گئے فی الحقیقت آپ خداوند کریم کے بخشے ہوے ہین اور کمال مہربانی اُس خالق کی آپ کے اوپر ہے اب یہ بات آپ ہی خیال کیجیے کہ آپ کے نہ بولنے سے تمام خاندان آپ کا حیران و پریشان ہو رہا ہے اُنکی دلجوئی کے واسطے آپ کو مناسب ہے کہ اپنے عزیزون اور اقاربون سے بات چیت کیجیے تب ستگورو مہاراج نے راگ تلنگ مین ایک شبد فرمایا۔

شعر راگ تلنگ

یک عرض گفتم پیش تو درگوش کن کرتار
حقا کبیر کریم تو بے عیب پروردگار

एक अर्ज़ गुफ़तम पेश तो दर गोश कुन कर्तार
हक़ा कबीर करीम तू बे ऐब परवरदिगार

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے صاحب تیری خدمت مین میری ایک عرض ہے اُسکو توجہ کرکے سُن لیجے تو ہی فعل فاعل مفعول ہے کرن کارن کرتار تو ہی ہے اور یہ بندہ تمام عیبون سے بھرا ہوا ہے بے عیب صرف تیری ذات اے پروردگار ہے اورجسقدر جیو ہین سب کا پیدا کنندہ اور رزق دہندہ تو ہی ہے سواے تیرے دوسرا کوئی نہین ہے نہ ہوا ہے و نہ آیندہ ہوگا۔

جواب مولوی قطب الدین

یہ سُنکر مولوی قطب الدین نے کہا کہ اے نانک جی صاحب تمھارے سکوت سے تمام خاندان پشیمان ہے اس سے بہتر ہے کہ تم اُٹھو منھ ہاتھ دھوو تاکہ سب کو تسلی ہو۔

تب ستگورو مہاراج نے دوسری پوڑی فرمائی شعر

دنیا مقام فانی تحقیق دل دانی
مم سر موے عزرائیل گرفتہ دل ہیچ ندانی

दुनया मुक़ाम फ़ानी तहक़ीक़ दिल दानी
मम सर सुई इज़राईल गिरफ़तह दिल हेच न दानी

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے مولوی صاحب مین کیسکے ساتھ باتین کرون دنیا تو فنا ہی ہوتی جاتی ہے یہ امر تحقیق کرکے مین نے اپنے [illegible] جان لیا ہے کہ جسوقت اس بندہ کا ہاتھ عزرائیل فرشتہ پکڑکر سیچ کھنڈ مین لیجادیگا گو کہ ابھی کسی کو خبر نہین ہے کہ میرا [illegible] عزرائیل کے ہاتھ مین کس واسطے ہوگا اور سیچ کھنڈ مین پہونچنے کے بعد میری کیا حالت ہوگی کیونکہ مرنے کے بعد کی کیفیت تو کسی کو معلوم [illegible]
اے مولوی صاحب میرے سکوت اور میری خاموشی کا باعث صرف اس بات کی وقفیت کا سبب ہے [illegible]
[illegible] اس بات کی فکر [illegible]

جواب مولوی قطب الدین

[illegible]

اِس قابل ہوگی دیکھا جاویگا ہان اُسوقت تمکو اختیار ہوگا کہ جو تمھارے جی مین آوے وہ کرنا تم سے کوئی مزاحم نہ ہوگا کیونکہ وہ عمر تمھاری خودمختاری وآزادی کی ہوگی۔

جواب ستگورو مہاراج

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے مولوی قطب الدین صاحب اگر کوئی کسی کا ملازم ہوا در بالفرض کہ آقا اُسکا کم سن ہو تو تابعدار اُسکی عمر کا خیال کرے کہ یہ بالغ ہوگا تب اسکی اطاعت وتعمیل حکم کرونگا ہرگز نہین ہرگز نہین بلکہ اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری قبل بلوغ کرتا ہے اور اُسی آقا کی خدمت اپنا فرض سمجھتا ہے پس اسیطرح مجھے اپنی کم عمری کا خیال مطلق نہین ہے بلکہ اپنے آقاے نامدار کی خدمت گذاری ہی کا خیال ہر وقت بنا رہتا ہے مدام یہ ڈرا کرتا ہون کہ اگر آقاے نامدار کی خدمت گذاری مین کچھ بھی پہلوتہی ہوئی تو حرام خوری مین شامل ہے۔

جواب مولوی قطب الدین

یہ سُنکر مولوی قطب الدین نے کہا کہ اے گورونانک جی صاحب دراصل یہ آپ کا فرمانا بجا وسزا ہے۔

جواب ستگورو مہاراج

اے مولوی صاحب جسوقت اخیر وقت مین عزرائیل فرشتہ ہاتھ پکڑ کر لیجاتا ہے اُسوقت اِس جیو کا کوئی مددگار ہوتا ہے یا کوئی یار وغمگسار کام آتا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین بغیر پرمیشر کے نام کے اُس جگہ دوسرا کوئی نہین ہے کہ اُسوقت کسی قسم کی مدد کرے یا بُری گت سے بچا دے۔

جواب مولوی قطب الدین

اے گورونانک جی صاحب آپ سچ فرماتے ہین کہ بجز اُسکی ذات کے اور کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ اُسوقت مدد کرے پس جس شخص پر اُسکی مہربانی ہوتی ہے تو اُسی کو اُس مصیبت سے خود ہی بچاتا ہے لیکن اے نانک جی صاحب تمھاری عمر تو ابھی بہت ہی کم سن ہے تم کو ایسے خیال ابھی سے نہ چاہیئین ہان مانا کہ تم پر بیشک خدا کی بڑی عنایت ہے کہ جو اسقدر کم سن مین تمھارے ایسے خیالات ہین کہ جو اسقدر خدا کا خوف دل مین ہوا ہے تمھاری نیک روی تمھاری شاہد ہے کہ تمھاری طبیعت بدی کی طرف جاتی ہی نہین ہے کسی قسم کی برائی تم مین پائی ہی نہین جاتی۔

تب ستگورو مہاراج نے تیسری پوڑی فرمائی

جان پسر پدر برادران کس نیست دستگیر	जान पिसर पिदर बिरादरां कसे नेस्त दस्तगीर
آخر بوقتم کس ندارد چون شود تکبیر	आख़िर बवक़तम कस नदारद चूं शवद तकबीर

دیگر

[illegible] کریم ہی خیال	[illegible] ख़्याल
[illegible] احوال	[illegible] अहवाल

ارتھ

ستگورو [illegible] فرماتے [illegible]

اس بات پر .. [illegible] ہی انجام تو ظاہر ہو نہ کیا سوال ہو

جواب مولوی قطب الدین

اے نانک جی صاحب آپ تو اس صاحب کے ہمیشہ ہی ساتھ رہتے ہیں تم ہیں اور اسمین کچھ فرق نہیں ہی جیسے آفتاب اور اسکی پرچھائین -

جواب ستگورو مہاراج

شعر

بدبخت ہم چو بخیل غافل بے نظر بے باک
نانک بگوید چون ترا تیرے چاکران پا خاک

बदबख़्त हम चुबख़ील ग़ाफ़ल बे नज़र बे बाक
नानक बगोयद तुनतुरा तेरे चाकरां पा ख़ाक

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے مولوی قطب الدین صاحب پرمیشر کا راز جاننا اس بندے کے لیئے آسان نہیں ہی کیونکہ یہ بندہ تو ہر وقت بُرا ہی کرتا رہتا ہی اور اسوجہ سے مدام خواب غفلت مین پڑا ہوا ہی سوا اپنے اور کسی دوسرے کی بابت فکر ہی نہیں ہوتی ہی بلکہ برعکس اُسکے بدی کیطرف مدام خیال رہتا ہی اور اسی غفلت کی وجہ سے پرمیشر سے نڈر اور بیخوف ہوگیا ہی اے مولوی صاحب یہ بندہ ناپاک ایک پتلہ خاک ہی بھلا یہ اُسکے وصف کیا بیان کرسکتا ہی ہان جو لوگ پرمیشر کے خاص بندہ ہین وہ البتہ آٹھ پہر موت کو اپنے سامنے حاضر و ناظر موجود دیکھتے ہین پس جو لوگ ایسے ہین ہین اُنکے پیرون کی خاک ہون اگر وہ بندہ جو کہ آٹھ پہر موت کو اپنے سامنے دیکھتے ہین میرے اوپر مہربان ہوجاوین تو بیشک مین نہال ہوجاؤن لیکن یہ بندہ تو نڈر و بے خطر ہوکر بد افعالیون ہی مین معروف رہتا ہی اسلیئے اسکو ضرور ہی حساب دینا ہوگا گو کہ اپنی غفلت سے یہ سمجھتا ہی کہ ہم سے کوئی محاسبہ ہی نہ لیگا لیکن یہ اُسکی سراسر غفلت و نادانی ہی کہ جسکا انجام و دوام سرگردانی و پریشانی ہی ہان جو لوگ کہ محاسبہ سے پاک ہین وہ البتہ حساب دینے مین بھی بیباک ہین اور میری تو پرمیشر کے حضور یہی عرض ہی کہ تیرے اُن بندونکی مین خاک ہون جو تجھکو آٹھ پہر نہین بھولتے ہین اسوجہ سے سب کی طرف سے میرے دلمین نہایت عجز و انکساری رہا کرتی ہی -

جواب مولوی قطب الدین

اے نانک جی صاحب بیشک آپ اس بار پر رحم سے واصل ہین اور آپ کو اُسکے حسقدر راز ہین کل حاصل ہین کیونکہ آپ اُسکو اپنا خاوندا ٹھو پہر تصور کرتے ہین اسلیئے میری خواہش ہی کہ آپکو اپنا صاحب جانون اور آپ ہی کو اپنا خاوند مانون -

جواب ستگورو مہاراج

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے مولوی قطب الدین آپ بھی اُس صاحب کو کچھ نہ کچھ ضرور یاد کیا کیجئے کہ جسمین آپ کا بھلا ہو اور مین بھی اُسکی درگاہ مین آپکی مدد کرونگا یہ سنتے ہی مولوی قطب الدین فوراً ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر قدمبوس ہوئے اور اجازت لیکر اپنے گھر کو چلے آئے ستگورو مہاراج کے اُپدیش نے مولوی قطب الدین کے دل پر ایسا اثر کیا کہ پرمیشر [illegible] ایسی لو لگا دی کہ پھر [illegible] اسکو کبھی یاد [illegible] آپ [illegible] اسکے اعتبار کی انجام کو ستگورو مہاراج کی کرپا سے [illegible] پرمیشر کی درگاہ مین داخل ہوگیا -

جسوقت ستگورو مہاراج کی عمر نو برس کی ہوئی تو براے اداے مراسم (جگیوپویت) کالورام جی والد ماجد ستگورو مہاراج نے پنڈت ہردیال اپنے کُل پروہت کو بلاکر ساعت گھڑی نچھتر مہورت دکھلاکر کُل سامگری یعنے سامان منگوایا اور تمام اہل برادری وعزیز و اقارب و دوست و آشنا کو نوید بھیجواکر بُلوایا اور تمام برہمنان شہر کو نوید دلوایا غرضکہ جسوقت تمام برادری وغیر برادری جمع ہوئی اور مراسم (جگیوپویت) کرنے کی ودا کی تمام مکان بید بدھ کے ساتھ چوک رچاکر پاک وصاف کیا تمام بیدی کُل کے کھتری بموجب برن چھتری اور تمام پنڈت بید خوانی منتر کے ساتھ گورو مہاراج کو اشنان کرایا چوک پر بٹھایا اُسوقت کی سوبھا کیسکی زبان ہے کہ بیان کرے کیسکے قلم مین طاقت ہے کہ لکھے جسطرح سے چندرمان ستارون کے حلقہ مین خوبصورتی دکھاتا ہے ویسے ہی ستگورو مہاراج اُس جلسہ مین سوبھاے مان تھے پنڈت ہردیال نے چھتری برن کے دہرم کے موافق گورو مہاراج کی (جگیوپویت) کے مراسم ادا کیے اور جو کچھ اُس خاندان کا طریق تھا یعنے کُشٹ کرم بسندھیا و ترپن و شِکھیا و سوتر و دھوتی و جنیئو ۔ مالا و تلک ۔ وہ سب ستگورو مہاراج کو بتایا اور کان مین منتر سُنایا اور گلے مین گورو مہاراج کے (جگیوپویت) پہنایا دہرم کے مراسم نہلائے تب وہ سرب شکت مان مالک زمین و آسمان مکت و بھگت کے داتا یعنے گورو نانک چندر جی صاحب پورن پور کہ بدھاتا نے پنڈت ہردیال جی صاحب کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے مصر جی صاحب ایسے جنیئو کے پہننے سے کیا فضیلت ہوتی ہے اور اسطرح کے جنیو پہننے کا کیا دہرم ہے اور دُنیا کے لوگ ایسے جنیئو کے پہننے والے کو کس خطاب سے پکارتے ہین بالفرض کہ اگر اُسکو کوئی شخص نہ پہنے تو اُسکے لیے لوگ کیا کہتے ہین۔

جواب پنڈت ہردیال جی صاحب

اے نانک جی صاحب اِس سنسار مین جو لوگ اُوتم کُل یعنے شریف خاندان سے ہین اگر وہ لوگ جنیئو نہ پہنے تو (اسدھ) و (اپوتر) یعنے ناپاک سمجھے جاتے ہین اور چوک مین یعنے جگ کی جگہ جانے کے قابل نہین ہوتے ہین یہانتک کہ اُس آدمی کو لوگ اُتم کُل مین شمار نہین کرتے ہین بلکہ اُسکو نیچ یعنے شودر سمجھتے ہین اور وہ لوگ بے دہرم کہے جاتے ہین کیونکہ جبتک اُتم کُل والون کا جگیوپویت نہین ہوتا ہے تب تک وہ شودر ہی سمجھا جاتا ہے اور جسوقت وہ جگ کے ساتھ پوتر یعنے بیدانت کے منترون سے بموجب خاندان ۔ برہمن و چھتری و بیس کو بید کے ساتھ جنیو پہنایا جاتا ہے تو وہ کُل کے مراسم ادا کرنے کے قابل یعنے کرم و دہرم کے لائق ہوتا ہے اور اپنے مَت یعنے مذہب سے واقف ہوجاتا ہے۔

جواب ستگورو مہاراج

ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پنڈت ہردیال جی صاحب ۔ برہمن و چھتری ۔ ہوکر گلے مین جنیئو پہنے اور بُرے کرم کرے تو ایسے جنیئو سے کیا فائدہ ہوگا صرف دُنیا کے واسطے جس شخص نے جنیو پہنا اور جنیئو پہنکر بُرے کرم کیے تو کیا وہ شخص برہمن و چھتری ہی رہا ہرگز نہین بلکہ اُسکو چانڈال کہین تو بجا ہے اور بد افعال کہین تو روا ہے کیونکہ وہ شخص تو ضرور ہی جم راج کے ہاتھ سے سزا پاویگا ایسے جنیئو کے پہننے سے کیا پھل اور کیا [illegible] ظاہر ہے کہ جو شخص پاپ کریگا ضرور ہی نرگ یعنے دوزخ مین جاویگا۔

جب [illegible] ایسی باتین ستگورو مہاراج نے پنڈت ہردیال سے کہین تو اُس جگہ جتنے لوگ بیٹھے تھے سب متحیر ہوگئے اور آپس مین لوگ کہنے لگے کہ [illegible] کا [illegible] بہت ہی کم [illegible] اسکے بہت عجیب ہین کہ ایسی باتین اس عمر مین [illegible] ہردیال نے گورو نانک جی صاحب سے کہا [illegible] کہ [illegible] جنیئو [illegible] ہے [illegible] کا دہرم [illegible]

جواب گورو نانک جی صاحب

اشلوک

دیاکپوہ سنتوکھ سوت جت گانٹھی ست وٹ
यह दया कपोह संतोष सूत जत गांठी सुत वट

یہ جنیؤ جی کا ہی تان پانڈے گھت
यह जनेव ज्या का है तां पांडे घत

دیگر

نا یہ ٹوٹے نا مل لگے نا یہ جلے نا جاے
ना यह टूटै न मल लगै ना यह जलै न जाय

دھن سو مانس نانکا جو گل چلے پاے
धन सो मानुष नानका जे गल चले पाय

ارتھ

سنگورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو پنڈت جی صاحب اِس دیہہ کا دھرم ایسے جنیؤ کے پہننے سے رہتا ہی۔

یعنی

دیا کا کپاس سنتوکھ کا سوت۔ ست کی اینٹھ لگا کر جت کی گرنتھی یعنے گانٹھ دیکر جو شخص جنیؤ پہنے گا تو وہ شخص پانڈے کے خطاب سے منسوب ہوگا پس ای پنڈت ہردیال جی صاحب آپ بھی خیال فرمایئے کہ اِس کپاس کے سوت کو بٹ کر جو لوگ جنیؤ پہنتے ہین ناحق کو اپنا وقت بیفائدہ کھوتے ہین یہ جنیؤ کسی کام کا نہین ہی کیونکہ اِس کپاس کے سوت کو آگ جلا دیتی ہی پانی سے گل جاتا ہی اب فرمایئے کہ ایسا جنیؤ پہننے والا کیا پھل پاتا ہی اور کچھ دن پہننے سے میلا بھی ہوجاتا ہی آخرکار پرانا ہوکر ٹوٹ بھی جاتا ہی اور جو مین نے بیان کیا ہی یعنے۔ دیا و سنتوکھ و جپ اور ست کا جو جنیؤ ہی اُسکی صفت سنیئے کہ برعکس اِسکے وہ جنیؤ کہ جو نہ آگ سے جلے و نہ پانی مین گلے نہ میل لگے نہ پرانا ہوکر ٹوٹے دھن ہین وہ لوگ کہ جنھون نے ایسا جنیؤ پہنا اختیار کیا ہی ای پنڈت جی صاحب اِس کپاس کے سوت کا جنیؤ تو کچھ بھی نہین ہی بلکہ اُسکے آگے اِسکی کچھ بھی حقیقت نہین ہی پس جیسا کہ جنیؤ مین نے تم سے بیان کیا ہی اگر ایسا جنیؤ تمھارے پاس ہو تو بیشک ہمارے گلے مین پہناؤ اور اگر ایسا جنیؤ آپ کے پاس نہین ہی تو ہم کو اِس کپاس کے سوت کا جنیؤ نہ پہنایئے۔

جواب پنڈت ہردیال صاحب

ای نانک جی صاحب جیسا کہ آپ کہتے ہین ایسا جنیؤ تو بیشک میرے پاس نہین ہی مگر اِس سنسار مین ہمیشہ سے ایسا ہی جنیؤ ہوتا چلا آیا ہی۔

جواب گورو نانک جی صاحب

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای پنڈت جی صاحب یہ جنیؤ تو یہین رہجاویگا پرلوک تو ساتھ نہ جاویگا پھر ایسے جنیؤ کے پہننے سے [illegible]

جواب پنڈت ہردیال جی صاحب

ای نانک جی صاحب [illegible] سچ ہی لیکن اِس جنیؤ کو [illegible] نے بھی پہنا ہی [illegible] اور اسوقت تک اِس [illegible] کا رواج ویسا ہی چلا آیا ہی [illegible] دھرم کو آپ [illegible] کرتے ہین۔

جواب گورونانک جی صاحب

اشلوک

جو گل [illegible] پاے
[illegible]

سکھان کن چڑھائیان گوُر برہمن پیا	सिखां किन चढायां गुरु ब्रह्मण पिया
اوہ موُا اوہ جھڑ پیا وے لگا گیا	वह मुआ वह झड़ पयावे लगा गया

اشلوک محل پہلا

لکھ چوریان لکھ جاریان لکھ کوڑیان لکھ گال	लख चोरयां लख जारयां लख कोरयां लख गाल
لکھ ٹھگیان پہنامیان رات دنس جی نال	लख ठगयां पहना मयां रात दिनस जिया नाल ॥

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنئیے پنڈت ہردیال جی صاحب یہ باتین تو سب کہانی وقصہ ہین اب آپ فرض کیجیے کہ کسی شخص نے خود ہی تو جوکا لگایا اور خود ہی اُسمین جا بیٹھا پس ایسی ہی کسی نے کسی شخص کو گورو کرکے یقین کیا کہ مین اِسکا چیلہ ہون گوُرو نے اُس کفن کو جنیئو پہنایا پس اُسی وقت سے اُس شخص نے جنیئو نبھانے والے کو گورو کہنا شروع کیا اب یہ مقام غور کا ہی کہ جس برہمن نے اُس شخص کو جنئو نبھایا تھا وہ مرگیا یا آنکہ وہ شخص کہ جسکو جنیئو پہنایا گیا تھا وہ ہی مرگیا اور بعد مرنے کے اُسکو لوگون نے جلا دیا تو ضرور ہی کہ وہ جنیئو بھی اُسکے نکلے کا اُسکی نعش کے ساتھ ہی جل جائیگا پس ایسے جنیئو پہننے سے کیا فائدہ ہی ہر انسان کو لازم وواجب ہی کہ ایسا جنیئو پہننے کہ جو پرمیشر کی درگاہ مین بھی کام آوے اور یہ امر تو ظاہر ہی کہ دُنیا کے کام دنیا ہی مین رہینگے اور دنیا مین جو باتین ہین سب دنیا ہی کے واسطے ہین اے پنڈت جی صاحب یاد رکھیے کہ دُنیا کی زیبایش کی باتین پرمیشر کی درگاہ مین کچھ کام نہین آتی ہین اور پرمیشر کی درگاہ کی باتین گو کہ اچھی نہین بھاتی ہین لیکن آخرکار اُسکے دربار مین وہے کام آتی ہین اسیلئے پرمیشر کا حکم ماننا فرض ہی اب ستگورو مہاراج بہت تسلی کے ساتھ فرماتے ہین کہ اے پنڈت جی صاحب آپ مجھکو سنساری یعنے دُنیا دی معاملہ مین کیون لگاتے ہین وہ ہمارا کام نہیں ہی۔

پس جس وقت ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ باتین لوگون نے سُنین سب کو ایک حیرت سی چھاگئی اور واہ واہ کہکر سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوگئے اور آپس مین کہنے لگے کہ اے پرمیشر اتنے کم سن لڑکے پر آپ نے ایسی کرپا کی ہی کہ جو بیان سے باہر ہی۔

گذارش پنڈت ہردیال جی صاحب

اے نانک جی صاحب آپ کے پتا کالو رام جی نے آپ کے مراسم جنیئو کے واسطے بہت کچھ خرچ کرکے سامان منگوایا ہی اور تمام عزیز واقارب کو بلوایا ہی اور جملہ عزیزان واقربان تکلیف گوارا کرکے تشریف لائے ہین اُنکے ساتھ اور لوگ بھی آئے ہین آپ کے والد ماجد نے بڑی خوشی سے اُنکی خدمت کی ہی ہر ایک کو اُنکے رشتہ کے موافق نذر ونیاز وغیرہ بھی دی ہی پس اگر آپ نے جنیئو نہ پہنا تو وہ سب سامان خراب ہوجاویگا ہر ایک شخص ناخوش ہوکر اپنے گھر کو واپس چلا جاویگا اور پھر کبھی آپ کے یہان نہ آویگا کھانے پینے کا سامان جو کچھ تیار ہی وہ بھی بیکار جاویگا [illegible] سب لوگ [illegible] بدنامی کا باعث ہوگا آیندہ آپ کی جیسی مرضی ہو وہ کیجیے۔

اب ستگورو مہاراج نے دوسرا اشلوک فرمایا

[illegible]	[illegible] कथा हो [illegible] वटे आव ॥
[illegible]	कहु [illegible] [illegible]

[illegible]

होय पुराना सुटगे भधे फिर पाये होर	ہوسے پرانا سوسے بٹے پھر پاسے جور
नानक तगा न टूटयी जे तग होवे जोर	نانک تگ نہ توٹتے جے تگ ہووسے جور

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای سوامی دیوتاجی ہمارے گلے مین تو وہی جنیئو پہنھا ہیے کہ جو کبھی نہ ٹوٹے اور جو جنیئو کہ ٹوٹ جاوے تو اسکے پہننے سے تو کچھ فائدہ نہین ہے کیونکہ ایسے تاگے ایک نہین اگر ہزار پہنھایئے تو اُنکے پہننے سے کبھی بیڑا پار بھی حاصل نہ ہوگا۔

یہ سُنکر پنڈت ہردیال نے کالورام جی سے کہاکہ ای کالورام جی تمہارا اثر کا دیوتا کیا بلکہ خود نرنکاری ہے دیکھنے کو تو جسم آدمی کا ہے لیکن آدمی نہین ہے اگر یہ جیو ینگے تو خودہی پہنینگے اور کسی کے کہنے سننے خواہ سمجھانے بجھانے سے تو ہرگز نہ پہنینگے یہ سُنکر کالورام جی نے گورو نانک جی صاحب سے کہاکہ ای بیٹا سناتن سے مہاپرکھ لوگ بھی سنسار کے سنسکار کے کرم کرتے آئے ہین اسلیئے تمکو بھی سنساری بیوہار ماننا کیا بلکہ کرنا چاہیے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیاکہ جو آپکی مرضی ہو مین وہی کرون اتنے مین پھر پنڈت ہردیال نے کہاکہ ای نانک جی صاحب اس سوت و کپاس کے جنیئو کو آپ پوتر کیجیے یہ سنتے ہی فوراً ستگورو مہاراج نے جنیئو پہن لیا اُسوقت پھر پنڈت ہردیال نے کہاکہ ای نانک جی صاحب وہ جو آپنے کہا تھاکہ جو سچ کا تاگا ہے وہ بہت مضبوط ہوتا ہے اور میلا بھی وہ تاگا نہین ہوتا ہے اور ٹوٹتا بھی نہین ہے اور آگ مین بھی نہین جلتا ہے اور نہ وہ پانی مین گلتا ہے اور اسکے پہننے سے پرمیشر کا دربار نصیب ہوتا ہے اُسکی صفت آپکی زبان سے ایسی سننے مین آئی ہے اور اسکی صفت میرے کان سننے کے مشتاق ہین یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا۔

اشلوک

नाई मोनय पत उपजे सालाहीं सच सूत	نائین منّے پت اوپجے صالاہین سچ سوت
दरगाह अंदर पाइये तग न टूट सपूत ॥	درگاہ اندر پائیے تگ نہ ٹوٹ سپوت

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ہرآدمی کو لازم ہے کہ پرمیشر کی سیوا مین لگا رہے اور سچ کے گھر مین سکونت اختیار کرے ست کے سوت کا جنیئو پہننے سے ست کا نور ہے کیونکہ وہ تاگا ہمیشہ ہی مضبوط بنا رہتا ہے ای پنڈت جی پرمیشر کا دھیان دلمین لاتا ہی کپاس کے درخت کا اُگتا ہے اور رستی بٹنے بچائی پرجتا یعنی سوت کا کاتنا ہے سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کرنا یہی تاگے مین بٹ لگاتا ہے اور اُنکے اُپدیش پر عمل کرنا یہی سوت کا ملنا ہے [illegible] سمجھنا ہے اُنکی ہدایت پر قائم رہنا یہی گرنتھی پہننے گانٹھ کا لگانا ہے۔

[illegible] اس ترکیب کا جنیئو پہننا اصلی جنیئو پہننا ہے اسکے سوا اور جو کچھ ہے وہ سب نقلی ہے ای پنڈت جی صاحب ایسا جنیئو پانی [illegible] لیکن ای پنڈت ہردیال جی صاحب خوب یاد رکھیے کہ پرمیشر کی [illegible]

ایسا جنیئو کبھی کسی کو [illegible] ایسا جنیئو ملتا ہے اور جس [illegible]

[illegible]

دعوت وتواضع کے دان و دچھنا برہمنون کو دیا گیا برہمن لوگ آشیرباد دیتے ہوئے رخصت ہوگئے عزیز و اقارب بھی دو دو چار چار روز مقیم رہکر اپنے اپنے مکانون کو گئے ۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج کے گؤ چرانے کی چلی نمبر ۵

اب سُنیے کہ گورو نانک جی صاحب نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے بیہوشی کا عالم بناکر اور سین برت رکھ لیا تھا کہ کوئی راز نہ جانے اور ہم کو نہ پہچانے اسلیے چپ چاپ خاموشی اختیار کرلی سہج سُبھاؤ سے شب و روز اکثر مکھی برت بنا کے سب سے علیحدہ تنہائی مین بیٹھے رہنے لگے اور دُنیا کو عالم فانی سمجھکر کسی طرف مخاطب نہ ہونے لگے ایسی حالت مہاراج کی دیکھکر تمام مرد و عورت صد ہا طرح کے خیالات بجائے بھوت و پریت و آسیب و جنات پر کرنے لگے کوئی کہتا تھا کہ یہی وجہ ہے کہ کسی کے کہنے و سننے کو خیال نہین کرتے ہین سوال کا جواب بھی نہین دیتے ہین غرضکہ اِسطرح پر کچھ عرصہ گذرا اور یہی حالت بدستور اُنکی رہی اور تمام لوگ اپنے و پرائے عزیز و اقارب و ہمسایہ سمجھا بجھاکر تھک گئے اور کسی کے کہنے پر خیال نہ کیا ایک دن خود کالو رام جی گورو نانک جی صاحب کے پاس آ بیٹھے اور مہاراج کو بہت دلاسے سے سمجھانے لگے اور پیٹھ اور سر پر کمال شفقت پدرانہ سے ہاتھ پھیرنے لگے پیشانی پر بوسہ لیا اور متھا چوما اور بہت آہستہ سے کہا کہ ای بیٹا کبھی کبھی کچھ کام گرہستی کا بھی کیا کرو خالی بیٹھے رہنے سے طبیعت گھبراتی ہے جی نہین لگتا ہے اور اگر تمھارا دل پرمیشر کی ہی جانب لگا ہے تو بہت بہتر ہے پرمیشر کی کیرتن بھی کیا کرو دیکھو اور غور کرو کہ ہمارے ایک تمھین لڑکے ہو بغیر کچھ کام کیئے ہوئے کسطرح گذر ہوگا بالفرض کہ اگر کسی اور کام مین تمھارا دل نہین لگتا ہے تو گھر مین گائین و بھینسین ہین چرایا کرو گویا یہی ایک کام ہے مجھکو فرصت ملی کیونکہ نوکر چاکر جو کام کرتے ہین وہ محض بیکار ہوتا ہے بلکہ اسوجہ سے تمام جانور بھی دُبلے ہوگئے ہین اور دودھ نہین دے سکتے ہین اور اگر یہ کام تم خود کروگے اور ہری ہری گھاس ڈھونڈھکر چراؤگے تو دودھ بھی بخوبی ہوگا جانور اچھے رہینگے غرضکہ ایسی گفتگو پدرانہ آمیز کالو رام جی نے ستگورو مہاراج سے کی کہ وہ چپ ہوگئے اور کہا کہ بہت اچھا جیسا کہ آپ کہینگے ویسا ہی مین کرونگا غرضکہ صبح اُٹھکر بہے علی الصباح گورو نانک جی صاحب اپنے مویشی یعنے گائین اور بھینسین لیکر جنگل کو چلے گئے ایک ہاتھ مین چھوٹی سی چھڑی گویا گوپال جنام ہے اُس نام کو برت پال کرنے لگے تمام دن گوؤن کے پیچھے پیچھے پھرکر چرانے رہے شام کو مکان آئے [illegible] اب یہی معمول ہوا کہ سارا دن مویشی چرا لے جاتے تھے اور شام کو گھر مین لاتے تھے اسطرح پر چند دن گذرے اور کالو رام جی کو بھی اطمینان ہوا کہ اب نانک جی صاحب اپنے گرہستی کے کام مین لگ گئے بلکہ ایسی محنت کا کام اختیار کیا کہ جسکا اُٹھانا دشوار تھا یہ سوچ سمجھکر اپنے دل مین بہت خوش ہوے ایک روز کالو رام جی بچھونے سے سویرے اُٹھے اور آواز دی کہ بیٹا نانک جی اُٹھو باپ کی آواز سُنکر چونک پڑے اور اُٹھکر حسب معمول اپنی گائین اور بھینسین کھول کر ہانکا لین اور جنگل کی جانب لیکر چلے اور ایک مقام پر پہونچ گئے صبح کا وقت تو تھا ہی آپ اُسی مقام پر [illegible] ہوگئے اور مویشی ایک کھیت مین جا پڑین اور [illegible] خوب کھیت کھایا [illegible] کھیت مین [illegible] اور [illegible]

[illegible]

مین کسی دوسرے شخص کو دیکھکر یہ ذکر کرنے لگا یکایک اُسکی آواز سُنکر ستگورو مہاراج بھی چونک پڑے اور مویشیون کو دیکھکر کھیتون سے مویشی
ہانکنے لگے کاشتکار نذکور ستگورو مہاراج کے پاس آیا اور سخت و سُست باتین سنائین اور کہا کہ تم نے میرا بڑا نقصان کیا ہی اسلیے مین تم کو
ہرگز ہرگز جانے نہ دونگا تب ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنو بھائی بالفرض کہ اگر کسی جانور نے تمھارے کھیت مین کچھ چر بھی لیا ہی تو کیا
مضائقہ ہی جسکی جتنی پرالبد ہوتی ہی اُسکو اُسی قدر ملتا ہی نفع یا نقصان جو ہونے والا ہوتا ہی ضروری ہوتا ہی پرماتما ہی ہر کام کا بنانے والا اور
بگاڑنے والا ہی اُسکے سوا دوسرا کوئی نہین ہی جو بگڑنے والی چیز ہی وہ ضروری بگڑ جاتی ہی اور جو بننے والی چیز ہی وہ ضرور ہی بنجاتی ہی غرضکہ سب کا مالک
وہی پرماتما ہی سوا اُسکے نہ کوئی شخص کسی چیز کو بنا سکتا ہی اور نہ بگاڑ سکتا ہی اے بھائی اِس بات کو سچ جانو اور یقین مانو کہ یہ سب امور نیک
ہون خواہ بد صرف اُسی جگت ناتھ کے ہاتھ ہی تم اِن مویشیون کو چھوڑ دو جو ہونا تھا سو ہوگیا اب اُسکا ذکر کرنا ہی فضول ہی اور اِسکا قصہ بڑھانا
محض طول ہی ایسی باتین جب ستگورو مہاراج نے کاشتکار سے کہین تو کاشتکار نے جواب دیا کہ واہ صاحب واہ ہمارا ہی تو نقصان کیجیے اور
ہمین کو گیان بتائیے یہ قصہ مین کچھ نہ سنونگا کیونکہ میرا دل جلا جاتا ہی اب مجھکو کچھ نہین بھاتا ہی سراسر اپنا نقصان وزیان دیکھتا ہون جو میرے
تمام خاندان کا زیست کا باعث ہی غرضکہ راے بولار کی خدمت مین کاشتکار نذکور دہائی دیتا ہوا جا پہونچا اور پکار پکار کر کہنے لگا کہ اے مالک جی
صاحب آپ کے پٹواری کالو رام جی کے لڑکے نے جنکا نام نانک ہی آج بڑے سویرے سے میرا تمام کھیت اپنے مویشیون سے چرا لیا ہی اب آپ کے
پاس فریاد لایا ہون انصاف آپ کے ہاتھ ہی راے بولار نے اُسکے شور وغل کو سُنکر فرمایا کہ کوئی جلد جاوے اور کالو رام کو اپنے ساتھ لاوے
یہ سُنکر ایک آدمی گیا اور کالو رام جی کو اپنے ساتھ لایا کالو رام کو دیکھکر راے بولار نے کہا کہ تمھارے لڑکے نے کیا عمدہ کام کیا ہی یہ کرتوت اپنے
لڑکے کی دیکھو اور سُنو کہ تمام مویشی اِس کاشتکار کے کھیت مین چھوڑ کر آپ سو رہے اور کل کاشت چرا لیا ہی اِس کاشتکار کا بڑا نقصان کر ڈالا
پس انصاف یہی گواہی دیتا ہی کہ جسقدر نقصان اِس کاشتکار کا ہوا ہو وہ تم پورا کرو ورنہ یہ مسلمان لوگون کے پاس فریادی ہوگا تو اُسوقت بہت
خرابی ہوگی میری راے یہی ہی آیندہ تم جانو مانو یا نہ مانو سمجھانے سے ہمکو کام تھا سو سمجھا دیا اور ہم کچھ نہین جانتے ہین یہ سُنکر گورو نانک جی صاحب
بھی جو کہ وہان اُسی کاشتکار کے ساتھ راے بولار کے پاس آگئے تھے فرمایا کہ اے راے جی صاحب اِسکی کاشت کا ایک پتہ بھی نقصان نہین ہوا ہی
یہ کاشتکار محض جھوٹ کہتا ہی اگر یقین نہ آوے تو کسی آدمی کو بھیجکر دیکھا منگائیے یہ جواب اُنکے راے بولار نے اُس کاشتکار سے کہا کہ اگر تیرا نقصان
نہین ہوا ہی اور جھوٹ شور وغل ناحق کو کرتا ہی تو سزا پاویگا یہ کہکر ایک آدمی کو حکم دیا گیا کہ جاکر موقع دیکھ آوے اور تحقیق کر لاوے کہ اِس کاشتکار کا
کسقدر نقصان ہوا ہی [illegible] تحقیق کے کالو رام جی سے کاشتکار کا ہرجہ دلایا جاوے جب بحکم راے بولار صاحب [illegible]
ایک [illegible] چار طرف کھیت کے خوب گشت کرکے دیکھا اور واپس آکر راے صاحب سے عرض کیا کہ یہ کاشتکار [illegible]
جھوٹا [illegible] نقصان نہین ہوا اور مویشیون کے کھرون کا نشان تک وہان نہین ہی ایسی شخص کے تمام کھیت
[illegible] راے بولار صاحب کے سامنے لازم [illegible] کاشتکار
[illegible]

نقصان دکھائی نہیں دیتا ہے جبکہ اُسکے جواب مین تاخیر ہوئی تب کر رائے بولار صاحب نے کاشتکار سے پوچھا کہ بتا تیرا نقصان کس کھیت کا اور کس مقام پر ہوا ہے کہ جسکا ہرجہ دلایا جاوے یہ سُنکر کاشتکار نذکور شرمندہ ہو کر کہنے لگا کہ حضور کیا عرض کرون خود ہی نادم ہون کالو برام جی کا برلڑکا جسکا نام نانک ہے خود ہی خدا ہے پیر و پیغمبر اِسکے سب تابعدار ہین غرضکہ اگر یہ خود خدا ہی ہے خدا سے ہرگز جدا نہیں ہے یہ نانک اہلی دونون جہان کا مالک معلوم ہوتا ہے کیونکہ جسوقت مین حضور کے قلعہ کو گیا تھا اُسوقت تمام کھیت اُجڑے پڑے تھے یہانتک کہ کوئی کھیت کیا بلکہ کوئی درخت بغیر چرے ہوے نہ تھا لیکن اب جو آپ کے ہمراہ آیا ہون یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھتا ہون یا اِس لڑکے کا معجزہ و کرشمہ دیکھتا ہون کہ جو میری سمجھ سے باہر ہے یہ سنکر رائے بولار نے بھی آنکھیں نیچی کرلین اور ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر ماتھا ٹیکا اور اپنے قلعہ کو واپس چلے آئے کالو رام جی گورو نانک کو ہمراہ اپنے گھر لائے اور کاشتکار ندامت کے دریا مین غوطہ لگا کر واپس گیا۔

	آگے ساکھی درخت کے سایہ کی گورو مہراج پر قائم رہنے کی چلی نمبر ۶	

اسیطرح پر ستگورو مہاراج ہر روز اینک اور انت لیلا کرنے لگے کمل کے پھول کی طرح آپ کا رُخ خندہ دہن تھا جسوقت سے کہ مہاراج کالو رام جی نے مویشی چرانے کی ہدایت کی تھی مدام اپنے مویشی جنگل کو لیجایا کرتے تھے اور جنگل مین حسب معمول مویشی چھوڑ کر جہان پر جنگل خوشنما پھول و پھل عمدہ نظر آتے تھے اُس مقام پر بیٹھکر آپ آرام کیا کرتے تھے ایک روز ایک مقام ایسا خوشنما نظر آیا کہ جہان پر پھول و پھل عمدہ و خوشبودار قطار کی قطار لگے تھے مور کا شور ہو رہا تھا کویل کی کوکو پپیہے کی آواز پیو پیو کی ہو رہی تھی و نیز دیگر جانوران خوش الحان اپنے خالق کا نام ورد زبان کر رہے تھے تمام جنگل ہرا بھرا و شاداب تھا غرضکہ وہ مقام ایک مقام نایاب تھا ستگورو مہاراج نے اُس مقام کو دیکھا پسند کیا ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے دوپہر کا وقت تو ہو ہی گیا تھا دھوپ کی شدت سے چہرہ پر اداسی چھا گئی تھی روٹی بھی آپ کے مکان سے آگئی تھی اُس جگہ پر آپ نے کھایا اور چند سے استراحت فرمایا اُن درختون مین جو ٹھنڈک پائی نیند بھی ستگورو مہاراج کے آرام کیواسطے دوڑی آئی آپ نے آنکھیں بند کرلین آرام کرنے لگے تمازت آفتاب سے گورو مہاراج کے چہرے پر گرمی کی وجہ سے پسینا آگیا تھا گویا کمل کے پھول پر موتی کے دانے رکھے تھے یا کہ ریشم کے تاگے مین ایک دوسرے کے برابر موتی جڑے تھے جبکہ آفتاب ڈھلی دھوپ بعد دوپہر کے اور درختون سے ڈھل کر نیچے آگئی تھی اُسوقت اتفاق وقت سے رائے بولار صاحب مالک قصبہ تلونڈی برائے سیر و شکار اُس مقام پر نکلا اور ایک درخت کے نیچے بیٹھا کے غور کرنے لگا تو عجیب تماشہ نظر آیا یعنے جملہ درختون کا سایا تو معمول سے درختون کے نیچے سے آگے چلا گیا ہے لیکن جس درخت کے نیچے ستگورو مہاراج آرام فرماتے تھے اُسکا سایا بجنسہ اپنے مقام پر برقرار ہے پہلے تو سوچا کہ کوئی چیز دوسرا [illegible] خیال [illegible] جب یہ کیفیت نظر آئی تب زیادہ تر عقل دوڑائی کہ کیا وجہ ہے کہ اِس درخت کا سایا جیون کا تیون مستقل [illegible] [illegible] رائے بولار نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ دیکھو تو یہ کون شخص سوتا ہے کوئی [illegible]

[illegible] صاحب کے ہمراہیون مین سے ایک آدمی نے جا کر دیکھا اور واپس آکر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دنیا کی رراکوسے تلاش کرکے اِنکے دشمنون سے نجات حاصل کرلیا کرتے ہین بموجب فقرہ (کہ جو اِنکو جانتے ہین وسے اِنکو مانتے ہین) ہم نے پہلا معجزہ اِنکا اُس کاشتکار کے کھیت چر جانے اور بوقت تحقیقات اپنے ہرا بھرا پانے کا دیکھا تھا اور اب یہ دوسرا معجزہ ہی کہ اِس درخت کا سایا دیکھو مستقل طور پر دست بستہ کھڑا ہی باوجود دوپہر ڈھل جانے کے ایک ہی جگہ اِنکے آرام کے لیے اڑا ہی یہ کہکر گورو نانک جی صاحب کو پرمیشر کا روپ مانکر ہاتھ جوڑے اور نمسکار کیا اور اپنے قلعہ کو واپس آئے اتفاق وقت سے کالو رام جی بھی اِسی وقت راے بولار صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے چنانچہ راے بولا صاحب کالو رام جی کو دیکھکر بڑی عزت سے پیش آئے اور کہا کہ ای کالو رام جی آپ بڑے بھاگوان ہین کہ جنکے گھر مین خود پروردگار نے نرنجن نرنکار نے اوتار لیا ہی غرضکہ آپ پر اُسنے اننت اننت مہربانی اور اپنی دیا کی ہی یہ آپ کا لڑکا جسکا نام نانک ہی خود نرنکار کا روپ ہی بلکہ زمین و آسمان یعنے دونون جہان کا مالک ہی اب مین تم سے ایک بات کہتا ہون خیال رکھنا یعنے کبھی اِس لڑکے سے سخت گفتگو سے مخاطب نہ ہونا کیونکہ تمھارا مزاج بہت سخت ہی اور یہ سختی کے لائق نہین ہین بلکہ میرا تجربہ یہ ہی کہ جس روز سے یہ لڑکا پیدا ہوا ہی اِس بستی مین جو غور کرکے دیکھتا ہون تو اُسی روز سے پایا بہت پرکت ہوئی ہی بلکہ مین اپنی ہی برکت کو نہین کہتا ہون تمام باشندگان قصبہ بھی اِس بات کے مقر ہین اور سب بہت خوش و خرم نظر آتے ہین غرض کہ چھوٹے سے بڑے تک سب کی آمدنی مین فرق نظر آتا ہی یہ سنکر کالو رام جی نے کہا کہ خدا کی باتین خدا ہی جانے۔

آگے ساکھی سانپ کے سایا کرنیکی گورو مہاراج کے چہرہ پر کی چلی نمبر۲

اب سُنیئے کہ گورو مہاراج کے ایسے ایسے معجزہ ہمیشہ ہی ہونے لگے آپ کا قاعدہ معمولی یہ ہوا کہ سادھوؤن زیادہ مصروف ہونے لگے گھر باہر جہان ہون سادھوہی مین استغراق رہین اور جب کبھی باہر جاوین تو وہین سادھو لگا دین اور جب مکان پر بیٹھین تو بھی سادھی ہی کے آسن سے بیٹھین اور جب کبھی کوئی سادھو خواہ سنت نظر آوے تو مکان کو چھوڑکر سادھو کی خدمت مین چلے جاوین اور شب و روز سادھو کی ست سنگ مین رہین گھر کو واپس نہ آوین اور اگر کہین برادری خواہ قومی جلسہ دعوت و تواضع کا بھی ہو تو وہان آپ نہ جاوین دوام نرنکار کی کتھا وبارتا مین اپنا وقت صرف کرین بجز اِسکے اور کوئی چہ چاہ نہ رکھتے تھے ۔ وہ اِسین برت سے رہا کرتے تھے ایک دن کی کیفیت اسطرح پر ہوئی کہ ستگورو مہاراج مکان سے باہر گئے جنگل مین ایک درخت کے نیچے جا بیٹھے اور سمادھو لگائی پھر دوسری طرف آنکھ نہ اٹھائی بلکہ ایسے مراقبہ مین ہو گئے [illegible] گرمی کا موسم بیساکھ کا مہینہ دھوپ کی شدت دن کا چلنا زمین کا جلنا اُسوقت درخت کا سایا [illegible] تھا اتفاق سے [illegible] آپ سو گئے پرمیشر کی لیلا اپرم پار ہی اُسکی قدرت دیکھیے کہ راے بولار [illegible] قصبہ بھی اُسی مقام پر [illegible] ستگورو مہاراج آرام فرما [illegible] نیچے [illegible] دوپہر کا وقت تو تھا ہی ستگورو مہاراج کے چہرہ پر دھوپ جا لگی تھی [illegible] جنگل [illegible] ستگورو مہاراج کے چہرہ پر دھوپ دیکھکر اپنے دل مین کہا کہ [illegible] دھوپ مین [illegible] آرام کیا [illegible] یہان ایک درخت کے نیچے دھوپ مین [illegible] [illegible] ستگورو مہاراج [illegible] دھوپ کی حفاظت کے لیے [illegible] ستگورو مہاراج [illegible] سانپ ایک [illegible] [illegible]

سفید رنگ کا سانپ بھی بیٹھا ہی اور پھن بھی پھیلائے ہی اب اُس آدمی کو دیکھا چاہیے کہ اُسکی کیا کیفیت ہی اگر یہ شخص زندہ ہی تو بیشک کلا دھاری
اوتار ہی اور اگر اِسکو سانپ نے کاٹ کھایا ہی تو اِسکی شناخت کرکے اِسکے ورثا کو خبر پہونچانا چاہیے اور اِسکو مُردہ ماننا چاہیے یہ بات رائے بولار
اپنے ملازمون سے کہی رہا تھا کہ جو اور ہمراہی پیچھے رہگئے تھے وہ بھی آگئے چنانچہ ایک آدمی کو رائے بولار نے اجازت دی کہ جاکر دیکھو کہ یہ شخص
زندہ ہی کہ مردہ اُس آدمی نے جاکر دیکھا تو کالو رام پٹواری کا لڑکا کہ جسکا نام نانک جی ہی پہچانکر رائے بولار سے آکر عرض کیا کہ حضور یہ وہی
کالو رام جی کا لڑکا ہی کہ جسکا نام نانک ہی یہ بات ادھر ہو ہی رہی تھی کہ آدمیون کی آواز سُنکر سانپ مذکور بیت کو رد مہاراج کے پاس سے چلا گیا
تب رائے بولار صاحب موصوف نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ ای بھائیو اب اس لڑکے کو اُٹھانا چاہیے دیکھو تو کہ یہ زندہ ہی کہ مرگیا یہ سُنکر اُن
آدمیون نے ستگرو رد مہاراج کو جگایا تو گورد مہاراج چونک پڑے اور اُٹھ بیٹھے دیکھا کہ رائے بولار گانون کا سردار سرپہ کھڑا ہی ستگورو مہاراج
نے زمانہ کے رواج کے موافق رائے بولار کی تعظیم کی اُسوقت رائے بولار نے گھوڑے سے اُترکر ستگور و مہاراج کو اپنی بغل مین لے لیا اور ستگورو مہاراج
کی پیشانی پر بوسہ لیا اور بڑی عزت اور وقار سے پیش آیا اور اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ دیکھو بھائیو اِس سے پہلے اُس کاشتکار کے کھیت کا
معجزہ دیکھ چکے ہین دُوسرا وہ دیکھا کہ درخت کا سایا مستقل آپ کے آرام کے واسطے دست بستہ کھڑا تھا تیسرا معجزہ یہ ہوا کہ اِنکے سر پر سانپ
سایا کیے ہوے بیٹھا رہا یہ سب باتین ہملوگون کے چشم دید ہین نہ کہ شنید پس ان سب باتون سے صاف ظاہر ہی کہ یہ شخص کوئی بڑا بزرگ آدمی
ہی اور فی الحقیقت یہ بندہ خدا ہی کا بندہ ہی بلکہ میری دانست مین خود خدا ہی کہ جو کالو رام جی کے یہان آکر اوتار لیا ہی کالو رام جی بڑے ہی
بھاگوان آدمی ہین کہ جنکے گھر مین ایسا شخص پیدا ہوا ہی بلکہ مجھکو تو یہ یقین ہی کہ جس روز سے یہ لڑکا ہماری عملداری مین پیدا ہوا ہی تمام
باشندگان ہماری عملداری کے خوش و خرم ہین تمام کاشتکارون کے یہان مویشی اِس کثرت سے ہوگئے ہین کہ دُودھ و مکھن وغیرہ
ایسا افراط ہی کہ کوئی کسی کا محتاج نہین ہی غلہ وغیرہ کی بھی پیداوار اِس جگہ پر اِنہین کی قدمون کی برکت سے بافراط ہی ہمکو اور ہماری تمام
رعایا کو اِنکی ذات سے بہت آرام ملا ہی اُسوقت جسقدر ہمراہی رائے بولار کے ساتھ تھے یہ داستان عجیب و غریب دیکھ و سُنکر متعجب ہوگئے
اور کہنے لگے کہ اِس بستی کے مالک رائے بولار پر پرمیشر کی بڑی ہی کرپا ہی کہ جو یہ اوتار یہان پیدا ہوا ہی بعد اِسکے رائے بولار صاحب موصوف
جنگل سے واپس اپنے قلعہ کو آیا اور کالو رام جی کو خاص ایک آدمی بھیجکر بلایا جسوقت کالو رام جی رائے بولار کے پاس پہونچے سا دیکھتے ہی
رائے جی نے کہا کہ ای کالو رام تمہارے گھر مین جو نانک اوتار ہوا ہی اُنکو اپنا لڑکا نہ سمجھنا بلکہ اُنکو تو نرنکار ہی کرکے ماننا جوگ ہی کیونکہ جسدن
سے یہ لڑکا تمہارے گھر مین پیدا ہوا ہی ہمکو اور ہمکو اور ہماری ساری رعایا کو موجب ترقی و آرام ہی تمام پرجا شاد کام ہی یہ سُنکر کالو رام جی
نے جواب دیا کہ پرمیشر ہی کو اِس بات کی خبر ہی رائے جی سے رخصت ہوکر کالو رام جی اپنے مکان پر آگئے اور شام کو حسب معمول مویشی لے کر
ستگورو مہاراج بھی تشریف لائے

آگے ساکھی ستگورو مہاراج کے کھیتی کرنے کی چلی

[illegible]

ایک دن والدین ستگورو مہاراج نے ستگورو مہاراج کی یہ کیفیت دیکھکر بہت پریشان ہوے اور کالو رام جی نے اپنے دل مین خیال کیا
[illegible]
[illegible]

کا بھی کیا کرو کہ جس سے شرافت کی بات پائی جاوے اور یہ مویشیون کا چرانا تو تمھارے لائق نہین ہی بلکہ اس سے کثافت پائی جاتی ہی اور
خالی بیٹھے رہنے سے جی بھی گھبراتا ہی یہ سنکر سنگورو مہاراج نے جواب دیا کہ بہت اچھا پتاجی جو تم حکم کروگے اُسکی تعمیل مین ضرور ہی کرونگا
یہ کلام سنگورو مہاراج کا سنکر کالورام جی بہت خوش ہوے اور کہا کہ ای پسر وہ ٹکڑا زمین کا جو اُس مقام پر بیکار پڑا ہی اگر تمھاری خوشی ہو
تو امسال اُس زمین مین کچھ کاشت کرو اور جو سامان کاشتکاری کے لیے مطلوب ہون از قسم نرگاؤ و نیز لوازم و غلہ وغیرہ جسکی ضرورت
ہو وہ مہیا کر دیا جاوے یہ سنکر سنگورو مہاراج نے جواب دیا کہ بہت اچھا چنانچہ کالورام جی نے کسی قدر غلہ براے تخم ریزی وغیرہ خرید کر دیا
کہ جو غلہ یک من ۱۰ سیر تھا چنانچہ سنگورو مہاراج اُس غلہ کو لیکر جس جگہ وہ زمین کا ٹکڑا واقع تھا تشریف لائے اور زمین کو درست و
ہموار کرا کے تخم ریزی کرائی اور آپ مین خود بھی بہت ہی محنت کی ملازمون سے بھی کام لیا یہ کیفیت دیکھکر ایک دن کالورام جی بہت خوش
ہوے اور کہا کہ ای نانک جی تمھاری کاشتکاری بہت اچھی ہی بلکہ اب پھولی و پھلی طیار ہی یہ سنکر سنگورو مہاراج نے کالورام جی سے کہا کہ
پتاجی تم تو بہت دولت کی خواہش کرتے ہو اور مین پرمیشر کو بہت اچھا جانتا ہون مجھکو پرمیشر کی بندگی کے کھیتی یعنے کاشت منظور ہی جس سے
تمام خلقت کو بہبودی ہوگی اور عوام کو اُس کھیتی سے نفع پہونچیگا اور اس کھیتی سے تو صرف آپ ہی کو فائدہ ہوگا اسوجہ سے پرمیشر ایسی
کھیتی سے کہ جس سے صرف ایک آدمی کو فائدہ پہونچے خوش نہین ہوتا اسلیے انسان کو لازم ہی کہ جس بات سے پرمیشر خوش ہو وہی کام کرے
بس ای پتاجی مجھکو تو ایسی کھیتی پسند نہین ہی جس سے کہ پرمیشر ناخوش ہو علاوہ اسکے اس کھیتی مین ایک بڑا نقص یہ ہی کہ اگر جانور کھیت کھاتے
ہین تو مجھکو اُن جانورون کو کھیت کھانے سے منع کرنا پڑتا ہی اور مجھکو جانورون کا کھا لینا کھیت سے غلہ کو بہت پسند ہی اسلیے مین اُن جانورون
کو کھیت کھانے سے منع نہین کر سکتا ہون غرضکہ ایسی گفتگو سنگورو مہاراج نے کالورام جی سے کی بعد اسکے کالورام جی اپنے مکان کو چلے
آئے اور سنگورو مہاراج وہین مقیم رہے پس جس وقت کھیت مین بالیان آئین اور پختگی پر کھیت آیا تو سنگورو مہاراج نے اپنی خاصیت
طبعی سے کسی جانور کو کھیت کھانے سے منع نہ کیا کسی کا کوئی جانور ہو بلا مزاحمت کھانے دیتے تھے رفتہ رفتہ یہ خبر کالورام جی کو پہونچی خبر
سنتے ہی کالورام جی فوراً ہی کھیت کے موقع پر آ پہونچے پہونچکر دیکھا تو تمام کھیت مویشیون کے کھانے سے ختم ہو چکے تھے یہ کیفیت دیکھکر
کالورام جی سنگورو مہاراج سے بہت ناخوش ہوے اور سخت و سست بھی کہا اخیر مین یہ بھی کہا کہ تم جیسے نالائق لڑکے ہمارے گھر مین
پیدا ہوے ہو کیا اچھی ساعت و مہورت و تتھ و گھڑی تمھارا جنم ہوا ہی کہ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ جب پہلے مین نے اس کھیت کو دیکھا تھا تو نہایت
خوش ہوا تھا اور سوچا تھا کہ اب تم اپنا گھر بناوگے کھیتی مین محنت کی ہی نفع اٹھاؤگے مین نے اپنے دل مین اُس محنت کو دیکھکر سوچا تھا کہ
اگر امسال تمھارا کام اچھا انجام پایا تو آگے کے سال کچھ اور کھیت تم کو لے دونگا یہانتک کہ ایک چھوٹا سا موضع خرید کر دونگا کہ جس مین تمھارا [illegible]
بسر بکثرت ہوگی لیکن افسوس کہ تم نے کل کھیت مویشیون سے چرا لیا اور اپنا نفع نہ سوچا نقصان کا [illegible] اس طرح کی باتین
[illegible] پنڈت [illegible] جی صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا بلکہ سارا جہان فیض اُٹھائیگا اور تمام خلقت مین آپ کا نام مشہور ہوگا میری بات آپ لکھ رکھیے کہ گورو نانک جی صاحب کی زبان سے اینک
باتین نہین بلکہ اینک کتھائین نکلینگی ای کالو رام جی تم اِسمین ذرا بھی شک نہ لاؤ یہ اوتار ایساہی بڑا ہوا ہی ای کالو رام جی دنیوی دھاری پہچانے
نہین جاتے ہین میرے علم سے تو گورو نانک جی صاحب پرمیشر کا روپ ہی ہین اور پروردگار و نرنکار ہی ہین آیندہ تم جا ہو جو خیال کرو جب کہ
ایسی باتین پنڈت ہردیال جی نے کالو رام جی سے کہین تو کالو رام جی خاموش ہوگئے گو کہ پنڈت ہردیال نے کالو رام جی کو بہت کچھ سمجھایا لیکن
اُنکے دل سے غصہ و ملال دور نہ پایا بلکہ اُسی غصہ مین اپنے گھر آئے اور ستگورو مہاراج بھی کالو رام جی کی خفگی کی وجہ سے کھیت پر سے گھر کو چلے
آئے تھے اور ایک گوشہ مین چُپ چاپ بیٹھے ہوے تھے اپنی سمادھ مین مستغرق ہوگئے تھے اور بالکل خاموشی اختیار کرلی تھی بعد اسکے آپ کا
یہ قاعدہ ہوا کہ اگر کبھی گھر سے نکل گئے تو جنگل ہی مین سمادھ لگا کر بیٹھ رہتے تھے غرض کہ کالو رام جی ستگورو مہاراج کی یہ کیفیت دیکھکر
از حد ناراض تھے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ ای نانک جی تم میرے گھر مین کیون پیدا ہوے ہو تمہارے پیدا ہونے سے مجھکو تو کچھ بھی فائدہ نہین پہنچا
بلکہ جسقدر میرا نام دنیا مین تھا وہ سب ڈوب گیا تمہاری ایسی صورت اور یہ حالت دیکھکر مجھکو کمال ملال ہی یقین جانو کہ مجھکو تو اپنا فرزند اب اِس
شمار مین نظر نہین آتا ہی کیونکہ تم سے پہلے جو اولاد ہوئی وہ دختر ہی کہ جسکا نام نانکی ہی لیکن وہ پرائے گھر کی ہی اور تم جو اولاد مین پسر پیدا ہوے ہو
کہ جس سے زندہ مردہ مین ہر طرح کی امید ہوتی ہی ایسے نکلے حالانکہ مجھکو تو یہ امید تھی کہ تم کماؤ گے اور ہم کھائینگے سو تم نے ایسا سوانگ بنایا تمہاری
ولادت سے ہم یہ جانتے تھے کہ تمہاری کمائی کے درخت کے ہم پھل کھائینگے لیکن برخلاف میرے خیال کے تمہاری پیدایش سے میرا نام صاف
ڈوب گیا غرضکہ کالو رام جی ایسی ہی باتین کرتے تھے اور ستگورو مہاراج اُنکی باتون کو چپکے بیٹھے ہوے سنتے رہے کچھ جواب نہ دیا بعد چند عرصہ
کے پھر ایک دن کالو رام جی ستگورو مہاراج کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ ای نانک جی مین تو بکتے بکتے تھک گیا اور تم جواب تک نہین دیتے
ہو بلکہ خیال بھی نہین کرتے ہو کہ مین کیا بکتا ہون ای پتر تمہارا غم مجھکو کھائے جاتا ہی اور تم کچھ بھی نہین سمجھتے ہو یہ سنکر ستگورو مہاراج نے
جواب دیا کہ ای پتا جی اگر مرتبہ قصور معاف فرمائیے آیندہ جو ارشاد فرمائیے گا اُسکی تعمیل مین فرق نہ ہوگا

	آگے ساکھی والدین کی گفتگو ہونے کی ستگورو مہاراج سے چلی نمبر ۹	

ایک ستگورو مہاراج کا ڈھنگ اسطرح کا رہنے لگا کہ کسی سے کچھ واسطہ اور نہ کسی سے کچھ سروکار نہ کبھی کسی سے بولنا چالنا اور نہ کسی سے مخاطب
ہوکر کچھ کہنا بلکہ چپ چاپ خاموش بیٹھے کا علام آسمانی مین بیٹھے رہنا اگر بیٹھے ہین تو بیٹھے ہی ہین اور اگر لیٹے ہین تو لیٹے پڑے ہین [illegible]
تمام خاندان بھی [illegible] حیران و پریشان رہا کرتے تھے بلکہ اپس مین سب لوگ بیٹھے [illegible] کیا کرتے تھے کہ گورو نانک جی صاحب پر کوئی آسیب ہی
اسی خیال سے ایک دن ستگورو مہاراج کی والدہ ماجدہ بیٹھے آ نا ترپتا ستگورو مہاراج کے پاس آئین اور کہنے لگین کہ ای بیٹا تم [illegible]
بیٹھے ہو اس سے کیا فائدہ ہی اور یہ کسطرح گذر یگا اور بیٹھے بیٹھے کا بھی کہ تمہاری عمر بھی جوانی پر آئی ہی کچھ روزگار کی فکر و جستجو چاہیے تاکہ
[illegible] آدمی [illegible] نام [illegible] اور کاہلی چھوڑ دینا چاہیے [illegible] سب لوگ [illegible] نام [illegible]
[illegible] سب لوگ کہا کرتے ہین کہ فلان شخص کا لڑکا بھول [illegible]
[illegible] ستگورو مہاراج سے [illegible]
[illegible] چپ چاپ بیٹھے سنا کیے اُنکی باتون سے آپ کا دل پرمیشر کی جانب [illegible]

آپ پہلے پڑے رہتے تھے پڑے ہی رہے اور وہی خاموشی وسکوت اختیار کیے رہے اور لوگ جو اُس جگہہ پر جمع تھے سمجھاتے رہے مگر کسی کے کہنے
پر مطلق آپ کا خیال نہ پھرا جب کہ آپ نے کسی کی بات کا جواب نہ دیا اور آپ کی والدہ بھی سمجھا کر تھک گئین اور جواب تک نہ پایا تو مجبور ہو
کالو رام جی سے جا کر کہا کہ دیکھو لڑکے کو کئی روز گذر گئے نہ کچھ کھاتا ہی اور نہ کچھ پیتا ہی اور تم خاموشی اختیار کیے بیٹھے ہو یہ سنکر کالو رام جی
ستگورو مہاراج کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ای بیٹا نانک جی تمھارے اِسطرح پڑے رہنے اور سکوت اختیار کرنے سے کیونکر بات بنے گی اٹھو
کھاؤ پیو سیر کرو چلو پھرو کچھ کھیت پات کی بھی خبر لینی چاہیے کبھی کبھی اُسکی بھی خبر لے لیا کرو اور کچھ روزگار بھی کرنا چاہیے ای بیٹا تم کو دیکھکر تمام
خاندان رنجیدہ و آزردہ رہتا ہی کیونکہ تم صرف چپ چاپ لیٹے رہتے ہو نہ کسی سے ہنسی و نہ دلگی بیکار غمگین پڑے رہتے ہو اسیلیے تمکو سمجھا کر
کہتے ہین اور تم سے پوچھتے ہین کہ تم کس فکر مین غلطان و پیچان رہا کرتے ہو ہر انسان کو دنیا مین کچھ نہ کچھ شغل چاہیے کہ جس سے انسان کی بہبودی
متصور ہو دیکھو غور کرو کہ جس کھتری کے لڑکے کے پاس کچھ بھی اثاثہ ہوتا ہی وہ کچھ نہ کچھ روزگار ضرور بالضرور اپنے حتی المقدور کرتا ہی تمھاری طرح
خاموش کبھی نہین رہتا ہی سنو بیٹا بغیر کسی روزگار کے مرد کا اعتبار نہین ہوتا ہی بلکہ اُسکی زندگی تلف ہو جاتی ہی اور حیات مین خلل پڑ جاتا ہی
بیکار رہنے سے ہمچشمون اور اصحاب برادری مین عزت نہین ہوتی ہی ای بیٹا فی الحال دیہات کی سیر بھی بہت اچھی ہی کیونکہ یہ عین وقت فصل
کا ہی اور کھیت بھی پختہ کھڑے ہین اگر صرف تم وہان موقع پر کھڑے ہو جاؤ تو بھی نقصان نہو اگر تم کچھ بھی کماؤ تو تمھاری تعریف ساری دنیا
مین ہو اور پھر سب لوگ برخلاف آجکل کے ہمکو کہنے لگین کہ واہ بھائی واہ کالو رام جی کا لڑکا کیسا کماؤ نکلا دیکھو اپنا کاروبار خود اپنی آنکھ
سے دیکھکر انجام پہونچاتا ہی اور ای بیٹا کاشتکاری بھی نہایت عمدہ چیز ہی مثل مشہور ہی (کہ کھیتی انسان کے واسطے خصم ہی) یعنے خاوند ہی —
اِسقدر باتین سننے کے بعد ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای پتا جی ہماری کھیتی تو وہی کھیتی ہی اور وہی ہل ہی اور وہی زمین ہی اور وہی
ہلواہا چنانچہ اُس کھیتی کی ہم بہت نگرانی رکھتے ہین اور بہت ہی نگہبانی کرتے ہین ہم اپنی کھیتی کو ای پتا جی صاحب ہمیشہ ہی دیکھا کرتے ہین
اور اُس کھیتی کی ترکیب بھی ہمکو بخوبی معلوم ہی اُسکی کیفیت ہم کچھ بیان کیا چاہتے ہین آپ اُسکو سنیے اور دل سے خیال کیجیے یہ سنکر کالو رام جی
کو بہت تعجب ہوا اور چہرہ پر حیرت سی چھا گئی جو لوگ وہان قریب موجود تھے اُنکی طرف کالو رام جی مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو تو یہ لڑکا
کیا کہتا ہی اتنے عرصہ مین کالو رام جی نے ستگورو مہاراج سے کہا کہ ای نانک جی اگر تم نے کوئی نئی قسم کی کھیتی بوئی ہی تو اب کی فصل مین دیکھتے
ہین کہ تمھاری کھیتی کس طرح کی ہوتی ہی اور یہ بھی دیکھینگے کہ تمکو اِس کھیتی سے کیا فائدہ ہوتا ہی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہان پتا جی
مین نے ایک نئے طور کی کھیتی کی ہی اور اُسکے لیے نہایت عمدہ زمین تردد ہوئی ہی یہ سنکر کالو رام جی نے جواب دیا کہ ای بیٹا وہ کھیتی [illegible]
ہمنے نہ دیکھی [illegible] ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای پتا جی میری کھیتی وہی ہی کہ جہان وہ زمین ہی تم ضرور دیکھوگے اور سنوگے یہ کہکر ستگورو
مہاراج نے ایک شبد کہا —

راگ سورٹھ محل پہلا

من ہالی کرسانی کرنی شرم پانی تن کھیت
[illegible]

मन हाली किरसाणी करणी सरम पाणी तन खेत
नाम बीज संतोख सुहागा रख गरीबी वेस
भाउ करम कर जमसी से घर भागठ देख
बाबा माइआ साथ न होई ।

ان مایا جگ موہیا برلا بوجھے کوئی

इन माया जग मोहया विरला बूझै कोई

ارتھ

یہ شنکر کا نورام جی نے کہا کہ ای نانک جی اِسکا مطلب مجھکو بتلاؤ تب ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای پتاجی جو من ہر اُسکو مین نے سادھ سنگت مین جسقدر اپنا وقت صرف کیا ہو اسی کو ہل سمجھا ہو اور اِس تن کو کھیت سمجھکر سو کرم یعنے نیک کام وغیرہ مین جسقدر وقت صرف ہوا ہو وہ کِسان یعنے کاشتکار ہی اُسی تن کے کھیت مین جوت کی باہین کہن ہین اور سادھو ون کا ست سنگ کرنا اُسی کھیتی کی آبپاشی ہو اور پرمیشر کا نام جپنا اُسی کھیتی سے پھل کھانا یعنے فائدہ اُٹھانا ہو سنتو کو رکھنا کھیتی کی مدد یعنے سہارا دینا ہو اچھے کرمون کا خیال رکھنا بھی اِسکا بڑا فائدہ ہو ای پتاجی وہی گھر بھاگوان ہو جس گھر مین ایسے کاشتکاری کا غلہ آتا ہو دھن دھن وے لوگ جو ایسی کاشتکاری کا غلہ کھاتے ہین اُنکی تعریف کس کے مُنھ مین زبان ہو کہ جو بیان کرے ای پتاجی مایا کی رچنا اُسکے آگے خاک کے مانند ہو کیونکہ مایا پرمیشر کو بُھلاتی ہو طُرفہ یہ کہ یہ مایا ایسی دُشمن ہو کہ خرافات کا سبز باغ دکھلا کر پرمیشر کو چھُڑا دیتی ہو اور خود بھی ساتھ نہین دیتی ہو یہ شنکر کا لورام جی نے کہا کہ خیر اگر تمکو کھیتی کا روزگار پسند نہین ہو اور نہ کر سکتے ہو تو بازار ہاٹ ہی کا سودا کیا کرو اور ہماری تو ہم کھتری ہو اُسکے واسطے بازار ہاٹ بجائے کاشت کے ہو اور ہماری یہی کھیتی ہو یہ شنکر ستگورو مہاراج نے دوسری پوڑی فرمائی۔

پوڑی

ہان ہٹ کر آرجا سچ نام کرو تھ

हान हट कर आरजा सच नाम कर वथ

سُرت سوچ کر بھانڈ سال تس وچ تس نون رکھ

सुरत सोच कर भांड साल तिस विच तिस नौं रख

ونجاریان سو ونج کرسے لاہا من ہس

वनजारयां सो वनज करले लाहा मन हस

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای پتاجی اِسطرح کا ہاٹ بازار کا سودا بھی مین نے کر لیا ہو یعنے آدمی کی جو زندگی یعنے حیات ہو اُسکو مین نے جنس تصور کیا ہو بس وہی تو سودا ہو اور سرتی کو ابھرنی مین ملا کر بُرے کرمون سے علیحدہ ہونا اُسی کو پاکی یعنے پوترتائی سمجھتا ہو اور اُسی سودے کے کھنڈ سال و بنڈ سال مین بھرا ہو اور پرمیشر کا جو (ست نام) ہو اُسی کو یاد رکھنا گویا میری غلہ کی خریداری ہو سنتون اور مہاتماؤن کی خدمت کرنا یہی میرا بیوپار ہو اور اِس خدمت سے جو گیان پرگٹ ہو جاوے وہی نفع ہو اور شاذ و نادر سنتون کی خدمت چھوڑ کر کو سنگت مین جو ملا دو ہی اُس سوداگری مین نقصان ہو یہ شنکر کا لورام جی نے پھر کہا کہ ای نانک جی اگر اسمین بھی تمہارا دل نہ لگتا ہو تو اور ہی کچھ یعنے گھوڑے ہی کی سوداگری کرو یہ شنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اسکی بھی سوداگری مین کر چکا ہون یہ کہکر آپ نے ایک پوڑی فرمائی۔

پوڑی

سُن شاستر سوداگری ست گھوڑے لے چل

सुन शास्त्र सौदागरी सत घोड़े ले चल

خرچ بنا چنگائیان مت جانے کل

खर्च बिना चिंगाययां मत जाने कल

نرنکار کے دیس جاسے تان سُکھ لہے محل

निरंकार के देस जाय तां सुख लहे महल

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای پتاجی سب شاسترکا سمرن کرنا یعنے شاستروں کا سُننا اور اُنکو سُنکر اُنپر عمل کرنا یہی ہماری سوداگری ہو اور راست گفتاری یعنے سچ بولنے کو ہمنے جنس یعنے گھوڑا تصور کیا ہو اور نیک کاموں مین مصروف رہنا اور کوکرم یعنے بُرے کاموں سے بچنا یہی جائیداد ہو اور ہردے یعنے من مین یقین لانا کہ وہ پار برہم پرمیشر سرب شکتمان اور سرب بیاپی معبود ہر جگہ حاضر وناظر موجود ہو آٹھ پہر حضور ہی کچھ بھی دُور نہین بس اُسی بھگونت کی کرپا سے نرنکار کے دیس مین جا پراپت ہونگے یعنے نرنکار کے مقام پر ضرور ہی جا پہونچینگے یہ فائدہ اِس گھوڑے کی سوداگری مین ہمکو پراپت ہوا ہو ای پتاجی اِس سبب سے ہم بڑے آنند مین مگن رہا کرتے ہین یہ سُنکر پھر کالو رام جی نے کہا کہ ای نانک جی بالفرض کہ تم گھر کا کام کچھ بھی نہ کیا کرو لیکن ہم یہ چاہتے ہین کہ تم خوشی سے مکان مین رہا کرو کیونکہ ہمکو تمہاری طرف سے بڑی فکر رہا کرتی ہو اور تمکو رنجیدہ اور غمگین دیکھکر مخالف لوگ کہا کرتے ہین کہ کالو رام کا لڑکا محض نالائق ہو اور اگر تم کہین رنجیدہ خاطر ہو کر مکان سے نکل گئے تو مخالفون کو اور بھی کہنے کا موقع ملیگا کہ کالو رام کا لڑکا محض نالائق نکلا کہ جو فقیر ہو گیا غرضکہ ای نانک جی ایسی باتون سے بستی اور برادری اور ہمچشمون مین سوائے ذلت کے اور کیا ظاہر ہوگا اور سُنو بیٹا اگر تم اور کچھ کام نہین کر سکتے ہو تو کہین کسی کی نوکری ہی کر لو یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے چوتھی پوڑی فرمائی۔

پوڑی

لائے چت کر چاکری مَن نام کر کم	लायचित करवाकरी मन नाम कर कम
بن بدیان گردھاونی تاکو اکھی دھن	विन बदयां धान नी ताको अकरव थन
نانک دیکھے نظر کرے چڑھے جوگن ون	नानक देखे नजर करे चड़े चोगन वन

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای پتاجی مین نے نوکری بھی کر رکھی ہو اُسکی کیفیت اِسطرح پر ہو کہ پرمیشر کے قدمون مین جو شخص چت یعنے دل لگاتا ہو وہی اُسکی ملازمت اختیار کرتا ہو اور پرمیشر کا نام یاد رکھنا بھی کام ملازمت کا ہو بس یہی کام ہمارے تعلق ہو بُرے کرمون کو تیاگ اور دل کو بُری باتون سے بیراگ بھی اُسکی ملازمت کا کام انجام دیتا ہو چونکہ مین اپنے منصب کو بخوبی انجام دیتا ہون اِسوجہ سے سب لوگ مجھکو دھن دھن کہتے ہین اور جسطرح اچھے کامون سے دنیاوی مالک خوش ہوتا ہو اور اپنے ملازم کو انعام دیتا ہو ویسے ہی اگر نرنکار کے احکام کی تعمیل بخوبی ہووے تو خاص نظر ترحم سے نرنکار دیکھے تب دیکھیے کہ اُسکے دربار دُربار سے کیا انعام ملتا ہو جسکی کوئی حد ہی نہین ہو ای پتاجی جن لوگون کے اوپر ستگورون کی کرپا درشٹ ہوئی ہو اُنکے ہردے کے آسمان پر گیان کا چاند وسورج پرکاش ہو جاتا ہو اُسوقت مین بیشک وہ ملازم نرنکار کا نرنکار کے دیس مین جا پہونچتا ہو غرضکہ جب اِسطرح کی باتین ستگورو مہاراج نے اپنے پتا کالو رام جی سے کہین تو کالو رام جی کو سکوت کا عالم ہو گیا اور خاموش ہو کر بیٹھ رہے اور ستگورو مہاراج کی وہی رفتار وگفتار قائم وبدستور رہی۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج سے اور ہرداس بیدکے ساتھ کی چلی

نمبر ۱

ستگورو مہاراج اپنی حالت مستانہ ومجذوبانہ بنا کر بیٹھے نہ دن کو کسی قسم کا کام ونہ شب کو آرام بیٹھنے نہ بولنے کا ذکر نہ کھانے وپینے کی فکر دنیا سے برکت ہو کر سنسار سے کنارہ اختیار کیا تمام خاندان کے لوگ عموماً اور بیدی کھتری یعنے برادری والے خصوصاً ستگورو مہاراج کو دیکھکر

خشک ہوتے جاتے تھے آپس مین ایک دوسرے اُنکے آثار برکت ہوتے تباتے تھے آخرکار خلقت کی تقریر نے یہانتک طول کھینچا کہ سب لوگ آپس مین کہنے لگے کہ کالو رام جی کا لڑکا جسکا نام نانک ہی دیوانہ ہوگیا یہ خبر سُنکر ستگورو مہاراج کے ہم عمر والے لڑکے بھی واسطے ملاقات کے آنے لگے اور ہم عمری طبیعت سے ستگورو مہاراج کو سمجھانے لگے لیکن ستگورو مہاراج کیا دوست کیا عزیز کیا آشنا اور کیا اقارب کسی سے مخاطب تک نہین ہوتے تھے اور ایسی بے مروّتی سے پیش آتے تھے کہ گویا کسی سے کبھی کی ملاقات ہی نہ تھی اُسوقت سب لوگ ستگورو مہاراج کی صورت دیکھ دیکھکر افسردہ دل رنجیدہ منزل حیران و پریشان ہوتے تھے اور ستگورو مہاراج اُن لوگون کی حالت دیکھکر اپنے من مین مگن ہوتے تھے لیکن کھانے و پینے کی وہی کیفیت تھی کہ نہ ضرورت طعام و نہ آب سے کام سب سے الگ ایکانت جگہ مین بیٹھے رہتے تھے لوگون کے کہنے و سننے پر مطلق خیال نہ کرتے تھے تمام خاندان والے و نیز ہر خاص و عام ستگورو مہاراج کی حالت پر افسوس کرتے تھے اور آپس مین ہر ایک کہتے تھے کہ کیا تدبیر کیجاوے کہ جس سے انکا یہ مرض جاوے اور شفا و صحت ہاتھ آوے آخرکار ایک دن ستگورو مہاراج کی والدہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ مین نے دودھ پلایا ہی نو مہینہ شکم مین رکھا ہی کیا عجب ہی کہ میری محبت اُنکو جوش کرے اسلیے بہتر ہی کہ مین خود ہی جاکر سمجھاؤن بگڑے کو مناؤن یہ امر سوچ سمجھکر ستگورو مہاراج کے پاس آکر بیٹھ گئین اور کہنے لگین کہ ای بیٹا تمنے یہ کیسی صورت بنا رکھی ہی تمکو چاہیے کہ اپنے گھر کا کام کرو باہر سے کما لاؤ ہم لوگون کو کھلاؤ اور خود خوش رہو اور دل کو خوش رکھو فقیرون کی صحبت ترک کرو ہمقومون کی صحبت و نشست و برخاست اختیار کرو دنیا کے ساتھ سُجت ہوکر بیوپار و بیوہار کرو ای بیٹا اپنی ذات و برادری مین ہر ایک آدمی کو اُٹھنا بیٹھنا چاہیے دیکھو خیال کرو کہ احباب و اصحاب برادری تمہاری صورت و شکل دیکھکر کیسے رنجیدہ خاطر ہوتے ہین اور جو جو کلمات تمہاری نسبت وہ لوگ کہتے ہین اُنکو ہم لوگ سُن سُنکر روتے ہین اور کڑھ کڑھ کر تمہارے رنج و غم مین اپنی جانین کھوتے ہین اتو تم پر عشر کی کرپا سے ہوشیار ہو نادان نہین لڑکے نہین بچے نہین اپنے گھر کی آمدنی و خرچ دیکھو سمجھو کہ تم پر ظاہر ہو اور اُسکی فکر کرو اور ایسا کام کرو کہ روپیہ کما کر گھر لاؤ تمہارا چال و چلن جب لوگ اچھا دیکھینگے کوئی کھتری تم کو پسند کرکے تمہاری شادی پر آمادہ ہوگا اور تم کو کماؤ لڑکا دیکھکر اپنی لڑکی دیگا اگر ایسا ہو تو مجھکو بھی خوشی حاصل ہوگی تمام لوگ برادری و غیر برادری تمہاری تعریف کرینگے نہ یہ کہ اب جو شخص تمکو دیکھتا ہی افسوس کرتا ہی تمہاری صورت مستانہ و مجذوبانہ دیکھکر ہم لوگ خون کے آنسوؤن سے روتے ہین تمہارے غم مین ہم لوگون کی وجہ سے غیر لوگ بھی اپنی جانین کھوتے ہین مخالف لوگ ہنسی و مذاق کرتے ہین اور علانیہ کہتے ہین کہ یہ لڑکا محض نالائق ہی کیونکہ اسکو معاش کی تلاش نہین ہی نہ روزگار سے کام نہ کوئی نوکری کی جستجو غرضکہ آثار ایسے ہین کہ دالدری ہوگا کوئی کہتا ہی کہ محض بیوقوف و بے عقل ہی کوئی کہتا ہی کہ کم ذات ہی پس لوگون کا تمہارے واسطے بُرا بھلا کہنا ہمارے دل پر بجر کے تیھر کے موافق دُکھ و ایک زخم کاری لگتا ہی ای بیٹا ایسی کجھو ربانی لوگون کی زبانی سُن سُنکر میرا کلیجہ جلا جاتا ہی مجھکو ایسا سخت ملال ہی کہ رونے سے آنسو نہین آتے ہین غرضکہ والدہ نے ستگورو مہاراج کو دیر تک سمجھا سمجھا کر ایسی باتین کین کہ اگر ستگورو مہاراج کو دنیا سے کچھ بھی سروکار ہوتا تو اُنکے ساتھ ہی خود بھی روتے سچ ہی کہ ترک کو دنیا دی بیوہار و بیوپار سے کیا واسطہ ستگورو مہاراج وہی اپنی خاموشی اختیار کیے رہے چُپ چاپ بیٹھے ہی رہے کچھ بھی جواب نہ دیا رات و دن پڑے ہی رہتے تھے یہانتک کہ کسی سے باتین تک نہ کرتے تھے جیسا کہ کوئی مست آدمی ہوتا ہی ویسے ہی آپ چپ رہتے تھے اکثر آپ کی والدہ ماجدہ جوش مادری سے کچھ کھانا اپنے ہاتھ سے کھلا دیا کرتی تھین وہ بھی صد ہا خوشامد اور تدبیر دل سے کھلاتی تھین یہ بھی فرم نہین کہا ہے ماہے کچھ کھا لیا کرتے تھے اسلیے نہایت نحیف و ضعیف ہوگئے تھے اسطرح پر بھی جب کچھ عرصہ گذرا اور بہت کمزور صورت ہوگئی

تب پھر ایک دن ستگورو مہاراج کی والدہ ستگورو مہاراج کے پاس آکر رونے لگین اور کہنے لگین کہ ای بیٹا نانک جی بالفرض کہ اگر تمہاری
طبیعت کچھ بیمار ہو تو ہم تمہاری مان ہین ہم سے نہ چھپاؤ بلکہ صاف صاف بتاؤ اُسکا علاج کیا جاوے صحت پر طبیعت آئے دیکھو تمہارا چہرہ
زرد ہوگیا ہے تمہارے ہاتھ پاؤن کمزور ہوگئے ہین رات و دن پڑے ہی رہتے ہو کھانے پینے ہی کچھ نہین ہو جو لوگ تمکو دیکھنے آتے ہین
اُنسے تم بولتے بھی نہین ہو تمہاری صورت دیوانہ وار دیکھکر افسوس سے لوگ واپس جاتے ہین اور تمہاری نسبت صدہا طرح کی باتین سناتے ہین
کہ جو ہم لوگون سے سنی نہین جاتی ہین جب کہ ستگورو مہاراج کی والدہ ماجدہ نے اسقدر باتین کین اور اپنی باتون کا کچھ بھی اثر نہ دیکھا تب
پرمیشر کے آگے پرارتھنا کرنے لگین ڈنڈوت اور بندنا کرنے لگین اور دعا مانگنے لگین کہ ای بھگوان میرے لڑکے کو جو کچھ بیماری ہو آپ دور
کیجیے تاکہ میرا لڑکا نروگ ہوجاوے ہر طرح کے مرض و بیماری سے شفا پاوے بارم بار پرمیشر سے بنتی کرتی تھین اور زمین پر سر ٹیکتی تھین
لیکن ستگورو مہاراج کو سنساری بیوہار سے تو کچھ سروکار ہی نہ تھا کیونکہ ستگورو مہاراج تو - کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار -
کو تو کھو بیٹھے تھے اُنکو موہ کیونکر آتا والدہ کی گریہ و زاری محض دنیا داری سمجھکر کچھ بھی خیال نہ کیا بعد اسکے کچھ عرصہ کے بعد پھر ایک دن
ستگورو مہاراج کی والدہ آکر ستگورو مہاراج کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگین کہ ای بیٹا اپنا درد دکھ جو ہو مجھ سے نہ چھپاؤ صاف صاف مجھکو بتاؤ
اگر تمہاری مرضی پاؤن تو کسی بید خواہ حکیم کو بلاؤن اور تمہارا علاج کراؤن تم کہو تو یہان بلواؤن یا تم کو انھین کے پاس پہونچاؤن عارضہ
کے بتانے مین شرم نہ چاہیے بیماری کے چھپانے مین سراسر نقصان ہے اسطرح ستگورو مہاراج کی والدہ نے گھنٹون باتین کین لیکن ستگورو مہاراج
کے نزدیک کیا مجال تھی کہ موہ قریب آجاتا سوجہ سے آپ نے کچھ جواب نہ دیا چپ چاپ خاموش سنسان ٹوٹا ہوا دل بند ہوا دھیان آپ بیٹھے
رہے وہ بھی چپ ہوکر اُٹھ گئین برادری کے لوگ اکثر خیر و عافیت دریافت کرنے آتے تھے ستگورو مہاراج کی حالت دیکھکر دل مین پچھتاتے
تھے برادری کے لوگ کیا بلکہ اُس جوار و دیار کے لوگ ستگورو مہاراج کی صورت دیوانہ وار دیکھکر افسوس کرتے تھے اور زیادہ تر لوگون کو افسوس
اس امر کا تھا کہ ستگورو مہاراج کی بیماری جو کسی کو معلوم ہوتی نہ تھی آخرکار ایک دن سب لوگ جمع ہوے تھے اُسوقت کالورام جی سے سب
لوگ کہنے لگے کہ کیون مہتا جی تم بیفکر خاموش بیٹھے ہو اور تمہارے نانک جی کو ایسی سخت بیماری ہے کہ آنکی طبیعت اُٹھنے بیٹھنے سے عاجز و عاری
ہے تمھین خیال کرو کہ کس قدر عرصہ گذرا اور اب روز بروز کمزور ہوکر اُنکا مرض بڑھتا جاتا ہے یہانتک نوبت پہونچ گئی ہے کہ بولنے چالنے سے اور اُٹھنے
بیٹھنے سے مجبور و معذور ہوگئے رات و دن پڑے ہی رہتے ہین اب اِس سے زیادہ اور کیا ہوگا معلوم نہین کہ تم کو کس کا انتظار ہے کسی حکیم
خواہ بید کو بلاکر دکھاؤ علاج کراؤ تاکہ وہ صحت ہون اور تم آرام پاؤ ایک ہی تمہارے لڑکا ہے روپیہ و پیسہ آدمی کی جان پر نچھاور ہے روپیہ کی محبت
نہ کرو لڑکے پر شفقت کرو اگر تمہارا لڑکا موجود رہیگا روپیہ بہت آویگا اِسوقت لڑکے کو دیکھنا چاہیے مایا کو لڑکے پر تصدق کرنا چاہیے اگر لڑکا اچھا
ہوجاویگا تو تم کو کسقدر خوشی ہوگی ای کالورام جی انسان کے پاس چاہے جسقدر روپیہ ہو لیکن اگر اُسکے اولاد نہین ہے تو سب متھیا یعنی بیکار
سمجھیگا اب یہی مصلحت ہے کہ کسی حکیم خواہ بید کو بلاکر اُنکو دکھاؤ یہ سنتے ہی مہاراج کالورام جی اُٹھ کھڑے ہوے اور بھائی لالورام جی یعنے ستگورو
مہاراج کے چچا تھے آکر ستگورو مہاراج کے پاس خبر گیری کے واسطے بیٹھ گئے اُسوقت ستگورو مہاراج نے منھ پر چادر اپنے ڈال لیا اور ناک تک
لیے بیٹھے رہے کالورام جی ہرداس نامے بید کو جو وہان قریب مین رہتے تھے جاکر بلا لائے جس جگہ پر ستگورو مہاراج بیٹھے تھے ہرداس بید آکر
بیٹھ گئے اُسوقت کالورام جی نے دیگر جمیع عزیزان نے بید موصوف سے کہا کہ ای بید راج جی نانک جی کی نبض تو دیکھیے اور کچھ بیان کیجیے
کو کیا بیماری ہے کیونکہ دن رات آلس بھرے ہوے لیٹے رہتے ہین کھانے پینے سے کچھ سروکار نہین ہے منھ لپیٹے لیٹے رہنا مرغوب طبع ہوا ہوچکے

کمزور اور دُبلے ہوے جاتے ہین یہ سُنکر بید راج موصوف ستگورو مہاراج کے قریب گئے اور مُنہ کھولکر دیکھا نبض اور سینہ وغیرہ دیکھنے لگے یہ کیفیت دیکھکر ہرداس بید موصوف سے ستگورو مہاراج نے اپنا ہاتھ کھینچکر علیٰحدہ کر لیا اور اُٹھ بیٹھے اور کہا کہ ہمارا ہاتھ تم نے پکڑکر نبض دیکھی اب ہم پوچھتے ہین کہ تبلاؤ کہ ہمکو کیا مرض ہی یہ سُنکر ہرداس بید نے جواب دیا کہ تھوڑی دیر تامل کیجیے مرض تشخیص کرتا ہون جو ہماری سمجھ مین آویگا بیان کیا جاویگا اور موافق اُسکے علاج تجویز کیا جاویگا تم اطمینان رکھو جسوقت دوا کھلائی جاویگی طبیعت صحت پر آئیگی اور بیماری دور ہوجاویگی اور یہ بھی یقین رکھیے گا کہ پھر کبھی بیماری آپ کے نزدیک نہ آویگی تمھارا جسم دوام کو نِروگ ہوجاویگا یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد
اشلوک محل پہلا

वैद बुलाया वैदगी पकड़ ढंढले बांह	بید بُلایا ویدگی پکڑ ڈھونڈھوے بانہہ
भूला वैद न जाने करक कलेजे मांह	بھولا بید نجانے کرک کلیجہ مانہہ
वैदा वैद सो वैद तूं पहिला रोग पहिचान	ویدا وید سو وید تون پہلے روگ پہچان
ऐसा दारू लोड़ लहु जित वीजे रोगां जान	ایسا دارُو لوڑ لیو جت ویجے روگان گیان
जित दारू रोग उठ्ठियां तिन सुख वसे आय	جب دارُو روگ اُٹھیئے تن سکھ وسی آے
रोग गवाँवे आपना तां नानिक वैद सदाय	روگ گنوائے آپنا تان نانک وید سدائے

ارتھ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ پتا کالو رام جی نے بید بُلایا ہی بید گ[illegible] نانک کے علاج کے واسطے [illegible] سے بید راج جی مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ ابتو آپ نے میری نبض دیکھ لی ہی اب تبلائیے کہ ہمکو بیماری کیا ہی اور اِس مرض کا کیا علاج آپ نے تجویز کیا ہی اگر تم کو اس مرض کا [illegible] ہوجاوے تو اچھے ہوجانے کا بھی اعتقاد آوے یہ کہکر پھر آپ نے فرمایا کہ ہرداس بید راج جی انسان کو ایسا علاج کرنا چاہیے کہ یہ روگ کیا ملکہ تمامی [illegible] جسمانی و روحانی دنیا اور عاقبت کے جاتے رہین فقط جسم ہی کے نہین بلکہ روح کا بھی علاج [illegible] ستگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے جیون ہین یہ کلام نکلا ہرداس بید کو گیان آگیا اور اندرونی تاریکی جاتی رہی [illegible] ہوکر ستگورو مہاراج کے سامنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے سرب شکت مان مالک زمین و آسمان وہ بیماری جسکو آپ بیماری جانتے ہین مجھکو خود ہی لگی ہوئی [illegible] ہین [illegible] بیمار ہون یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے بید راج جی [illegible] (ہون مین) یعنی [illegible] [illegible] اسکا علاج کرنا چاہیے کہ دل سے [illegible] کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار [illegible] کی بیماری [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سرب بیاپی جانکر کسی سے برائی نہ کرے اور یہ سمجھے رہے (کہ "تما ایک رس سپچانند سب مین پورن ہی) یہ باتین ستگورو مہاراج کی شنکر ہرداس بید نے کالورام جی سے کہا کہ ای کالورام جی نانک جی صاحب کو کوئی بیماری نہین ہی تم کچھ فکر نہ کرو یہ تو پرمیشر کے رنگ مین رنگے ہوئے ہین اور ای کالورام جی یہ تمام جتن واچار کے دور کرنے کو سامرتھ وان ہین یہ کہکر ہرداس بید نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور رخصت ہوکر گھر کو چلا گیا۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج سے اور سادھون سے کھرے سودے کی بابت ہوئی نمبر ۱۱

ایک دن ستگورو مہاراج اپنے مکان پر براجمان تھے صورت شکل آپ کی وہی مستانہ وجہ وبانہ بنی ہوئی تھی بیٹھے تھے اسوقت کالورام جی بھی اسی مقام پر آپہونچے دیکھا کہ ستگورو مہاراج کی رفتار وگفتار مین کچھ فرق نہین ہوا چنانچہ کالورام جی کو ستگورو مہاراج کی کیفیت دیکھکر کمال ملال ہوا اسوقت ستگورو مہاراج سے کالورام جی مخاطب ہوکر درد آمیز کلمات کہنے لگے کہ ای پوتر تمہارا غم مجھکو کھائے جاتا ہی اور تمہاری سمجھ مین مطلق نہین آتا ہی یہ سنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ ای پتا جی اب میرے پچھلے گناہ آپ معاف فرمایئے اور بخش دیجیے آیندہ کو جو ارشاد ہو اسکی تعمیل مین فرق نہوگا اس حکم کو مین بسر وچشم انجام دونگا یہ سنکر کالورام جی نے کہا کہ خیر اب بھی بہتر ہی کہ اب تم بنج ببوپار کیا کرو ستگورو مہاراج نے کہا کہ بہت اچھا جو ارشاد ہوا اسکی تعمیل کیجاوے بعد اسکے کالورام جی نے ستگورو مہاراج سے کہا کہ اب مین مبلغ ۲۰ روپیہ تم کو اس شرط سے دیتا ہون کہ (کھرا سودا) خرید کرو اگر تم ان روپیون سے کھرا سودا خرید کرکے نفع اٹھاوگے اصل جمع سے زیادہ بڑھاوگے تو آیندہ ہم سے اور بھی کچھ پاوگے ورنہ اسکو کھوکر پچھتاوگے یہ سمجھایا اور بھائی بالے سندھو کو جو ہم جلیس ستگورو مہاراج کے تھے انکو کالورام جی نے اپنے پاس بلوایا انسے کالورام جی نے کہا کہ سنو بالے تم ہوشیار ہو اسلیے بہتر ہی کہ تم نانک جی کے ساتھ جاؤ تاکہ نانک جی کچھ بنج ببوپار کرنا سیکھین کیونکہ تم انکے دوست بھی ہو بھائی بالے نے کہا بہت اچھا یہ کہکر بھائی بالے نے ستگورو مہاراج کا اسباب وبچھونا وغیرہ لے لیا اور مبلغ ۲۰ روپیہ کالورام جی نے گورو نانک جی صاحب کو واسطے کھرا سودہ خرید کرنے کی دیا تھا انکو بھی بالے نے اپنی کمر مین باندھ لیا اور ستگورو مہاراج کے ساتھ ہولیے چنانچہ ستگورو مہاراج جب مکان سے باہر نکلے تو کالورام جی شہر کے باہر تک دونون آدمیون کو خرید وفروخت کی باتین بتاتے اور زمانہ کے نشیب وفراز سکھاتے ہوے پہنچانے چلے گئے ستگورو مہاراج سے کہا کہ ای نانک جی تم اگر میری زندگی مین اپنا کام کاج کرنے لگو تو ہماری عین خوشی [illegible] جانب سے [illegible] فکری واطمینان ہوجاوے کیونکہ تمہارے پیدا ہونے سے مجھکو کمال [illegible] سے بہت زیادہ تم کماوگے اور ہمارا نام ترقی پر پہنچاوگے جسطرح [illegible] سب خوش [illegible]

[illegible]

جب نظر سے دور ہوئے کالو رام جی بھی مجبور سے مندور ہوئے اب راستہ مین ستگورو مہاراج بھائی بالے کو بیراگ اور گیان کا اُپدیش کرتے ہوئے چلے جاتے تھے جب کہ بارہ کوس ستگورو مہاراج مکان سے نکل گئے تب دیکھا کہ ایک جنگل مین دسنت منڈلی پڑی ہوئی ہے تمام بیشتری لوگ تپ کرتے ہین بیٹھے کوئی تو ہاتھ اُٹھائے پر میشر سے لو لگائے کھڑے پرمیشر کے دھیان مین آڑے کوئی پدم آسن مارے پرمیشر کے نام کے سہارے کوئی پنج اگن تاپتے کوئی بیکہ مان کرکر زمین ناپتے کوئی سدھ آسن کسی کے گلے مین ٹھاکر جی کا سنگاسن کوئی صرف ایک لنگوٹی ہی باندھے کسی کے پاس صرف ایک کمل کا ندھے کوئی بیراگی کوئی تیاگی کسی کے سر پر جٹا دھاری کوئی دودھا دھاری کوئی جل سین کرکے پانی کے اندر پڑا ہے کوئی ایک پیر سے کہین کھڑا ہے کوئی کسی مقام پر بیٹھے ہوئے پوتھی پڑھ رہا ہے کوئی اُلٹے جھولنے کے ارادہ سے درخت پر چڑھ رہا ہے کوئی پون اہاری اور کوئی مون دھاری غرضکہ وہ ساری منڈلی پرلوک کے آسی اس لوک سے اُداسی اُس جنگل مین اپنے معبود پر بھروسہ کے ساتھ موجود ہین اور اُن سنتون مین ایک مہنت جی صاحب براجمان مرگ چھالا بچھائے کسی درخت کی چھال کی لنگوٹی لگائے سر پر جٹا و کیس ہر طرح سے فقیرانہ بھیس چند سادھوون کے ساتھ بیٹھے ست سنگ کر رہے ہین اس سنت سبھا کو دیکھکر ستگورو مہاراج بھی مع بھائی بالے کے کھڑے ہوکر دیکھنے لگے اور بعد دیکھنے کے بھائی بالے سے کہا کہ اے بھائی بالے ایسے کھرے سودے سے میری نظر مین کوئی کھرا سودا کہین نہ ملیگا اس امولک سودے کو چھوڑنا مجھکو ہرگز نہین بھاتا ہے اور پتا کی اجازت بھی یون ہی ہے کہ کھرا سودا کرنا بس اس سے زیادہ کھرا سودا کہان ملیگا کبھی نہین کبھی نہین اب بہتر ہے کہ وہ کل روپیہ انکو دیدیے جاوین تاکہ یہ سنت لوگ اُس سے بھوجن پاوین اور کپڑا وغیرہ لیکر خوش ہوجاوین ستگورو مہاراج کی زبان سے یہ بات سنکر بھائی بالے نے کہا کہ مجھکو تمھارے پتا کا خوف ہے کیونکہ اُنھون نے بیوپار کے واسطے یہ روپیہ دیا ہے اور اُنکا مزاج بھی بہت سخت ہے سو اس کو آپ خوب غور کر لیجیے کیونکہ مین تو تابعدار ہی ہون آپ اپنے پتا کالو رام جی کو سمجھا لیجیے گا کہ جسمین مجھکو کسی جھگڑہ سے کچھ واسطہ نہ رہے کیونکہ مین تو بندہ ہی ہون آگے بھی اور اب بھی میرے لیے جو ارشاد ہو اُسکی تعمیل کرون یہ کہکر بھائی بالے نے مبلغ [illegible] روپیہ جو اُسکے پاس واسطے خرید سودے کے تھے ستگورو مہاراج کے آگے رکھدیے اور ستگورو مہاراج اُن روپیون کو لیکر اُن سنت جی کے پاس جاکر بیٹھ گئے اور نہایت شیرین زبانی سے بہت جھک کر نمسکار کیا اور پھر پوچھا کہ اے سنت جی آپ لوگ کپڑا کیون نہین پہنتے ہین کیا آپ لوگون کو ملتا ہی نہین ہے یا پہنتے ہی نہین ہین اور رات دن دھوپ دیا اسردی دگرمی سہتے ہو پانی برستا ہوگا بھیگ جاتے ہوگے آپ لوگون کی ایسی عمدہ صورت و شکل جسم ہے اُسمین [illegible] لگا رکھی ہے یہ سنکر کسی سنت نے جواب دیا کہ اے بھائی ہم لوگ (نربان) سادھو ہین ہم لوگون کو بستر کا غم بھی نہ رکھنا چاہیے اور تم کیون باتون سے کیا مطلب ہے اور اسکے دریافت کرنے کا کیا سبب ہے اُسوقت بھائی بالے نے کہا کہ اے نانک جی تم چلکر سودا خرید کرو جیسا کہ کالو رام جی نے ہدایت کی ہے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے بھائی بالے مجھکو تو پتا جی نے کھرا سودا خرید کرنے کی اجازت دی ہے

[illegible]

روپیہ مذکورہ آپ کے ہاتھ پر مین نے دیدیا مین تو حساب سے صاف ہُون بجواب اِسکے شگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی بالے کیا مجھ سے غلطی ہوئی ہی یہ سنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ اِس امر کو آپ ہی جانئیے یا کالو رام جانین اور مین تو آپ کا حکمی بندہ ہُون اور مین کچھ نہین جانتا ہون غرضکہ ایسی ہی باتین کرتے کرتے شگورو مہاراج مع بھائی بالے کے واپس تلونڈی آئے اور نزدیک مین ایک تالاب جو خشک تھا والد کی عدول حکمی کے خیال سے قریب بستی کے پوشیدہ ہو رہے اور بھائی بالے اپنے مکان کو چلے آئے جبکہ یہ خبر کالو رام جی کو معلوم ہوئی کہ بالے اپنے گھر واپس آیا اور گورو نانک جی صاحب کا پتہ نہین ہی شاید سفر مین اُنکو تنہا چھوڑکر آپ چلا آیا ہی یہ خبر سنکر کالو رام جی کو بہت تشویش ہوئی اور فوراً ہی ایک آدمی بھائی بالے کے مکان پر بھیجا کہ بھائی بالے کو جلد لاوے تاکہ اُس سے گورو نانک جی صاحب کا حال دریافت ہو جاوے چنانچہ وہ آدمی گیا اور بھائی بالے کو اپنے ساتھ لایا جسوقت بھائی بالے کالو رام جی کے پاس آئے کُل کیفیت اُن روپیون کی سادھوون کے دعوت کر دینے کی کہ سنائی یہ سنکر کالو رام جی کو غصہ آیا کہا کہ سُن بالے مین نے تو تجھکو ہوشیار سمجھکر گورو نانک جی کے ساتھ بھیجا تھا اور تجھے ہی سمجھا دیا تھا کہ تیری وجہ سے یہ روپیہ ضائع نہ جاویگا مین یہ نہین سمجھا تھا کہ کبھی اصلی رقم مین نقصان ہوگا بلکہ فائدہ ہوگا چنانچہ اُسکے برعکس یہ ہوا کہ نفع کیسی فائدہ کون جانور کا نام ہی اصل ہی ندارد شد بھلا بالے اب تو یہ تو مفصل کہ سُنا کہ کس مقام پر اور کس طرح کیونکر روپیہ کھویا اُسوقت بھائی بالے نے جواب دیا کہ جب آپ سے رخصت ہوکر کے ہم لوگ چلے تو چلتے چلتے بارہ کوس پر پہونچے وہان پر ایک جنگل ملا اور اُس جنگل مین ایک سنت منڈلی اُتری ہوئی تھی اُس سنت منڈلی کو شگورو مہاراج دیکھکر فوراً وہین کے اور پر رُک گئے اور روپیہ مذکور مجھ سے لیکر اُن سنتون کو کھلا دیا اور مجھ سے کہا کہ میرے والد نے مجھ سے کھرا سودا کرنے کی اجازت دی ہی اور میرے نزدیک یہ سودا بہت ہی کھرا ہی یہ کہکر اُن لوگون کو خلیس لگا کر کھلا دیا اب آپ خیال فرمائیے کہ اسمین میرا کیا قصور ہی کہ جو مجھ پر آپ خفا ہوتے ہین یہ سنکر کالو رام جی نے کہا کہ خیر وہ تو بعد کو دیکھا جاویگا پہلے یہ تو بتلاؤ کہ نانک جی کو تم نے کہان چھوڑا یہ سنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ نانک جی صاحب میرے ساتھ ہی آئے ہین بستی کے باہر کہین چھپ گئے ہین یہ کہکر اور کالو رام جی کو ساتھ لیکر گورو نانک جی صاحب کی تلاش کرنے کو بستی کے باہر نکلے جسوقت یہ خبر شگورو مہاراج کی والدہ کو معلوم ہوئی نہایت تشویش و تفکر شگورو مہاراج کی والدہ کو بھی ہوا اور کہنے لگین کہ آج بہت خفگی مین باہر کو گئے ہین دیکھا چاہیئے کہ نانک جی سے کس طرح پیش آتے ہین یہ کہکر اور بی بی نانکی جی صاحبہ کو سمجھا کر فوراً دوڑایا اور کہا کہ تمہارے والد نانک جی کے ڈھونڈھنے کو گئے ہین اور بہت غصہ مین ہین ای نانکی تو جلد جا تاکہ تیرے والد نانک جی کو کچھ کہنے نہ پاوین غرضکہ آگے آگے بھائی بالے اور اُنکے پیچھے کالو رام جی اور سب کے پیچھے سے بی بی نانکی بستی کے باہر شگورو مہاراج کو تلاش کر رہے تھے یکایک اُن لوگون کی نگاہ [illegible] شگورو مہاراج دیکھے بادشاہ ایک مقام پر براجمان ہین پہلے کالو رام اور بھائی بالے شگورو مہاراج کے نزدیک گئے شگورو مہاراج کو دیکھتے ہی آتش غضب کالو رام جی مین بھڑک [illegible] کر ضبط نہ کر سکے اور شگورو مہاراج سے پوچھنے لگے کہ تم تو بتاؤ کہ وہ میرا روپیہ کہا ہو گیا اور تم نے کیا سودا خرید کیا شگورو مہاراج [illegible] رہے کچھ جواب نہ دیا تب کالو رام جی کو اور غصہ زیادہ آیا اور شگورو مہاراج کے منھ پر دو طمانچے ایک [illegible]

[illegible]

سنتے ہی راے بولار نے ایک آدمی اپنے ملازم کو حکم دیا کہ کالورام جی کو فوراً ہی بلا لاؤ چنانچہ آدمی نے آکر کالورام جی سے کہا کہ آپ کو راے جی صاحب
نے بلایا ہی اور نانک جی صاحب کو بھی ساتھ ہی لیتے چلیے گا یہ سُنکر کالورام جی اُس آدمی سے بھی ستگورو مہاراج کی شکایت کرنے لگے کہ ای بھائی
اِس لڑکے کو مین سکھانے سکھاتے تھک گیا لیکن اِسکو مطلق عقل نہ آئی میری سکھائی ہوئی بات اِسکے ذہن مین نہ سمائی بس ایسے شخص کو وہان کیون
لے چلون اِس لڑکے نے میری جان زچ کر رکھی ہی یہ سُنکر اُس آدمی نے کہا کہ ای کالورام جی راے جی صاحب کا حکم ہی کہ نانک جی کو بھی ساتھ لیتے آنا
یہ سُنکر کالورام جی مجبور ہوے اور ستگورو مہاراج کو بھی اپنے ساتھ لے لیا اور راے بولار کے پاس جا پہونچے اُسوقت کالورام جی کا غصہ جاتا رہا اور
ہر اگ چھوٹ گیا راے بولار نے نانک جی صاحب کو اپنی بغل مین بٹھا لیا اور پیشانی پر بوسہ لیا اور کالورام جی پر بہت تیز نگاہ سے دیکھکر کہا کہ سُنو
کالورام مین نے یہ بات تم سے چند بار آگے بھی کہی تھی کہ نانک جی صاحب سے تم کبھی سخت کلامی سے نہ پیش آنا اور اِنکو کبھی خیال مین بھی اپنا لڑکا
نہ سمجھنا لیکن تم نے میرے کہنے کو کچھ بھی خیال نہ کیا اور نہ اِنکی کچھ قدر جانی بلکہ برخلاف میرے کہنے کے تمنے آج اِنکو اسقدر مارا ہی کہ اکثر لوگ جو
اُس راستہ ہوکر کبھی نکلے ہین وہ لوگ بھی ترس کھاکر کہتے تھے کہ آج کالورام جی نے نانک جی کو نہایت بے دردی سے مارا ہی کہ اگر آنکی لڑکی بی بی
نانکی نہ آجاتی تو نہین معلوم کہ کیا کرتے اُسی بیچاری نے آکر چھوڑایا تب چھوڑا ورنہ چھوڑتے ہی نہ تھے غرضکہ تم اِنکے ساتھ آج اِسطرح سے پیش
آتے ہو کہ دیکھنے والے بھی نہایت افسوس کرتے تھے ای کالورام جی نہایت افسوس کا مقام ہی کہ تمنے نہ ہمارے کہنے کو خیال کیا اور نہ پرمیشر کا
کچھ ڈر کیا اور نہ لڑکے کی محبت کی یہ بھی نہ سمجھا کہ میرے ایک ہی اولاد ہی ای کالورام جی یہ حرکت تمھاری شیطانی ہوئی ہی نہ کہ انسانی سچ تو یہ ہی کہ
گورو نانک جی صاحب تمھارے گھر کے لائق ہی نہین ہین اور مجھکو اپنے اوپر کمال افسوس ہوتا ہی کہ مین خود اِنکی خدمت کے لائق نہین ہون اسوجہ
سے اپنے گھر پر رکھ نہین سکتا اور قبول نشتھے کہ جبکہ اِنکو اپنے من سے فراموشی اور تن سے بیہوشی ہی تب دوسرے کے کہنے سننے کو کب اثر ہوسکتا
ہی بس تم جو کچھ اِنکے ساتھ کرتے ہو اچھا نہین کرتے ہو اِنکو جسقدر تم تکلیف دیتے ہو بہت بیجا کرتے ہو ای کالورام جی تم اپنے دل مین یہ یقین
ماننا کہ جسقدر چوٹ گورونانک جی صاحب کے جسم پر لگی ہی وہ سب میرے جسم پر لگی ہی کیونکہ یہ شخص بڑا اقبالور آدمی اور ولی اللہ پیدا ہوا ہی
یہانتک راے صاحب کو رنج ہوا کہ وہ کالورام جی سے باتین تو کرتے تھے لیکن آنکھون سے آنسو نکلتے تھے غرضکہ راے بولار کا یہ حال تھا ہی
نہ تھا اور ستگورو مہاراج کو گلے لگائے بیٹھے رہے اِسقدر غصہ کالورام پر راے بولار صاحب کا تھا کہ کانپتے تھے بعد تھوڑی دیر کے کالورام
جی سے پھر راے صاحب موصوف نے کہا کہ ای کالورام جی آجتک مین تم سے کبھی سخت کلامی سے بھی نہین پیش آیا لیکن آج تم سے مین یہ کہتا
ہون کہ تم کو لازم تھا کہ تم نانک جی صاحب سے اِسطرح پیش آتے اور ایسا مارتے کہ منھ پر طمانچہ کے داغ پڑ گئے ہین سچ ہی کہ تمنے جلادی کا کام کیا
یہ کلام سُنکر کالورام جی بہت خوفناک ہوے اور کہنے لگے کہ ای راے جی صاحب مین نے کیا ایسا قصور کیا ہی کہ جسکے عوض مین [illegible]
نادانی مین آپ [illegible] کہ اِس لڑکے کو مین نے بارہا سمجھایا اور ہر طرح پر سکھایا لیکن اِسکے دل [illegible]
آخرکار مین بھی تنگ آگیا ایک دن [illegible] کے ساتھ مین نے [illegible] کہ ای نانک جی [illegible]
ہوشیار ہوکر سن تمیز کو پہونچے ہو کچھ اپنا کام دیکھو [illegible]
[illegible]

کہ دیکھنا یہ روپیہ خراب نہ کرنا اگر تم ایسا کروگے تو پھر کبھی نہ پاؤگے ورنہ اِس سے زیادہ تم کو واسطے تجارت کے دیا جاویگا لیکن پھر بھی اُنھون سنے
وہی حرکت کی کہ یہان سے روپیہ لیجاکر فقیرونکو کھلا دیا جاتا کہ بھائی بالے یہ بھی کہتا ہے کہ وہ ایسا مقام تھا کہ پانی تک میسر نہ تھا اُس مقام پر کچھ لوگ
بیٹھے تھے اُنسے یہ شخص خود ملکر اور اُن لوگون سے مفلسی کو دریافت کرکے کھلا دیا یہ کل کیفیت بھائی بالے کے زبانی تو سننے مین آئی لیکن اسنے اپنے
مُنھ سے اِسوقت تک کچھ اقرار خواہ انکار نہین کیا بلکہ گھر بھی چھوڑا بالے تو اپنے مکان کو واپس آیا لیکن یہ برعکس اُسکے باہر ہی رہگیا جبکہ میرے
کان تک یہ خبر پہونچی کہ بالے واپس آیا اور نانک جی کو ساتھ نہین لایا تب مجھکو زیادہ فکر ہوئی اُسوقت بالے کو بلاکر کل کیفیت دریافت کی یہ
سُنتے ہی راے بولار جی صاحب موصوف سنے بھائی بالے کو بھی بلا بھیجا چنانچہ بھائی بالے فوراً ہی حاضر ہوے اور کل واقعہ کھرے سودے کا
کہ سُنایا بعد سُننے اِس کیفیت کے راے بولار صاحب نے کالورام جی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے کالورام جی تمھاری تقدیر بڑی کھوٹی ہے
اب مجھکو معلوم ہوا کہ تمھاری بدالبد ہی بڑی ہے کیونکہ تم نانک جی صاحب کی قدر نہین جانتے ہو تمھاری وہ مثل ہے کہ جیسے کسی نافہم آدمی کے
پاس پارس پتھر ہو اور وہ اُسکی قدر نہ جانتا ہو اسلیے اُس پتھر کو بھی عام قدر کا پتھر خیال کرکے محتاجگی سے بھیک مانگتا ہوا اور اُس پتھر کو معمولی
پتھر سمجھکر بے قدری کے ساتھ پھینک دیوے یا یون سمجھو کہ جیسے کسی ناسمجھ کے ہاتھ موئی جواہرات لگے اور وہ اُسکی قدر نہ جانتا ہو اسوجہ
سے وہ محتاج ہی بنا رہے تو اُسکو بجز اُسکی بدقسمتی کے اور کیا کہنا چاہیے بس اُسیطرح یہ تمھاری تقدیر پھری مجھکو افسوس آتا ہے اور میرا جسم مسلمان
کا ہے اسلیے مین اُنکی خدمت مطلق کر نہین سکتا ہون اِسی خیال سے آپکو اپنے مکان پر رکھ نہین سکتا کیونکہ اُنکا جسم ہندو کا ہے اور ہم مسلمان
فرق از زمین تا آسمان اے کالورام جی تمکو دھن دولت کی بڑی خواہش ہے اِسی خیال سے مین تم کو اجازت دیتا ہون کہ جسقدر روپئے مصارف
کے واسطے خرچ کی ضرورت ہو مین تم کو بڑی خوشی سے اجازت دیتا ہون کہ تم میرے خزانہ سے لیجاؤ یہ کہکر ایک ملازم کو جسکا نام (امیدا)
تھا راے جی صاحب سنے ارشاد فرمایا کہ اندر سے مبلغ عہ روپیہ کالورام جی کو ابھی لاوے چنانچہ ملازم مذکور اندر گیا اور بیگم صاحبہ سے راے جی صاحب
کے نام سے مبلغ عہ روپیہ اندر سے لاکر کالورام جی کے ہاتھ مین رکھدیا اُسوقت کالورام جی نے روپیہ لینے سے انکار کیا اور دست بستہ عرض کیا کہ
حضور یہ روپیہ مین کسطرح لون بجواب اُسکے راے بولار نے کہا کہ اب یہ روپیہ ہمارے بھی کام کا نہین رہا مجھکو تو کمال ہی افسوس ہے کہ نانک جی صاحب میرے
مکان پر قیام بھی نہین کرسکتے ورنہ مین آپ کو اپنے پاس سے ایکدم کو بھی جدا نہ کرتا اور تم اُنکی قدر نہین جانتے ہو کہ اُنکو کسطرح سے رکھنا چاہیے اور
اُنکے ساتھ کس طرح سے پیش آنا چاہیے یا اُنکی کسطرح خدمت کرنی چاہیے خیر مین اپنی طرف سے نانک جی صاحب کو تمھارے سپرد کرتا ہون بعد اسکے اِس
امر کی بحث پیش ہوئی کہ کالورام جی تو وہ مبلغ عہ روپیہ لیتے نہ تھے اور راے بولار صاحب واپس نہ لیتے تھے مگر رسہ کر کالورام جی نے عرض کیا
کہ جناب راے جی صاحب یہ روپیہ کسکا ہے اور یہ لڑکا کسکا ہے یہ سب کچھ حضور ہی کی بدولت ہے اور یہ بات بھی حضور پر ظاہر ہے کہ اسقدر روپیہ سے
مین کچھ غریب نہ ہوجاؤنگا صرف اُنکے لیے نصیحتانہ یہ کچھ کیا گیا تھا اور کیا گیا تھا تاکہ آیندہ سے ایسی غلطی نہ کرین ورنہ اِن روپیون کی حقیقت ہی کیا
[illegible] راے بولار نے جواب دیا کہ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اے کالورام جی اب یہ روپیہ تم لے لو اور جبتک نانک جی صاحب کی عمر اِس قابل [illegible]
[illegible] اُنکی خدمت مین کرونگا اور اُنکے لیے مصارف مین اپنے خزانہ سے دونگا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

طرح پائی کہ کالو رام یہ روپیہ آپ لے لیوین چنانچہ کالو رام جی کو مجبوراً وہ روپیہ لینا پڑا گو کہ کالو رام جی نے وہ روپیہ اسوقت لے لیا لیکن دل مین
نہایت ہی پس وپیش رہا کہ کیا کرنا چاہیے پھر راے بولار جی صاحب نے مکرر کہا کہ ای کالو رام جی آج سے جو صرفہ نانک جی صاحب کی ذات خاص
کا ہوا کرے میرے یہان سے لیجایا کرو تاکہ آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو اور پہلا حساب بھی کر لو کہ جسقدر نقصان انکی وجہ سے تمھارا ہوا ہو وہ
بھی ہم سے سب اپنا بیباق کر لو کیونکہ تم روپیہ کے تجربے طالب ہو اور آیندہ سے کبھی ایسے ست دھرم آدمی کو یعنے نانک جی صاحب کو کہ خاص
پرمیشر کے پیارے ہین تم کسی طرح بے عنوانی سے پیش نہ آؤ غرضکہ اسیطرح کی باتین ایک عرصہ تک رہین راے بولار جی صاحب کالو رام جی سے
بیٹھے کہتے تھے کہ ای کالو رام جی یہ نانک جی صاحب کی ذات اس سنسار کے اودھار کے واسطے ہی جسم انسانی رکھکر تمھارے گھر مین نازل ہوے
ہین یہ نانک جی صاحب تو پورے سنت ہی ہین انکو کبھی ہرگز ہرگز تکلیف ہونے نہ پاوے یہ سنکر کالو رام جی بہت شرمائے اور راے جی صاحب
سے رخصت ہوکر اپنے گھر چلے آئے اب جسقدر لوگ قصبہ تلونڈی کے تھے کالو رام جی کو انگشت نمائی کرنے لگے اور کہنے لگے کہ دیکھو تو بھائی کالو رام
جی کو کیا ہو گیا ہی کہ پہلے تو نردئی سر پر ہو کر اپنے لڑکے نانک جی صاحب کو بہت بیدردی سے مارا اور جبکہ راے بولار جی صاحب نے روپیہ دیا وہ بھی
اپنے گھر لے آئے غرضکہ جب یہ بات زبانزد خلائق ہوئی تو ایکدن کالو رام جی نے راے بولار کے پاس پھر مع روپیہ کے حاضر ہو کر عرض کیا اور
قدمون پر گر پڑے اور کہا کہ اس روپیہ کو حضور واپس لے لیوین ورنہ زمانہ بھر مین میری ہنسی ہو گی بجواب اسکے راے بولار نے کہا کہ ای کالو رام
جی یہ روپیہ ہمنے تم کو نہین دیا بلکہ مجھکو تو گورو نانک جی صاحب کا قرضہ ادا کرنا تھا وہ دیا ہی اسوجہ سے آپ یہ روپیہ قرضہ کا مین پھر کیونکر واپس
لے سکتا ہون یہ سنکر پھر کالو رام جی نے عرض کیا کہ ای راے جی صاحب بھلا اس لڑکے کے پاس روپیہ کہان تھا کہ جو آپ کو قرض دیتا یہ سب
آپ کی بندہ پروری ہی کہ جو اسطرح پر آپ فرماتے ہین یہ سب آپکے رئیسانہ مزاج کی خاصیت ہی یہ سنکر پھر راے بولار صاحب نے جواب دیا
کہ ای کالو رام جی تمکو اس بات کی مطلق خبر نہین ہی کہ جسقدر دولت اس سنسار مین کیا بلکہ دونون جہان یعنے زمین و آسمان مین ہی وہ سب
انھین نانک جی صاحب کے قدمون کی برکت ہی غرضکہ یہی نانک جی صاحب ساری دولت دین و دنیا کے مالک ہین جسقدر کہ میرے گھر مین
زر و نقد و اسباب و گھوڑے ہاتھی و رتھ وغیرہ ہین وہ سب انھین کی قدمون کی برکت سے ہین بلکہ میرا دلی اعتقاد ہی کہ انھین کا دیا ہوا
مین کھاتا ہون اور میری کیا اصل تھی کہ مین آپ کو کچھ دیتا ای کالو رام جی یہ سارا سنسار انھین کا دیا ہوا کھاتا ہی یہ بات سنکر جسقدر لوگ
وہان بیٹھے تھے سب کو حیرت ہو گئی اور سب کو یقین آگیا کہ ستگورو مہاراج یعنے نانک نرنکاری کے جسم مین بڑا اوتار بھاری پرمیشر خود ہی
دھارن کر کے پرگٹ ہوا ہی۔

آگے ساکھی جے رام پلٹی کی ستگورو مہاراج کے ساتھ ہوئی

نمبر ۱۲

ایک زمانہ مین کہ بسنت چیت تھا [illegible] جے رام جی صاحب کہ جنکا گوت پلٹی مشہور تھا اور جنکے ساتھ شادی بی بی نانکی جی صاحبہ کی
ہوئی اور وہ سلطان پور کے رہنے والے تھے کسی ضروری خریداری کے واسطے بمقام تلونڈی کہ جہان ستگورو مہاراج گورو نانک جی صاحب کا [illegible]
[illegible] آئے اور اپنے خرید و فروخت کے کام مین مصروف ہوے ایک دن کا واقعہ ہی کہ جے رام جی صاحب [illegible]
[illegible] کے پاس بیٹھے ہوے تھے [illegible] نے دریافت کیا کہ جے رام جی تمھاری شادی ہو گئی ہی یا نہین یہ سنکر جے رام جی نے جواب دیا
[illegible]

تو ہم منظور کر لیوینگے اگر حضور کی کچھ توجہ اس معاملہ مین ہو تو مین نہایت مشکور ہونگا یہ سنکر راے جی صاحب نے جواب دیا کہ ہان اس قصبہ مین
تو اکثر قوم کھتری بیدی زیادہ رہتے ہین اگر اُنسے تمھاری رشتہ داری ہو سکتی ہو تو کیا مضائقہ ہی ہم بھی کوشش کرینگے اور اگر رشتہ ہی نہین ہوتا
ہی تو مجبوری ہی بجے رام جی کے پاس ایک برہمن کہ جسکا نام (ندھا) تھا ملازم تھا اُس سے جی رام جی نے بُلا کر دریافت کیا کہ تم تو ہماری قوم کے
رشتہ داریون سے بخوبی واقف ہو ہمارے خاندان کی نسبت و رشتہ داری بیدی کھتریون مین ہو سکتی ہی یا نہین یہ سنکر اُس برہمن نے جواب دیا
کہ اکثر بیدی کھتریون مین آپ کے خاندان کے رشتہ داریان موجود ہین اور برابر ہوتی ہین جسوقت یہ بات راے بُولار نے سُنی خیال کیا کہ یہ
شخص جسکا نام بجے رام جی ہی ایک ساہوکار آدمی ہی اور کالو رام جی کہ ہمارے دربار کا کاروبار کرتا ہی اُسکے ایک دختر ہی اگر اس شخص کے ساتھ
اُس دختر کی نسبت ہو جاوے تو بہت عمدہ بات ہی بعد دو ایک روز کے راے بُولار صاحب نے کالو رام جی سے پوچھا کہ اے کالو رام جی بجے رام
کھتری کا گوتر پلٹی کے لقب سے ہی اور تمھارا گوتر بیدی کھتری مشہور ہی تمھاری اور اُنکی شادی و بیاہ آپس مین ہو سکتی ہی یا نہین یہ سنکر کالو رام
جی نے جواب دیا کہ جی ہان ہو سکتی ہی اور برابر ہوتی ہی بعد اسکے کالو رام جی نے راے صاحب کے اشارہ کو سمجھکر کہ شاید بی بی نانکی جی صاحبہ
کے واسطے راے صاحب نے یہ گفتگو فرمائی ہی جواب دیا کہ جی ہان لیکن ہماری قوم کا کچھ عجب دستور ہی کہ شادی کا پیغام منجانب پسر ہوتا ہی نہ کہ منجانب
دختر اور یہ رواج سلف سے ہی کہ لڑکے ہی کی طرف سے پیغام آتا ہی اور بلکہ اس امر کا یہان تک رواج ہو گیا ہی کہ اگر کسی دختر کی طرف سے شادی کا
پیغام بھیجا جاوے تو خوب نہین بلکہ معیوب سمجھا جاوے جناب عالی حضور کے اشارہ کو مین بخوبی سمجھ گیا حضور کی تجویز میری سبکدوشی کا باعث
ہی لیکن رواج ملک و خاندان سے مجبوری کیا بلکہ معذوری ہی یہ سنکر راے بولار صاحب نے جواب دیا کہ اے کالو رام جی دختر کا بار سب کے سر پہ
برابر ہوتا ہی کیا امیر و کیا غریب دیکھا جاویگا آخر کار ایک دن کالو رام جی بھی وہان موجود تھے اور بجے رام جی بھی بیٹھے تھے اُسوقت راے بولار صاحب
نے بجے رام جی سے چپکے سے کہا کہ اپنے برہمن ملازم کہ جسکا نام (ندھا) ہی کالو رام جی سے اُسکی زبانی اشارۃً و کنایتاً کچھ کہلاؤ تو سہی یہ سنکر
بجے رام جی نے (ندھا) برہمن سے کہا کہ آج کالو رام جی سے کہ اسوقت موقع بھی بہت اچھا ہی کچھ ذکر کرو تو سہی چنانچہ وہ دن سنیچر یعنے شنبہ کا
تھا اور قریب ڈیرہ پہر دن کے باقی تھا (ندھا) برہمن مذکور نے کالو رام جی سے کہا کہ اے مہتا جی آپ بھی کھتری ہین اور بجے رام جی بھی کھتری
ہین آپکو واجب ہی کہ جو کچھ بجے رام آپ سے درخواست کرین اُسکو آپ قبول فرمایئے یہ سنکر کالو رام جی نے جواب دیا کہ ہان جو کچھ وہ کہین یا تم کہو وہ
مین [illegible] یہ سنکر راے بولار جی صاحب بول اُٹھے کہ اے کالو رام جی بھلا تم اس بات کو خود غور کرو کہ ایسی بات بجے رام جی اپنے منہ سے
کیونکر کہہ سکتے ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ جو کچھ یہ برہمن یعنے (ندھا) بجے رام جی کا ملازم کہہ رہا ہی وہ گویا اُنھین کی تقریر ہی یہ سنکر کالو رام
جی نے جواب دیا کہ اے راے جی صاحب آپ کا ارشاد مجھکو بسر و چشم قبول و منظور ہی قصہ مختصر آئندہ ماہ بیساکھ پر شادی مقرر ہوئی [illegible]
ساعت [illegible] شادی کی [illegible] بہت دھوم دھام سے بی بی نانکی جی صاحبہ کی شادی بجے رام پلٹی کے ساتھ ہوئی اور شادی [illegible] بی بی نانکی
جی صاحبہ [illegible] سسرال کو تشریف لے گئیں بعد کچھ عرصہ کے ایک روز کالو رام جی نے گورو نانک جی صاحب سے [illegible]
[illegible]

انکو بھی ساتھ کردیا چنانچہ ستگورو مہاراج مع بھائی بالے کے سلطانپور کو تشریف لیگئے اور جسوقت سلطانپور مین پہونچے بی بی نانکی جی صاحبہ نے
و نیز جے رام جی صاحب نے بہت خوشی منائی اور کمال خاطرداری سے پیش آئے اور صبح اُسکے ستگورو مہاراج نے واسطے
رخصت کرانے بی بی نانکی جی صاحبہ کے جے رام جی سے درخواست کی بجواب اُسکے جے رام جی نے کہا کہ میری خواہش ہو کہ آپ بھی یہین
تشریف رکھیئے اور اپنی ہمشیرہ کو بھی یہین رہنے دیجیے مجھکو تو تم دونون کو یہین رکھنا منظور ہی بجواب اِسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ
بہتر جو آپ ارشاد فرماینگے اُسکی تعمیل مین مجھکو کیا عذر ہی لیکن اِس مرتبہ مجھکو مع ہمشیرہ صاحبہ کے اجازت دیجیے تاکہ والدین کی ناخوشی کا
باعث نہ ہو اور جناب ہمشیرہ صاحبہ بھی سب لوگون سے ملاقات کرآوین پھر جو کچھ حکم ہوگا اُسکی تعمیل کی جاویگی یہ سُنکر جے رام جی اندر
مکان کے آئے اور بی بی نانکی جی صاحبہ سے کہا کہ تمھارے بھائی تمھاری رخصت کے بارہ مین درخواست کرتے ہین یہ سُنکر بی بی نانکی
جی صاحبہ نے کہا کہ جو آپ کی مرضی ہو وہ کیجیے لیکن میری بھی مصلحت یہی ہو کہ اِس مرتبہ مجھکو رخصت کر دیجیے تاکہ والدین و نیز بھائی کی خوشی
کا سبب ہوجاوے اور یہ لفظ کہنے کی نوبت نہ آسکے کہ مین بغیر رخصت کے واپس چلا آیا اگر ایسا ہی ہو تو جلد رخصت کرا منگائیے گا مین سوچتے
اور بھی کہتی ہون کہ اکثر مین وہان کی بابت خواب دیکھا کرتے ہون قطع نظر اسکے مجھکو بارہا اِس بات کا تجربہ ہوچکا ہی کہ اکثر جو میرے بھائی
کے منھ سے نکل گیا ہی وہ بیشک و شبہ ویسا ہی ہوگیا ہی اسلیے اِس بارہ مین آپ سے مین مکرر عرض کرتی ہون کہ مجھکو اجازت جانے کی
میرے بھائی کے ساتھ دیدیجیے ایسا نہ ہو کہ میرا بھائی کچھ کہ اُٹھے یہ باتین سنتے ہی جے رام جی نے بی بی نانکی جی صاحبہ کی رخصت فوراً ہی
منظور فرمائی اور بعد اِسکے پوچھا کہ کب تک آنا ہوگا بجواب اِسکے بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ جب آپ اُسطرف آئیے مجھکو بھی ساتھ لیتے آئیے
کیونکہ یہ مقام ایسا ہی کہ بغیر لائے ہوئے خود میرا آنا تو مناسب ہی نہین ہی خیر بعد ان سب باتون کے بی بی نانکی جی صاحبہ ہمراہ گورو نانک جی صاحب
مع بھائی بالے سلطانپور سے رخصت ہوکر بمقام (تلونڈی) تشریف لائین اور اپنے والدین سے آکر ملین [illegible] کالو جی صاحب کو
بھی بہو ... کہ گورو نانک جی صاحب اپنی ہمشیرہ کو رخصت کرا کے واپس آگئے ہین چنانچہ ... ستگورو مہاراج کو اپنے اتفاق
کے موافق بلا کر [illegible] ہوئے اور عرض کیا کہ اے نانک جی صاحب جسقدر آرام مجھکو حاصل ہی وہ سب آپ کے قدمون ہی کی برکت سے
حاصل ہی بعد اِسکے ستگورو مہاراج اپنے اُسی ... کی بھگت مین مشغول و مصروف ہوئے آخر کار ... کے دن جب پھر آئے
تو جے رام جی صاحب ... تجارت جیسا کہ ہمیشہ آتے تھے تشریف لائے اور اپنا تجارت کا کام شروع کیا جب کہ تجارت کا کام ختم
ہوگیا اور جے رام جی کا ارادہ واپس جانے کا ... بلا کے جے رام جی کی دعوت کی اور اپنی خوشی ظاہر کی ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ اے جے رام جی اب اِسوقت تمھارے ساتھ تو گورونانک جی صاحب کا جانا مناسب نہین ہر گز ہان اگر تم اِس بات کو منظور کرتے ہو تو مین بعد ایک ماہ کے گورونانک جی صاحب کو تمھارے پاس بمقام سلطانپور بھیجدونگا لیکن اِس امر کا خیال رکھنا کہ اِنکو کسی کاروبار دنیاوی مین بھی لگا لینا تاکہ اِنکو کسی سے کچھ واسطہ نہ رہے یہ سُنکر جے رام جی نے تسلیم عرض کیا اور اپنا مکلاوہ یعنے گونا لیکر بی بی نانکی جی صاحبہ کو رخصت کرا کے سلطانپور کو گیے۔

آگے ساکھی گورو مہاراج سے اور ایک اتیت سے جو باتین ہوئین وہ چلی
نمبر ۱۳

جب گورو نانک جی صاحب کی عمر بیس برس کی ہوئی جگت کے اُدھار کرنے والا بیدی کھتری کی کُل مین پورنماشی کا پورا چندرما تیج کر دھرم کا اپدیش کیا کرتے تھے ایک دن کا واقعہ یہ ہوا کہ ایک اتیت فقیر شہر کے باہر آ اُترا گورونانک جی صاحب نے جب سُنا کہ کوئی فقیر شہر کے باہر آ اُترا ہے اُسکے پاس گئے اتفاق وقت سے گورونانک جی صاحب کے ہاتھ مین ایک لوٹا از قسم گڑوا اور ایک انگشتری طلائی تھی جب کہ اُس فقیر کے پاس گورو مہاراج پہونچے تو اُس اتیت فقیر نے ستگورو مہاراج سے دریافت کیا کہ کیون تیرا نام کیا ہے اور تو کون ذات ہے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے سادھو جی نام تو میرا نانک نرنکاری ہے اور قومیت میری کھتری ہے یہ سُنکر اُس فقیر نے کہا کہ اے نانک نرنکاری تم بھی نرنکاری ہو اور مین بھی نرنکاری کا ہون اِسوجہ سے تم مین اور مجھ مین کچھ فرق نہین ہے بجواب اُسکے گورو مہاراج نے فرمایا کہ در اصل کچھ فرق نہین ہے یہ کہکر اور اُس فقیر کو اپنی روشن ضمیری سے اپنی انگشتری طلائی وغیرہ لوٹا یعنے گڑوا فوراً ہی دیدیا اُسوقت پر فقیر مذکور نے کہا اب یہ دونون چیزین ہمکو بھیج گئی ہین انکو آپ اپنے ہی پاس رہنے دیجیے اُسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے دیوتا جی دی ہوئی چیز کو واپس لینا مثل اُسکے ہے کہ بقول شخصے کہ تھوک کے گرا کر اُسکو پھر منہ مین لینا جو لوگ دی ہوئی چیز واپس لیتے ہین بعینہٖ ویسا ہی کرتے ہین یہ سُنکر پھر اُس فقیر نے کہا کہ اے نانک نرنکاری تم اصلی ہی نرنکاری ہو اور ہم تو نقلی نرنکاری ہین یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے کچھ جواب نہ دیا اور کھڑے ہو گئے اور اُس فقیر سے رخصت ہو کر اپنے مکان کو چلے آئے اور اُسطرف وہ فقیر وہ دونون اشیاء یعنے انگشتری طلائی اور گڑوا لیکر روانہ ہو گیا جسوقت ستگورو مہاراج گھر پہونچے تو کالو جی نے [illegible] دریافت کیا کہ اے نانک جی تمھارے ہاتھوں مین لوٹا از قسم گڑوا تھا کہان بھول آئے یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے کچھ جواب نہ دیا [illegible] خاموشی سے کالو رام جی کو غصہ آیا اور کہنے لگے کہ اے نانک اب تم میرے گھر سے نکل جاؤ کیونکہ مین نے تم کو بہت کچھ سمجھایا لیکن تم نہ سمجھے ہمارے [illegible] دل پر مطلق اثر نہین کرتا اور افسوس یہ ہے کہ میرا ہی تو تم نقصان کرتے ہو اور مجھی کو ہر لوگ قائل کرتے ہین یہان تک یہ گفتگو ہو رہی تھی [illegible] صاحب کو کسی نے جا خبر کی یہ سُنکر راے صاحب نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی جا کر کالو رام جی [illegible]

[illegible]

خیال رہا کرتا ہے پس اب بھی مناسب ہے کہ نانک جی سلطانپور مین جا کر مقیم ہون وہان جے رام جی کی صحبت مین عقل بھی آجاویگی یہ کہکر راے بولار صاحب نے سنگور و مہاراج کو بلا بھیجا اور ایک خط اپنے قلم سے لکھکر سنگور و مہاراج کے حوالہ کیا اور زبانی کہا کہ بہتر ہی کہ آپ اپنا قیام سلطانپور مین قبول فرمایئے اور مین نے اِس خط مین جے رام جی کو لکھ دیا ہی اور آخر مین یہ فقرا بھی لکھدیا ہی کہ مین گورو نانک جی صاحب کو تمھارے سپرد کرتا ہون اسلیے آپ سے جو کچھ اِنکے بارہ مین ہو سکے کوتاہی نہ کیجیے گا مرقوم سمت ١٥٤٤ بکرماجیتی متی مگسر یعنے اگھن بدی تیرس – چنانچہ سنگور و مہاراج خط لیکر راہی جانب سلطانپور ہوے –

آگے ساکھی سنگور و مہاراج سے اور جے رام جی سے گفتگو کی چلی نمبر ١٤

سنگور و مہاراج راے بولا سے رخصت ہو کر کے پانچوین دن تلونڈی سے سلطانپور مین پہونچے ماہ مگسر یعنے اگھن سُود ی ستمی کو گورو نانک جی صاحب نے بی بی نانکی جی صاحبہ اپنی ہمشیرہ سے ملاقات کی بی بی نانکی جی صاحبہ نے جسوقت سنگور و مہاراج کو دیکھا فوراً ہی قدمون پر گر پڑین اُسوقت سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی تم تو مجھ سے بڑی ہو مجھکو واجب ہی کہ آپ کے قدمبوس ہون نہ کہ برعکس اُسکے آپ ہمارے قدمون پر گرین یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بیشک یہ بات تو آپ سچ کہتے ہین لیکن یہ مراسم دنیاوی انسانی ہین اور تم تو میری نظرون مین پرمیشر کا روپ ہو صرف دیکھنے کو آدمی کا سروپ ہو اتفاق سے اُسوقت جے رام جی مکان پر موجود نہ تھے بی بی نانکی جی صاحبہ نے سنگور و مہاراج کی نہایت ہی خاطرداری کی اور سب کی خیر و عافیت دریافت کی سنگور و مہاراج نے جواب دیا کہ جی ہان سب خیر و عافیت ہی اُسی عرصہ مین جے رام جی بھی مکان پر آگئے اور سنگور و مہاراج کو پاکر نہایت خوش ہوے چنانچہ سنگور و مہاراج اُٹھکر جے رام جی کے قدمون پر گر پڑے چونکہ جے رام جی نہایت فہمیدہ آدمی تھے فوراً سنگور و مہاراج کو پکڑ لیا اور اپنے قدمون تک اُنکے ہاتھون کو جانے نہ دیا اور خود سنگور و مہاراج کے قدمبوس ہوے اُسوقت سنگور و مہاراج نے جے رام جی سے کہا کہ یہ اُلٹی بات آپ کرتے ہین بجواب اُسکے جے رام جی نے کہا کہ اے نانک جی صاحب آپ سب جانتے ہین یہ رسم دُنیا کی سالے اور بہنوئی کا ہین آپ کے ساتھ خیال مین بھی نہین لاتا ہون بلکہ مین تو آپ کو پرمیشر خیال کرتا ہون اور اپنی بہت ہی خوش نصیبی سمجھتا ہون کہ جو آپ کے قدم میرے گھر مین پڑے ہین اور مین تو آپ کے درشن ہی سے آنند ہو گیا گویا آپنے مجھکو نہال کر دیا [illegible] ہوا کہ آپ تشریف لائے میری دلی آرزو اور خواہش قلبی یہی تھی اب یہان کچھ آپ کام نہ کرین بلکہ بیٹھے ہوے پرمیشر کا نام لیا کرین [illegible] یہ سنکر سنگور و مہاراج نے فرمایا کہ خیر اب تو آگئے ہی ہین جو کچھ ہوگا دیکھا جاویگا اگر میرے نزدیک [illegible] کام مجھ سے [illegible] یہ سنکر جے رام جی نے دریافت کیا کہ [illegible] نانک جی صاحب آپ کچھ علم فارسی بھی جانتے ہین [illegible]

[illegible]

فرمایا کہ بی بی جی جیسی آپ کی مرضی ہوگی وہی کیا جاویگا لیکن جو لوگ محنت و مشقت سے کھاتے ہین اُنکا کھانا بہت پاک اور پوتر ہوتا ہی بلکہ عزیز
والون نے بھی کہا ہی (کہ حق حلال کرکے کھانا بہتر ہی) یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے جواب دیا کہ ای بھائی جی جیسے آپ کی مرضی ہو وہ کیجیے گا
اور آپ کے دل مین جو بات آئی ہی وہ بہت عمدہ بات ہی یہ کہکر بی بی نانکی جی نے جے رام جی سے پوچھا کہ تم اِنکے راز سے واقف ہوے کہ نہین
یہ سُنکر جے رام جی نے جواب دیا کہ مین بخوبی واقف ہوگیا اُسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بہتر یہ ہی کہ اِنکو ایسے قصہ جات سنائے جاوین
کہ جسمین اِنکی طبیعت گرہستی کی جانب راغب ہوجاوے اُسوقت اِنسے کچھ کام بھی کرتے بنیگا یہ سُنکر جے رام جی نے جواب دیا کہ جسوقت اِنکے
کچھ کام تعلق ہوجاویگا اُسوقت اِنکے خیال خود پلٹ جاوینگے ایسے معاملہ مین جلدی بیجا ہی پرمیشر کی کرپا سے سب اچھا ہی ہوگا بلکہ بقول اِنکے
کہ انسان کو خود محنت کرکے کھانا بہت اچھا ہی اور جسوقت آپکے پاس چار پیسے ہوجاوینگے اُسوقت عزت و آبرو بھی بڑھیگی اور اعتبار بھی زیادہ
ہوجاویگا تو البتہ اکثر لوگ اِنکی عزت و آبرو کی کیفیت دیکھکر اِنکی شادی کی بھی خواہش کرینگے یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ ہان تمھاری
تو مصلحت بہت ہی بہتر ہی کیا عجب ہی کہ اسیطرح سے اِنکی خانہ آبادی ہوجاوے کہ جو ہم لوگون کا باعث شادی ہی اور مین نے تو اِنکو اب تمھارے
سپرد ہی کردیا ہی - غرضکہ بعد چند عرصہ کے نواب دولت خان صاحب سے اور ستگورو مہاراج سے جے رام جی نے ملاقات کرادی یعنے تاریخ
ملاقات نواب دولت خانصاحب و ستگورو مہاراج کی متی مگسر یعنے ماہ اگھن سودی چودس ہوئی اور جے رام جی ہی نے خود ستگورو مہاراج
کی ملاقات اپنے ساتھ لیجاکر کرائی تھی اور بوقت ہونے ملاقات کے جے رام جی نے عرض کیا کہ حضور نے مودی خانہ کے انتظام کے واسطے ایک
شخص طلب فرمایا تھا چنانچہ نانک جی نامے شخص برائے انجام کار مودی خانہ حاضر ہی مین امیدوار ہون کہ اِنکے تعلق مودی خانہ کا کام کردیا
جاوے چنانچہ عرضداشت جے رام جی کی نواب دولت خان صاحب نے فوراً ہی منظور فرمائی اور ستگورو مہاراج کی نسبت کہا کہ ای جے رام جی
مجھکو تو یہ آدمی بہت ہوشیار نظر آتا ہی ہمکو یقین ہی کہ یہ شخص مودی خانہ کا کام بہت ہوشیاری سے انجام دیگا یہ کہکر حکم دیا کہ نانک جی کو مودیخانہ
کا کام انجام دینے کے واسطے سپرد کیا جاوے جب یہ خبر بی بی نانکی جی صاحبہ نے سُنی نہایت خوش ہوئین اور کہنے لگین کہ اب میرے بھائی دنیا
کے کامون مین مصروف ہوجاوینگے -

آگے ساکھی گورو مہاراج کے مودیخانہ کے کام کی بابت چلی
نمبر ۱۵

[illegible] مہاراج نے شروع کیا اُسوقت جے رام جی نے بہ ضمانت اپنے مبلغ ایک ہزار روپیہ پیشگی برائے انجام کام نواب
دولت خان صاحب سے ستگورو مہاراج کو دلوادیا اور اُسی روپیہ سے ست گورو مہاراج بخوشی تمام مودی خانہ کا کام انجام دینے لگے غرضکہ ایک
عرصہ تک کام [illegible] بھائی بالے بھی ستگورو مہاراج کی خدمت مین موجود تھے ایک دن بھائی بالے نے ستگورو مہاراج سے عرض کیا
اب آپ نے تو مودیخانہ کا کام [illegible] کا کام [illegible]
نے بھائی بالے سے فرمایا [illegible] بھائی بالے [illegible]
[illegible] بھائی بالے [illegible] ستگورو مہاراج
[illegible] بھائی بالے [illegible]

جو کچھ نرنکار کی مرضی ہوتی ہے وہی مین کرتا ہون یہ سنکر بھائی بالے خاموش ہو گئے اور ستگورو مہاراج کی خدمت مین رہنے لگے ستگورو مہاراج
مودی خانہ کا جمع خرچ ماہ وار نواب دولت خان صاحب کو دکھا دیا کرتے تھے اور ہر ایک جمع خرچ مین کچھ نہ کچھ ستگورو مہاراج ہی کی رقم فاضل
نکلا کرتی تھی اور طرفہ ماجرا یہ تھا کہ جو کوئی شخص ستگورو مہاراج سے جس شی کی بابت سوال کرتا تھا ستگورو مہاراج اُسکا سوال پورا کرتے تھے
ننگے کپڑے والے کو کپڑا اور نقدی والے کو نقدی تقسیم کیا کرتے تھے اور جنس تو ہر خاص و عام محتاجون کو ہمیشہ ہی دیا کرتے تھے غرضکہ محتاجون
کا ہجوم ستگورو مہاراج کے پاس رہا کرتا تھا اور عام قاعدہ ستگورو مہاراج کا یہ تھا کہ اگر سرکاری رقم کسی شخص کو آتا تھا تو ستگورو مہاراج
اُس شخص کی تعداد رقم سے کچھ نہ کچھ زیادہ ضرور ہی دیا کرتے تھے اسوجہ سے سب لوگ ستگورو مہاراج سے نہایت ہی خوش تھے جب کہ یہ خبر
ستگورو مہاراج کی فیاضی کی مشتہر ہوئی اور رفتہ رفتہ تلونڈی مین بھی جاکر بیان کیا جسوقت ستگورو مہاراج کے والد ماجد یعنے کالو رام جی نے
سنا کہ گورو نانک جی صاحب نے فیاضی پر اسطرح کمر باندھی ہے کہ جو کوئی جس چیز کی بابت اُنسے سوال کرتا ہے اُسکا سوال پورا کرتے ہین اور بلا تامل
سائل کی منھ مانگی چیز دیدیتے ہین یہ خبر سنتے ہی کالو رام جی سے ضبط نہ ہو سکا اور آپ سلطانپور کو راہی ہوئے اور جسوقت آپ سلطانپور مین
پہونچے ستگورو مہاراج کی فیاضی کا ذکر ہر خاص و عام سے سُنا اپنے دل مین نہایت رنجیدہ ہوئے خیر آکر ستگورو مہاراج سے ملاقات کی ستگورو
مہاراج کالو رام کو دیکھکر اُٹھ بیٹھے اور قدمبوس ہوئے کالو رام جی نے ستگورو مہاراج کو سینہ سے لگا لیا اور پیشانی پر بوسہ لیا بہت پیار
سے گلے لگایا اتنے عرصہ مین بھائی بالے بھی آپہونچے اُنسے بھی کالو رام جی سے صاحب سلامت ہوئی من بعد ستگورو مہاراج ہمراہ کالو رام
جی کے جے رام جی سے آکر ملاقات کی جے رام جی بھی ان لوگون کو دیکھتے ہی اُٹھ بیٹھے اور کالو رام جی سے باادب پیش آئے چنانچہ جے رام
جی کو کالو رام جی نے گلے لگایا خیر و عافیت دریافت کی بی بی نانکی جی صاحبہ بھی آئین چنانچہ کالو رام جی جو جو اشیاء از قسم زیور و پارچہ
بی بی نانکی جی صاحبہ کے واسطے لے گئے تھے اُنکو دیا سب لوگ آپس مین ملکر نہایت خوش ہوئے اُسوقت کالو رام جی ستگورو مہاراج کی طرف
مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ اے بیٹا نانک جی اتنا عرصہ تم کو یہان آئے ہوئے ہوا اب مجھکو تو بتاؤ کہ کتنا پیدا کیا اور کیا خرچ کیا اور کیا باقی ہے یہ سنکر
ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ہان پتا جی اس عرصہ مین بیشک مین نے بہت کچھ پیدا کیا اور بہت کچھ خرچ بھی کیا لیکن باقی کے نام سے ایک
دمڑی بھی نہین ہے یہ سنتے ہی کالو رام جی بھائی بالے پر نہایت ناخوش ہوئے اور بہت سخت زبانی سے پیش آئے اُس وقت ستگورو مہاراج
نے بھائی بالے کو اشارہ کیا کہ خاموش رہنا کچھ جواب نہ دینا اور نہ بُرا ماننا چنانچہ بھائی بالے ستگورو مہاراج کا اشارہ پاکر خاموش
چپ چاپ بیٹھے رہے اور بالکل سکوت کر گئے یہانتک کہ کچھ بھی جواب نہ دیا بعد اسکے پھر گورو نانک جی صاحب کی طرف مخاطب ہوکر
کالو رام جی کہنے لگے [illegible] مین نے تو یہ سمجھا تھا کہ اب تم روزگار کرنے لگے ہو جو کچھ کہ میرا اول عمر مین کھویا ہے تو پورا کر دوگے لیکن تم نے کچھ
بھی نہ کیا [illegible] کالو رام جی ستگورو مہاراج سے یہ کہی رہے تھے ادھر جے رام جی کی جانب بھی مخاطب ہوکر [illegible]
تم سے تو ہی ایسہ [illegible] لیکن تم نے بھی انکی جانب سے [illegible] یہ بات سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ملی ہی اور اِس درمیان مین آپ کا تو کچھ نقصان نہین ہُوا اور اب مین یہ بھی عرض کرتی ہون کہ اگر آپ سے کچھ اِنکا انتظام ہو سکے تو آپ کو
اختیار ہی کہ وہ کیجیے جسقدر آپ کو اِنکی بابت خیال ہی اُسکا دونا اِنکے بہنوئی و نیز مجھکو بھی اِنکا خیال رہا کرتا ہی یہ سُنکر کالو رام جی نے کہا کہ ای
بتری نانکی جو کچھ کہ انتظام اِنکی بابت مجھ سے ہو سکیگا وہ مین کرونگا لیکن اب اِنکی شادی کی بابت بھی کچھ اچھے خاندان مین کہین فکر کرتی
چاہیے تاکہ باعث اِنکی دلبستگی کا ہو جاوے اور اچھے خاندان مین ہو جانے سے باعث انگشت نمائی کا نہ ہووے یہ سُنکر جے رام جی نے کہا کہ
مُتا جی مین نے تو ابھی خود ہی منظور نہین کیا ورنہ ایک شخص اسمی (مولا) کہ جسکا گوتر (چونڑا) ہی اور وہ موضع (لکھوری رندھاوی) کا بسنے والا
اور وہ اُسی موضع کا پٹواری بھی ہی لیکن کچھ دینے لینے کا اقرار نہین کرتا ہی صرف گورو نانک جی صاحب کے ساتھ اپنی دختر کی شادی کر دینے کو
کہتا ہی یعنے پن ارتھ ہی شادی چاہتا ہی گو کہ مجھکو بھی اُسکے اچھے خاندان کی وجہ سے شادی کر لینی منظور ہی آیندہ جو آپ کی مرضی اور پیشیر کا حکم
ہو گا وہ ہو گا یہ سُنکر کالو رام جی نے جواب دیا کہ ای بیٹا میرے دو اولاد مین چنانچہ دختر کا سُکھ تو نظرون کے سامنے آگیا ہی اب نانک جی کا بھی
سُکھ اُن نظرون مین آجاوے تو دل چین پاوے یہ سُنکر جے رام جی نے جواب دیا کہ متا جی میری خوشی تو یہ ہی کہ آپ بھی یہین رہیے اور ملکہ
اماں جی کو بھی یہین منگا لیجیے تاکہ سب آدمی یکجا ہو کر خوشی سے بسر کرین یہ سُنکر کالو رام جی نے جواب دیا کہ ای بیٹا جے رام جی میرا یہان کا رہنا
مناسب نہین ہی کیونکہ مین ایسا وہان پھنسا ہُون یعنے تم جانتے ہو کہ رائے بولار کی ریاست کا کُل کام میرے ہی تعلق ہی پس میرا آنا کیونکر
ہُو سکتا ہی جے رام جی نے جواب دیا کہ آپ میرے بزرگ ہین مجھکو آپ کی خدمتگذاری مین کبھی کچھ عذر نہ ہوگا بعد اِسکے کالو رام جی نے کہا کہ یہ
موضع و محل کے تعلق ہی جسوقت نانک جی کی شادی قرار پاوے مجھکو فوراً ہی اطلاع کرنا اور نانک جی کی خبرگیری و نگرانی تمھارے ہی تعلق ہی
اور اِسکا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ یہ روپیہ پیسا بیکار خرچ نہ کرنے پاوین یہ سُنکر بی بی نانکی جی نے کہا کہ ای پتا جی آپ فکر نہین کیجیے بین اور
برعکس اُسکے آپ یہی کہا کرتے ہین کہ تم خیال رکھنا کہ بیجا صرف کرنے نہ پاوین پہلے تو آپ کو روزمرہ یہی فکر رہا کرتی تھی کہ آج یہ کھو دیا اور
کل وہ کھو دیا چنانچہ اب آپ کو اُس کھو دینے کی فکر تو جاتی رہی اب اگر کھوتے بھی ہین تو اپنی ہی کمائی کا کھوتے ہین اُسپر بھی مین اِنکی طرف سے
کہتی ہون کہ نانک جی روپیہ پیسہ کبھی بیکار نہین کھوتے ہین اگر کھوتے تو البتہ منع بھی کیا جاتا سمجھایا بھی جاتا ہان ایک خرچ آپ کا البتہ ہی کہ
فقیرون [illegible] مستحقون اور بھگتون مین کچھ صرف کرتے ہین تو وہ اپنی کمائی کا اگر ایسے نیک کامون مین صرف کرتے ہین تو اُنکو منع کون کر سکتا
ہی اور کون [illegible] نیک کام کے کرنے مین مانع ہو سکتا ہی ہان اگر کسی خراب دکھوٹے کامون مین صرف کرتے تو البتہ مین یا اُنکے بہنوئی
بہت کچھ سمجھاتے [illegible] فقیرون کو کھلاتے ہین تو ایسے کام کے صرف کرنے کو منع کرنا باعث خوف معلوم ہوتا ہی کیونکہ پہلے تو مجھکو
بھی خوف آتا تھا کہ جب [illegible] نانک جی کے پاس فقیرون کا ہجوم رہتا تھا اُسوقت مجھکو بھی یہ خیال ہوا تھا کہ
[illegible]

نانک جی صاحب کے پاس ہمیشہ ہی رہتے ہین آپ ہی اُنکے خبرگیران رہیے کہ جسمین فضول خرچی مین روپیہ خراب نہ کرین یہ سُنکر کالُورام جی بھی
رُون اُٹھے کہ ای بالے یہ بات جے رام جی میری کہی ہوئی تم سے کہتے ہین چنانچہ مین بھی تم سے کہتا ہون کہ ای تپہر بالے تم تو ہمیشہ ہی اِنکے ساتھ
رہتے ہو مجھکو امید ہی کہ تم انکو ایسی رہبری کرو کہ جسمین نانک جی اپنی کمائی سے کم خرچ کرین اور زیادہ جمع کرین اور جے رام جی کے کہنے کو بُرا نہ ماننا یہ سُنکر
بھائی بالے رونے لگے اور کہنے لگے کہ ای تپا جی آپ اگر یہ خیال کرتے ہین کہ بالے نانک جی کے پاس رہکر نانک جی سے فضول خرچی کراتا ہی تو
اِس بارہ مین مین بقسم کہتا ہون کہ مجھکو تو کوئی اچھی چیز کھانا مثل گھی وغیرہ کے برابر بُری چیز کے ہی ہان البتہ مین تو اِس بات کا آنند ہون کہ
کہ سری نانک جی صاحب جو چاہین کرین اُنسے مین کچھ عذر کر ہی نہین سکتا ہون اِس سے بہتر یہ ہی کہ آپ وقتاً فوقتاً تشریف لایا کرین اور جو کچھ
اُنکے پاس جمع ہوا کرے وہ لے جایا کرین اور مجھ سے تو کچھ بھی نہ ہو سکیگا کہ مین کبھی کچھ نانک جی صاحب سے گستاخانہ کہون یہ سُنکر جے رام جی نے
کہا کہ سُنو تپا جی بھائی بالے بہت سچ کہتے ہین کیونکہ نانک جی صاحب تو ہم سب کی نظرون مین آدمی نہین معلوم ہوتے ہین بلکہ پرمیشر کا رُوپ ہی
دکھائی دیتے ہین یہ کہکر جے رام جی نے کالُورام جی کو رخصت کیا اور کہا کہ جس وقت نانک جی کی سگائی قرار پا ویگی اُسوقت مین فوراً ہی آپ کو
مطلع کرونگا اور جس وقت اِنکی شادی ہو جاویگی اور قبیلہ گھر آ دیگی وہ خود ہی سمجھ جاوینگے یہ باتین جسوقت ختم ہوئین کالُورام جی جانب تلونڈی
اپنے مکان کے روانہ ہوے اور جب کہ اپنے مکان مین پہونچے تو گورونانک جی صاحب کی والدہ نے اپنے صاحبزادہ گورونانک جی صاحب
و نیز نور چشمی بی بی نانکی جی صاحبہ کی خیروعافیت دریافت کی تو کالُورام کی زبان سے معاً یہی نکلا کہ کیا کہین نانک کی رفتار تو وہی ہی کچھ بھی فرق
نہین ہوا بلکہ زیادہ ہو گئے کہ یہان تو کچھ خرچ وغیرہ کم پاتے تھے اور وہان تو اپنی کمائی کا ہی جو چاہا اُڑا دیا کوئی اُنکا سمجھانے والا تو ہی نہین
اِسلیے انھون نے اپنا طریق کچھ بھی نہین چھوڑا اور فقیرون کا ہجوم اُنکے پاس لگا ہی رہتا ہی غرضکہ جو شخص اُنسے اگر جو کچھ طلب کرتا ہے اُسکی
فرمایش بلا تامل ادا کرتے ہین گویا اُنکے یہ قرضدار ہی تو ہین غرضکہ ایسی ایسی شکایتین بہت دیر تک کیا کیے آخرکار بہت دیر کے بعد چپ ہوے
اب سنیے بعد ایک مہینے کے ایک شخص نے آکر جے رام جی سے کہا کہ گورونانک جی آپ کے سالے جو مودی خانہ کا کام کرتے ہین اُنکو آپ فہمایش
نہین کرتے ہین کیونکہ پٹھانون کے مزاج سے آپ بخوبی واقف ہین اور گورونانک جی ابھی اِن لوگون کے مزاج کو جانتے ہی نہین ہین آپ جانتے
ہین کہ اِن لوگون کی خاصیت کیسی ہوتی ہی اور نانک جی روپیہ پیسہ کے اُٹھانے اور صرف کرنے مین ذرا بھی تامل اور غور نہین کرتے ہین
اب آپ خیال کرین کہ جسوقت نواب صاحب کو یہ خبر معلوم ہوگی اور جسقدر اُنکے ذمہ تغلب نکلیگا وہ رقم آپ سے نواب صاحب فوراً ہی داخل
کرالیوینگے مجھکو تو اِس معاملہ مین کچھ واسطہ نہین ہی لیکن چونکہ مین آپ کا دوست ہون اِسلیے مین نے آپ سے خبر کر دی ہی یہ کہکر وہ
آدمی چلا گیا اب سے جے رام جی کو بہت تشویش پیدا ہوئی اور اسی تشویش مین اپنے مکان چلے آئے اُنکے چہرہ پر ملال کو دیکھکر بی بی نانکی
جی صاحبہ نے اپنے دل مین کہا کہ [illegible] آج کیا ہوا ہی کہ جس وجہ سے فکرمند ہین بعد تھوڑی دیر کے بی بی نانکی جی صاحبہ کو جے رام
جی نے خلوت مین بلاکر کہا کہ آج ایک شخص نے مجھ سے کہا ہی کہ تمھارے سالے جنکا نام نانک ہی [illegible] جنکے تعلق مودی خانہ ہی [illegible]
خرچ کرتے ہین اُنکو آپ سمجھاتے کیون نہین ہین اگر اُنکے ذمہ [illegible] ثابت ہوئی تو [illegible] مین آپ کی [illegible]
[illegible] یہ سُنکر [illegible] ملال [illegible] وقت [illegible] تم سے پوچھتا ہون [illegible]
[illegible] بی بی نانکی جی صاحبہ [illegible]
[illegible] نانک جی صاحب [illegible]

میرے کہنے کو آپ یہ خیال کرینگے کہ اپنے بھائی کی طرفداری کرتی ہین تاہم مین یہ بات ضرور ہی کہونگی کہ سنسار مین جسقدر دولت و مال و
خزانہ ہی اُسکا مالک یہی نانک ہی دوسرا کوئی مالک نہین ہی جسقدر خرچ ہوتا ہی وہ سب انھین نانک جی صاحب کی مرضی ہی سے خرچ ہوتا
ہی غرضکہ کل مایا انھین کے حکم کے تابع ہی جو کچھ آپ کا حکم ہوتا ہی اُسکو سب بجالاتے ہین اور مایا بھی وہی فرمان برداری کرتی ہی لیکن اب
تمھارے خیال کے موافق یہ امر ضروری ہی کہ اُنکا حساب وکتاب دیکھا جاوے اور بعد حساب وکتاب کے جوبات پائی جاوے وہ کیجاوے
تاکہ آپکو بھی معلوم ہو جاوے کہ آیا اُنکا حساب کیسا ہی یعنے رقم باقی نکلتی ہی یا فاضل پڑتی ہی اور اگر بالفرض کہ کچھ رقم گھٹے بڑھے تو خبردار کسی سے
اِس امر کا ذکر آنے نہ پاوے تاکہ اپنی بات نہ جاوے یہ سُنکر جے رام جی نے کہا کہ اگر تمکو ایسا ہی یقین ہی تو کوئی ضرورت حساب فہمی کی نہین ہی تمھارے
یقین سے مجھکو بھی یقین ہی یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے جواب دیا کہ بہتر ہی کہ ابھی آپ اِس امر کو کسی پر ظاہر نہ کیجیے مین اپنے بھائی کو بلاتی
ہون اور بحکمت دریافت کر کے اُنکو اصلی واقعات کہ سناتی ہون بعد اِسکے جو کچھ ہوگا آپ سے کہونگی یہ کہکر تلشی خدمتگاری کو بھیجا اور کہا کہ
بھائی سے میری جانب سے عرض کرنا کہ آج کسی وقت مین مجھکو آپ اپنے درشن دیوین چنانچہ تلشی خدمتگارنی سنگورو مہاراج کی خدمت مین
گئی اور عرض کیا کہ آپکو بی بی جی صاحبہ نے یاد کیا ہی یہ سنتے ہی سنگورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ای بالے آج بی بی نانکی جی صاحبہ نے
مجھکو یاد کیا ہی میرا دل گواہی دیتا ہی کہ شاید کسی شخص نے میری شکایت کسی قسم سے کی ہی جسکی وجہ سے اُنکو تشویش ہوئی ہی یہ سُنکر بھائی بالے
جی نے جواب دیا کہ مہاراج آپ کی کیا کوئی شکایت کریگا سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ (بتاشون) کا گٹھڑا اُٹھالاؤ چنانچہ بھائی بالے (بتاشون)
کا گٹھڑ لالائے اُسوقت اُس گٹھڑے مین ڈھائی سیر بتاشے موجود تھے وہ سب سنگورو مہاراج نے کسی رومال مین لے لیے اور بی بی نانکی جی
صاحبہ کے یہان تشریف لیگئے جسوقت بی بی جی نے سُنا کہ سنگورو مہاراج تشریف لائے ہین سنتے ہی سنگورو کی خدمت مین بی بی جی موصوفہ
آبیٹھین اور کہا آؤ بھائی جی ایک پیڑھا بیٹھنے کیواسطے بچھادیا چنانچہ سنگورو مہاراج مع بھائی بالے کے بیٹھ گئے بعد مزاج پرسی کے سنگورو مہاراج
نے دریافت کیا کہ آپ نے مجھکو کیون یاد کیا ہی بی بی جی نے جواب دیا کہ ای بھائی جی عرصہ گذرا کہ آپ کے درشن مجھکو نہین ہوے تھے اسلیے
مین نے آپکو تکلیف دی ہی کہ آپ کے درشنون سے فیضیاب ہون بجواب اِسکے سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ آپ کی بات مجھکو پہلے ہی معلوم ہوئی تھی
جس لیے آپ نے مجھکو یاد کیا ہی یہ سُنکر بی بی جی نے عرض کیا کہ آپ تو انترجامی ہین آپ کو سب کچھ معلوم ہی میرے کہنے کی کیا ضرورت ہی یہ
سُنکر سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بی بی جی میرے پاس کل حساب صاف موجود ہی جسکا جی چاہے دیکھ لیوے کیونکہ یہ امر بھی مجھکو معلوم ہی
کہ میری شکایت اِس بارہ مین جے رام جی سے ہوئی ہی اب یہی بہتر ہی کہ مجھ سے حساب سمجھ لیا جاوے یہ سُنکر بی بی جی بہت تسکین سے کہنے لگین
کہ ای بھائی جی آپ ہر طرح سے اطمینان رکھیے یہ سُنکر سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ معاملہ حساب وکتاب کا ہی اِسکی لیے صفائی ہی اچھی بات ہی ایسے
معاملہ مین شرم ولحاظ بہتر نہین ہی یہ سُنکر بی بی جی نے جواب دیا کہ نہین بھائی آپ ہر طرح سے اطمینان رکھین غرضکہ سمت ١٥٤٣ ماہ ماگہ سودی
[illegible] کو جسوقت [illegible] نے سنگورو مہاراج سے حساب سمجھا تو مبلغ [illegible] سنگورو مہاراج کے فاضل نکلے اُسوقت سنگورو
مہاراج [illegible] جے رام جی آپنے [illegible] سے کہا کہ اب تو آپ کا [illegible] اب بہتر ہی کہ اِس مودیخانہ سے مجھکو نجات بخشیے اور اب یہ خدمت
[illegible] لیجیے اور [illegible] ہی سے جے رام جی [illegible] ہوے اور سنگورو مہاراج [illegible]
[illegible]
[illegible]

وکتاب مین ہوجاوے تو آپ کے ذمہ بدنامی آوے یہ سُنکر جے رام جی نے عرض کیا کہ ای بھائی نانک جی صاحب مجھ سے دیدہ و دانستہ تو ایسا قصور نہین ہوا کیونکہ آپ روشنضمیر ہین اگر ہوا بھی ہو تو اُسکو معاف کیجئے اور میرے قصور کو بخش دیجئے کیونکہ مجھ سے تمھاری ہمشیرہ نے کہا تھا لیکن افسوس کہ مین نے اُنکے کہنے پر خیال نہ کیا اتنے ہی عرصہ مین بی بی نانکی جی صاحبہ نے عرض کیا کہ ای بھائی جی صاحب آپ مودی خانہ کا کام شوق سے کیجیے اور اگر شاید کبھی حساب وکتاب مین کمی وبیشی ہوگی تو مین اُسکو پورا کر دونگی بعد اسکے بی بی جی صاحبہ موصوفہ نے ونیز جے رام جی نے بھائی بالے سے اپنی سفارش چاہی اُسوقت بھائی بالے نے سنگورو مہاراج سے کہا کہ ای مہاراج آپ تو روشنضمیر ہین آپ پر سب کچھ روشن ہی اسوقت آپ کی ہمشیرہ صاحبہ ونیز بہنوئی صاحب کس لجاجت سے پیش آرہے ہین مجھکو تعجب ہی کہ آپ کیون نہین خیال فرماتے ہین اسوجہ سے مین بھی کچھ عرض نہین کرسکتا ہان اسقدر گذارش ہی کہ ان لوگون کی درخواست پر نظر توجہ ہو جواب اسکے سنگورو مہاراج نے فرمایا تمھارا کہنا مین نے قبول کیا یہ سنتے ہی بھائی بالے سنگورو مہاراج کے قدمون پر گرپڑے اور تھا تھیکا اُس وقت بی بی نانکی جی صاحبہ ونیز بھائی جے رام جی صاحب بھائی بالے کا شکریہ ادا کرنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ نے آج سنگورو مہاراج کو گویا اپنی طرف سے ہم لوگون کو دیا ہی ورنہ امید نہ تھی غرضکہ نواب دولتخان نے مبلغ مابعہ رقم فاضلات اور مبلغ الف روپیہ پیشگی سنگورو مہاراج کو عنایت فرمائے چنانچہ سنگورو مہاراج روپیہ لیکر اپنے مقام پر واپس تشریف لائے جتنے لوگ وہان پر اُسوقت موجود تھے سنگورو مہاراج کو مبارکباد دینے لگے ہندو و مسلمان دونون فرقہ کے لوگ آپس مین کہنے لگے کہ نانک جی صاحب بیشک کوئی اولیا ہین غرضکہ سنگورو مہاراج نے نئے سر سے مودی خانہ کا کام شروع کیا جن لوگون نے سُنا تھا کہ سنگورو مہاراج نے مودی خانہ کا کام چھوڑ دیا ہی یہ سُنکر جن لوگون کو ملال تھا وہ لوگ خوش ہوکر مبارکباد دینے لگے سنگورو مہاراج کی پھر وہی رفتار ہوئی یعنے جو شخص اُنسے جو کچھ آکر کہتا تھا اُسکو وہ ضرور ہی دیدیا کرتے تھے کسی کو کبھی محروم نہین رکھتے تھے اسوجہ سے ایک زمانہ آپ سے خوش تھا۔

آگے ساکھی گورو نانک جی صاحب کی کُرمائی یعنے سگائی کی چلی

نمبر ۱۶

سنمت ۱۵۴۴ بکرماجیتی بماہ اگھن سودی پنچمی کو ستگورو مہاراج کی کُورمائی یعنے سگائی ہوئی جس دختر کے ساتھ سگائی قرار پائی اُنکا نام (سُولکھنی) تھا اور موضع کا نام (لکھو کی رندھاوی) تھا سنگورو مہاراج کے خسر کا نام (مُولا) تھا اور اُنکا گوتر (چونڑا) تھا اسلیے اکثر گوتر کو ملا کر مولا چونڑا کہا جاتا تھا اور اُس موضع کے وہ بھی پٹواری تھے جسوقت سگائی کا سامان سلطان پور مین پاس بی بی نانکی جی صاحبہ ونیز بھائی جے رام جی صاحب کے پہنچا مراسم سگائی کو دیکھکر دونون صاحب نہایت خوش ہوے جو برہمن کہ مراسم سگائی کی لایا تھا اُسکی نہایت خاطرداری کی اور تمام خاندان و برادری کو نہ [illegible] بلایا اور رسوم سگائی کی بہت خوشی کے ساتھ ادا کی اور جو جو کہ شگون اور مراسم تھے باحکام شاستر بجا لائے زیدہ کے خطون پر [illegible] تحریر کیا چنانچہ ایک خط بخدمت کالو رام جی صاحب کے کہ جنمین سنگورو مہاراج کی والد ہو سکے تشریف لانے ونیز جمیع خاندان کو ہمراہ لانے اور شریک جلسہ ہونے کی بابت ذکر تھا روانہ کیا جسوقت اس مضمون کا خط [illegible]

[illegible] پڑھتے ہی [illegible] رام جی نے [illegible]

[illegible] سنگورو مہاراج کی والدہ صاحبہ [illegible]

[illegible]

سنائی اور گانے بجانے کا جلسہ شروع ہوا اور تمام ستورتین آپس مین یہ تقریر کرتی تھین کہ ہمارے تمام خاندان مین کالورام جی کا
لڑکا بڑا بھاگوان پیدا ہوا ہے ایسے لڑکے کو کل دیپک کیا بلکہ سورج خاندان کہنا بجا و سزا ہے یہان تلونڈی مین تو یہ خوشی ہو ہی رہی تھی
کہ ایک آدمی سنگور و مہاراج کی ناتہال کو مع خط مسرت نمط مشعر جلسہ سگائی سنگور و مہاراج کے روانہ ہوا اور اُس خط مین یہ بھی لکھہ یا
گیا کہ اصل جلسہ و نیز مراسم سگائی بمقام سلطانپور ہوگا اسلیے آپ اسطرف سے تشریف لائیے تاکہ ہم اور آپ لوگ ساتھہ ہوکر سلطانپور
چلین جس وقت یہ خبر فرحت اثر سنگور و مہاراج کے ناتہال مین پہونچی وہان سے فوراً ہی - رام شیہ جی صاحب نانا سنگور و مہاراج
و کشن جی صاحب ماموں سنگور و مہاراج - و نانی صاحبہ سنگور و مہاراج کی - روانہ تلونڈی ہوئین اور جس وقت یہ سب لوگ تلونڈی مین
پہونچے اور کالورام جی صاحب سے ملاقات ہوئی آپس مین سبکے بعد دیگرے مبارک و سلامت کرنے لگے غرضکہ اُس روز سب لوگ تلونڈی
مین مقیم رہے صبح اُسکے ہر دو مقامات کے صاحبان سلطانپور چلنے کو طیار ہوے اُس وقت کالورام جی صاحب نے اپنے آقاے نامدار یعنی راے
بولار صاحب رئیس تلونڈی کی خدمت مین جاکر عرض کیا کہ خداوند نعمت نانک جی کی سگائی ہونے والی ہے اسلیے اجازت چاہتا ہون چنانچہ
راے بولار نے فوراً بہت خوشی کے ساتھہ کالورام جی کو اجازت جانے کی دی اور کہا کہ اب ہم کو یقین آیا کہ گورو نانک کا دل سنسار مین
لگ جاویگا لیکن اے کالورام جی تم بہت خبردار رہنا یہ سنکر کالورام جی نے عرض کیا کہ حضور مین نے اس فقرہ کو نہین سمجھا اُس وقت راے
بولار صاحب نے کہا کہ یہ ہمارا اشارہ اسواسطے ہے کہ گورو نانک جی صاحب سادہ صفت ہین اور تم سخت زبان ایسا نہ ہو کہ تمھاری سخت زبانی
باعث زیان و برعکس خوشی و شادمانی کی ہوکر پریشانی مُنہ دکھادے یہ سنکر کالورام جی نے جواب دیا کہ نہین حضور ایسا کبھی تصور نہ ہوگا
اور اکثر جب ایام طفولیت گورو نانک جی صاحب برخلاف میری مرضی کے کام کرتے تھے تو بھی مین دل سے ناخوش نہ ہوتا تھا اور یہ کام
تو عین میری مرضی و خوشی کا ہے کیونکہ ایسے کام سے اُنکی پابندی کا باعث متصور ہے آخر مین یہ بھی کہا کہ اگر حضور کا اقبال ہوگا تو کل کام اچھی
طرح سے انجام کو پہونچینگے اب اجازت کا خواستگار ہون یہ سنکر راے بولار نے اجازت دی اور فرمایا کہ جاؤ پرمیشر تمھارے ہر کام مین مدد
کریگا اور جملہ کار اُسکی مدد سے نیک انجام ہونگے اور میری طرف سے بہت بہت عجز و انکسار کے ساتھہ گورو نانک جی صاحب کے قدم بوس
ہونا اور بغلگیر ہوکر پیشانی پر بوسہ لینا اور دست بستہ ہوکر عرض کرنا کہ قدمبوسی کا مشتاق ہون اور تسلیمات بجا لانا اچھا جاؤ خدا حافظ
چنانچہ کالورام جی راے بولار سے رخصت لیکر مع جملہ صاحبان کے سواری گاڑی بیل روانہ سلطانپور ہوے اور پانچ روز کے بعد
سلطانپور مین پہونچے اور جے رام کے والد کا نام پرمانند جی صاحب تھا اُنکے مکان پر پہونچکر خوشی و خرم سب سے ملاقات
کی اور مبارک و سلامت کی صدائین چارون سے آنے لگین اور سنگور و مہاراج کا قیام بھی وہی خانہ مین تھا جس وقت سنگور و مہاراج کو
یہ خبر ہوئی کہ والدین و نیز چچا اور رام جی و نیز نانا و نانی و ماموں صاحب تشریف لائے ہین اور اُنکے ہمراہ مردہ ترہ بہلی بھی آئی ہے فوراً ہی
مودی خانہ سے اُٹھکر چلے گئے پاس آئے اور آتے ہی کالورام جی کے قدمبوس ہوے چنانچہ کالورام جی نے سنگور و مہاراج کو بغل مین
اُٹھا لیا اور پیشانی پر بوسہ لیا اُس وقت سنگور و مہاراج نے کالورام جی سے دریافت کیا کہ پتا جی راے جی صاحب بہت اچھی
طرح سے خوش و خرم ہین یہ سنتے ہی کالورام جی نے جواب دیا کہ بیٹا تمنے خوب یاد دلایا راے جی صاحب نے تمھاری پیشانی
پر بوسہ لینے کو مجھ سے کہا تھا وہ مین بھول گیا تھا یہ کہکر کالورام جی نے راے جی صاحب کی جانب سے سنگور و مہاراج کی پیشانی کا
بوسہ لیا اور دست شفقت سر پر پھیرا بعد اسکے سنگور و مہاراج وہان سے اُٹھکر اندر مکان کے پہونچے اور والدہ صاحبہ کے قدمبوس ہوے

ہوے ستگورو مہاراج کو بھائی لالو رام جی نے گلے لگایا اور کہا کہ ای گپیر نانک جی تم نے ہمارے کل کو صاف و پاک کر دیا اِس قدر
تو مین بھی کہتا ہوں آیندہ و پرمیشر ہی واقف ہے بقول شخصے کہ وہان کے معاملے تو وہی جانے اِس سنسار مین تو تمہاری بدولت ہم لوگ
صاف و پاک ہو گئے بعد ازان ستگورو مہاراج نانا کے قدمبوس ہوے اور انھون نے بھی ستگورو مہاراج کو گلے لگایا اور ایسا
چمٹا لیا کہ چھوڑتے ہی نہ تھے اور نظر کرکے ہر طرف دیکھتے تھے کہ اگر محتاج نظر آوے اِنکے سر پر سے نچھاور اُتار کر اُسکو دیجاوے یہ کیفیت
دیکھکر نانی صاحبہ نے کہا کہ لڑکے کو چھوڑ تو دو یہ سنکر نانا صاحب نے کہا کہ مین مبلغ عسہ روپیہ اپنی نچھاور کیا چاہتا ہون جبوقت
اِنکے اوپر سے نچھاور اُتار لون تو میری خواہش پوری ہو یہ سنکر نانی صاحبہ نے کہا کہ کسی طرح سے جلد نچھاور اُتار لو اور لڑکے کو چھوڑ دو
نانا صاحب نے کہا کہ یہان تو کوئی محتاج نظر ہی نہین آتا ہے اتنے مین بی بی نانکی جی صاحبہ نے اپنی خدمتگاری تلسا کو حکم دیا کہ دیکھو
کوئی محتاج ہو اُسکو بلا لے چنانچہ تلسی خدمتگاری کسی محتاج کو بُلا لائی تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ وہ محتاج آگیا میرے بھائی
پر سے جو کچھ تصدق و نچھاور کرتے ہو کرکے اس محتاج کو دے دو اور یہ بھی کہا کہ اگر خلاف مرضی نہو تو اِن روپیون کے پیسے منگا کر
محتاجون کو تقسیم کر دیجیے یہ بات نانا صاحب کو بھی پسند آئی اور اپنے صاحبزادہ (کشن) جی کو اجازت دی کہ اِن روپیون کے
پیسے منگا لو اتنے عرصہ مین نانی صاحبہ نے کہا کہ ای کشن مبلغ عسہ روپیہ کے پیسے میرے لیے بھی لیتے آؤ چنانچہ کشن جی نے کہا کہ پانچ روپیہ
کے پیسے مین اپنی طرف سے لاکر نچھاور کرونگا غرضکہ جملہ مبلغ [illegible] روپیہ کے پیسے آگئے اور جس جس نے جس جس قدر کے پیسے منگائے
تھے اپنے اپنے لے لیے اور سبھون نے ستگورو مہاراج کے اوپر سے نچھاور کر دیے غرضکہ جو تنہ ماہ اگھن سودی پنچمی روز برسپت سمت ۱۵۴۴
بکرماجیتی رسم سگائی کی قرار دی تھی تاریخ معہودہ پر اچھی ساعت مین خاندان مادری و پدری دیجے رام جی بہنوئی ونیز آنکے والد
یعنی پرمانند جی صاحب ونیز چار ملازم دیگر اور نند صابرہمن موضع (پکھو کی رندھاوہ) کو روانہ ہوے جب قریب پہونچے یہ مصلحت
قرار پائی کہ نند صابرہمن کو پہلے روانہ کرنا چاہیے تاکہ وہ خبر آمد مہمانان کی پہلے پہونچا دے اُس موضع کا رئیس چودھری جیتا نامے
تھا کہ جسکے ملازم مسمی (مولا چونا) تھے کہ جنکی دختر کے ساتھ ستگورو مہاراج کی سگائی قرار پائی تھی چنانچہ نند صابرہمن روانہ کیا گیا
اور مولا چونا کے مکان پر پہونچکر آشیرباد سنایا چنانچہ مولا چونا نے پالاگن کرکے پوچھا کہ سب خیر و عافیت ہے نند صابرہمن نے خیر و عافیت
کہکر کہا کہ مین سلطانپور سے آتا ہون اور کل صاحبان براے اداے رسم سگائی سلطانپور سے تشریف لاتے ہین واسطے اطلاع کے
مین پہلے آیا ہون یہ سنکر مولا چونے نے جواب دیا کہ ای پادھا جی اُن لوگون کا آنا گویا مجھکو سرفراز کرنا ہے اب آپ میری طرف سے
عرض کیجیے کہ آپ لوگ تشریف لائیے یہ سنکر نند صابرہمن مذکور واپس گیا اور جہان پر یہ صاحبان مقیم تھے اُس مقام سے
اُٹھکر چلے [illegible] شامیانہ وغیرہ درست کرا رکھا تھا یہ سب لوگ جا اُترے چنانچہ بتاریخ معہودہ [illegible]
[illegible] رام جی صاحب کے والد [illegible] اپنے ہاتھ سے کل مراسم سگائی ادا کیے اور ہر ایک پر جا [illegible] تقسیم کیے
اور نہایت خوشی کے ساتھ [illegible] گئے اُس وقت کالو رام جی نے پرمانند جی [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دیجیے پیچھے سے کوئی تاریخ تلک شادی کے واسطے دریافت کرکے لکھونگا پر ما نندجی نے مولچندجی کی معذرت کو قبول کرلیا اور وہان سے
بنسی خوشی کے ساتھ رخصت ہوکر بمقام سلطان پور پہونچے اور ہر خاص و عام کی زبان پر مبارک و سلامت کا لفظ بر زبان تھا بی بی
نانکی جی صاحبہ نے گانا بجانا شروع کیا چار یوم تک سلطان پور مین یہ سب لوگ مقیم رہے بعدہٗ کچھ لوگ سلطان پور اپنے مقام ہی
پر رہگئے اور کچھ لوگ تلونڈی کو روانہ ہوے بوقت روانگی مردانہ میراثی نے عرض کیا کہ جہان مجھکو حضور سے رخصتانہ ملنا چاہیے سنگور
مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ کیا لیگا اور ہم کو تو تجھ سے ابھی بہت کام ہی مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جو چیز بہت عمدہ ہو وہ حضور مجھکو
عطا فرماوین ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ عمدہ چیز لیکر تو رنجیدہ خاطر ہوگا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کوئی ایسا بھی ہی کہ عمدہ چیز
پاکر رنجیدہ ہو آپ جس چیز کو عمدہ جانتے ہون وہی مجھکو عطا فرماوین اُس وقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو قوم کا میراثی
ہی اسلیے تجھکو تیری قوم کا پیشہ یعنے تار کا کام بخشا جاتا ہی اور اس کام کی مجھکو بھی کسی وقت مین ضرورت ہوگی یہ سنتے ہی مردانہ آداب بجا
لایا اور تھا ٹیک کر عرض کیا کہ مین تو تابعدار ہی ہون جس وقت حضور مجھکو یاد فرماوینگے تابعدار بسر و چشم حاضر ہوگا بعد اسکے سنگورو
مہاراج نے اپنی پہنی ہوئی پوشاک اُتار دی چنانچہ مردانہ اُس پوشاک کو پہنکر آداب بجا لایا اُس وقت پھر ستگورو مہاراج نے
مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ تجھ سے ایک اور بات بھی کہی جاتی ہی اُس سے عدول نہ کرنا مردانہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور کے
فرمانے کی دیر ہی اُسکی تعمیل مین کبھی مجھ سے فرق نہ ہوگا اور کبھی عدول حکمی نہ ہوگی یہ سنکر سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو
(بیدی کھتری) کی قوم کا میراثی ہی اسلیے اب آج سے اپنی حاجت لیکر دوسری قوم کے پاس نہ جانا یعنے کسی دوسری قوم کے آگے ہاتھ نہ
پھیلانا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ حکم تو مین اُسی وقت تعمیل کرسکتا ہون کہ جب حضور میری ہمابر خبرگیران رہین یہ سنکر سنگورو مہاراج
نے فرمایا کہ اے مردانہ کرتار سب کا خبرگیران ہی یہ سنکر مردانہ نے تھا ٹیکا غرضکہ جب اسقدر باتین ہوچکین تب سب لوگ رخصت ہوکر
جانب تلونڈی روانہ ہوے اب سنگورو مہاراج ہی اپنے مودی خانہ کے کام مین مصروف ہوے لیکن ستگورو مہاراج کی رفتار سابق
دستور رہی یعنے جو کوئی کچھ سوال آکر کرتا تھا بیشک منہ مانگی بات پاتا تھا محروم کوئی نہ جاتا تھا قصہ مختصر اب پھر سلطان پور مین اِس امر
کا چرچا شروع ہوا کہ نانک جی صاحب مودی خانہ کا کام کیس بے عنوانی سے کرتے ہین کہ اُنکے خرچ کی کوئی انتہا نہیں ہی اب قرینہ سے معلوم
[illegible] ہین نانک جی صاحب کسی طرف کو چلے جاوین رفتہ رفتہ یہ خبر بی بی نانکی جی صاحبہ و نیز بھائی جے رام جی صاحب کے پاس
پہونچی بیان[illegible] ایک شخص نے تکلّف کر جے رام جی سے جاکر کہا کہ اے جے رام جی تم تو غافل بیٹھے ہو مجھکو یقین ہی کہ امروز فردا مین ضرور بالضرور
نانک جی صاحب کسی طرف کو نکل جانا چاہتے ہین کیونکہ اُنکے خرچ کی کچھ انتہا نہیں ہی چونکہ مجھ سے اور آپ سے قدیمی رسم ہی اسلیے مین آپکو
خبردار کیے دیتا ہون [illegible] تم ہوشیار ہوجاؤ اور کچھ اپنا انتظام کرلو کیونکہ تمہاری عزت و وقار نواب صاحب کے دربار مین بہت ہی وہ کسی طرح سے
[illegible] رہے اور [illegible] جس وقت جے رام جی نے یہ بات سُنی فوراً اپنے مکان آئے اور آتے ہی بی بی نانکی جی
صاحبہ سے [illegible] کہا کہ مجھ سے آج ایک شخص نے [illegible] کی گفتگو کی ہی اب تمہاری کیا رائے ہی مین اِس معاملہ مین کیا کرون [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اپنی زبان سے جے رام جی کے پاس آکر کہا کہ بھائی صاحب سرکاری حساب بہت عرصہ سے صاف نہین ہوا ہی اور اسکا صاف ہوجانا ہی اچھا ہی اسیلیے بہتر ہی کہ اسکو صاف کردیجیے چونکہ جے رام جی کو یہ بات پہلے ہی منظور تھی سنتے ہی نواب دولتخان صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ نانک مودی کی درخواست ہی کہ عرصہ سے مودی خانہ کا حساب صاف نہین ہوا ہی اسیلیے صاف ہوجانا چاہیے بہتر ہی کہ حساب کتاب دیکھ لیا جاوے نواب صاحب نے حکم دیا کہ نانک مودی طلب کیا جاوے اور مودی خانہ کا حساب سمجھ لیا جاوے چنانچہ جے رام جی نے نند برہمن کو بھیجکر نانک جی صاحب کو بلا بھیجا سنتے ہی شگورو مہاراج تشریف لائے اور کل حساب مودی خانہ کا بھی ساتھ لیتے آئے کل کتابین اور بہیان دیکھا کی جے رام جی کے آگے رکھدین جے رام جی صاحب موصوف شگورو مہاراج کو اپنے ساتھ لیکر نواب صاحب کے سامنے آپہونچے اور حساب کی جانچ ہونے لگی اتنے عرصہ مین نواب دولتخان صاحب نے دریافت کیا کہ اے مودی تمہارا نام کیا ہی شگورو مہاراج نے فرمایا کہ میرا نام نانک نرنکاری ہی یہ سنکر نواب صاحب نے کہا کہ اے جے رام مین تو اس بات کو مطلق نہین سمجھا کہ انھون نے اپنا نام کیا تبلایا یہ سنکر جے رام جی نے نوابصاحب سے عرض کیا کہ حضور جسکو فارسی مین کہتے ہین کہ خدا موحد ہی اور وہ بیچون و بے نمون ہی کہ جسکی کوئی تمثیل نہین ہی اسکے مثل ہونے کی کوئی دلیل نہین ہی وہ سب کا صانع ہی اسکی سب صفت ہی وہ موصوف ہی اسکی سب صفت ہی صفت کرنے والا بندہ ہی مین ہون نوابصاحب نے جسوقت سنا ہنس پڑے اور پوچھا کہ اے جے رام جی بھلا یہ بتاؤ کہ اس مودی کی شادی ہوگئی ہی یا نہین جے رام جی نے عرض کیا کہ اسوقت تک تو شادی نہین ہوئی لیکن اب ہونیوالی ہی اگر حضور کی پرورش ہوگی تو بہت جلد ہوجاویگی یہ سنکر نواب دولت خان صاحب نے فرمایا کہ جتنی آپکو اسطرح کی باتین یاد آتی ہین اور کہتے ہین کہ مین بیچون وچرا کا بندہ ہون جسکو تمام شاستر بید و پوران و قرآن کہ رہے ہین کہ بیحساب ہی جسکی انتہا نہین ہی اور وہ تمام صفتون کا مالک ہی اور کل صنعت کا وہی صانع ہی اسکا مین بندہ ہون بس یہ گفتگو اسوقت تک ہی جسوقت تک انکی شادی نہین ہوتی ہی یاد رکھو کہ جسوقت انکی جورو گھر آویگی تو صنعتی بندہ ہوجانا بھول جاویگا بلکہ جورو کا بندہ ہوجاویگا کیونکہ سلف سے بہت سے پیر و فقیر رکھیشر منیشر گذر چکے ہین کہ ایسی ایسی باتین سب بناتے رہے ہین مگر جس وقت جورو کا منہہ دیکھا انکی عقل ٹھکانے نہ رہی وہ سب باتین فراموش ہوگئین یہ سنکر شگورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنیے نواب صاحب فی الحقیقت آپ کا کہنا بہت سچ ہی لیکن جن لوگون کی محبت عشق حقیقی مین پوری نہین ہوتی ہی انکے یہی طریق ہین اور جنکی محبت عشق حقیقی مین پوری ہی وہ عشق مجازی کو سفلہ پن جانتے ہین اور دنیا کو ایک حباب برآب مانتے ہین اور جنکا دل پرمیشر سے کبھی جدا ہی نہین ہوتا ہی وہ ہروقت اسکی بندگی مین لگے ہوے رہتے ہین اور وہ لوگ آٹھ پہر اپنے مالک کو حاضر ناظر جانا کرتے ہین اور اپنی نظرون کے سامنے اسکی مورت مانا کرتے ہین اپنے سے دور اسکو چھن ماتر کو بھی نہین جانتے ہین انکے دلون مین عورت کیا کوئی شے آتی ہی نہین ہی اور عورت کو تو ال مُوتر کا جھلم جانتے ہین اور خون و گوشت کا تبلہ مانتے ہین اسکی صورت پر انکی پاک نظر جا ہی نہین سکتی ہی اور [illegible] چشم جادو کا جادو ان پر اثر کرسکتا ہی اور نہ انکی تیغ ابرو کچھ کارگر ہوسکتی ہی وہ پرمیشر کے پیارے پرمیشر کے روپ ہی ہوجاتے ہین [illegible] باتین شگورو مہاراج سے نواب دولتخان سے کین تب نواب موصوف کو انکی تشریح تقریر سے ثابت ہوا کہ یہ پرمیشر کی محبت [illegible] سمجھو انکا ضمیر پرمیشر کی محبت کے آب و گل سے ہوا اسیلیے نواب صاحب نے اس بات کو ٹال دیا اور کہنے لگے [illegible]

[illegible]

دیکھیے ابھی ظاہر ہوا جاتا ہی یہ سنکر نواب صاحب نے جے رام جی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ یہ مودی کس بھروسہ پر اِس جُرات کے ساتھ کہتا ہی جیرام جی
نے عرض کیا کہ حضور اِسکی تقریر سے صاف ثابت ہی کہ یہ خیانت آلود نہین ہی اِس سے قیاس ہوتا ہی کہ خیانت کا الزام اِسپر محض بے سود ہی یہ
سُنکر نواب دولت خان صاحب نے حکم دیا کہ جادو راے کو بلاؤ ارشاد کے ساتھ ہی جادو راے کے پاس آدمی گیا اور بُلا لایا جس وقت
جادو راے آئے اُنکو حکم ہوا کہ نانک مودی کا حساب جانچو اُسنے عرض کیا کہ بہت اچھا لیکن عرصہ کا حساب ہی دیکھا چاہیے کہ کس قدر رقم
نکلتی ہی جمع و خرچ کو جانچنا ہی چونکہ نواب صاحب کے کان لوگون نے سنگور و مہاراج کی طرف سے بہت بھر رکھے تھے کہ نانک مودی نے مودی خانہ
کو لوٹ لیا ہی اور فقیرون کو لُٹا دیا ہی اِسلیے نواب صاحب نے جادو راے سے کہا کہ اِنکا حساب بخوبی جانچنا لوگون نے اکثر مجھسے فضول خرچی
کی شکایت کی ہی جادو راے کو سنگور و مہاراج سے پہلے ہی سے رنجش تھی کہ کچھ حق وغیرہ نہین پاتا تھا اب نواب صاحب کے کہنے سے کمال
پر خاش ہوئی اور کہا کہ اکیلے ہی مال اُڑایا ہی ہمکو بھی کبھی کچھ نہین ملا یہ کہکر سنگور و مہاراج سے کہا کہ اے نانک جی جسقدر رقم تمھارے ذمہ برآمد
ہوگی اُسکو جمع کراکے اُٹھنے دونگا اور آیندہ کو تم کو کبھی مودی خانہ مین بیٹھنے نہ دونگا کیونکہ تم نے ہم کو تو کبھی کچھ سمجھا ہی نہین یہ کہکر بیٹھ گئے
اور حساب جانچنے لگے پانچ یوم مین کُل حساب جانچ لیا حالانکہ جادو راے سنگور و مہاراج سے کینہ رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ سنگور و مہاراج
پر خیانت کا الزام لگائے لیکن بقول شخصے کہ (سانچ کو آنچ نہین اور دروغ کو فروغ نہین) جادو راے کی کوئی بات پیش رفت نہ گئی سنگور و
مہاراج نے اِسطرح پر حساب سمجھایا کہ جسقدر رقم نواب صاحب کے یہان سے حاصل ہوئی تھی اُسکو ایک طرف جمع کردیا اور جسقدر خرچ مین نواب
صاحب کے نام لکھی تھی خرچ کی مد مین لکھا اور باقی نکلی تاریخ وار لکھا دیا آخر کار مبلغ تین سو ایک روپیہ سنگور و مہاراج کا خزانہ نواب صاحب
سے واجب الادا نکلا جادو راے یہ کیفیت دیکھکر شرمندہ ہوا اور خاموش ہوکر سکوت کر گیا بعد حساب و کتاب کے جے رام جی کچہری مین نواب
صاحب کے سلام کو حاضر ہوے چنانچہ نواب صاحب نے جے رام جی سے دریافت کیا کہ مودی خانہ کا حساب کیا صاف ہوگیا جے رام جی نے
عرض کیا کہ جانچ مودی خانہ کی جادو راے کے تعلق تھی چنانچہ جادو راے طلب ہوے جادو راے حاضر ہوے تسلیم بجالائے نوابصاحب نے
جادو راے سے فرمایا کہ مودی خانہ کا حساب ہوگیا جادو راے نے عرض کیا کہ صاف ہوگیا نوابصاحب نے فرمایا کہ کیونکر اور کس طرح پر
حساب ہوگیا چنانچہ جادو راے نے کُل حساب دکھلایا حساب کے اخیر مین مبلغ تین سو ایک روپیہ سنگور و مہاراج کا فاضل مندرج تھا
نواب صاحب چونک اُٹھے اور کہنے لگے کہ ہمارے اوپر اُسکے نکلتے ہین یا ہمارے اُسکے ذمہ عائد ہین بجواب اُسکے جادو راے
نے عرض کیا کہ جناب عالی سرکار مین مودی کی رقم مبلغ تین سو ایک روپیہ فاضل نکلے ہین کہ جو اُسکو ملنے چاہیے یہ سُنکر نواب صاحب
نے فرمایا کہ اِس سے جادو راے اور لوگون کے قطع نظر مین خود مجھسے اکثر کہتے تھے کہ نانک مودی خانہ لُٹاے دیتا ہی اور لوگ بھی
مجھسے بہت کچھ کہتے تھے جادو راے خاموش ہوگیا جے رام جی نے عرض کیا کہ حضور نانک جی سے دشمنی رکھتے ہین اِس وجہ سے اکثر
[illegible]

[illegible]

بہت متعجب ہوکر کہا کہ اِس مقام پر مجھکو خود سخت تعجب ہی کیونکہ سب لوگ عموماً اِس بات کو کہتے تھے کہ نانک جی فضول خرچ ہین اور روپیہ لُٹائے دیتے ہین لیکن جب جب آنکا حساب وکتاب ہوا اُنھین کی رقم فاضل نکلی اور نکلتے ہی جو حساب اِس مرتبہ ہوا ہی اُسمین بھی تین سو ایک روپیہ نانک جی کے فاضل نکلے ہین باوجود اسکے کہ ایسی فضول خرچی کھلانے وپلانے فقیرون مین نانک جی کرتے ہین کہ جسکو دیکھکر سب لوگون کو یہی گمان ہوتا ہی کہ ضرور بالضرور سرکاری رقم اُنکے صرف مین آئی ہوگی لیکن اُنھین کا روپیہ فاضل نکلتا ہی یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اُنکے تو بہت مرتبہ رائے بولار نے معجزہ وکرشمہ دیکھے ہین اور اُنھین نے اچھی طرح سے پہچانا ہی یہ سُنکر جے رام جی نے کہا کہ ایک رائے بولار نے کیا اُنکو پہچانا ہی سچ تو یہ ہی کہ ایک زمانہ نے اُنکو جانا ہی اور آیندہ بھی پہچانے گئے یہ بات سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ بہت خوش ہوئین۔

آگے ساکھی گورونانک جی صاحب کی شادی کی چلی
نمبر ۱۷

واضح ہو کہ سمت ۱۵۴۴ بکرماجیتی ماہ اساڑھ سودی ششمی کو سنگور دھاراج کی شادی کا دن قرار پایا کہ جسکی اطلاع جانبین کو ہوئی جس وقت تاریخ شادی از جانب دختر مقرر ہوکر بمقام سلطان پور تحریر آئی فوراً بذریعہ ندصا برہمن خط لکھکر اور زعفران چھڑک کر بخدمت والدین سنگور دھاراج کے مع پانچ روپیہ تلونڈی کو روانہ کیا گیا جس وقت یہ خبر فرحت اثر والدین کو پہونچی خوشی کے شادیانے بجنے لگے آسمان پیہ یوتاؤن کے شور سے بادل گرجنے لگے کالو رام جی نے اُسی وقت ایک خط بجانب اپنی سسرال یعنے سنگور دھاراج کی ناناہال کو مشعر اطلاع تاریخ شادی سنگور دھاراج کے روانہ کیا اور اُسی دن رائے بولار صاحب کی خدمت مین بھی اطلاع دی اور رخصت کی درخواست اپنے مالک کی اور اطلاع کے ساتھ ہی ایک لفظ اسطرح پر کالو رام جی کے مُنھ سے نکلا کہ آپ کے ساہوکار یعنے داس نانک کی شادی قرار پاچکی ہی اسلیے مجھکو بتلانا جاتا ہی یہ لفظ سنتے ہی رائے بولار نے رنجیدہ ہوکر کالو رام جی سے کہا کہ تمھاری عقل پر پتھر پڑے ہین تو تم نانک جی صاحب کو اپنا لڑکا اور میرا داس بتانے ہو اجی وہ تو تمام زمین وآسمان کے مالک ہین ایسے مالک دوجہان زمین وآسمان کو میرے ساتھ داس کے لفظ کے ساتھ استعمال کرتے ہو ای کالو تم وہ داس نہین ہین آنھین کے ہم سب داس ہین بلکہ ہم سب سکو وہ پرورش کنندہ ورزق دہندہ ہین یہ سُنکر کالو رام جی نے رائے بولار صاحب سے اپنے قصور کی معافی مانگی اور عرض کیا کہ ایسی خطا آیندہ سے نہ ہوگی یہ سُنکر رائے صاحب نے کہا کہ اے کالو رام تمھاری عادت [illegible] خراب ہی اور تم نہایت سخت زبان ہو دیکھنا جو حال ایسی سخت زبانی کبھی وہان نہ کر بیٹھنا کیونکہ مجھے سُنا ہی کہ تمھارا سمدھی بھی [illegible]

[illegible]

اندرمن جی صاحب - فرندآجی صاحب - جگت من جی صاحب - لعل چند جی صاحب - جگت رائے جی صاحب - جندومل جی صاحب
پانچھو رام جی صاحب - اب سلطانپور مین پہونچکر وہان سے برات باسامان لیکر بساعت نیک کہ جسکی رات شب برات اور دن عید کہنا
چاہیے بمقام (تلکھو کے رندھاوی) برمکان لالہ مولچند جی صاحب پہونچی۔ اور قریب پہونچکر ندھا برہمن کو روانہ کیا کہ جسمین اطلاع آمد
مہمانان کی دیوے - غرضکہ ندھا برہمن مذکور نے برمکان لالہ مولچند جی صاحب کے جاکر خبر دی کہ برات آگئی ہی اور مجھکو پرمانند جی نے واسطے
اطلاع کے بھیجا ہی تاکہ آپکو خبر دون یہ سُنکر مولچند نے جواب دیا کہ بہت اچھا پردہت جی یہ امر ہماری بہت ہی خوش نصیبی کا باعث ہی یکلکہ
ایک ملازم ساتھ کر دیا کہ جہان جنواسا قرار پایا تھا پہونچا دیوے اور اسطرف اپنی بستی مین برادری وغیر برادری کو نوید پہونچا دین تاکہ سب لوگ
برات کی پیشوائی کے واسطے تشریف لادین اور ایک شخص معزز اُس بستی کا منجانب مولچند بخدمت چودھری ہت رندھاوی کہ جنکا لڑکا
چودھری اجیتا رندھاوی تھا پاس جاکر گذارش کی حضور بھی تکلیف فرمادین مولچند کی دختر کی شادی مین چلکر شریک ہون یہ سُنکر
چودھری ہت رندھاوی نے جواب دیا کہ نہایت خوشی کا مقام ہی اسمین شریک ہونا ضرور ہی ہمارا کام ہی لیکن مین تو کہین جاتا ہی نہین
ہون اور بھائی میا رام جی صاحب کہ جو اکثر جایا کرتے تھے ضعیف ہوگئے ہین اجیت ضرور شریک ہونگے یہ کہکر اجیت کو طلب کرکے
فرمایا کہ دیکھو اکثر بھائی میا رام ایسے کام مین شریک ہوا کرتے تھے لیکن اب وہ ضعیف ہوے شریک نہین ہوسکتے تم ضرور جاکر شریک
ہو اور یہ بھی ہدایت کی کہ جیسی مولچند کی راے ہو اُس مطابق مراسم ادا کرنا اور جو شخص پیغام مولچند کا واسطے شرکت جلسہ بارات
کے گیا تھا اُس سے کہا کہ ہماری طرف سے مولچند سے کہنا کہ اب مجھہ مین طاقت نہین ہی اسلیے مین اجیت کو بھیجتا ہون یہ سُنکر اُس
معزز آدمی نے عرض کیا کہ وہ بھی تو حضور ہی ہین اگر آپکا کتا بھی جاتا تو ہمارے لیے باعث افتخار کا تھا اسکے بعد چودھری صاحب نے
یہ بھی کہا کہ مولچند سے میری طرف سے کہدینا کہ یہ لوگ بیدی کھتری اور بہت معزز آدمی ہین اور تمھاری بدزبانی کی عادت ہی اسلیے تمکو
واجب ہی کہ زبان سنبھال کر گفتگو کرنا کیونکہ مین نے یہ بھی سنا ہی کہ کالو رام جی رئیس تلونڈی کے پٹواری ہین اور یہ بھی سننے مین آیا ہی
کہ کالو رام جی بھی سخت زبان ہین بلکہ یہانتک بھی سنا گیا کہ وہ اپنے لڑکے سے بھی بدزبانی سے پیش آتے ہین لیکن یہ خیریت ہی کہ اُسطرح
کے کاربرداز پرمانند ہین کہ جو بہت ہی نیک آدمی ہین اکثر اُنکی تعریف سُننے مین آئی ہی تاہم تمکو اُنکی بدمزاجی سے کام نہین ہی اسوقت چونکہ تمھاری
دختر کی شادی ہی تمکو بہر حال اُنکا ادب و تعظیم کرنا واجب ہی یہ سُنکر اُس شخص نے عرض کیا کہ جو کچھ حضور فرماتے ہین بہت بجا ہی کیونکہ اب مولچند
کے پشت پناہ ہین جسطرح کہ آپکا پشت پناہ خداوند کریم ہی ویسے ہی دنیا مین آپ مولچند کے ہین - یہ سُنکر چودھری صاحب نے کہا کہ پرمیشر
سب کی اوٹ ہی اُسی کا آسرا سب کو رکھنا چاہیے یہ کہکر اُس معزز آدمی کو رخصت کیا آپ بسلیے دختر کی جانب سے اگوانی کے مراسم کا سامان
پہونچا اور سب لوگ مع تمام برادری وغیر برادری بقول شخصے کہ پرمیشر و پنچ ایک ہی ہی برات کی پیشوائی کو گئے اور چودھری صاحب کے صاحبزادہ
مسمی اجیت بھی ساتھ تھے جس مقام پر جنواسا قرار دیا گیا تھا شامیانہ وغیرہ استادہ ہوگئے طرفین سے رسم رہسیات ادا ہوئین اور بعد
ادوار چار کے برات جنواسے کو واپس آئی ابتداء روانگی برات دوار چار کے تا واپسی ایک جانب کالو رام جی اور ایک جانب جیرام جی کے والد
پرمانند جی صاحب روپیہ و پیسہ لٹاتے تھے غرضکہ مایا سنگورہ مہاراج پر سے نچھاور ہوکر باہر پھینک دیجاتی تھی تمام لوگ مولچند کی خوش قسمتی
کی تعریف کرتے تھے علاوہ خلقت انسانی کے کل دیوی اور دیوتے اٹھاسی ہزار مع اندر و برہما و شِو و مہیش مع تمام اپنی سینا یعنی
لشکر کے سنگورہ مہاراج کے براتی تھے اور پاربتی و لچھمی و اندرانی و برہما ہاتھ مین آرتی لیے ہوے مع تمام سامان بیاہ کے سنگورہ مہاراج کے

بیاہ کے راگ منگلاچار گاتی ہوئی موجود ہوئیں جبوقت مولچہ کے گھر میں ست گورو مہاراج نے قدم رکھے یہ سب گورو نانک نرنکاری کا نام لیکر گیت گاتی تھیں بید بدھ کر چوک رچے گئے برہما آدک بیدکے منتروں کے ساتھ استت کرتے تھے اور شیوجی مہاراج اپنے گنوں لیئے ہمراہیوں کے ساتھ ملک لیکر آئے اور تمام گن و گندھرب لوگ بھی حاضر ہو کر منگلاچار دینے لگے سنکادک سہرا لیکر آ ہو بچے غرضکہ تمام خلقت انسانی و روحانی یعنے تمام دیوی دیوتے پان پھول کی بارش کرنے لگے اور جے جے کار کہنے لگے یہاں تک کہ نو ناتھ اور چوراسی سدھ نذر لیکر حاضر ہوئے غرضکہ جدوتی سبھی کو ستگورو مہاراج کی شادی امرت بیلا یعنے صبح کے وقت ہوئی مہارانی سولکھنی کو خوب سنگار کرکے اور نئی پوشاک پہنا کے بیدوں کے منتروں کے ساتھ چوک پر ستگورو مہاراج کے پاس لا بٹھایا اور اگنی دیوتا کو روشن کرکے گنیش پوجا کی اور گھی وغیرہ کی آہوت دی اور لاؤں وغیرہ کے بھی جو مراسم تھے وہ سب ادا ہوئے باجے بجانے لگے سب لوگ جے جے کار سنانے لگے۔ غرضکہ پانچ گھڑی رات رہے لاؤں کی رسم پوری ہوئی۔

राग सोही महल पहिला	**راگ سوہی محل پہلا**
श्री मुख बाक्य	**سری مکھ باک**
मंगल	**منگل**
(सत युग)	**ست جگ**
राम पहलड़ी लावां सत गुरु सत युग साजियाँ बलराम जीव	رام پہلڑی لاواں ستگور ست جگ ساجیا بلرام جیو۔
त्रिय गुण बिस्तार अनाहिद बाजिया बलराम जीव	تریہ گن بستار اناہد باجیا بلرام جیو۔
बजाया अनाहिद समुद्र मथिया लक्ष्म कोलाँ निकले	بجایا اناہد سمندر متھیا لچھ کولاں نکلے
तेंतीसे करोड़ छन्द. के आये ठाकुर को मिले	تینتس ۳۳ کروڑ چھند کے آئے ٹھاکر کو ملے۔
ब्याह ठाकुर चरण लाये और भक्त निबाहिया	بیاہ ٹھاکر چرن لائے اور بھگت نباہیا۔
अरदास नानक लाऊँ पहिली पहिला सतगुरु सतयुग साजिया	اردا س نانک لاون پہلی پہلا ستگور ست جگ ساجیا۔
(त्रेता युग)	**تریتا جگ**
राम दूसरी लाऊँ त्रेत युग वर्ताया बलराम जीव	رام دوسری لاؤں تریتا جگ ورتائیا بلرام جیو۔
धन्य सन्त प्यारे जिन हरनाम ध्याइया बलराम जीव	دھن دھن سنت پیارے جن ہرنام دھیایا بلرام جیو۔
सन्त जपते नाम हरि का मिले काम प्यारिया	سنت جپتے نام ہر کا ملے کام پیاریا۔
गाण्डीव धनुष रघुपति चढाया परशुराम का बल हारिया	گنڈیو دھنک رگھوپت چڑھایا پرسرام کا بل ہاریا۔
ब्याह सीता गृह माहि आई और भक्त निबाहिया	بیاہ سیتا گرہ ماہہ آئی اور بھگت نباہیا۔
अरदास नानक लाऊँ दूजी सीता राम ब्याहिया	اردا س نانک لاؤں دوجی سیتا رام بیاہیا۔
(द्वापरयुग)	**دواپر جگ**
राम तीजी लाऊँ युग द्वापर वर्तायाँ बलराम जीव -	رام تیجی لاؤں جگ دواپر ورتائیا بلرام جیو۔
रुकिमिणी मंगल गाया सहज सेतीं शिशुपाल राजा मारिया बल-राम जीव	رکمنی منگل گایا سہج سیتی سسپال راجہ ماریا بلرام جیو۔

बचन पूरे दोष धारिया चक्र शंख बिधारिया	بچن پورے دوس دھریا چکر سنکھ بداریا ۔
ब्याह रुकमिणी गृह में आई और भक्त निबाहिवा	بیاہ رکمنی گرہ مین آئی اور بھگت نباہیا ۔
अरदास नानक लाऊँ तीजी रुकमिणी कथा जी बरमाइया	اردا س نانک لاون تیجے رکمنی کرشن جی برہامیا ۔
(कलि युग)	کلجگ
राम चौथी लाऊँ करने कलियुग मग राइया बलराम जीव	رام چوتھی لاوُن کرتے کلجگ پرگھٹا نیا بلرام جیو ۔
जिना हरि सों प्रीति नाहीं ते संग भर में माइया बलराम जीव	جنان ہر سون پریت ناہین تے سنگ بھرمی مائیا بلرام جیو ۔
माया ते लागे भर्म जाय्रे सकल व जूतिन घाटिया	مایاتے لاگے بھرم جاکے سکل وجیوتن گھاٹیا
नाम दान स्नान नहीं किया यम का पन्थ न काटिया	نام دان اشنان نہین کیا جسم کا پینہ نکاٹیا ۔
निहकंलकी आप होइया छिपे नाहिं छिपाइया	نہکلنکی آپ ہوئیا چھپے ناہین چھپائیا ۔
अरदास नानक लाऊँ चौथी प्रभु सभना माहिं समाइया	اور اس نانک لاون چوتھی پربھو سبھنا ماہنہ سمائیا ۔
(राग सोहि बीच श्री मुख वाक्य)	راگ سوہی بیچ سری مکھ باک
(मंगल सत युग)	منگل ست جگ
राम पहलड़ी मंगलहु कि हरि नाम ध्याइये	رام پہلڑی منگلہ کہ ہرنام دھیائیے
मेरे मन तन श्री रंग अगर चन्दन घिस लाइये	میرے من تن سری رنگ اگرچندن گھس لائیے ۔
अगर चन्दन घिस लाय कपूर कंगू ढोइये	اگرچندن گھس لائے کپور کنگو ڈھوئیے ۔
राम नाम उच्चरत रसना सदा हरि रस गोइये	رام نام اوچرنت رسنا سدا ہر رس گوئیے ۔
घिस लगाइये अगर चन्दन कंगू प्रेम प्रभू का पाइये	گھس لگائے اگرچندن کنگو پریم پربھو کا پائیے ۔
कुर्बान कीता गुरु विट्ठों जिन यह काज रचाइये	قربان کیتا گورو وٹون جن یہ کاج رچائیے ۔
(त्रेतायुग)	ترتیا جگ
राम द्विजड़े मंगल फूलन मांग भराइया	رام دوجڑے منگل پھولن مانگ بھرائیا ۔
फूलन तों मांग भराय आप कर्ता पुरुष ब्याहन आइया	پھولن نان مانگ بھرائے آپ کرتا پورکھ بیاہن آئیا ۔
सुर नर गण गन्धर्व सब ही कौतुक देख बिस्माइया	سُر نرگن گندھرپ سبھی کوتک دیکھ بسمائیا ۔
कुर्बान कीता गुरु विट्ठों जिन यह काज रचाइया	قربان کیتا گورو وٹون جن یہ کاج رچائیا ۔
बिनवन्त नानक सुनो सब सुफल यह काज सोहाइया	بنونت نانک سنو سب سوپھل یہ کاج سوہائیا ۔
उत्साह होइया शुभ सुती मंगल काज सोहाइया	ادت ساہ ہویا سوبھ بستی منگل کاج سوہائیا ۔
(द्वापर युग)	دواپر جگ
राम तीजे मंगल पड़िता जिन स आये	رام تیجے منگل پڑ ناجن سیے آئیے ۔

اندر پور وچ جمتا جن سُرگون جین منگائیے -	इन्द्र पुर बीच जन्मता जिन सुरगों जिन मंगाइये
گل سچ گندھن پاے تا جن لگام درست کرائیے -	गल सच गन्धन पाय ता जिन लगाम दुरुस्त कराये
عجب سوبھا پاے تا جن ٹھاکر آپ سجائیے -	अजब शोभा पाय ताजिन ठाकुर आप सजाइये
جت چڑھے سری رنگ آپ سوامی عجب سوبھا سوہائیے	जित चढ़े श्री रंग आप स्वामी अजब शोभा सोहाइये
بنونت نانک سُجڑے منگل پڑ تا جن لائیے -	बिनवन्त नानक तोजडे मंगल पड़िता जिन लाइये

کلجگ	**(कलियुग)**
رام چوپڑی منگل ستگورو بیاہن آئیا -	राम चोपड़ी मंगल सत गुरू ब्याहन आइया
یہ عجب درس اپار تیریان سنتان کے من بھائیا -	यह अजब दरस अपार तेरियाँ सन्तां के मन भाइया
تینتس کروڑ بے سرب سنگت نال گنپت آئیا -	तेंतीस करोड़ बे सर्व्व संगति नाल गणपति आइया
سد برمھ ساردآدک موتیان چوک پورائیا -	सद ब्रह्म शारदादिक मोतियाँ चौक पुराइया
دھرو کھارے دیوہ پھیرے ستگورو بیاہن آئیا -	धरहु खारे दहु फेरे सत गुरू ब्याहन आइया
بنونت نانک منگل چوتھی سرب کاج سوہائیا -	बिनवन्त नानक मंगल चौथे सर्व्व काज सोहाइया

غرضکہ ست گورو مہاراج کی شادی ہوئی

آپ بھائی بالے بوقت لکھانے جنم ساکھی کے گورو انگد جی صاحب سے کہنے لگے کہ اے انگد گورو مہاراج یہ کل کیفیت اپنی انکھون کی دیکھی ہوئی عرض کرتا ہون نہ کسی کی زبانی سُنی ہوئی کہتا ہون پس جسوقت گورو انگد جی صاحب نے ان شبدون کو بھائی بالے کی زبانی سُنا اور یہ بھی تصدیق ہوئی کہ بھائی بالے کی چشم دید ہو - یہ سُنکر بیہوش ہوگئے اور اُس شب تمام شب بیراگ ہی مین رہے جبکہ صبح ہوئی اور پھر بھائی بالے جنم ساکھی کی سرگذشت بیان کرنے لگے کہ بعد شادی کے صبح کے وقت سُتگورو مہاراج نے مجھسے فرمایا کہ اے بھائی بالے تم میرے پاس ہی رہنا مین نے عرض کیا کہ بہت اچھا مین حضور ہی کی خدمت مین حاضر رہونگا بلکہ ست گورو مہاراج کا روپیہ پیسہ جو کچھ تھا سب میرے ہی پاس تھا غرضکہ تین دن برات جنواسے مین رہی اور چوتھے دن برات رخصت ہوئی اور ڈولا سمیت سلطانی نور بی بی آئی صبح اُسکے کالو رام جی سے کہا کہ بہو جی کا ڈولا مقام تلونڈی ہمارے ساتھ چلیگا یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے اصرار کیا کہ میری بھاوج میرے ہی گھر رہیگی اور ساتھ اُنکے پرمانند جی بھی بول اُٹھے کہ قبل شادی کے مولچند نے مجھسے اقرار لیا ہو کہ میری دختر سلطانی نور ہی مین رہیگی تلونڈی مین قیام نہ کریگی اور اُنکے اقرار کو مین نے قبول کرلیا ہو تب شادی اُنھون نے منظور کی ہو ورنہ وہ شادی ہی منظور نہ کرتے تھے قطع نظر اسکے گورو نانک جی صاحب کے ذریعہ ملازمت جب یہین ہو تو تلونڈی جانے ہی کی کیا ضرورت ہو گو کہ یہ سب باتین پرمانند جی صاحب نے کہین لیکن ست گورو مہاراج کی والدہ نے اس امر کو منظور نہ کیا بلکہ ڈولا اپنے ساتھ تلونڈی لیگئین اور بلکہ سُتگورو مہاراج کو بھی ہمراہ لیے گئین بوقت روانگی ست گورو مہاراج کی سُتگورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ جبتک مین تلونڈی سے واپس نہ آؤن اُسوقت تک تم کام مودی خانہ کا انجام دینا گو بھائی بالے نے عذر کیا کہ اے مہاراج بھلا مجھسے مُودی خانہ کا کام انجام پاویگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے کار انجام کو پہونچا دیگا صرف تم یہان بیٹھے رہنا مین اندر ایک مہینے کے ضرور ہی حاضر ہو جاؤنگا -

بعد اسقدر کہنے کے بھائی بالے نے گورو انگد جی صاحب سے عرض کیا کہ جسوقت ستگورو مہاراج نے یہ فرمایا مین نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ
جو حکم ہوا اسکو بسر و چشم مین تعمیل کرونگا۔
غرضکہ ستگورو مہاراج مع ڈولا کے سب صاحبون کے ساتھ روانہ تلونڈی ہوئے اوس وقت کی کیفیت سے مجھے آگاہی نہین ہی کہ وہان پر ستگورو
مہاراج نے کیا کیا لیلا کی اسلیئے مین اسقدر عرصہ تک کی کیفیت کچھ عرض نہین کرسکتا آپ سینیے کہ ستگورو مہاراج ایک ماہ تلونڈی مین رہکر واپس
تشریف لائے اور بی بی نانکی جی صاحبہ و جیرام جی صاحب سے ملاقات کی اور صبح اوسکے اپنے کام مودی خانہ مین مصروف ہوئے اور
جو طریق ستگورو مہاراج کا پہلے تھا وہی بدستور رہا اور وہی اخراجات اور وہی مصارف خیرات وہی فقیرون کا ہجوم تصرف کے وہی دھوم
جب جاری رہی آخرکار لوگون کی پھر وہی تقریر شروع ہوئی کہ مودی خانہ کو نانک جی لٹائے دیتے ہین اور کوئی لوگ جو پچھلے حساب و کتاب سے
واقف تھے وہ یہ بھی کہتے تھے کہ شاید نانک جی کے پاس پارس پتھر ہی کہ جسکے ذریعہ سے اسقدر خیرات کرتا ہی سچ تو یہ ہی خیرات کا مجسمہ یہ شخص جسم ہی
بعد اسکے چندروز کے بعد ایک دفعہ کالو رام جی بھی اور لالہ مولچند بھی آئے اور ستگورو مہاراج کی کیفیت دیکھکر واپس گئے غرضکہ چند دن تک
تو آپ بی بی نانکی جی صاحبہ ہی کے یہان بسر کی آخرکار اپنا جدا مکان بناکر سلطانپور رہنے لگے بعد تھوڑے عرصہ کے ستگورو مہاراج
کی والدہ صاحبہ بھی سلطانپور تشریف لائین اور رہنے و خوشی سے رہتی تھین ستگورو مہاراج بھی اوسکے خبرگیران اچھی طرح سے سب
ضروریات کے رہتے تھے لیکن اپنے متعلقان کی طرف متوجہ بہت کم ہوتے تھے اسوجہ سے (سولکھنی جی) بی بی نانکی جی صاحبہ کے
یہان زیادہ رہتی تھین اور بی بی نانکی جی صاحبہ بھی اسی وجہ سے اپنی بھاوج کی دلجوئی زیادہ کیا کرتی تھین اور یہ امر بھی پوشیدہ
نہ رہے کہ چونکہ آپکا مادری و پدری گوتر (چوڑا) تھا یعنے لالہ مولچند (چوڑا) کی آپ دختر تھین اسوجہ سے اکثر لوگ آپ کے نام مین بھی
وہی گوتر یعنے بلفظ چوڑی استعمال کرتے تھے بلکہ ستگورو مہاراج تو اکثر چوڑی ہی کہا کرتے تھے اور (سولکھنی جی) مہارانی اکثر بی بی
نانکی جی صاحبہ سے ستگورو مہاراج کی شاکی رہتی تھین کہ تمھارے بھائی ہماری طرف متوجہ ہی نہین ہوتے ہین غرضکہ پہلے تو کچھ کچھ
شکایت تھی جب ستگورو مہاراج دنیا کی طرف متوجہ نہ ہوئے تب (سولکھنی جی) مہارانی علانیہ شاکی ہوئین یہان تک کہ
ایک روز اپنے والد سے بوقت ملاقات آپ نے کہا کہ تم نے مجھکو کہان ڈال دیا ہی یہ بات لالہ مولچند نے ایک روز جیرام جی سے کہا کہ تم نے
میری لڑکی کو گویا کوئین مین ڈبا دیا ہی یہ سنکر جیرام جی نے ستگورو مہاراج کو بلا بھیجا جبکہ ستگورو مہاراج تشریف لائے تو جیرام جی
نے جو امر شکایت کا تھا بیان کیا لیکن ستگورو مہاراج نے کچھ جواب نہ دیا سب لوگ خاموش ہوگئے اتفاق سے ستگورو مہاراج
کی خوشدامن صاحبہ کہ جنکا نام (چندرانی) تھا تشریف لائین اور اس شکایت کو بی بی نانکی جی صاحبہ سے برزبان لائین اور بہت
سخت و سست کہا بلکہ یہانتک کہا کہ پہلے تو تھین الگ تھین لیکن اپنے بھائی کو آپ نہین سمجھاتی ہو کہ وہ میری بیٹی کی طرف توجہ
نہین کرتے ہین اور نہ تمھارے خاوند جیرام جی ہی اپنے سالے نانک کو سمجھاتے ہین کہ یہ بات اچھی نہین ہی اب مین تمسے پوچھتی ہون
[illegible] انجام [illegible] اچھا [illegible] تم مجھے بیان کرو بی بی نانکی جی صاحبہ مجبوراً اسطرح جواب
[illegible] اپنے بھائی کو کیا سمجھاؤن [illegible]
[illegible]
[illegible]

آپ کی صاحبزادی کو کسی بات کی تکلیف نہیں ہی کپڑا و زیور پیشتر کی کریاسے سب موجود ہی بلکہ نت نیا ملا کرتا ہی اب اسپر بھی ناشکری کرو تو
آپ کی خوشی ہی اور میرے منھ سے تو کبھی کسی کی بدگوئی ہو ہی نہیں سکتی ہی کیونکہ زیور و کپڑا کی تو کمی دیکھی نہیں جاتی اور یون تو ایسے ڈھکوسلے
بعض عورتون کو آیا ہی کیا کرتے ہین بس اگر تم ناحق کسی کو بدنام کرو تو تم جانو اسمین میرا کچھ اختیار نہیں ہی میری طرف سے کسی قسم کی برائی نہو گی
آپ اپنی صاحبزادی کو تو سمجھاتے ہی نہیں ہین برعکس اُسکے پرائے لڑکے کو بُرا بھلا کسی کے کہنے سننے پر آپ بھی کہہ اُٹھتی ہین غرضکہ بی بی
نانکی جی صاحبہ ایسی باتین سُنکر بی بی چندرانی یعنے خوشدامن ستگورو مہاراج کی خاموش ہوگئین اور اُٹھکر چلی گئین اور اپنی گفتگو کی
کچھ نادم بھی ہوئین اور اپنی دختر (سو لکھنی جی) کے پاس آکر کہنے لگین کہ تمھاری نندنے تو آج مجھکو بڑے آڑے ہاتھون لیا اور تمھارے
کہے ہوئے پر مجھکو بہت شرمندہ ہونا پڑا یہان تک مجھکو اُنکی بات کا ایک جواب بھی نہ آیا اب تمکو لازم ہی کہ تمھین اپنی نیک روی اختیار
کرو تاکہ کسی کی جاے شکایت نہ ہو نہ تمکو شکایت کرنے کا موقع ملے یہ بات سنکر (سو لکھنی جی صاحبہ) بول اُٹھین کہ ہان امّان جی ٹھیک
بقول نند جی صاحبہ کے مین بھوکی ننگی تو نہین رہتی ہون اُنکا کل سامان موجود ہی زیور اور پارچہ ہر قسم کا میرے پاس ہی یہ سُنکر
چندرانی جی صاحبہ نے کہا کہ پھر تمھین اپنے منھ سے قائل ہونا چاہیے ایسے لڑکے کو بدنام کرتی ہو یہ سُنکر (سو لکھنی جی صاحبہ) تو آہستہ سے
بولین کہ میری طرف اُنکی توجہ تو نہین یہانتک کہ منھ سے بات بھی نہین کرتے ہین یہ امر کسی کے گوش زد کرنے کے تو لائق ہی نہین پھر
سوا تم سے اور کس سے کہا جاے یہ تقریر سنکر پھر (چندرانی جی صاحبہ) بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس واپس آئین اور آکر کہنے لگین کہ سنو
بی بی جی تمھاری بھاوج کی شکایت اسی امر کی ہی کہ تمھارے بھائی صاحب اُنکی طرف توجہ ہی نہین کرتے ہین اور سب کے لیے تو وہ خود
اقبال کرتی ہی کہ مجھکو کھانے دینے و کپڑے کی تو کسیطرح کی کمی نہین ہی بلکہ خواہش سے زیادہ میرے پاس موجود ہی بس اگر شکایت ہی تو صرف
اسی بات کی ہی کہ میری طرف اُنکا رجحان نہین ہی یہان تک کہ اول تو گھر ہی نہین آتے ہین اور اگر بالفرض کہ آئے بھی تو منھ سے بات تک
نہین کرتے ہین یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے اسطرح پر تقریر اُٹھائی کہ سنیے خالہ جی صاحبہ میری بھاوج کے بھی عادات ایسے ہی ہین
کہ کہنے کے لائق نہین ہی اکثر جب مین کبھی بلا بھیجتی ہون تو اول تو آتی ہی نہین ہین جب مکرر سہ کرر آدمی پر آدمی بھیجے گئے تو ادھر آئین
اور ادھر چادر اُٹھائی چلنے پر طیار ہو گئین مجھکو تو اس امر کا خیال رہتا ہی کہ میری چھوٹی بھاوج ہی جسمین یہ خوش رہین وہی مین کرون اُنکی ناخوشی
مجھکو ہرحال منظور نہین جب یہ چلنے لگین کچھ مین نے روکا جب اُنھون نے [illegible] خاموش ہو گئی [illegible]
[illegible]
[illegible]
بھی قابل [illegible]
کسی قسم کی تکلیف نہین ہی سب سامان آرام موجود ہی لیکن تم اپنے دل مین خیال کرو کہ عورت کے [illegible]
دل اندوزی کا کسقدر باعث ہی موجب خوشی باعث ہو [illegible]
[illegible] آپکی تکلیف [illegible] اپنی صاحبزادی کو آپ اچھی طرح سے سمجھا دیجیے اور [illegible]
[illegible]
[illegible]

کرتی ہونگی کہ اپنے بھائی کی طرفداری کرتی ہی لیکن اگر منصفی کیجیے تو آپ ہی فرمایئے کہ بعض عورتین کم بخت ایسی ہی ہین کہ ادھر اُنکے مرد نے ڈیوڑھی مین پیر رکھا اُودھر نخرا اُنکے سر پر سوار ہوا ورد سر درد جگر سر لپیٹ چارپائی پر پڑگئین ناحق کو کانکھنے لگین وہ بیچارہ کہین کا مارا تھکا ہارا اب اُنکی دوا دارو مین مصروف ہوا وہان بقول شخصے کہ اگر درد ہو جاتا رہے جب درد ہی نہین تو جاے کیا خاک اُنسکی جانب وہ بیچارہ کیا مخاطب ہو اُس سے کس چیز کا طالب ہو اوراے خالہ جی صاحبہ مین گورو نانک جی صاحب کو نرنکار پار برہم پرمیشر کا اوتار مانتی ہون سرشٹ یاں وسرب بیاپی اُنکو جانتی ہون اس بات کو آپ یقین کرکے مانیے گا کہ اسمین ذرا بھی فرق نہین ہو اب آپ تشریف لیجایئے اور بھاوج صاحبہ کی دلجوئی کا باعث پیدا کرونگی یہ سنکر چندرانی جی صاحبہ اپنے مکان کو تشریف لیگئین بعد کئی روز کے ایک دن شری گورو مہاراج بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر تشریف لائے بی بی جی موصوفہ نے بہت خاطر کی اور کہا کہ آج میرے اوپر پرمیشر کی بڑی ہی کرپا ہوئی ہو کہ جو آپ نے درشن دیا ہو یہ سنکر شری گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی مین آپ سے بہت چھوٹا ہون بہر حال آپکا تابعدار و فرمانبردار ہون یہ سنکر بی بی جی نے فرمایا کہ آپ مجھسے ایسی گفتگو نکیا کیجیے کیونکہ مین آپکو پرمیشر ہی کرکے جانتی ہون پھر بھی آپ نے فرمایا کہ آپ مجھسے بہر حال بڑی ہی ہین بجواب اسکے بی بی جی نے کہا کہ ہان مین گو کہ عمر مین بڑی ہون لیکن آپ مین اور مجھ مین بڑا فرق ہی سچ تو یہ ہو کہ جسکے کام اچھے ہون سب مین وہی بڑا ہو اور یون تو سب مین کھجور کا درخت بڑا ہوتا ہی لیکن کس کام کا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بی بی یہ بات پرمیشر کی جانب سے آپکے دلمین آئی ہو اس سے صاف ثابت ہو کہ پرمیشر آپ پر بہت مہربان ہو اُسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ مین تو جبھی پرمیشر کو اپنے اوپر مہربان سمجھون جب مین کچھ عرض کرون اور وہ قبول ہو جاوے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جی ہان بہت جلد کہیے کیا آج آپ کچھ کہینگی جو کچھ آپ کہینگی اُسکو مین ضرور ہی مانونگا کیونکہ تم میری بڑی بہن ہو اور آپ کا اور میرا پچھلے جنم مین سے بہن بھائی کا ساتھ تھا اور آیندہ بھی یہی رشتہ ہوگا اور تم نے ہمیشہ ہی میری خدمت بہت کی ہو اُسکا بوجھا میرے سر پر ہو اُس بوجھے سے مجھے سبکدوش ہونا چاہیے اسلیے جو آپ کہینگی وہ مین ضرور کرونگا یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے عرض کیا کہ اے بھائی جی صاحب مین نہایت شرمندہ ہوتی ہون کہ آپ میری بھاوج کی طرف توجہ نہین کرتے ہین اور یہ کم بخت عورتون کی خاصیت ہو کہ جب تک اُسکا خاوند اُسکو تسلی نہین دیتا ہو تب تک اُسکو تسلی نہین ہوتی ہو بلکہ وہ نہایت پریشان رہتی ہو اور اپنی ذاتی و صفاتی خاصیت سے نادم ہوتی ہو گو کہ آپ تو سادھو ہین لیکن ہماری بھاوج تو گرہست ہین آپ اپنے دلمین اپنے ہی غور فرمایئے کہ جب گرہستی بھاو نہین تو گرہست کیسے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بی بی جی کیون ہمارے گلے مین پھانسی ڈالتی ہو یہ سنکر بی بی جی نے کہا کہ نہین بھائی جب پرمیشر نے ہی دی ہو تو پھانسی کیون ہوئی عورت کے لیے اُسکے خاوند کا منھ سے بولنا ہی اُسکی کمال دلجوئی کا باعث ہوتا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی اگر آپ اس لفظ کو واپس لیکر اور جو کچھ مانگین اُسکو مین [illegible] [illegible] اور اسکی تعمیل مین ہمارا بھی فرق نہو اللہ اس لفظ کو چھوڑ دیجیے یہ سنکر بی بی جی نے عرض کیا کہ بھائی جی میری تو یہی عرض ہو [illegible] [illegible] تمہاری اولاد [illegible] دیکھون اور [illegible] کھلاؤن یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بی بی جی تم جانتی [illegible] [illegible] یہ کہکر ست گورو مہاراج چلے گئے اور بی بی جی اپنے کاروبار مین مصروف ہوگئین

آگے ناتھی اشیرباد ہی گرہستی کی بابت ہوئی

نمبر ۱۸

[illegible]

یہ بات سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نہایت خوش ہوئین ستگورو مہاراج تمام دن مودی خانہ کے کام مین مصروف رہتے تھے و رسابق دستور آپکا خیرات کا دریا بہ رہا تھا جو کوئی آپ سے سوال کرتا تھا کبھی محروم نہ جاتا تھا جب وہی کارخانہ فیضانہ جاری رہا تو ایک دن ایک حاسد شخص کہ جو وہان کا دیوان تھا نواب دولتخان صاحب سے جاکر شاکی ہوا کہ نانک مودی کبھی ہمارا حق دیوان گری کا نہین دیتا ہی اور حساب بھی اُنکا کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی یعنے جب حساب اُنکا ہوتا ہی اُنھین کی رقم فاضل نکلتی ہی اسکی وجہ ہی کچھ سمجھ مین نہین آتی ہی پس اگر اجازت ہو تو اُسکے جمع و خرچ کی پرتال مین خود کرون تاکہ معلوم ہو کہ کسطرح پر ہمیشہ ہی اُنھین کی رقم فاضل نکلی ہی بھلا مین بھی تو دیکھون کہ کسطرح اُنکا حساب ہوکر ہر مرتبہ اُنکو فاضل دیا جاتا ہی اور یہ بھی دیکھنا منظور ہی کہ خیرات کی مد مین کسقدر صرف پڑتا ہی غرضکہ اجازت لیکر او رمودی خانہ آکر ایک دن کا حساب لکھا تو ظاہر ہوا کہ ایک دن کے جمع و خرچ مین نواب صاحب کے نام تو صرف دو تین سو روپیہ مندرج تھے اور بمد خیرات تین خواہ چار سو روپیہ لکھے تھے یہ دیکھتے ہی دیوانصاحب مذکور باطن کور کا غذات مودی خانہ کے لیکر نواب صاحب کے حضور آ پہونچا اور عرض کیا کہ خداوند نعمت کل علاقجات کی آمدنی نانک مودی لیجاتا ہی جسوقت آپکے تعلق مودی خانہ ہوا ہی اُسوقت سے جسقدر آمدنی ہی کل مودی خانہ کو جاتی ہی صرف سائر کی رقم مثل راہداری وغیرہ سے مصارف دیگر ریاست کے انجام پاتے ہین اور نانک مودی اُس رقم کو اپنے صرف مین نہین لاتا ہی بلکہ فقیرون کو مفت کھلا دیتا ہی یہ سُنکر اور کاغذ دیکھکر نوابصاحب نے ارشاد فرمایا کہ جیرام جی کو بُلا کر حساب جانچا جائے۔

ست گورو مہاراج کے پاس ایک دیوی کے سکہ کا حسب اجازت دیوی اپنے اشٹ کے مکت بدارتھ کے واسطے حاضر آنا

اب سنیئے کہ اس مدت مین ست گورو مہاراج کی عمر تئیس برس کی ہوئی اور جابجا ستگورو مہاراج کے معجزات و کرشمہ جات معروف و مشہور ہو چلے یہانتک کہ قریب سلطانپور کے ایک موضع (ملسیہا) نامی تھا اسمین ایک شخص مسمی بھاگیرتھ رہا کرتا تھا اور وہ ایک دیبی جی کی بہت ہی پرستش کرتا تھا اور شب و روز انھین کی پرستش مین اپنا وقت صرف کرتا تھا اور آٹھ پہر انھین کا دھیان رکھتا تھا اور بھاگیرتھ مذکور کو ادا و دولت و ثروت پرمیشر نے سب کچھ دے رکھا تھا کہ کسی بات کی اُسکو آرزو نہ تھی صرف اُسکی خواہش یہ تھی کہ اپنے سروپ کا مجھکو گیان ہو جاوے اور گیان کا [illegible]

[illegible]

ذات کے اور کوئی نہین ہی سلطان پور کے مقام پر نانک نامی ایک سنت رہتے ہین اور وہ مودی خانہ کا کام کرتے ہین گرہستی سادھو ہین
نرنکار جو پرمیشر ہی اُنٹ وہ جسم رکھکر اوتار دھارن کیا ہی۔ غرضکہ اے بھاگی رتھ تو میری بات کو یقین کر کہ پرمیشر مین اور نانک جی مین ذرا بھی
فرق نہین ہی۔ بس تو اُنھین کی خدمت اور اُنھین کی سیوا کرکے اپنی آرزو بر لا جب تک تو زندہ ہی اُنکے قدمون سے جدا نہ ہونا اب تجھکو
مین نے یہی بردان دیا ہی اور جسوقت تو اُنکے پاس پہونچیگا وہ تجھپر بڑی ہی کرپا کرینگے اور تجھکو وہ گیان اُپدیس کرینگے انجام کار تیری سدگتی اُنھین کے
پاس ہوگی اسقدر باتین دیبی جی نے بھاگیرتھ سے کین تھین کہ اتنے عرصہ مین بھاگیرتھ کی آنکھین کھل گئین اور اُس مندر سے اُٹھکر سلطانپور
کی طرف راہی ہوئے اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین مصروف ہوئے ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی بھاگیرتھ کو گیان کا اُپدیس
دیا اور سنسار کو خواب و خیال جتاکر من کا بھرم دور کر دیا۔ غرضکہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین بھاگیرتھ مذکور تین مہینہ تک مقیم رہے اور
جو کچھ کہ ست گورو مہاراج ارشاد فرماتے تھے بھاگیرتھ سے اُسکی تعمیل مین ذرا بھی فرق نہ آتا تھا اور ست گورو مہاراج کے چرنون مین ہر روز
پریم زیادہ بڑھتا جاتا تھا جسطرح بھاگیرتھ مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین اپنا دل زیادہ لگاتے تھے اُسی طرح اُسکو صاف دلی حاصل
ہوتی تھی اور اسلیئے بھاگیرتھ مذکور کا ہر دیال ہی نام معروف لکھا ہوا ہی اتفاق سے ایک دن مردانہ ربابی تلونڈی سے ست گورو مہاراج کی خدمت
مین سلطانپور آیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین جو جو پیغام تلونڈی سے لایا تھا سب سنایا رائے بلار و نیز عمومی لالو رام جی وغیرہ
کی طرف سے بعد مزاج پرسی کے بہت بہت اشتیاق عرض کیا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو کسلیئے حاضر ہوا ہی یہ سُنکر
مردانہ نے عرض کیا کہ حضور نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا تھا کہ تو بیدی کھتریون کا میراثی ہی اب تو دوسرے سے سوال نکرنا اور
تیری گذر اوقات اسیطرح سے ہو ویگی اور دوام تیری بسر اسی طرح سے ہوا کریگی چنانچہ حضور کی زبان مبارک سے جب سے یہ الفاظ نکلے ہین
نہایت پر تاثیر نکلے ہین کہ اُس دن سے مجھکو کھانے پینے کی تو کسی قسم کی ضرورت نہین ہوئی بلکہ بخوشی تمام انجام ہوتے ہین لیکن اب یہ
ایک ضرورت اشد آگئی ہی کہ غلام کی دختر شادی کے قابل ہوگئی ہی اور یہ کام بغیر روپیہ کے انجام نہین ہو سکتا ہی دختر کے واسطے لڑکا تجویز
ہو چکا ہی وہ موجود ہی اسلیئے حضور کی خدمت مین حاضر ہوا ہون کہ اب جو ارشاد ہو اُسکی تعمیل دربارہ شادی دختر مذکورہ کے کیجاوے
اتنے مین بھاگیرتھ مذکورہ بالا حاضر خدمت سرکار والا تھا اُسکی طرف ست گورو مہاراج نے دیکھکر ارشاد فرمایا کہ اے بھاگی رتھ تم اُسکی نعتی
مردانہ کی ضرورت کو رفع کرو اور شادی کے اخراجات کی فہرست داخل کرو۔ چنانچہ بھاگی رتھ نے مردانہ کی دختر کے اخراجات شادی کی
فہرست مرتب کرکے پیش کی اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ سے دریافت کیا کہ جملہ خرچ شادی کی تعداد کسقدر ہوگی۔ مردانہ نے اپنے حوصلہ
کے مطابق مبلغ [illegible] روپیہ عرض کیے اُسکو سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اس فہرست کی تعداد کا دو چند یعنی [illegible] کا سامان لکھا جاوے
چنانچہ مردانہ نے ویسا ہی کیا جسوقت یہ فہرست دوبارہ تیار ہوئی ست گورو مہاراج نے بھاگی رتھ مذکور بالا کو حکم دیا کہ تم خود لاہور مین جا
یہ سب سامان خرید کر دو کیونکہ یہانجا سامان ملا نہین ہی اور بخوبی دیکھ بھال کے خرید لینا لیکن ایک شب سے زیادہ لاہور مین
قیام نکرنا۔ [illegible] یہ سب سامان خرید کے [illegible] اور سب چیزین [illegible]
[illegible] غرضکہ بھاگی رتھ ارشاد حضور کا پاکر [illegible] مہاراج کے قدمون پر متھا ٹیک کر لاہور کی طرف روانہ
[illegible] اور بہت جلد جاکر لاہور مین پہونچکر ایک شخص [illegible] بہت بڑا ساہوکار اور بیوپاری تھا [illegible] وہ فہرست اسباب سامان
[illegible]

صرف ایک ہی شب اس شہر مین رہ سکتا ہون - یہ سُنکر (من مکھ) نے جواب دیا کہ اسقدر جلدی کیون کرتے ہو اب اسوقت رات تو ہوگئی ہو کل صبح مین کُل سامان خرید کردونگا کیونکہ یہ سب سامان جلدی اچھا نہ ملیگا - بھاگی رتھ نے جواب دیا کہ اے ساہ جی مین دوسری رات اس مقام پر رہی نہین سکتا ہون اور اگر رہگیا تو جنم میرا بے ارتھ ہو جاویگا - یہ سُنکر (من مکھ) نے جواب دیا کہ کیا بات تمنے کہی اے بھاگی رتھ تمھاری بات سُنکر مجھکو بڑا بھاری خیال ہوا اور میرے دل کو نہایت تشویش پیدا ہوئی ہو اسلیے آپ ہی میرے دل کی تشویش دور کیجیے یہ سُنکر بھاگیرتھ نے جواب دیا کہ سنو ساہ جی جس میرے گورو کا میرے لیے یہ حکم ہو اُسکا کوئی لفظ بیکار نہین جاتا ہو جو منھ سے نکلتا ہو وہی ہوتا ہو پس اُنکی اجازت اس شہر مین رہنے کے لیے صرف ایک ہی شب مقرر ہو تو مین بغیر اُنکی اجازت کے کہ جسکا ارشاد زبانی کلام ربانی کہین تو بجا ہو اور وحی آسمانی کہین تو روا ہو یہ سُنکر (من مکھ) نے جواب دیا کہ اے بھاگیرتھ جی اس زمانۂ کلجگ مین تو یہ سب قصہ و کہانی سمجھو ایسا ہونا بہت دشوار ہو - بھاگی رتھ نے بجواب اسکے کہا کہ اے ساہ جی تم میرے کہنے مین ذرا بھی شک نکرو کیونکہ اس زمانہ کلجگ مین اُسکے جسم مین خود نرنکار نے آکر قرار کیا ہو کیونکہ مین جس شخص کی بات کرتا ہون وہ پورا ست گورو ہو کیونکہ جسکی صفت خود دیبی نے اپنے منھ سے فرمائی اور مجھکو اپنے قدمون سے اُنکی خدمت مین بھیجا ہو اور مین نے سنا و لیا ہی پایا ہو کیونکہ جسوقت مین اُنکی خدمت مین گیا ہون اور اُنکے درشن کیے ہین اُسی وقت سے میرے دل کو استقلال آگیا ہو یعنے مجھکو سانت ہوگئی ہو پس جبکہ میرے دل بیقرار کو قرار آگیا اسلیے اُنھین کے قدمون مین پڑا ہون اُنھین کے چرنون مین اڑا ہون میری تو دنیا و آخرت کی فکر ہی جاتی رہی ہو اور میرے دل کو اس معاملہ مین ایسا یقین کامل آگیا ہو کہ بجز اُنکے دوسرا کوئی مکت داتا دکھائی ہی نہین دیتا ہو اُنکے درشن جنم مرن کی پھانس کاٹنے کو سوبھل ہین اس زمانۂ کلجگ کے پاپی بجز اُنکی قدمبوسی کیے ہوے نجات ہی نہین پاسکتے ہین سچ تو یہ ہو کہ جسکی پچھلے جنم کی بہت اچھی نیک افعالیان ہونگی وہی اُنکے چرنون مین جاویگا اور اُنکے درشن کرکے اپنا جنم سوبھل کریگا یہ کہکر پھر بھاگی رتھ جی نے کہا کہ (اے من مکھ) مین تمکو بھی صلاح دیتا ہون کہ تم بھی اُنکے قدمون مین جاکر اپنا جنم سوبھل کرو یہ سُنکر (من مکھ) نے کہا کہ اے بھاگی رتھ جی جو صفتون کے محبین ہین اگر وہ مجھکو اُنھین دکھائی دیوینگے تو مین بھی ضرور اُنکا سکھ ہونگا ورنہ مین نے اس تھوڑی سی عمر مین بہت سے اس سنسار مین ڈھنبھی و کپٹی دیکھے ہین اور اس زمانہ مین بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہین کہ جنکا ذکر فضول سمجھکر نہین کیا جاتا ہو اسی واسطے اب میری پیرت و پریتت کسی سادھو و فقیر مین نہین آتی ہو مین قسمیہ شرطیہ اقرار کرتا ہون کہ اگر مین نے اُنکی کچھ بھی عظمت دیکھی تو البتہ مجھکو یقین آجاویگا - یہ سُنکر بھاگی رتھ نے جواب دیا کہ اے ساہ جی اپنے دل کے وسواس خیال [illegible] دل سے چلکر اُنکے درشن کیجیے اور [illegible] اور اُنکے قدمون پر گر لیے اور [illegible] اُنکے منھ سے کچھ بھی سنیے تو البتہ اُسی وقت تمھارے دل کو سانت [illegible] اور اپنے سروپ کو پہچان لوکہ ہم کون ہین اور کہان سے آئے ہین اور کہان کو جاوینگے اور جو تم عظمت کرامات کی خواہش کرتے ہو یہ محض ایسی بات ہو مثل تو مشہور کہ کوئی شخص سمندر کے کنارے پر جاکر کچھ تھوڑے پانی کا خواستگار ہووے تو کچھ بھی نہین کیونکہ مراد تو ضرور ہی پوری ہو جاویگی لیکن سمندر کے [illegible] تھوڑا پانی دیا کیا بڑی بات ہو بس آپ سچے اعتقاد سے میرے ساتھ چلیں تو آپکی مراد دلی ضرور ہی پوری ہو جاویگی [illegible] کہ بات بہت ہی پسند آئی اور اعتقاد سے [illegible] صبح کو کل سامان خرید کرکے (من مکھ) بھی چلنے کو تیار ہوے [illegible] سامان [illegible] کے واسطے کہا کہ [illegible] مکان مین موجود [illegible] مین چلونگا اگر [illegible] خرید [illegible] [illegible] بھاگی رتھ نے کہا کہ [illegible] آپ کے مکان پر [illegible] چلو اور جو سامان خرید [illegible] [illegible]

اس شہر سے چلدیجیے اب جسوقت (من مکھ) ست گورو مہاراج کی خدمت مین چلنے کو تیار ہوے اُسوقت اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ میری خرچ یہ ہی
کہ جسوقت مین بھائی رتھ جی کے گورو کے پاس پہونچون اگر وہ میرا نام لیکر یہ کہین کہ آؤ من مکھ تو میرا اعتقاد ضرور آ جاویگا ورنہ نہین اگر ایسا ہوا
تو البتہ مین اُنکو سچ کر جانونگا اور اپنا گورو اُنکو مانونگا اُسوقت مجھکو ضرور یہ یقین آجاویگا کہ میرا جنم مرن بھی یہ سنت جی دور کر دینگے۔ غرضکہ
(من مکھ) مذکور ست گورو مہاراج کی حضور مین آ پہونچے اور متھا ٹیکا۔ بھائی رتھ نے سب سامان شادی دختر مردانہ کا ست گورو مہاراج کے
سامنے رکھ دیا یہ دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آؤ بھائی رتھ بھائی پرادبکاری جسطرح کہ چندن اپنی خوشبو تمام درختون کو دیکر خوشبودار کر دیتا ہی
اُسیطرح تم بھی ہو کیونکہ پہلے یہ (من مکھ) کہتے تھے آپ سچے ہو وینگے۔ ست گورو مہاراج کے ایسے بچن سنکر (من مکھ) مذکور نے دوڑکر سنگورو
مہاراج کے قدم پکڑ لیے جیسے کہ کسی پیاسے کو پانی ملجاوے اور وہ کہین کنوان دیکھکر دوڑا آوے وہی کیفیت (من مکھ) کی ہوئی بھائی رتھ
نے یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور پر سب کچھ روشن ہی مین کچھ کہ نہین سکتا تاہم بیہودہ گوئی سے عرض کرتا ہون کہ یہ شخص
جسکا نام (من مکھ) ہی آپکا نام پتت پاون سنکر آپکا سکھ ہونے کو آیا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے (من مکھ) مذکور کو حکم دیا کہ بیٹھو اور
دونون شخصون کو اپنے پاس بٹھالیا۔ پھر مردانہ کو بلایا اور کل سامان شادی کا اُسکو دیدیا اور نقد جسقدر تجویز کیا تھا دیدیا اور رخصت کیا
چنانچہ مردانہ روانہ تلونڈی ہوا اور اپنے مکان پر پہونچکر اُسی سامان سے مردانہ نے اپنی دختر کی شادی کر دی اور ہر خاص و عام سے سنگورو مہاراج
کی تعریف کرنے لگا۔ غرضکہ اب ست گورو مہاراج کی توصیف و تعریف معجزات و کرشمہ جات کا ذکر جابجا پھیلنے لگا اور (من مکھ) مذکور بھی
سلطانپور مین ست گورو مہاراج کے قدمون کے تلے رہنے لگا اور بہت اعتقاد سے سنگورو مہاراج کی خدمت مین مصروف ہوا۔ اب سنیے
کہ من مکھ مذکور کی یہ کیفیت جو ہوا دن مین ہوئی کہ ایک دن ست گورو مہاراج کے قدم دابتے دابتے یہ عرض کیا کہ اے مہاراج یہ سنسار
بڑا اندھیالا ہی اور اسکے رہنے والے بیشک اندھگور مین ہین اب آپ اس سنسار سے میری حفاظت کیجیے اور اسی وجہ سے مین حضور کی سنگت
مین حاضر ہوا ہون۔ ست گورو مہاراج نے اُسکی ارداس سنکر اُسکے سدگتی کی بات حسب ذیل فرمائی لیجیے

سری مکھ باک

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے (من مکھ) سنکھ جیسی ہوتا ہی کہ جب مین کا لفظ اور میرے کا لفظ چھوٹ جاتا ہی لیکن جہان تو سب آ ہین
بندھے ہوئے ہین بلکہ جیو بھی اُسین بندھا ہوا ہی اور یہ سمجھتا ہی کہ یہ میرے لڑکے ہین اور یہ میری عورت ہی اور یہ میرے رشتہ دار ہین۔ بس
اسی وجہ سے اسکو تکلیف ہوتی ہی ہان اگر کہین ست گورو مہاراج ملگئے اور اُنکی کرپا ہوگئی تو یہ ہون مین کیا بلکہ آواگون جنم مرن سے نجات
ہوگی لیکن بغیر ست گورو ملے اور بغیر ست گورو کی کرپا کیے اس سے چھوٹنا امر محال ہی لیکن ہر بشر کو لازم ہی کہ کسی ست گورو مہاراج کی خدمت مین
پہونچکر اور اس ہون مین کو تیاگ کر پرمیشر کا نام جو واہگورو ہی اُسکا جاپ کرے اور پریم کے ساتھ ست گورو کے حکم کی تعمیل بہت خوشی سے
[illegible] اسکو بھائی لیکر جان کر لیوے جو اُسکی مرضی ہو اور وہ جو کرے اُسکو بہت اچھا سمجھکر مان لے اور پرمیشر مین کوئی عیب نہ لگا کر [illegible]
مین بیٹھے خود [illegible] دور کرے اور اُسکے دھیان مین اپنا من دھن لگاوے تو ضرور یقین کامل [illegible] ہو جاویگی
[illegible] ست [illegible] اور جگت [illegible] سنسار کے بندھن [illegible] جاوینگے اور مکت پد کو پراپت ہو جاؤگے۔
[illegible] ست گورو مہاراج کی [illegible] کلام [illegible] اور [illegible] (من مکھ) نے نہایت
[illegible] ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر [illegible] ست گورو مہاراج سے

اجازت لیکر جانب لاہور کی تیاری کی - لاہور مین پہونچکر ست گورو مہاراج کی ہر روز مانسی پوجا کرنے لگے اور بعد مُدت اُنکا صاف دل ہوگیا اور انجام کو سد گتی کو پرایت ہوا -

اب بھاگی رتھ کی کیفیت سنئے کہ اُنکو وہی ست گورو مہاراج کی خدمت سے کام اور اُسی سے اُنکو آرام تھا اور بھائی بالے بھی ستگورو مہاراج کی خدمت مین رہکر اسی مودی خانہ کے کام مین مدد دیا کرتے تھے جو کہ ضروریات بیرونجات کی ہوا کرتی تھی کیا کرتے تھے اور ست گورو مہاراج کے ہاتھ سے سودا وغیرہ دیا جایا کرتا تھا اسی طریق پر مودی خانہ کا کام انجام پاتا تھا اور لینا دینا جاری رہا کرتا تھا -

اسی زمانہ مین ست گورو مہاراج کے پہلے صاحبزادہ کہ جنکا نام سری چندجی رکھا گیا تولد ہوئے یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نہایت خوش ہوئین بلکہ بی بی جی موصوفہ نے کہ سری چندجی کی حقیقی پھوپھی تھین اپنی زبان سے صاحبزادہ کا نام سری چند رکھا تھا جنکی مثال کسی سے دیہی نہین جاسکتی ہے خود ہی بے مثال ہی - ستگورو مہاراج کے جوقت یہ خبر گوش گذار ہوئی فوراً زبان مبارک سے فرمایا کہ لڑکا بڑا بھاری پنتھ چلیگا اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ وہان موجود تھین کہنے لگین کہ اے بھائی جی کیا اسکا بھی پنتھ چلیگا اور کیا یہی سادھو ہوگا اور اسکے بال بچے بھی ہونگے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ایک اور بھی ہوگا اُسکا نام (لکھمی داس) رکھنا اور اُسکے اولاد بہت زیادہ ہوگی لیکن اسکا تو پنتھ ہی چلیگا اور اسکے پنتھ والے بکثرت ہونگے اور اُسکی اولاد والے گیانی اور گمبھیر دان اور دھیرت مان اور مایادھاری اور کلاوان ہونگے اس بات کو سُنکر ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے بی بی نانکی جی صاحبہ کو دونی خوشی ہوئی -

فرزند ارجمند کے تولد ہونے کی خبر فرحت اثر تلونڈی بھیجی گئی اور وہان بھی نہایت خوشی منائی گئی خبر مسرت اثر سُنکر کالو رام جی فوراً سلطانپور تشریف لائے اور پہونچکر پوتے کے دیدار سے آنکھین شاد ہوئین نہایت خوشی ہوئی اور کہا کہ اب البتہ میرے جگر سوختہ کو ٹھنڈک آئی کیونکہ اول تو یہ سُنکر کہ نانک جی کو مجھسے زیادہ آمدنی ہی اور جسوقت کہ آنکا حساب ہوتا ہی اُسوقت کچھ نہ کچھ انھین کی رقم فاضل نکلتی ہی وہ انکو ملتی ہی دوم انھین کی وجہ سے گھر مین بھی رونق رہتی ہی وہان کی دُکان سے بھی لوگ اکثر لیجایا کرتے ہین دوم اب آپکی اولاد کو دیکھکر مجھکو نہایت خوشی ہوئی بعد چند یوم کے تلونڈی واپس گئے وہان بھی بہت خوشی منائی -

اب سنئے کہ جب سری چندجی کی عمر تین برس کی ہوئی تو نرنکار خود مجسم ہوکر دروازہ پر آکر موجود ہوا اللہ بس اُسوقت مسلمانی نہایت گورو مہاراج نے تعظیم کی تسلیم بجالائے بٹھایا اسوقت اُس ولی اللہ نے فرمایا کہ اے نانک تمھارا نام نرنکاری ہی اسلیے اب نرنکار کا نام پرچار کروگے یا کہ اسی مودی خانہ ہی مین لگے رہوگے یہ کہکر وہ ولی اللہ چلدیے -

اُسطرف وہ روانہ ہوئے اسطرف ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ اے بھائی بالے اب ہم [illegible] کی چال کو چھوڑتے ہین لیکن تم تھوڑے دن تک بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس مقیم رہنا اور بھاگیرتھ کو بھی ارشاد فرمایا کہ تم بھی بھگونت کی یاد مین مصروف رہو [illegible] تمھارا بھی جنم سپھل ہو جاویگا علاوہ انکے اور جو بھگت لوگ سلطانپور مین تھے اُنکو بھی ہدایت کرکے رخصت کیا اور [illegible] ہدایت کو جیسا کہ [illegible] بدی پر [illegible] ستگورو مہاراج جایا کرتے تھے اور بعد اشنان کے جوگ ابھیاس کے طریق سے بھگونت کے دھیان مین مصروف رہتے تھے [illegible] ست گورو مہاراج نے [illegible] کرکے رکھدی تھی اُس مقام پر [illegible]

[illegible]

سکھوں کے اُدھار کے واسطے مودی خانہ کے کام کو چھوڑنے کا خیال کیا یعنے کچھ او رہی لیلا دل مین آئی زمین سے آسمان کی سیر کرنے کی دُھن دلمین سمائی جیسے ہی یہ سنکلپ دلمین ستگورو مہاراج کے آیا اس طرف سری نرنکار ٹھاکر جی نے اپنے رتھ سواری کو ارشاد فرمایا اور راجہ برن کو ارشاد ہوا کہ تم مرت لوک سے نانک جی کو جاکر لے آؤ اونکی سواری کے واسطے میرا خاص رتھ لیجاؤ ارشاد کے ہوتے ہی سواری کا رتھ یعنے سکھ پال جو خاص ٹھاکر جی کی سواری کا تھا سلطانپور کے مقام پر راوی ندی کے درمیان مین راجہ برن نے لاکر کھڑا کر رکھا خاص اُس مقام پر جہان پر ستگورو مہاراج اشنان کو تشریف لیجایا کرتے تھے۔

اگلے دن پچھلی رات کو جب حسب معمول ستگورو مہاراج سوامی پہر رات باقی رہے واسطے اشنان کے تشریف لائے اور ندی کے کنارے جسوقت ستگورو مہاراج کے قدم مبارک آئے آپ نے (داتون) وغیرہ سے فراغت کرکے اور کپڑے آتار کے دریا کے اندر تشریف لیگئے اُسوقت راجہ برن دیوتا دست بستہ عرض پرداز ہوا قدمبوس ہوکر عرض کیا کہ اے نانک نرنکاری جی صاحب آپ کو سری ٹھاکر جی مہاراج نے یاد فرمایا ہے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر چلو یہ کہکر جیو ہین غوطہ لگایا راجہ برن نے سکھ پال پر چڑھا کر ستگورو مہاراج کو بلا پر بجہ نرنجن نرنکار کے سامنے جا آتارا ستگورو مہاراج کے پہونچنے کی خبر ہوا فوراً ان حضور نے سری ٹھاکر جی کے حضور مین عرض کیا کہ مہاراج نانک آپکا بھگت حاضر ہے حکم ہوا کہ میرے بھگت کو بعزت لاؤ ارشاد ہوتے ہی لوگ آئے اور کہا کہ چلیے ستگورو مہاراج نرنکار کے حضور حاضر ہوئے درشن کیا نمسکار کرکے ڈنڈوت پرنام کرسامنے بادب کھڑے ہوگئے جب کچھ دیر دست بستہ کھڑے رہے تب کرتا پرکھ نے ستگورو مہاراج پر بہت مہربانی فرمائی

اب سلطانپور کی کیفیت سنئے

گرو ست گورو مہاراج کے خدمت گذار لوگ ستگورو مہاراج کے کپڑے ہاتھ مین لیے کھڑے ہوئے تھے معمول سے جب انتظار بسیار ہوگیا اور دیکھتے دیکھتے تھک گئے کھڑے سے بیٹھ گئے لیکن جب بہت ہی عرصہ گذرا یہانتک کہ دن بھی چڑھ آیا اُسوقت ست گورو مہاراج کے سیوکوں نے آپس مین مصلحت کی کہ اب کیا کیا جاوے ستگورو مہاراج اشنان کو گئے تھے برآمد نہین ہوئے جب انتظار بیکار سمجھا مکان کو واپس آئے اور نواب دولتخان صاحب سے جاکر عرض کیا کہ حضور نانک مودی حسب معمول دریا کے اشنان کو گئے تھے لیکن اسوقت تک نہین نکلے ہم لوگ قریب دوپہر کے دریا کے کنارے کھڑے رہے اور انکے برآمدگی کا انتظار کیا کیے لیکن انتظار بیکار ہوا اور اب تک برآمد نہین ہوئے اسلیے حضور مین اطلاع کرنے کے واسطے حاضر ہوئے ہین یہ سنتے ہی نواب دولتخان صاحب موصوف نے سواری طلب کی اور سوار ہوکر خود دریا کے کنارے پر جا پہونچے گی اور بہت کیا افسوس کیا غوطہ خوروں وملاحوں کو طلب کیا دریا مین جال ڈلوایا غوطہ خوروں کو غوطہ کھلوایا غرضکہ جو جو تدابیر ممکن تھین وہ سب کین لیکن سب تدبیرین محض بےسود ہوئین کہین پتہ نہ پایا آخرکار نواب دولتخان صاحب اپنے مکان کو واپس آئے اور بیکلر برزبان لائے کہ نانک جی بہت ہوشیار آدمی تھے اور ہمارے مودی خانہ کا کام بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا اور بہت [illegible] افسوس کیا بلکہ کمال افسوس ہوکہ ایسا آدمی اب ملنا محال ہے انکی نیک مردی کی خوشبو [illegible]

[illegible]

[illegible]

دلاسا دے رہی تھین اور فہمایش کرتی تھین کہ آپ لوگون کے خیال کیسے خام ہین گورو نانک جی صاحب پاربرہمہ پرلیشر کا روپ ہین بھی اُنکا کوئی جر ستم جی ہی دیکھو دھیرج دھرو کہ اُنکی کیا مرضی ہی اور اسکا نتیجہ کیا ظہور ہوتا ہی کیونکہ گورو نانک جی صاحب جنم مرن سے علٰحدہ ہین اور اپنی بھاوج کو گود مین لیے ہوے تسلی دے رہی تھین اور کہتی تھین کہ تم بہت ہی کمزور ہو تمھارا جسم رنج اُٹھانے کے قابل نہین ہی کچھ بھی فکر نکرو میرے بھائی کہین نہین گئے آنے ہی چاہتے ہین غرضکہ ہر فرد بشر بلکہ تمام شہر کو ایک صرف بی بی نانکی جی صاحبہ ہی اسوقت تسلی دینے والی تھین اور تمام سلطانپور کے خورد و کلان گریان و نالان تھا وہ ہمارے ایسا منھ کہان سے لائین کہ ہر بشر کو سمجھائین اخرکار دن گذرا اور رات ہوئی اُسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے ست گورو مہاراج کو اپنے دلمین یاد کیا اور دل مین اُنکی مورت کا دھیان کیا اور من مین کہا کہ بھائی جی اگر میری محبت آپ کے قدمون مین صدق دل سے ہی کہ جسکو آپ ہی خوب جانتے ہین تو مجھکو ایسے وقت مین ضروری ہی درشن دیجے کیونکہ آپ بلاریب عالم الغیب ہین اسوقت سے اور صبح تک مجھکو درشن ضروری ہونے چاہیین۔

اب نرنکار کے دربار کی کیفیت سنیئے

نرنکار نے ست گورو مہاراج کے واسطے امرت کا کٹورا بھر دیا اور کہا کہ اے نانک جی یہ جو امرت ہی سو میرے نام کا پیالہ ہی اسکو تم پیو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے نرنکار کو متھا ٹیک کر امرت کا پیالہ نوش فرمایا اسوقت نرنکار نے ستگورو مہاراج پر بہت ہی مہربان ہو کر کہا کہ اے نانک جی مین تم پر بہت ہی خوش ہون اور آٹھ پہر تمھارے ہی ساتھ ہون کبھی ایسا نہین ہی کہ جہان تم ہو اور مین نہ ہون مین نے تمکو نہال کر دیا ہی پس جو شخص تمھارا نام لے گا خواہ جیسے گا یا کسی دوسرے کو جپائے گا وہی نہال ہو جائیگا اور جو کوئی تمھارے پنتھ مین آئیگا اُسکی مین مکت کرونگا اسلیئے اب تم میرا نام سنسار مین جا کر جپاؤ اور خود بھی جپو لیکن تم سنسار سے صاف علٰحدہ رہنا اور حسب ذیل کامون کو پرگٹ کرنا۔ نام۔ دان۔ اشنان۔ دیا۔ دھرم۔ پراُپکار۔ کیونکہ مین نے تمکو اپنا نام دیا ہی پس تمکو بھی لازم ہی کہ پرمارتھ کے خیال سے سنساریون کو نام جپاؤ۔ یہ سنکر ستگورو مہاراج نے عرض کیا کہ اے پاربرہمہ پرمیشر یہ وقت جیا کلکال کا ہی اکثر لوگ سنساریون کو بھرم مین ڈالکر تیرے کام کی کمائی نکرینگے اور آپ انترجامی ہین آپ پر کوئی بات مخفی نہین ہی آپ سب کچھ جانتے ہین اسلیے میری خواہش دلی ہی کہ مجھکو اپنے ہی قدمون مین رہنے دیجیے یہ سنکر نرنکار نے جواب دیا کہ اے نانک جی تم خوف نکرو مین نے تمکو اپنا نام دیا ہی اسوجہ سے تمھارے نزدیک کوئی بھی نہین آویگا اور اے نانک جی تمکو زمین و آسمان کا راستہ دیتے لیکن تم صرف میرے ہی دھیان مین لگے رہنا اور مین اپنی قدرت کی کرپا تمھارے ساتھ کیے دیتا ہون یہ سنکر ست گورو مہاراج نے متھا ٹیکا جسکے پھر نرنکار نے کہا کہ اے نانک بھگت جی تم میرے نام کی بڑائی جسطرح کروگے دیکھنے مین آئیگا اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

سری راگ محل پہلا

کوٹ کوٹی میری آرجا پون پین اپیاؤ۔
چند سورج دوئی گفے نہ دیکھان سپنے سون نہ تھاؤ۔
بھی تیری قیمت نہ پوے ہون کیوڈ آکھان ناؤ۔
[illegible]
[illegible]

ہندی

कोट कोटी मेरी आरजा पवन पियन अपियाव
चन्द सूरज दुइ गुफे न देखा सुपने सोन थाव
भी तेरी कीमत न पावै मैं केवड आखां नाउं
साचा निरंकार निज थांऊं
[illegible]

اک رہاوٗ	यक रहाव
کوسان کٹیان وار وار پیسن پیسان پای آگے سیتی جالیان بھسم سیتی رل جاوٗ	कोटां कुटियां वार २ पीसन-पीसां पाय आगे सेती जालि या भस्म सेती रल जाव
بھی تیری قیمت نہ پوے ہون کیوڈ آکھان ناوٗ-	भय तेरी क़ीमत न पव्वै हूं केवड आखां नांव
پنکھی ہوکے جے بھوان سے اسمانی جاوٗ-	पंखी होके जे भवां से अस्मानी जाव
نظری کسے نہ آوے نا کچھ پیان نا کھاوٗ-	नज़री किसे न आव न कुछ पीवा न खांव
بھی تیری قیمت نہ پوے ہون کیوڈ آکھان ناوٗ	भय तेरी क़ीमत न पव्वै हूं केवड अकथां नांव
نانک کاغذ لکھ منسان پڑھ پڑھ کیجے بھاوٗ-	नानिक कागज़ लख मणां पढ़ २ कच्चे भांव
مسُو ٹٹ نہ آوے لیکھن پون چلاوٗ-	मसु टूट न आवे लेखन पवन चलाव
بھی تیری قیمت نہ پوے ہون کیوڈ آکھان ناوٗ-	भय तेरी क़ीमत न पव्वै हूं केवड अकथां नांव

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے بھگونت تیری مہان اپار ہو کہ جسکی انتہا وحدپائی نہین جاتی ہو گو کہ چاہے کوئی جیسا ہی سادھن کیے تو بھی اسکی تعریف نہین کرسکتا ہو یہان تک کہ کسی شخص کی کروڑون برس کی حیات یعنی زندگی ہووے اور وہ شخص پون اہاری ہووے یعنے کھانا پینا اسکا صرف ہوا ہی ہو یہان تک کہ جو مقام اس شخص کی عبادت کا ہو وہ ایسا سخت ہو کہ وہان نہ آفتاب ونہ ماہتاب کا ہی گذر ہو اور آرام اس شخص کو خواب مین بھی نظر نہ آوے بلکہ وہ مقام ایسا تنگ ہو کہ اسمین لیٹنے کی جگہ مطلق نہ ہو اور وہ بلکہ خود ہی خواب مین بھی نیند کو آنے نہ دیوے یعنی اول تو وہ مقام ہی ایسا ہووے کہ اسمین لیٹنے و آرام کی جگہ ہی نہ ہو دوسرے وہ شخص خود ایسا ریاضی ہو کہ اپنی ریاضت کے خیال سے خواب مین بھی آرام نکرے بوجہ سخت ریاضت کے اگر کوئی چاہے کہ اسکی تعریف کرے تو بھی غیر ممکن ہو - ست گورو مہاراج نرنکار کی استتی کرتے ہین کہ تیری صفت کسی سے نہین ہوسکتی ہو باوجود ایسی سخت ریاضت کے بھی تیری توصیف ایسا ریاضی شخص بھی نہین کرسکتا ہو جیساکہ اوپر ذکر ہوچکا ہو غرضکہ تیرا نام بڑا بھاری ہو اور تیری توصیف کے آگے جپ تپ سب کے پلہ ترازو ہلکا ہو - اے نرنکار جی اب کیا ہے -

معنے

سچا ہو - نرنکار ہو - اپنے مقام پر مقیم ہو - ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے نرنکار تجھ تک کیا بلکہ تیرے مقام تک بھی کوئی نہین پہونچ سکتا ہو دنیا کے لوگ کیا بلکہ جسقدر کہ تجھ خالق کی خلقت ہو ایک دوسرے کے پیچھے ہوے کو جانتے ہین بس صاف ظاہر ہو کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اے نرنکار اگر کوئی شخص ایسی ہی ریاضت کرے کہ اپنے بازو میں پر لگا کر آسمان پر بھی جا پہونچے بلکہ ایک ہی آسمان پر نہیں بلکہ کروڑوں آسمان پر جا پہونچے بلکہ یہان تک کہ وہ ریاضتی نہ کچھ کھالے اور نہ کچھ پیئے وہ بھی تیری قیمت نہیں پا سکتا ہی کہ کتنا بڑا تیرا نام ہی —

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ لاکھون من کاغذ لکھے خواہ پڑھے اور اُنکی شرح بھی کرے اور اُسکے لکھنے کے واسطے روشنائی بھی اسقدر بنائے کہ کبھی کم نہ پڑے اور تمام درختان دنیا کے قلم بنا ڈالے اور تحریر بھی اس تیز روی کے ساتھ کرے کہ خود ہوا ہی گویا موجود ہو ایسے سامان ہونے پر بھی تیری قیمت نہین پائی جا سکتی ہی بلکہ یہان تک بھی کوئی نہین کہہ سکتا ہی کہ کتنا بڑا تیرا نام ہی غرضکہ تو (بے انت ہی) —

بس

جسوقت کہ اسقدر استتی ست گورو مہاراج نے نرنکار کے آگے کی اُستت سنکر ست گورو مہاراج سے نرنکار نے فرمایا کہ اے نانک جی جیسی تیری نظر اُسیر میرا کرم کیونکہ (میرا نام پار برہم پرمیشر ہی) اور تمہارا نام (سری ست گورو پرمیشر ہی) یہ سنکر ست گورو مہاراج نرنکار سری ٹھاکر جی کے قدمبوس ہوے نرنکار نے اُسوقت اپنی قدرت کا خلعت سروپا عطا فرمایا اسوقت ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ اے پار برہم پرمیشر مجھکو وہ خلعت ملنی چاہیے کہ جسمین ہمیشہ تیرا نام ہی وظیفہ کیا کرون یہ سنکر نرنکار نے فرمایا کہ اے نانک جی مین اپنے نام ہی کے سروپا کی خلعت تمکو دیتا ہون بس تم خود بھی نام جپو اور سنسار کو بھی اُپدیس کرکے جپاؤ — وہ خلعت یہ ہی —

	منتر	

(ایک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نربیرا کال مورت اجونی سی بھنگ گور پرشاد جپ)

نرنکار نے فرمایا کہ اے نانک جی یاد رکھو کہ جو کوئی تمہاری شیکہ مین آویگا ضرور وہ نجات پاویگا کیونکہ اُسکو مین بخش دونگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے دوست بستہ کھڑے ہوکر عرض کیا کہ آپکی کرپا بھیر اد حد ہوئی ہی دگر ست گورو مہاراج نے ڈنڈوت کی اُسوقت سری ٹھاکر جی نرنجن نرنکار نے ارشاد فرمایا کہ اے نانک جی اب وہ کان کا کام چھوڑ کر سنساریون کو میرا نام جپاؤ اور جگت مین میرے نام کا چکر پھراؤ یہ کہکر سری ٹھاکر نرنکار نے [illegible] اور اشارہ [illegible] ست گورو مہاراج کے قدم [illegible] اور رخصت کیا [illegible] پھر کیا [illegible] وہ حکم [illegible] نرنکار نے ست گورو مہاراج کو [illegible]

اب سلطانپور کی کیفیت سنیے

کہ جسوقت ستگورو مہاراج سوا پہر رات باقی رہے ویئین کے اشنان کے واسطے تشریف لے گئے تھے [illegible] کا خدمتگار [illegible] پوشاک سرکار نانک اوتار کی لیکر حاضر ہوا [illegible] [illegible] سے ست گورو مہاراج [illegible]

[illegible]

خدمتگار سے ارشاد فرمایا کہ تم گھر جاؤ اور بی بی نانکی جی صاحبہ سے کہو تمہارا بھائی آیا ہوا ارشاد ہوتے ہی خدمتگار مکان پر جا پہونچا اور ست گورو مہاراج کی تشریف آوری کی خبر ہر ایک کو سنائی چنانچہ (سوبھنی) جی نے کسی گونہ تسکین ہوئی جسوقت جیرام جی نے سنا فوراً سنگورو مہاراج کی خدمت مین جا پہونچے ملاقات کی اُنکے ساتھ ہی ست گورو مہاراج دریا کی طرف سے جانب شہر روانہ ہوئے۔ سنگورو مہاراج کو ہر فرد بشر دیکھکر متعجب ہوتا تھا اور آپس مین سب لوگ کہتے لگے کہ اے پرمیشر یہ کیا تماشہ ہو کہ آج تین دن گذر گئے کہ سنگورو مہراج دریا مین ڈوب گیے تھے نواب دولتخان صاحب نے انکی تلاش مین جال بھی ڈلوایا تھا اُسوقت انکا کچھ پتہ بھی نہ لگا تھا نہ کہیں نشان پایا جاتا تھا اب یہ کیا ہوا کہ سنگورو مہراج تین دن غائب رہکر کہان سے نکل آے لوگون کی تقریر ست گورو مہاراج سنتے ہوے مودی خانہ کی طرف تشریف لائے دکان کو دیکھا تو مقفل پایا آپ نے دریافت فرمایا کہ اسمین قفل کس نے لگایا ہو یہ سنکر جیرام جی نے جواب دیا کہ نواب صاحب کے حکم سے دکان مقفل کردی گئی ہے یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا کہ قفل کھول دو اور اگر نہ کھلے تو تالا توڑ دو اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جسکا جی چاہے لوٹ لے حکم ہوتے ہی لوگون نے قفل توڑ ڈالا اور لوٹنا شروع کر دیا۔ اُسوقت ست گورو مہاراج کا یہ کلام تھا۔

کہ نہ کوئی ہندو ہی ہو نہ کوئی مسلمان ہی ہو

جیرام جی یہ سب کیفیت دیکھکر حیران تھے عقل دنگ تھی کہ کیا ہوتا ہو اور کیا ہوگا اتنے عرصہ مین یہ خبر نواب دولتخان صاحب کو جا پہونچی اُسی وقت نواب صاحب موصوف فوراً آئے لیکن ست گورو مہاراج نے نواب صاحب کی طرف دیکھنا کیا خیال بھی نہ کیا کہ کون ہو جب اُسطرف ست گورو مہاراج مخاطب ہی نہ ہوئے حاسدون کو موقع ملا۔ برعکس نواب دولتخان صاحب سے لوگ کہنے لگے لیکن کچھ لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ انکا غوطہ لگانا ایک تعجبات سے خالی نہین ہو کہ تین دن تک پانی مین رہے اور کچھ صدمہ نہ پہونچا اس سے صاف ظاہر ہو کہ انپر خدا کی ضرور عنایت ہو اتنے مین نواب دولتخان صاحب نے جو لوگ دکان کو لوٹ رہے تھے ہٹوا دیا اور جیرام جی کو حکم دیا کہ دکان بجنسہ بند کرا دو یہ حکم دیکر اور رنجیدہ خاطر ہوکر نواب صاحب موصوف اپنے مکان کو واپس تشریف لائے اور ست گورو مہاراج اسی طرح باہر کھڑے رہے اور ہندو مسلمان مذہب کی بابت اب فرماتے تھے کہ اصل کوئی نہین ہو۔ یہ سنکر ایک قاضی صاحب جو وہان رہتے تھے سنگورو مہاراج سے [illegible] آپ یہ کہتے ہین کہ نہ کوئی ہندو ہو نہ کوئی مسلمان اب آپ ہی فرمائیے کہ آپ نے کیا پایا ہو کہ جسے ساختہ یہ فرمایا ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے قاضی جی [illegible] مین سچ کہتا ہون کہ جو شخص جس مذہب کا کام کرتے وہ وہی کہا جا سکتا ہو یعنی جو ہندو کا کام کرے وہ ہندو ہو اور مسلمان [illegible] کا کام [illegible] وہ اصلی مسلمان ہو یہ سنکر قاضی نے دریافت کیا کہ اے نانک جی صاحب مسلمان کے واسطے کیا فرض ہو [illegible] یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اشلوک فرمایا۔

श्लोक

[illegible]

اشلوک

[illegible]

تو نانک سرب جیان مین رت ہووے تو مسلمان کہاوے
مہر مسجد صدق مسلہ حق حلال قرآن شرم سنت شیل روزا ہی مسلمان
کرنی کعبہ سچ پیر کلمہ کرم نماز تسبیح ست سو بھاو کی نانک رکھے لاج

तो नानक सर्व्व जियाँ में रमत होवै तो मुसल्मान कहावै
मेहर मसजिद सिदक मुसल्ला हक्क हलाल क़ुरान शर्म्म सुन्नत सील रोज़ा है मुसल्मान
करनी काबा सच्च पीर कलमा कर्म्म निमाज़ तसबी सत्य सुभाव की नानक रक्खे लाज

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے قاضی جی صاحب مسلمان کہانا سہج نہین ہی بلکہ بہت ہی مشکل ہی یعنے جس شخص مین اتنی باتین ہون اُسکو مسلمان کہنا بجا و سزا ہی اور اُسی کے واسطے یہ لفظ زیبا ہی۔
اولیا لوگون یعنے سنتون کے طریق کو بہت اچھا سمجھے اور مان یعنے جو غرور ہی اُسکو اسطرح دور کردیوے کہ جیسے اس جسم مین تھا ہی نہ تھا۔
مستقل ہوکر دین پر سلم یعنے استقامت رہے اور تناسخ یعنے آواگون کا بھرم اپنے دل سے دور کر دیوے۔
رب کی رضا کو بسر و چشم قبول کرے اور اپنی عقل کو ناچیز جانے بلکہ خودی کو کھو دے۔
اے نانک اپنے دل مین اس بات کا یقین کامل کر کہ وہ سب مین رما ہی اسوجہ سے سب جانداروں کی جان کو برابر اپنی جان کے جانے اور اس خالق کی خلقت سبکو مانے جو شخص ایسا سمجھے اُسی کو مسلمان کہنا بجا ہی۔
سب پر مہربانی کرنی یہ مسجد ہی راست گفتاری یا اس اقراری مسلہ ہی حق حلال کھانا قرآن پڑھنا ہی باتون سے شرم کرنا سنت ہی۔
بامروت ہونا روزہ رکھنا ہی۔ غرضکہ ان باتون کی پابندی کرنا ہی مسلمان ہونا ہی۔
اچھے کام کرنا ہی حج ہی۔ راست گفتاری کو پیر جانے دینداری کو کلمہ مانے نیک اطواری کو نماز سمجھا پیغمبر کے احکام پر عمل کرنا ہی تسبیح ہی
جن لوگون کی ایسی نیک عادت ہی انہین کی پرمیشر لاج رکھیگا۔
ست گورو مہاراج اُس قاضی کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے ہین کہ اے قاضی جی صاحب اب آپ فرمایئے کہ یہ نشانات نیک روی کے کسی مسلمان موجودہ حال مین ہین تو اُسکو بیشک مسلمان سمجھو اُسوقت قاضی مذکور مجبور ہو کر کہنے لگا کہ اب آپ ہندو ہونے کے بھی علامات فرمایئے
یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ اشلوک فرمایا۔

اشلوک

ہندو بھولے اکھوڑی جا ہی
نارد کہہ اس پوج کراہی۔
اندھے گونگے اندھ اندھیارا
پاتھر لے پوجے مگدھ گوارا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

श्लोक

हिन्दू भूले अखोड़ी जाही
नारद कहु अस पूज कराही
अन्धे पूजै अन्ध अंधियारा
पत्थर ले पूजै मुगध गंवारा
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نانک سانچا من بسے سانچ شبد ہر نام سماوے	नानक सांचा मन बसै सांच शब्द हरि नाम समावै

ارتھ

ہندو لوگ بھولے ہوئے ہین اور کھوٹے کرم مین مصروف ہین اور دبدہی کی خواہش مین لگے ہوئے ہین -
نارد من کی طرح کا ہے ادہرا ور کا ہے اُدھر مستقل نہین ہین -
بوجہ نہونے برہم درشٹی کے اندھے ہین اور بوجہ نہ ہونے برہم گیان کے گونگے ہین اسوجہ سے مہا اندھیارے مین اندھے پڑے ہین
پتھر پوجتے پوجتے خود سنگ دل ہوگئے اور سراسر جہالت مین ہوکر گنوار کی طرح بالکل بیوقوفی کر رہے ہین -
تیری عقل دنگ ہو کر انکی کسطرح سے مُکت ہوگی اور کون انکا تارنے والا ہوگا -
شہوت پرستی - غصہ - جھوٹھ - نندا یعنے برائی کرنا - لالچ - اہنکار یعنے غرور - انکو دُور کر دیوے -
بد افعالی - عورت - موہ یعنے محبت سواے پرمیشر انکو جو شخص چھوڑ دیوے تو انھین آنکھون سے نرنجن نرنکار دکھائی دیوے -
ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جسکے دل مین سچائی اور صفائی سے یہ باتین مندرجۂ بالا آجاوین وہی ٹھیک ہندو ہی -
مان - ابھمان - اولاد - عورت منکوحہ - ہرقسم کی خواہش ان سب کو چھوڑکر رام نام سے دو لگاوے گا وہی پائیگا -
ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جس شخص کے من مین سچا شبد بسیگا وہی ہرنام مین سماویگا -

جسوقت

جسوقت ست گورو مہاراج کی زبانی کہ جسکو کلام ربانی کہین تو بجا ہی اور وحی آسمانی کہین تو سزا ہی - قاضی مذکورۂ بالا نے شبد مندرجۂ بالا سُنا خاموش ہوگیا اور اُسوقت ست گورو مہاراج کی مورت مجذوبانہ و مستانہ صورت کی سی تھی اسلیے جنگل مین جنگل جاتے تھے اور بستی و آبادی مین برعکس مانتے تھے شہر مین آتے ہی نہ تھے میدان مین جہان جی چاہتا تھا بیٹھے رہتے تھے اب ایسی حالت سنکر مہاراج کی ویکھا کر مخالفون کو موقع ہاتھ آیا غیبت مین یہ کہ سنایا کہ دیکھو بھائی نانک جی نے مودی خانہ مین فضول خرچی کرکے مال فقیرون کو کھلا دیا اسوقت وہ تھوڑی دیر کی تعریف بہت اچھی معلوم ہوتی تھی آخرکار انجام کیا ہوا کہ یہ صورت بنالی وہ دولت مفت مین گنوائی -
بعض لوگ جو ابھی بدہوش پر تھے - جن - بھوت - آسیب - وغیرہ کا خیال و یقین رکھتے تھے آسیب زدون کی سی حالت بتاتے تھے اکثر لوگ بالکل خفقان بتاتے تھے رفتہ رفتہ یہ خبر نواب دولتخان صاحب کو پہونچی کہ نانک جی کو خلل دماغ ہو بعض حضرات مفسد پرداز [illegible] صاحب [illegible] سے یہ بھی کہ [illegible] کہ کوئی بیماری نہین ہے تحویل سرکاری ہو کھا گئے ہین اسکے تحلیل کا بہانہ ہی - [illegible] نواب صاحب موصوف نے [illegible] جی کو بلاکر فرمایا کہ نانک جی تمہارے [illegible] کام کرتے تھے انکی تو یہ کیفیت [illegible]
[illegible]

نواب صاحب نے ست گورو مہاراج کو دیکھکر کہا کہ اے نانک جی ہمارے مودیخانہ کا حساب سمجھا دو - بجواب اسکے سنگورو مہاراج نے کہا کہ آپ
کسی متصدی کو حکم ہو کہ وہ آکر سمجھ لیوے چنانچہ جادو رائے کے نام حکم ہوا کہ تم حساب نانک جی سے سمجھ لو - حسب الحکم نواب دولتخان صاحب کے جادو رائے
جی کل کاغذات مودیخانہ سے نکال کر لائے اور حساب سمجھنے لگے جادو رائے کو خود ہی منظور تھا کہ انکے حساب مین کچھ غبن نکلے اسلیئے کئی طرح پر حساب
سمجھنے لگے لیکن ست گورو مہاراج کے آگے کچھ پیش رفت نہ گئی غرضکہ بعد جانچ حساب وکتاب کے ست گورو مہاراج کے مبلغ سات سو ساٹھ ۷۶۰
روپیہ فاضل نکلے - جادو رائے کے بھی ہوش دنگ ہو گئے انگشت حیرت دردہان ہو کر بے زبان ہو گئے اور کل حساب نواب صاحب کے سامنے جاکر
رکھدیا اور کہا کہ مبلغ سات سو ساٹھ ۷۶۰ روپیہ نانک جی کے فاضل نکلے ہین اُسوقت نواب دولتخان نے کہا کہ اے نانک جی تم سابق دستور مودیخانہ
کا کام انجام دو اور جیسا کہ کرتے تھے ویسا ہی کرو اور تمھاری رقم جو فاضل نکلی ہے تمکو اسی وقت دیجاویگی علاوہ اُس رقم کے اور جو ضرورت ہو وہ
تمکو بطور پیشگی دیجاویگی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے نواب صاحب یہ ہماری رقم فقیرون کو دیدیجاوے کیونکہ ہم اُس سچے پرمیشر کے
کام مین آپ لگ گئے ہین اب مودی خانہ کے کام سے ہمکو معاف کیجیئے یہ سُنکر ست گورو مہاراج وہان سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے گھر کیطرف
بھی نہین گئے بلکہ جنگل ہی پسند ہوا - ویرانہ مین رہنے لگے رفتہ رفتہ یہ خبر وحشت اثر آپ کے خسر لالہ مولچند کھتری کو پہونچی یہ خبر سُنکر مولچند
موصوف نہایت رنجیدہ خاطر ہوئے لیکن اُسی وقت مین چھوٹے صاحبزادہ اسمی (لکھمی چند جی) کا نور اس جہان مین چمکا یہ خبر فرحت اثر بھی
لالہ مولچند کو پہونچی - یہ سُنکر لالہ مولچند موصوف مع ایک پنڈت (سیاما) نامی کہ جو وہان رہتے تھے اُنسے جاکر مولچند نے کہا کہ اے پنڈت جی دیکھئے
نانک جی کا کچھ عجیب حال ہو گیا ہے اب کچھ بھی کام نہین کرتے ہین ویرانہ مین پڑے رہتے ہین آج ایک اور خبر سننے مین آئی ہے کہ اُنکے گھر مین
ایک اور لڑکا پیدا ہوا ہے اب دیکھئے کہ اُنکا تمام بار میرے سر پر آگیا ہے پنڈت جی نے جواب دیا کہ اے لالہ مولچند ہمکو تمھارے کام مین دریغ
نہین ہے کسی دن چلو اور مین بھی دیکھون کہ اُنکی کیا کیفیت ہے - یہ سُنکر مولچند نے جواب دیا کہ اے پنڈت جی تم سے تو کوئی پردہ نہین ہے تمکو
کیا بتاؤن اور اُنکی کیفیت تمکو کیا سناؤن وہ تو اب قبرون اور مسانون مین اپنا قیام رکھتے ہین پنڈت جی نے جواب دیا کہ کیا مضائقہ ہے
[illegible] غرضکہ وہ دونون صاحب سنگورو مہاراج کے پاس پہونچے اور جاتے ہی [illegible] سے کہا کہ
اے نانک جی [illegible] تم عیال دار [illegible] مناسب نہین ہے یہ فعل [illegible]
[illegible]
[illegible] یہ سُنکر راگ بسنت مین ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا -

راگ بسنت محل پہلا

राग बसंत महला पहिला

راجا بالک نگری کچی دُشٹان نال پیارو
राजा बालक नगरी कची दुष्टा नाल प्यार

[illegible] مائی [illegible] باپ [illegible] پنڈت کرو بچارو
दुई माई दुई बाप पड़ीयहि पण्डित करो विचार

[illegible] پنڈت تم [illegible]
[illegible] पण्डित तुम देव मती

[illegible]
[illegible] बिध पावा प्रानपती

راجہ ہی یس راجہ مالک یعنی نابالغ ہی بوجہ نابالغی کے کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار - یہ پانچون جو دشمن ہین انسے یہ راجہ محبت رکھتا ہی
اودیا - ودیا - اور اپسرو جیو - یہ دونون اسکے والدین ہین کہ جس سے انکی پیدائش ہوئی ہی اسی وجہ سے اسمین خرابی واقع ہوئی ہی
تم پڑھے ہوئے پنڈت ہو اسکو بچار کرو -

اسّے سوامی پنڈت موت سر پر کھڑی ہی جسوقت موت گرفتار کریگی تو یہ ظاہر ہی کہ صرف جیو ہی گرفتار کیا جاویگا کیونکہ یہ جسم تو محض فانی ہی
فنا ہی ہو جایگا اب آپ ہی فرمایئے کہ اسکے نیک ہونے کا کوئی ذریعہ ہی تمھین کوئی راے دو کہ یہ کیونکر درست ہوسکتا ہی -
اب آپ غور کر کے مجھکو جواب دیجے کہ کس تدبیر سے پار برھم پرمیشر سے میری ملاقات ہو تاکہ مین اُسکے چرنون مین جا لگون -

استے مین

لالہ مولچند ست گرو مہاراج کے خسر بولے کہ اسے نانک جی اگر یہ آگ تم مین لگی ہی تو تمنے اپنی شادی ہی کیون کی تھی اگر تم اپنی شادی
نکرتے تو تمھارے پیچھے یہ بلا گرہستی کی کیون لگتی اور تمھارا خاندان کیون بڑھتا اب بعد شادی و اولاد کے تمنے یہ کیا کہ جو کسی طرح مناسب نہین
طرفہ یہ کہ روزگار کی حالت مین سب لٹا دیا کوڑی پاس نہ رکھی تمنے تمام ناموس و ننگ کو مٹا کر یہ رنگ بنایا یہ سنکر ست گرو مہاراج نے
ایک دوسری پوڑی فرمائی -

پوڑی

بھیتر اگنی بناسپتی مولے ساگر پنڈے پایا	भीतर अगनी बिनासपती मूले सागर पिंडे पाया
چندر سورج دواو گھٹی بھیتر ایسا گیان نہ پایا	चन्दू सूर्य्य दोऊ घटही भीतर ऐसा ज्ञान न पाया

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ہر بشر کے اندر ترشنا روپی اگنی یعنے آتش خواہش بھری ہوئی ہی اور یہ جسم جو مثل ایک درخت کے ہی
تمام عمر مین از شاخ تا بہ ثمر یعنے لڑکا - لڑکی - جورو - دولت - روزگار - کنبہ - داماد - دیگر آشنا و رشتہ داران وغیرہ جیطرح کہ سمندر
موتی بھرے ہوئے ہوتے ہین اسی طرح اسکی بھی لالچ لگی ہوئی ہی -
چندر - اور سورج یعنے ماہتاب اور آفتاب کی روشنی سے اندرونی اندھیارا نہین جاتا ہی کیونکہ یہ آتش خواہش سب کو جلا دیتی ہی
ایک تنکا گھاس سے اور سو میر پربت کے برابر - زر - زیور - دولت - مال - خزانہ - کسی کو جو محبت ہی ملجاوے تو بھی اسکی خواہش
نجاوے ہان اگر کسی کو گورو سے گیان پراپت ہو تو البتہ اُسکا ہردے روپی کمل سیدھا ہو جاوے وہ روحانی روشنی پاوے ورنہ
کچھ نہین - یہ سنکر شاہان پنڈت نے جواب دیا کہ اسے نانک جی سب سے بہتر تو یہ ہی کہ ابکہ گرہستی ہی رہکر رام کا سمرن کرو کیونکہ
رام تو سب جگہ موجود ہی کچھ جنگل کے واسطے خصوصیت نہین ہی - بہتر یہی ہی کہ گھر مین رہکر اُسکی کیرتن کیا کیجے کیونکہ گھٹ گھٹ مین وہ
رام رما ہوا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک تیسری پوڑی فرمائی -

پوڑی

رام رما تان جانیے یک مائی بھوگ کراے	राम रमा तां जानिये यक माई भोग कराय -
تان کے لچھمن جانیے جھان دھن سنگ رہاے	ताके लछमन जानिये छमा धन्य संग रहाय -

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنئے پنڈت جی سیاسن ... سب جگہ ... اور ...
کہ جسیر اُسی ... کی کرپا ہوتی ہو وہی اُس رام کو سب جگہ حاضر ناظر جانتا ہو اور اُسکو ہر ایک جگہ ... جانتا ہو اور یہ بھی ...
کہ جن لوگون نے اُس رام کو محبت دلی اور پریت قلبی سے ... لیا ہو وہ لوگ اُسی نام ... پر تصدق کر ڈالتے ہین اُسکے
نام پر اپنی دولت دنیاوی کو تصرف کرنے مین ذرا بھی نہین ... ہین -
اُنکے لچھن یون پہچانے جاتے ہین کہ اُن لوگون مین چھٹا ... اور آدھین ... ہی رہتا ہو -

پرسنگ

لالہ مولچند نے کچھ جواب نہ دیا اور پنڈت سیاسان سے کہا کہ ... انکو خلل دماغ ہوگیا ہو کسی کے کہنے کو خیال ہی نہین کرتے ہین کیسی
نصیحت پرھیان ہی نہین دھرتے ہین آخر کار پنڈت سیاسن مذکور نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ کسی کے تو کہنے کو ماننا چاہیے -
یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک تیجو پوڑی فرمائی -

پوڑی

کہیا سنئے نہ کہیا مانے تنہی سیتی واس	कहिया सुनिये न कहिया माने तिन ही सेती वास
پرونت نانک داس نہ داس کہین تولا کہین ماس	प्रणवत नानिक दास न दास खिन तोला खिन मास

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے سیاسان پنڈت جی یہ دل کسی کے کہنے سننے پر نہین عمل کرتا ہو کیونکہ دیکھیے کسی کی تعریف یا کسی کو
کثیف یا حسد کا خواہ میٹھا کسی کے کہے سننے سے کوئی نہین بتاتا ہو بلکہ جیسا ذائقہ و مزا پاتا ہو وہ کو سناتا ہو اور یہ بھی ظاہر ہو کہ آٹھ پہر سبھی
جسم اُسکا مسکن ہو پس جسپر وہ پار برھم پرمیشر مہربان ہوتا ہو وہ ہی ان خواہشات سے علیحدہ ہو ورنہ انھین کا داس رہیگا -
میری ڈنڈوت ہو کہ جنکو پرمیشر اندریون کے مزے اور خواہش سے چھوڑا دیتا ہو یعنی تو اُن لوگون کا داس ہون چاہے تولا بھر ہو یا کہ
ماشہ بھر اُسکی طرف جسکا رجحان ہو -
غرضکہ جب اسقدر باتین سیاسان پنڈت نے ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنین خاموش ہوگیا اور کچھ دیر کے بعد ست گورو
مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور کہا کہ اے گورو نانک جی صاحب آپ بڑے بھاری سنت ہین اور بہت سے الفاظ تعظیمی و تکریمی ست گورو مہاراج
کی شان مین سیاسان پنڈت نے عرض کیے کہ جسکو سنکر ست گورو مہاراج نے مہربان ہوکر پنڈت مذکور کو چشم فیاض سے دیکھکر نہال کر دیا -

لیکن

لالہ مولچند اُسی طرح جھک جھک بک بک کرتے ہوے اپنے مکان کو گئے -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے جو گفتگو لالہ مولچند خسر مہاراج سے ہوئی وہ چلی -

نمبر ۱۹

غرضکہ ست گورو مہاراج اسی طرح مستانہ و مجذوبانہ طریق سے رہا کرتے تھے نہ کسی سے بات چیت سے کام و نہ گھر مین آکر آرام بلکہ یہان تک

استہاتما تھی لابتی [illegible] کبھی اسکے ہی ستے آ بیٹھا تھا گورستان مسان و قبرستان مین جا۔

[illegible] سے

ایک [illegible] (مردن سنگھ) نام کہ جسکا [illegible] [illegible] سے آیا ہو کہ جسکو [illegible] وقت بننے لاہور کے واسطے خریدنے سودا وغیرہ [illegible] دستہ مردانہ کے اپنے ساتھ لاتے تھے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کی یہ کیفیت [illegible] قبرستان وغیرہ کے مقام پر جاکر حاضر ہوا اور ست گورو مہاراج کے قدمون [illegible] ست [illegible] چونکہ ست گورو مہاراج اسوقت دھیان مین تھے کچھ جواب نہ دیا (رمن سنگھ) مذکور [illegible] ہوکر ایک گوشہ مین بیٹھ گیا اور حسب ذیل [illegible] کی۔

(سچے بادشاہ [illegible] [illegible])

یہ [illegible] سنکر ست گورو مہاراج نے آنکھین کھول دین اور فرمایا [illegible] کہو بھائی پرش لیعنی خوش ہو یہ سنکر (رمن سنگھ) نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کے درشن [illegible] [illegible] سب جاتا رہا اب [illegible] کا سفر ہو اجازت لینے کو حاضر ہوا ہون اگلی مرتبہ مین نے جو سودا خرید کیا ہو [illegible] فروخت کے لیے (سنگل دیپ) کے جانے کا ارادہ ہو امیدوار ہون کہ اس ملک کی کچھ فرمایش حضور فرمائین تاکہ اُسکو ہم بجا لائین کہ جس سے میری [illegible] ہوجاوے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے (رمن سنگھ) تم ایک کام ضرور ہی کیا کرنا۔

سکھ سری نکھ بات

پچھلی رات کو اُٹھکر اشنان کرنا پاک وصاف ہوکر یکسوئی دل سے پرمیشر کا دھیان کرنا اور

سری واہ گورو کا جاپ کرنا ست نام کے جپ سے تمھارے سب کام پورے ہو نگے۔

اتنا فرماکر ست گورو مہاراج نے اجازت دی کہ اے (رمن سنگھ) اب تم جاؤ اور نرنکار کا جاپ کرو۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اپنی خدمت سے بھاگی رتھ جی کو بھی رخصت کردیا۔

آب سنیے کہ ایک روز لالہ مولچند خسر ست گورو مہاراج نے نواب دولتخان کے پاس جاکر فریاد کی اور وہ فریاد بہت زور شور کی صدا کے ساتھ عرض کیا کہ صدا خاص نواب دولتخان کے کان تک جا پہونچی اُسوقت نواب موصوف نے ایک شخص جسمی (یار خان) نامی تھا اُس سے کہا کہ دیکھو یہ کون شخص ہو اور کس شخص پر اور کس بات کے واسطے فریاد کرتا ہو بموجب حکم نواب صاحب موصوف (یار خان) مذکور فوراً آیا اور دریافت حال کیا کہ اے بھائی کس شخص پر اور کس بات کے واسطے تمھاری فریاد ہو اور کیون نالشی آئے ہو یہ سنکر لالہ مولچند نے کہا کہ اے بھائی مین (نانک مودی) کا خسر ہون اور انھین پر نالش کرنے آیا ہون یہ سنکر (یار خان) مذکور واپس آیا اور نواب دولتخان صاحب سے عرض کی کہ خداوند نعمت جو شخص فریادی ہو وہ (نانک مودی) کا خسر ہو اور نام اُسکا مولچند ہو اور انھین پر نالشی آیا ہو یہ سنکے نواب صاحب موصوف نے کہا کہ بہتر بولا لو چنانچہ (یار خان) مذکور پھر آیا اور لالہ مولچند کو بلاکر نواب صاحب کی خدمت مین حاضر لایا نواب صاحب نے دریافت کیا کہ کہو بھائی کیا فریاد ہو یہ سنکر لالہ مولچند نے عرض کیا کہ حضور نانک مودی میری لڑکی کو خراب کرکے آپ فقیر ہوگیا اور اپنے عیال و اطفال کا بار میرے سر پر ڈال دیا۔ خیر اُسکا ذکر تو اسوقت فضول ہو وہ قصہ اسوقت محض طول ہو حضور سے صرف استدعا عرض ہو کہ مبلغ سات سو ساٹھ روپیہ بابت حساب وکتاب مودی خانہ کے اُنکے سرکار مین فاضل نکلتے ہین اسلیے گذارش ہو کہ وہ رقم

اُنکی قبیلہ کو ملنا چاہیے تاکہ وہ اُس رقم سے چھوٹے چھوٹے بچون کی پرورش کرے - یہ سُنکر نواب دولتخان نے جواب دیا کہ اے بھائی نانک مودی نے تو اُس رقم کی بابت کہا ہی کہ فقیرون کو تقسیم کر دیجاوے یہ سُنکر لالہ مولچند نے عرض کیا کہ حضور اس سے پہلے ہی وہ کیا کم فقیرون کو تقسیم کر چکے ہین کہ ایک جبہ گھر مین نہ چھوڑا اور حضور پر ظاہر ہی کہ وہ تو محض پاگل اور خفقانی و خلل دماغ کا آدمی ہی سراسر مسلوب الحواس ہو گیا ہی اُسکے کہنے پر اعتبار نکرنا چاہیے - یہ سُنکر نواب دولتخان صاحب نے کہا کہ ہان بیشک اگر کُل نہین تو جزو اُسکا اُسکی قبیلہ کو میرے نزدیک ضرور ہی ملنا چاہیے مگر تم تو محض غافل ہو بھلا یہ تو کرو کہ نانک مودی کو کسی عامل کامل کو دکھاؤ کچھ دوڑ دھوپ کرو کچھ جھاڑ پھونک کرو منتر جنتر دوا دوش بھی کرنی چاہیے بعد اسکے ایک شخص کو اُنکے ساتھ کیا کہ انکو نانک جی کے پاس لیجاؤ - ادھر وہ شخص انکو اُسطرف کو لیجا رہی تھا اُدھر ستگورو مہاراج اپنے آسن پر مگن ہو کر بیٹھ گئے جسوقت لالہ مولچند ستگورو مہاراج کے پاس پہونچے کچھ جھاڑ پھونک کا چرچا چلایا اور کچھ کیا بھی لیکن ستگورو مہاراج کے اوپر کچھ بھی اثر نہ ہوا - اُسوقت ستگورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا

اشلوک

کھیتی جنکی اُجڑی کھل واڑے نہین ٹھاء
نانک دھرگ تنان کا جیویان جے لکھ لکھ سچن ناؤ

श्लोक

खेती जिन की उजडी खल वाडे नहीं ठाऊ
नानिक धृग तिना का जीयाँ जे लिख२बेचन नाऊ

ارتھہ

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ جنکی کھیتی اُجڑی ہی اُنکو کہین بھی ٹھکانا نہین ہی یعنے جنکا اس جنم مین کچھ بھجن نہین ہی اُنکو کہین مقام پناہ نہین ہی اُنکی زندگی کو دھرکار ہی یعنے انکی زیست پر لعنت ہی جنکی کتاب اعمال مین بھجن کا نام ہی نہین لکھا ہی -

یہ سُنکر

لالہ مولچند نے کہا کہ اے بھائی تو کون ہی کہ جو میرے دلداد کے سر پر چڑھکر بول رہا ہی اپنا نام تو مجھکو بتا یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا -

راگ مارو محل پہلا

کوئی اکھے بھوتنان کوئی کہے بیتالہ
کوئی اکھے آدمی نانک بیچارا -
بھیا دیوانا ساہ کا نانک بورانان
ہون ہر بن اور نہ جانان -

اک رہاؤ

تن دیوانا جانئے جاو دوانا ہوے
ایکی صاحب باہرا دوجے اور نہ جانے کوے
تون دیوانا جانئے جو ایکے کار کمے
حکم پچھانے خصم کا دوجے اور سانب کاے
تن دیوانا جانئے جان صاحب دھرے پیار

(राग मारू महल्ल पहिला)

कोई आकवै भूतना कोई कहै बेताला
कोई आकवै आदमी नानिक बेचारा
भया दिवाना शाह का नानिक बौराना
हूं हरि बिन और न जाना

(यक रहाव)

तौन दिवाना जानिये जाहि दिवाना होय
एकी सांहब बाहिरा- दूजे और न जाने कोय
तौन दिवाना जानिये- जो एकै कार कमाय
हुकम पिछाने खस्म का- दूजे और सयानब कोय
तौन दिवाना जानिये जों साहब धरे प्यार

मन्दा जाने आपको और भला संसार

مندا جانے آپکو اور بھلا سنسار

اوقفہ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اس باغ [illegible] نیلہ ہو کوئی محبت [illegible] اوکہ گیا جیال کہ سنتا ہو

۲- کوئی اسکو آدمی ہی کہتا ہو تو یہ ہو [illegible] بیچارا ہون۔

۳- مین اگر دیوانہ بھی ہون تو اپنے پرماتما کے فراق مین بورا یا ہوا ہون۔

۴- مین سوائے ایک پیارے نام کے اور کچھ نہین جانتا ہون۔

۵- دیوانگی کا حال تبھی ظاہر ہو سکتا ہو کہ جب مجھکو دیوانگی جاتی رہے۔

۶- سوائے ایک صاحب کے دوسرا سمجھانے کہ کوئی اور بھی میرا مالک ہو۔

۷- دیوانگی کی کیفیت تو جبھی جان سکتا ہو کہ جو ایک ہی کام کیا کرے۔

۸- اپنے مالک کا حکم پہچانے دوسری کچھ عقلمندی اپنی نہ دکھاوے۔

۹- دیوانگی جبھی معلوم ہو سکتی ہو کہ جب صاحب مجھکو پیار کرے۔

۱۰- اپنے کو سب سے برا جانے اور سارے سنسار کو بھلا سمجھے۔

اخیر مین

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جو جسم مجھکو سنتوں نے دیا ہو اس جسم کو مین اپنا شاہد سمجھتا ہون اور جو جسم والدین کے ذریعے ہوا تھا وہ کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار - سے بھرا تھا اسلیے مین البتہ پاگل ہو گیا ہون جسوقت سے سنگورون کے آدیس کو مین نے مستقل طور سے یقین کامل جان لیا ہو اور اسکو عین الیقین جان لیا ہو اسوقت سے میرا جسم پاک و صاف ہو گیا ہو کہ آتما سے پرماتما مین بعید نہین ہو اسوجہ سے مین بغیر اس گورو کے اور کچھ نہین جانتا ہون میری سمجھ سے یہ جسم ہی ہندو ہو اور جسم ہی مسلمان اور مین تو اس جسم کا محض شاہد یعنے گواہ ہون اور اس جسم سے صاف علیحدہ ہون۔

جب [illegible] لالہ مولچند نے سنگورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنین ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور اسوقت انکو بھی بہت کچھ اعتقاد آگیا اور جو لوگ وہان اسوقت موجود تھے ست گورو مہاراج کی تقریر پرتاثیر سنکر تعریف و توصیف کرنے لگے بعد اسکے لالہ مولچند نواب دولتخان صاحب کے پاس گئے اور عرض کیا کہ خداوند نعمت نانک میرے داماد کو خفقان نہین ہو اب مجھ کو معلوم ہوتا ہو کہ اسکو کوئی کامل درویش ملگیا ہو کیونکہ اسکی تقریر تو عجب پرتاثیر ہو اور اسرار یزدانی سے خبردار ہو بعد اسکے نواب دولتخان صاحب نے ارشاد فرمایا کہ کوئی جاکر جیرام جی کو لے آوے بموجب حکم نواب صاحب کے ایک آدمی گیا اور جیرام جی کو [illegible] جیرام جی حاضر [illegible] نواب دولتخان صاحب نے کہا کہ اے جیرام مجھکو نانک جی کی [illegible] اسکا [illegible] کل جاری [illegible] طلب ہو کہ نانک جی نے تو کہا تھا کہ [illegible] فقیرون کو تقسیم [illegible] نانک جی [illegible] نانک جی کے قبلہ [illegible] مین [illegible] نانک جی کو پاگل [illegible] خفقانی بتاتے تھے [illegible]

اس بارہ مین جیسی تمھاری راے ہو وہ کیا جاوے کیونکہ مجھکو وہ رقم اپنے گھر سے نکال دینا ہی منظور ہی یہ سُنکر جیرام جی خاموش ہو رہے اور
کچھ جواب نہ دیا تو دوبارہ نواب دولتخان صاحب نے اصرار کیا کہ تمنے کچھ میرے سوال کا جواب نہ دیا اور خاموش ہو رہے اسکی کیا وجہ ہی یہ سُنکر
جیرام جی نے عرض کیا کہ آپ پر سب کچھ روشن ہی اور آپ سب کچھ جانتے ہین بھلا مین آپکو کیا جواب دون یہ سُنکر نواب دولتخان صاحب نے کہا کہ
جیرام جی حق تو اُنکے قبیلہ کا ہی ضرور اس روپیہ مین ہی بجواب اسکے جیرام جی نے عرض کیا کہ حضور نانک جی بھی خود ہی یہان اسوقت موجود ہین
اُنھین سے کیون نہ دریافت کر لیا جاوے یہ سُنتے ہی نواب دولتخان صاحب نے کہا کہ ہان کیا خوب یاد دلایا کوئی جاکر نانک جی کو بلالاوے
چنانچہ ایک آدمی نے سنگورو مہاراج کی خدمت مین جاکر عرض کیا کہ حضور کو نواب صاحب نے بُلایا ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمکو معلوم ہی
نہین ہی کہ کون نواب ہی اور کون قاضی ہی یہ سُنکر وہ آدمی پلٹ آیا اور ست گورو مہاراج کی تقریر آزادانہ سُنائی اُسوقت نواب دولتخان صاحب نے
کہا کہ کوئی جاوے اور نانک جی کو گرفتار کر لاوے چنانچہ ارشاد کے ساتھ ہی ایک آدمی گیا اور ست گورو مہاراج سے کہا کہ اب چلیے نواب دولتخان صاحب
کو اب سخت غصہ ہی سنگورو مہاراج نے جواب دیا کہ اب مین اُنکا ملازم نہین ہون کہ اُنکے غصہ کو ڈرون ہان جب اُنکا ملازم تھا اُنکے غصہ کا خیال تھا
کہ اب تو آزاد و خوش و شاد ہین ہان اُس مالک زمین و آسمان کے ملازم ہین اُسکے غصہ کا خوف ہی یہ سُنکر وہ ملازم پلٹ آیا اور بجنسہ تقریر
ست گورو مہاراج کی نواب دولتخان صاحب سے کہہ سنائی یہ سُنکر نواب صاحب موصوف خود اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ خیر ہمین خود نانک جی
کے پاس چلتے ہین اُسوقت ایک حاسد قاضی بھی موجود تھا اُسکے مُنھ سے بے ساختہ یہ کلام نکلا کہ حضور ہندو کے پاس تشریف لیجاتے ہین حضور کو
نہ جانا چاہیے بلکہ اُسی کو خود آنا چاہیے یہ سُنکر نواب دولتخان صاحب نے اپنا جانا ملتوی کیا اور ایک معزز عہدہ دار کو بھیجا کہ میری طرف سے
اسطرح پر نانک جی سے جاکر کہو کہ جس خدا کے تم ملازم ہُوے ہو اُسی کے واسطہ سے مجھکو دیدار دیجیے غرضکہ اُس ملازم سرکاری امیر نے
سنگورو مہاراج کی خدمت مین نہایت ادب کے ساتھ جاکر عرض کیا کہ نواب دولتخان صاحب نے حضور کی خدمت مین عرض کیا ہی کہ جس خدا
کے آپ ملازم ہُوے ہین اُسی کے واسطہ سے مجھکو دیدار دیجیے یہ واسطہ سُنتے ہی ست گورو مہاراج اُٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ چلو یہ کہکر
چل کھڑے ہوے اور نواب دولتخان صاحب کے پاس جا پہونچے لیکن نواب صاحب کو سلام نہ کیا یہ امر نواب دولتخان صاحب کی باعث
دل شکنی و رنج کا ہوا اُسوقت غصہ سے کہا کہ اے نانک جی اب تم بلانے سے بھی نہین آتے ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ جبوقت
آپ کے ملازم تھے کبھی عدول حکمی نہ کرتے تھے ہمیشہ حاضر رہتے تھے سلام کرتے تھے اور اب ہم جسکے ملازم ہین اُسکی اطاعت فرمانبرداری
مین حاضر ہین اُسوقت نواب دولتخان صاحب نے کہا کہ اے نانک اگر تم ایسے ہی موحد ہوگئے ہو تو ہمارے ساتھ چلکر نماز پڑھو۔ آج
جمعہ کا دن بھی ہی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر چلو یہ تو بہت عمدہ بات ہی یہ سُنتے ہی نواب صاحب و نیز قاضی صاحب
ست گورو مہاراج کو اپنے ساتھ لیکر بہت خوشی سے چل کھڑے ہُوے یہ خبر مشتہر ہوتے ہی ایک بہت بھاری بھیڑ لوگون کی جمعہ کی نماز
کے دیکھنے کے واسطے مسجد مین جا جمع ہوئی غرضکہ تمام سلطانپور خاص و نیز اُسکے گرد و نواح مین اس بات کا شور مچ گیا اور بہت سے
تماشائی دوڑ آئے قصہ مختصر جماعت نماز پڑھنے کو اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہوے اور ہندوؤن مین بھی یہ چرچا پھیلا کہ دیکھو بھائی نواب
دولتخان صاحب آج نانک جی کو مسلمان کرینگے جسوقت یہ خبر جیرام جی کو پہونچی نہایت پریشان ہوئے اور اپنے گھر آکر اپنی بیوی بی بی نانکی جی صاحبہ سے
کہا کہ دیکھا چاہیے کہ آج نانک جی کا کیا حال ہو یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے دریافت کیا کہ خیر تو ہی ہان آپکے چہرہ سے ملال ٹپک رہا ہی یہ سنکر جیرام جی نے
جواب دیا کہ کیا کہین کچھ کہا نہین جاتا ہی کہنے کے لائق بات ہو تو کہی جاے یہ سُنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے اور اصرار کیا اور کہا کہ کہو تو سہی یہ سُنکر

جیرام جی نے کہا کہ آج تمہارے بھائی نانک جی کو نواب دولتخان صاحب نماز پڑھانے لیگئے ہین مسجد مین ایک ہجوم جمع ہی اور تمام شہر مین
یہ غوغا مچا ہی کہ آج نانک جی مسلمان ہونے کے واسطے نوابصاحب کے ساتھ مسجد مین گئے ہین یہ کہکر جیرام جی نے کہا کہ تمھین سوچ کر مجھکو رنج
کیون ہو یہ سنکر بی بی نانکی جیصاحبہ دست بستہ ہوکر کھڑی ہوگئین اور کہنے لگین کہ اے ٹھاکر جی آپ ذرا بھی فکر نکیجیے بے فکر ہوکر بیٹھیے میرے
بھائی کے لیے کچھ ضرر نہین ہوسکتا ہی بلکہ مین دعوی سے کہتی ہون کہ میرے بھائی کیطرف کوئی بُری نظر سے دیکھ بھی نہین سکتا ہی جیرام جی نے
مکان جانے سے پیشتر اپنے ملازم مدھا برہمن کو تماشائیون کے ساتھ بھیجدیا تھا اور ہدایت کی تھی کہ اس معاملہ کی خبر تصدیق لیکر آنا کہ انجام کیا ہوا
ادھر تو یہ تقریر بی بی نانکی جیصاحبہ جیرام سے کرہی رہی تھین کہ مدھا برہمن واپس آتا ہوا دکھائی دیا دونون شخص نے بہت گھبراہٹ کے ساتھ
کہا کہ کہو مدھا معرکہ کیا ہوا۔ مدھا نے کہا کہ مہاراج ہر طرح کی خوشی ہو شاید تم میرے کہنے کو یقین نہ لاؤ۔ یہ بات سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بھلا
کچھ کہو تو سہی کہ کیا ہوا اُسوقت مدھا برہمن نے کہا کہ اے مہاراج گو کہ مین مسجد مین نہین گیا اگر جانے کا مین قصد بھی کرتا تو جانے نہ پاتا مگر جسوقت
مسلمان لوگ نماز پڑھکر باہر آئے اُنکی زبانی مین نے یون سنا ہی کہ نواب دولتخان صاحب و نیز قاضی نے نماز پڑھی اور گورو نانک جی صاحب اُنکے پاس
کھڑے ہی رہے جسوقت نوابصاحب نے دیکھا کہ یہ کھڑے ہین تو اُنسے دریافت کیا کہ تم تو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے آئے تھے اب کھڑے کیون رہے
اور کیون نماز نہ پڑھی۔ بجواب اسکے گورو نانک جی صاحب نے فرمایا کہ ای نوابصاحب جسوقت آپ وضو کرتے تھے اسوقت البتہ آپکا دل خدا کی طرف رجوع
تھا لیکن جسوقت نماز پڑھنے کو کھڑے ہوے تو آپکا دل قندھار پہونچا اور گھوڑا خریدنے کیطرف رجوع ہوگیا تو جب آپ ہی کی یہ کیفیت ہوئی تو مین کسکے ساتھ
نماز پڑھتا یہ سنکر نوابصاحب نے کہا کہ اے نانک جی مین تو یہین موجود تھا قندھار تو نہین گیا سنگورو مہاراج نے جواب دیا کہ فی الحقیقت آپکا جسم تو
یہین تھا لیکن آپکا دل یہان نہ تھا یہ سنتے ہی قاضی نے کہا کہ حضور اس مبالغہ کو ملاحظہ فرماوینگے کہ اقوام ہنود کسقدر دروغگو ہوتے ہین اور کتنا
جھوٹھ بولتے ہین یہ سنکر نواب دولتخان نے کہا کہ نہین قاضی صاحب نانک جی صاحب بہت ہی سچ کہتے ہین کیونکہ جسوقت مین سجدہ کرگیا تھا اُسوقت
بیشک میری روح قندھار کیطرف واسطے خرید گھوڑے کے مرور ہی گئی تھی یعنے میرے دھیان مین یہی آیا تھا کہ قندھار مین جاکر گھوڑے خریدنے
جا رہین لیکن قاضی کی روح کو جو سراسر کوربا طن تھی روشنضمیری کی بات سنکر یقین نہ لایا مارے خوف کے نوابصاحب کو جھوٹھ تو کہی نسکا مگر اُس بات
کو واسطے رد کے کہا کہ حضور نانک جی میرے ساتھ نماز پڑھین اور میرا دھیان کسی طرف نجاویگا یہ سنکر خود ہی سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ حضور قاضی کا
دل تو اُسوقت ٹھکانے پر نہین ہی کیونکہ قاضی صاحب کی گھوڑی بچہ دینے والی ہی اور انکے مکان مین ایک گڈھا ہی انکو خیال ہی کہ ایسا نہو
کہ گھوڑی بچہ دیوے اور مین یہین رہون اور بچہ مذکور اُس گڈھے مین گر جاوے یہ سنکر قاضی مذکور خاموش ہوگیا اور اپنے دل مین
کہنے لگا کہ بیشک یہ شخص کوئی ولی اللہ روشنضمیر ہی۔ غرضکہ ادھر مدھا برہمن جیرام جی سے یہ مسلمانون کی زبانی بات سنی ہوئی کہتا ہی تھا
لیکن جیرام اسپر ناخوش ہوے کہ کیون مسجد کے اندر نگیا اب جا اور جلد خبر لا جسوقت نانک جی مسجد کے باہر نکلین اُنسے کہکر مجکو خبر پہونچاوے یہ سنکر مدھا
برہمن نے جواب دیا کہ اب تو وہان کوئی ہوگا نہین کیونکہ میرے سامنے ہی سب لوگ مسجد سے نکلکر اپنے اپنے گھر کو چلے گئے تھے جب سب لوگ
چلے گئے تب مین وہان سے آیا تھا لیکن نانک جی صاحب کو مین نے دیکھا نہین اُنکی کیفیت مجھکو معلوم نہوئی کہ کس جگہ سے نکلکر کدھر کو
چلے گئے [illegible] جیصاحبہ جیرام کیطرف مخاطب ہوکر کہنے لگین کہ مین کہتی ہون کہ میرے بھائی نانک جی کو کوئی ضرر پہونچانے والا پیدا نہین ہوا
[illegible] تمام فکر دیجیے تسلی رکھیے تھوڑی دیر مین آنے چاہتے ہین غرضکہ یہان تو یہ باتین ہوتی [illegible] یہ سنکر مہاراج جیرام
[illegible] بی بی نانکی جیصاحبہ کی منتظر تھی باہر سے دو [illegible] اللہ [illegible] آمد کہ [illegible]

یہ سُنکر نواب دولتخان نے پھر کہا کہ اے نانک جی یہ ہم نہیں سمجھے صاف صاف کہو تو ہم سمجھیں۔

ارتھ

قاضی تو جمعہ مسجد مین ہین اور قاضی کے مکان کی انگنائی لیننے صحن مین ایک نار لیننے گڈھا ہے زمین مین تو قاضی صاحب یہان سجدہ کرتے ہین لیکن
انکی روح گھوڑی کے بچھڑے کے ساتھ لگی ہوئی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ گھوڑی کا بچھڑا صحن کے گڈھے مین جا پڑے انکا خیال تو اسوقت بھی استقلال پر نہین ہے
یہ سُنکر نواب دولتخان صاحب نے قاضی مذکورہ سے دریافت کیا کہ اے قاضی صاحب اب آپ سچ سچ کہیے کہ نانک جی صاحب کیا کہتے ہین
اُسوقت قاضی مذکورہ نے راست راست جواب دیا کہ ہان حضور نانک جی بہت سچ کہتے ہین۔ یہ سُنکر نواب دولتخان نے کہا کہ سنیے قاضی صاحب
نانک جی تو بڑا کامل درویش ہے اسکے ساتھ حیلہ کی پیش نہین جاتی ہے۔

یہ کہکر پھر ست گورو مہاراج جیرام جی سے کہتے ہین کہ اُسیوقت نواب دولتخان نے ہمسے کہا کہ اے نانک جی ہمکو تمہارا روپیہ اپنے یہان رکھنا
منظور نہین ہے اور اُس رقم کی بابت تمہارے خسر مولچند نے درخواست دی ہے کہ وہ روپیہ نانک جی کی قبیلہ کو ملنا چاہیے اور تم نے مجھسے فقیرون کو
کھلا دینے و لٹا دینے کو کہا تھا تمہارے خسر فقیرون کے دینے کو مانع ہوتے ہین چونکہ اب تم خود بھی موجود ہو جسکے واسطے کہو اُسکو دیجاوے
یہ سُنکر مین نے جواب دیا کہ مجھکو تو جو کچھ کہنا تھا کہدیا ہم دوسری بات ایک منھ سے بابت ایک شے کے نہین کہتے ہین لیکن آپکو اختیار ہے یہ سُنکر
مجھسے پھر نواب صاحب نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ نصف نصف تقسیم کر دیجاوے یعنی نصف روپیہ تمہاری قبیلہ کو دیدیا جاوے اور نصف
فقیرون کو تقسیم کر دیا جاوے اور اس تقسیم کی وجہ یہ ہے کہ تمہاری جائداد مین تمہاری قبیلہ کا حق ضرور ہی ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہے کہ تمہاری اولاد اس
روپیہ سے پرورش پاویگی یہ کہکر پھر نواب صاحب نے کہا کہ اے نانک جی اس بارہ مین مین نے اپنی رائے ظاہر کر دی ہے آیندہ جیسی تمہاری خوشی
ہو وہ کیا جاوے صرف تمہارے خسر کے کہنے کے مطابق اب نصف ہی جائداد تمہاری قبیلہ کو دیجاتی ہے ورنہ کُل جائداد انھین کو ملنی چاہیے یہ سُنکر
مین نے نواب صاحب کو جواب دیا کہ جیسا آپ چاہین آپکو اختیار ہے خوشی سے بارہ پھر نواب صاحب نے مجھسے کہا کہ اگر تمہاری مرضی کے خلاف
نہو تو میری رائے کے مطابق نصف نصف تقسیم کر دیجاوے تاکہ تمہارا قول بھی پورا ہو جاوے اور تمہارے عیال کی بھی شکایت نہ رہے
یہ جواب سنکے مین نے کہا کہ آپکو اختیار ہے [illegible]
[illegible] نانک جی صاحب نے کہا کہ آج [illegible]
[illegible]

[illegible]

نمبر ۲۰

غرضکہ جب صبح ست گورو مہاراج مع بھائی جیرام جی و بی بی نانکی جی صاحبہ کے مع بھائی بالے مکان پر بیٹھے تھے اتنے میں ست گورو مہاراج کے خسر مولا و مولچند و نیز خوشدامن صاحبہ مسماۃ چندرانی تشریف لائیں ان ہر دو آدمیوں نے جیوں ہی ست گورو مہاراج کی صورت دیکھی مارے غصہ کے آگ ہوگئے اور زیادہ تر غصہ کی وجہ یہ ہوئی کہ ست گورو مہاراج کے سر پر ایک مختصر سا سر بند اور گلے میں کفنی اور یہ سب پوشاک رنگین فقیرانہ لباس بغل میں صرف ایک چادر وہ بھی رنگین دیکھکر نہایت غصہ میں ہوکر کہنے لگے کہ اے نانک جی اگر تمکو یہی منظور تھا تو تم نے اپنی شادی ہی کیوں کی ہی اب جب خاندان زیادہ ہوگیا تو یہ بھیک بنایا افسوس کہ تمہیں بتاؤ کہ تمہاری عورت اور تمہارے لڑکے کیا کھائیں اب ان لوگوں کی کیونکر بسر ہوا اب وہ سب لوگ ہم لوگوں کو کوسینگے اور بددعا دینگے کہ تمنے ہمکو کہاں ڈال دیا ذرا اپنے دل میں غور کرو کہ تم کالورام بیدی کھتری کے گھر پیدا ہوکر یہ بھیک بنایا اور ہماری کنیا کو گھر میں بٹھا کے اسکا جنم گنوایا آپ فقیر ہو بیٹھے اگر یہ قصد تمہارا پہلے ہی سے تھا تو تمکو شادی کرنی لازم نہ تھی اور اگر شادی بھی کی تھی تو جسقدر کہ مال و دولت پیدا کی تھی لوٹا نہ دیتے اب جب سب دولت و مال لوٹا بیٹھے اب تو فقیر ہو گئے عیال و اطفال چھوڑ دیا تو انکی کیونکر بسر ہوگی علاوہ اسکے اب بھی جو روپیہ کہ نواب دولتخان صاحب کے یہاں تمہارا جمع ہی اگر وہی اپنے پسر سری چندجی کو دلا دو تو بھی اُنکے کچھ دن کام آوے اسی سے کچھ دن بسر ہو جاوے برعکس اُسکے اُس رقم کو فقیروں کو دلوائے دیتے ہو اگر وہ رقم انکو ملجاویگی تو تمہارے لڑکے کچھ دن اُس سے پرورش پاکر ہوشیار ہو جاوینگے ورنہ انکی کوئی صورت بسر اوقات نظر نہیں آتی ہی جب وہ اسطرح کہہ کئے اور ست گورو مہاراج خاموش رہے تو چندرانی جی صاحبہ نے کہا کہ اسکا جواب کیوں نہیں دیتے ہو چونکہ اُنکو تو پہلے ہی سے غصہ تھا اُسی غصہ میں یہ بھی کہا کہ اے نانک تمہارے لڑکے تو ابھی بہت ہی خورد سال ہیں انپر بھی تمکو رحم نہیں آتا ہی اور پرمیشر کا خوف بھی نہیں ڈرتا ہی اب جب تمہارا خاندان ترقی پر آیا اسوقت تمنے فقیری اختیار کرلی تمکو اپنے لڑکوں کو دیکھکر درد نہیں آتا ہی تمہیں کہو کہ تم کو کس بات کی کمی تھی۔ نواب دولتخان صاحب کے یہاں تمہارا بڑا بھاری کارخانہ تھا تمہاری سب سے زیادہ آمدنی تھی ہر شخص کے یہاں تمہاری تو قیر دعوت ہوتی تھی تمکو خود کیا کمی تھی بلکہ تم تو اوروں کو دیکر کھاتے تھے اب خود تم دوسرے کے محتاج ہوئے عزت و آبرو چھوڑ کر عیال و اطفال سے منھ کو موڑ کر بیرحمی اختیار کرلی گداگروں کی طرح کوچہ گردی کرتے پھرتے ہو گھر کا کل آرام چھوڑکر جنگل میں مارے مارے پھرتے ہو کچھ پرمیشر کا خوف کرو غرضکہ جب بمقدار اتنی چندرانی خوشدامن صاحبہ کی زبانی [illegible]

راگ مارو محل پہلا

[illegible] بات [illegible] کہایا۔
[illegible] کرسے [illegible] ا۔
[illegible] بہت [illegible] پائی۔
[illegible] باشرت گنوائی۔
[illegible] کاہے کر ساں۔
[illegible] نے بیان۔
[illegible]

राग मारू महला पहिला
[illegible]
[illegible]
[illegible]
मिल माया सुरत गवाई
[illegible]
[illegible]
(रहाउ)
[illegible]

شاذ و نادر کوئی ایسا شخص ہو کہ جو اس دنیا مین اسطرح رہے۔
اِس جسم پر چاہے پشمینہ و ریشم پہنیے یا سوت کی پھٹی لنگوٹی پہنے۔
یا کسی ملک کا بلکہ ہفت اقلیم کا بادشاہ ہو کر بہت فرمائش یا حکم یا ارشاد کرے۔
یا دولت و ثروت پاکر کے پلنگ وسیج پر آرام سے سوئے۔
جم سلج کے دوت جس وقت ہاتھ پکڑ کے لیجاوینگے اُس وقت یہان کے آرام چھوٹ جاوینگے اور جب وہ لوگ تجھپر سختی کرینگے پھر کون روئیگا
یہ سنسار مثل ایک بھول بھلیان کے مکان کی طرح پر ہی کہ اسکا بھولا بڑی مشکل سے نکلتا ہی۔
جسطرح کہ پتھر پانی مین فوراً ہی جاتا ہی تیر نہین سکتا ہی اسی طرح یہ پاپ کا بھی بوجھا مثل پتھر ہی کے لیکر ڈوبا دیتا ہے۔
یہ پرمیشر کے حکمون کی جو کشتی ہی اگر اسپر سوار ہو گے یعنے اگر اُسکے حکم کی تعمیل کروگے۔
تو وہ سرکار تمھاری بھی کشتی کو پار لگا دیگا۔
آخر مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جس شخص کو ست سنگ پرابت ہوگا اُسی شخص کو پرمیشر بھی پرابت ہوگا۔

باوجود

باوجود اسقدر باتین اور شبد فرمانے کے لالہ مولچند کھتری چندرالی خوشنما من ست گورو مہاراج کے دل پر کچھ بھی اثر نہ ہوا بلکہ برعکس اُسکے یہ کہا کہ اے نانک جی تمنے قبل شادی کے یہ کیون نہ سوچ لیا تھا اب گھر بار کرکے اور خاندان بڑھا کے فقیر ہوئے اگر ہم لوگون کو ذرا بھی تمھاری کیفیت معلوم ہوتی یا اس بات کا علم ہوتا کہ تم ایسا کروگے تو ہم تمھارے ساتھ کبھی شادی نکرتے افسوس کہ جسکا بھاگ ایسا ہو اور جسکا خاندان بھی ایسا ہو وہ شخص فقیر ہووے اور وہ یہ نہ سوچے کہ میرے لڑکے کیونکر پرورش پاوینگے کیسے پڑھینگے کسطرح لکھین پڑھینگے افسوس اسے نانک جی کہ تمھاری اولاد تمکو کیا یاد کریگی دنیا کے لوگ اپنے عیال و اطفال کی پرورش کے لیے کیا کیا تدبیر کیا کرتے ہین لیکن تم برعکس اُسکے ان لوگون کو کسی حالت مین چھوڑتے ہو افسوس کہ جسقدر دھن و دولت ہو وہ سب فقیرون کو کھلا دیا آپ فقیر ہو [illegible] بھی [illegible] اب جو [illegible] تمھارے [illegible] نواب صاحب کے یہان [illegible] ہین [illegible] [illegible] بات بیان کیا تھا [illegible] [illegible] شکایت آمیز گفتگو جو باتین کرتے رہین [illegible] گورو مہاراج [illegible] کچھ بھی جواب نہ دیا سکوت مین رہے اسی عرصہ مین نواب دولتخان صاحب کا آدمی آیا [illegible] اور ان لوگون کے پاس لاکر رکھ دیا اور نواب صاحب کا پیغام کہ سنایا کہ نواب صاحب نے عرض کیا ہے کہ اب تو انکا جسم بہت [illegible] ہو گیا ہی [illegible] آپ نے [illegible] بالکل ہی چھوڑ دیا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد

	ارتھ	

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ پرمیشر کے خوف کا مجھکو بہت ہی خوف ہی اور میرا جسم اس فکر مین گھلا جا تاہی اور بلکہ اسی وجہ سے روز بروز دُبلا ہوتا جاتا ہی کیونکہ جسوقت یہ طایر روح اپنے قفس جسم سے پرواز کریگی تو یاد رکھو کہ جسقدر جھوٹے دوست ہین سب چھوٹ جاوینگے اسقدر باتین کرکے ست گورو مہاراج اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس مقام سے باہر آ کھڑے ہوئے جیرام جی نے روپیہ مذکورہ بالا مہارانی (سولکھنی) کو دیدیا اور وہان وہ نصف رقم نواب دولتخان صاحب نے فقیرون کو تقسیم کردی غرضکہ وہ تمام شب در روز لالہ مولچند و نیز مسماۃ چندرانی کی بک بک و جھک جھک مین گذری صبح ہوتے ہی حسب معمول ست گورو مہاراج دریا کے کنارے جاکر ضروریات سے فارغ ہوکر بھگونت کے دھیان مین دھیان لگایا جب کچھ دن چڑھا ایک برہمن اُس گھاٹ پر ایک گاے لایا گھاٹ کے ٹھیکہ دارنے کہ جسکو وہان کی زبان مین جگاتی کہتے تھے اُسنے اُس گاے لانے والے کو پکڑ کے محصول گھاٹ کا طلب کیا اتفاق سے اُس برہمن کے پاس کہ جو اُس گاے کو لایا تھا محصول دینے کے واسطے کچھ موجود نہ تھا آپس مین دونون شخصون کے غل وشور ہوا باوجودیکہ وہ جگاتی یعنے محصول لینے والے نے چوکا وغیرہ لگایا تھا کہ جسکا اصول یہ ہوتا تھا کہ ایا ندار آدمی ہی لیکن محصول لینے قوم برہمن سے ہوتا اور گاے کے لانے پر خصوصاً ایسی سختی کررہا تھا ستگورو مہاراج بھی اپنے دھیان سے فراغت پاچکے تھے ان دونون شخصون کے جھگڑے وبکھیڑے کو سُنکر ستگورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا

श्लोक

गऊ ब्राह्मण को कर लावो गोबर तरण न जाय
धोती टिक्का ते जप माली धान मलिछाँ खाय
अन्तर पूजा पढ़ै किताबाँ संजम तुरकाँ भाय
छोड़ी ले पाखण्डा
नाय लाय अज ही तरन्दा

(महल पहिला)

मास खाय करैं निमाज
छुरियो वाय तिन गल ताग
तिन घर ब्राह्मण पूरे नाद
उन्हा भी आवे ओ ही स्वाद
कोड़ी राम कोड़ा व्योपार
[illegible]

اشلوک

گوا ور برہمن کو کرہ ادگو بر ترن نجاے -
دہوتی ٹکی تے جپ الے دھان ملیچھان کہاے -
انتر پوجا پڑھے کتابان سنجم ترکان بہاے -
چھوڑیئے بے پاکنڈا -
نانے لاے اجہین ترنندا -

محل پہلا

ماس کہاے کرین نماز -
چھری وگاین تن گل تاگ -
تن گہر برہمن پوری ناد -
انہان بہاوین ادے سواد -
کوڑی راس کوڑا بیوپار -
[illegible]

ماتھے ٹیکا تیڑے دھوتی کاکھاے	माथे टीका तेड़े धोती कधाई
ہاتھ چھوڑے جگت قصاے۔	हाथ छोडी जगत कसाई
نیل بستر پہر ہوے پروان۔	नील वस्त्र पहिरहु वे परवान
ملچھ دان لے پوجو پوران۔	मलिछ धान ले पूंज पुराण
ابھکیا کا کوٹھا بکرا کھاون۔	अभखियाँ का कोठा बकरा खाना
چوکے اوپر کسی نجا ٹران۔	चौके ऊपर किसे न जाना
دے کے چوکا کڈھے کار۔	देके चौको कढ़े कार
اوپر اے بیٹھے کوڑار۔	ऊपर आय बैठे कुडियार
مت بیٹھے وی مت بھٹے۔	मत बैठे वे मत भीठे
ابو ان اساڈھا بھٹے۔	यहु आन असाढ़ा बीठे
تن بٹے پھیر کرین۔	तिन बीठे फेर करैं
من جھوٹے جھولے بھرین۔	मन झूठे झोली भरैं
کہو نانک سچ دھاے۔	कहु नानिक सच्च ध्याय
سچ ہووے تان سچ پاے۔	सच्च होवै तां सच्च पाय

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ سنو جگاتی جی تم لوگ برہمنوں سے گاے کا محصول لیتے ہو اور اُسی گاے کے گوبر کا چوکا لگاتے ہو
پس اُس چوکے سے انکو کیا فائدہ ہوگا اور اُس سے کیا تمہارا اودھار و بکار ہوسکتا ہے۔
دھوتی اور تلک اور جپ والا قدر کھتے و کرتے ہو لیکن رزق حلال نہیں کھاتے ہو بلکہ دھان کو ملچھ کرکے کھاتے ہو۔
[illegible] چوکے کے [illegible] پوجا کرتے ہو اور باہر کتابیں اور پوتھیاں پڑھتے ہو لیکن برتاو ورتت وست سنگ ملچھوں سے رکھتے ہو۔
[illegible] کا پاکھنڈ نکرو۔
[illegible] سے جو تو تمہارا اودھار و بکار ہوجاوے۔
[illegible] کے واسطے ہی رکھتے ہیں کیونکہ ماس یعنے گوشت تو کھاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں
[illegible]

(دکر پچھلی رات کو جاگو نام دان اشنان کرو)

اس سے تمھارا بھلا ہوگا۔
بعد اسکے ست گورو مہاراج جنگل کو تشریف لیگئے سلطانپور خاص مین نہین آئے اور ویرانہ ہی مین شب و روز رہنے لگے گھر کو مطلق نہین آتے تھے ست گورو مہاراج کی یہ کیفیت دیکھکر لالہ مولچند و نیز انکی زوجہ مسماۃ چندرانی بعد کچھ ایام کے اپنے گھر چلنے کو آمادہ ہوئے اُسوقت انہی دختر کو یعنے (مہارانی سولکھنی جی) جی کو یہ کلام کہا کہ ہمارے ہی ساتھ چلو اب یہان رہکر کیا کروگی یہان رہنا تمھارا فضول ہی کیونکہ تمھارے لڑکے ابھی محض نابالغ ہین اور تمھارے خاوند تو لوک لاج اور خاندانی رواج کو چھوڑکر فقیر ہوگئے گھر کو آتے ہی نہین اب یہان تمھاری گذر کسطرح سے ہوگی اس سے بہتر ہی کہ ہمارے گھر چلو جسطرح سے گذرے بیہودہ کرو یہ تمھاری قسمت کا قصور ہی کہ آباد گھر ویران ہوگیا جس سے تمھارا حال اسطرح پر پریشان ہوگیا جب اسطرف یہ صلاح ٹھہری تو بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ بھلا یہ بات ہمسے کسطرح دیکھی جاویگی کہ ہمارے جیتے جی ہماری بھاوج یہان سے کہین دوسری جگہ جاوے اول تو انکے خاوند ہی نے یہ کام کیا دوسرے اب تم انکو اپنے ساتھ لیجاؤگے تو پھر تسلی و دلبستگی کا کون سا ذریعہ ہی یہ سنکر لالہ مولچند نے کہا کہ اے بی بی جی تمھین خیال کرو کہ یہ میری دختر یعنے (سولکھنی) یہان کسکے پاس رہے کیونکہ جو وارث یعنی خاوند تو فقیر ہی ہوگیا انکو تسکین کسطرح اور کس ذریعہ سے ہو علاوہ اسکے انکے خرخواہ خوشنود اُسن بھی یہان نہین ہین اب سب کے قطع نظر روزمرہ کا خرچ انکا یہان کیونکر چل سکتا ہی اور ان کے لڑکے ابھی محض نابالغ ہین بچون کا باپ انکا دل بہلانے والا موجود نہین ہی اسلیے انکا میرے ساتھ ہی جانا مناسب ہی آیندہ ان لڑکون کی جیسی قسمت ہوگی اسطرح گذران کرینگے ان دو دن پرمیشر لاوے کہ جبوقت یہ لڑکے ہوشیار ہو جاوین تو خود ہی کماکھا وینگے اگر مجھکو شکھ ہوا تو انکو بھی ضرور ہی آرام ہوگا یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اے خالو جی صاحب تم خود سمجھدار آدمی ہو تم جانتی ہو کہ میرا بھائی پرمیشر کا روپ ہی انکے فعل کو کون کہہ سکتا ہی انسان کی سمجھ سے باہر ہی کیونکہ تم نے سنا ہوگا کہ جبوقت یہ مودی خانہ کا کام کرتے تھے تمام دولت فقیرون کو لوٹاتے رہے کہ جسکو تمام جہان یہ کہہ رہا تھا کہ نانک جی کو سراسر نقصان و زیان ہوگا لیکن جسوقت انکا حساب ہوتا تھا اسوقت کچھ نہ کچھ انھین کا روپیہ نواب صاحب کے یہان فاضل نکلتا تھا علاوہ اسکے تین دن تک دریا مین غائب رہے اور نواب دولتخان صاحب نے جال بھی ڈلوایا اور غوطہ خورون سے بھی ڈھونڈھوایا یہان تک کہ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک گئے اور

پتاجی کے پاس بھیجدیجے وہان انکا تمام خاندان اور بزرگان کہ جو مثل آپ ہی کے ہین روانہ کر دیجے اور یہ لڑکے اُنکے نور نظر و لخت جگر بہت اچھی طرح
سے وہ لوگ انکی پرورش کرینگے گو کہ بھائی جیرام جی کی بھی مرضی ایسی ہی تھی لیکن مولچند نے ہرگز نہ مانا اسوقت بمجبوری لوگون نے کہا کہ بہتر جو تمہاری
مرضی ہو وہ کیجے لیکن اتنا کہنا تو ہمارا مانیئے کہ (سری چند جی) کو ہمارے پاس چھوڑ دیجے یہ سُنکر اُن لوگون نے بہت عذر کیا لیکن جب ان لوگون
نے بہت اصرار کیا تب اُن لوگون نے اُنکے چھوڑنے کا اقرار کیا اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اے خالہ جی صاحبہ جب آپ جاتی ہین انکو دیدیجیے
غرضکہ بعد گفتگو اختتام کے بی بی نانکی جی صاحبہ و مہارانی سو لکھمی جی صاحبہ گلے لگ کر بہت روئین کہ جسکی انتہا نہین ہر دو نون آپس مین ایسی
لپٹ گئین کہ چھوڑنا اُنکا محال ہوگیا آخرکار لوگون نے چھوڑا دیا اُسوقت سو لکھمی جی صاحبہ نے بی بی نانکی جی صاحبہ کے قدمون پر گر کر متھا
ٹیکا چنانچہ بی بی نانکی جی صاحبہ نے اشیرباد دیا اور سری چند جی کو اپنے گود مین لے لیا اور لکھمی چند جی کو بہت پیار کیا اور سر پر ہاتھ پھیرا اب وقت
رخصت کا آیا اسوقت ایک عجیب حالت تھی کہ ادھر تو لالہ مولچند اور چندرانی جی صاحبہ روتی تھین اور اُدھر بی بی نانکی جی صاحبہ اور بھائی
جیرام جی نہایت روتے تھے علاوہ اُنکے جتنے عزیز و اقارب دوست و آشنا تھے یا اور جسقدر نوکر چاکر تھے خواہ اہل محلہ و اہل برادری سے سبھون
مین ایک کہرام مچا تھا قصہ مختصر بابا سری چند جی صاحب بمقام سلطانپور پاس بی بی نانکی جی صاحبہ کے رہے اور لالہ مولچند و چندرانی اپنے
اپنی دختر سو لکھمی جی صاحبہ و اپنے نواسہ بابا لکھمی چند جی صاحب کے روانہ اپنے مکان کے ہوئے اور وہین رہنے لگے۔

آگے ساکھی گورو نانک جی صاحب کی سلطانپور سے چلے جانے کی چلی
نمبر ۲۱

اب سنیے کہ ست گورو مہاراج سلطانپور سے روانہ ہو گئے اور بعد چند عرصہ کے یہ خبر قصبہ (تلونڈی) مین پہونچی جس وقت کالورام جی نے یہ خبر سنی
کہ گورو نانک جی صاحب فقیر ہو گئے اور کاروبار دوکان کا بالکل ترک کر دیا اور سلطانپور سے باہر چلے گئے [illegible] مرداد میراثی کو بلا [illegible]
[illegible] بی بی نانکی جی صاحبہ کے پاس جاکر دیکھ کہ یہ خبر گورو نانک جی صاحب کے بارہ مین سنے مین آئی ہے صحیح ہے یا غلط یہ خبر کر
[illegible] ارشاد ہوتے ہی مرداد اسی وقت گورو نانک جی صاحب کی خبرگیری کے واسطے سلطانپور آیا جونہی وہ شہر کے کنارے
[illegible] سنا کہ گورو نانک جی صاحب فقیر ہو کر تنہا جنگل مین بیٹھے ہین یہ خبر سنتا ہوا بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر پہونچا اور
[illegible] نے خبرگیری کے واسطے بھیجا تھا یہان یہ کیفیت ہوئی تو بی بی جی نے جواب دیا کہ اے بھائی مرداد
[illegible] اور بستی مین [illegible] سنا ہوگا اور کیفیت دیکھتے ہو اگر [illegible] خبر لینی ہو تو ست گورو مہاراج کے پاس جاکر
[illegible] سنتے ہی بھائی مرداد [illegible]
[illegible]

منظور ہو تو ساتھ ہو ورنہ اگر آرام کی خواہش ہو تو دور ہو (تلونڈی) پلٹ جا یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج آنا جانا
تو میرا پیشہ ہی ہے لیکن میری نظر میں جیسا کہ آپ سمائے ہوئے ہیں دوسرا کوئی نظر ہی نہیں آتا ہے بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا
کہ اے مردانہ تو تار بجا۔ یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو کبھی بجایا ہی نہیں ہے کسطرح بجاؤں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
اے مردانہ میں نے تو تجھکو تار کا کام عطا کیا تھا اُسکو کہاں چھوڑ آیا بجواب اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو کہیں نہیں چھوڑا جہاں
حضور نے رکھدیا ہوگا وہیں پر رکھا ہوگا بعد اسکے پھر ارشاد ہوا کہ اے مردانہ اب تار بجا اسوقت مردانہ کے پاس رباب موجود نہ تھا اور
عدول حکمی بھی نہیں کرسکتا تھا ارشاد کی بجا آوری کی اور اُٹھ کھڑا ہوا اور سلطانپور میں اندر شہر کے آیا اور ہم قوموں کے مکان پر جا پہنچا
اور باجا تلاش کرنے لگا اتفاق وقت سے اور ست گورو مہاراج کے کرشمات سے ایک میراثی ایک پٹھان کے سامنے بیٹھا ہوا کچھ گا رہا تھا
مردانہ اُسکو بہت غنیمت سمجھکر اُس ڈوم سے ملا اور سلام کیا ست گورو مہاراج کی ایسی کرپا ہوئی کہ مردانہ کو دیکھتے ہی وہ پٹھان اُٹھ کھڑا ہوا
مردانہ نے اُس ڈوم سے کہا کہ اے بھائی تجھکو ایک پرمیشر کا بندہ سخت بلاتا ہے یہ سنتے ہی وہ ڈوم جو بیٹھا گا رہا تھا مردانہ کے ساتھ ہو لیا
اثناء راہ میں اُس ڈوم نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اے بھائی تم کون ذات ہو اور تمہارا کیا نام ہے اور کہاں کے رہنے والے ہو بجواب
اسکے مردانہ نے کہا قوم کا تو میں بھی میراثی ہوں اور نام میرا مردانہ ہے اور وطن میرا (رائے بھوئی کی تلونڈی) ہے قصہ مختصر یہ باتیں کرتے
آپس میں کہتے سنتے دونوں ست گورو مہاراج کی حضور میں جا پہنچے مردانہ نے کہا کہ اے بھائی اب تم رباب بجاؤ اور وہاں ست گورو مہاراج
سمادہ میں مستغرق تھے غرضکہ اُس ڈوم نے تار بجایا باجا سنکر ست گورو مہاراج کی سمادہ کھل گئی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ
تو تار بجا یہ سنکر مردانہ نے ست گورو مہاراج کے ارشاد کی بجا آوری کی اور باجا لیکر بجانے لگے اُسوقت کے باجے کی تعریف خواہ توصیف کسکی
زبان ہے کہ جو بیان کرے اور کسکے کلام میں طاقت ہے کہ جو لکھے غرضکہ تحریر و تقریر سے وہ باہر ہے یہاں تک کہ انسان کیا جنگل کے حیوان بھی
بیہوش ہوگئے باجے کو سنکر ست گورو مہاراج آنند میں ہوگئے اُسوقت مردانہ اپنے دل میں کہنے لگا کہ اے پرمیشر میں نے تو کبھی اپنی عمر میں
تار بجایا ہی نہ تھا یہ سب گورو بندگی کی برکت ہے ست گورو مہاراج کی دیا سے فتح ہوئی ہے اور ڈھاری بھی کچھ کیا بجاتا تعجب میں آگیا اور باجے کے
ملن میں کہنے لگا کہ یا خدا میں نے اس عمر میں بڑے بڑے ڈھاری و میراثی اس فن کے جاننے والے صاحب [illegible] دیکھے ہیں
لیکن یہ ہنر تار بجانے کا کسی میں نہیں پایا اور نہ اب تک ان آنکھوں سے دیکھنے میں آیا اتنے میں ست گورو مہاراج [illegible] کی طرف مخاطب
مخاطب ہوتے ہی مردانہ دست بستہ کھڑا ہوگیا تاکہ جو ارشاد ہو بجا لاوے جب تھوڑی دیر گذری تو فوراً آداب بجا لاکر عرض کیا کہ اے مہاراج
تیری عجب قدرت ہے اسوجہ سے میں تو آپ کو خدا ہی مانتا ہوں اور اب جو کچھ حکم ہو بجا لاؤں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اپنی زبان سے فرمایا
کہ اے مردانہ کہیں سے جا کر کوئی رباب لے آ۔ مردانہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضور باجا از قسم تنبورے کے لاؤں ست گورو مہاراج
نے [illegible] رباب [illegible] مردانہ نے عرض کیا کہ [illegible]
[illegible]

ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے بھوجن کرنے کو تشریف لے گئے اور بعد فراغت بھوجن وغیرہ کے بھائی بالے نے عرض
کیا کہ حضور میرا ارادہ جانب (تلونڈی) کے ہے اجازت کا خواستگار ہوں بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے کیا ہم سے
کچھ رنجیدہ ہو گئے ہو یہ سنکر بھائی بالے نے عرض کیا کہ میری کیا طاقت کہ میں رنجیدہ ہوں اور مجھکو تو کسی شے کی ضرورت ہی باقی نہیں ہے
اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے جس چیز کی خواہش ہو وہ کرتار سے دلا دوں۔ یہ سنکر بھائی بالے نے دست بستہ ہوکے
عرض کیا کہ حضور میری خواہش یہی ہے کہ مجھکو (کرتار چیت آوے) اور آپکی یہ صورت دیکھکر ہردم منو کیونکہ اکثر لوگ آپ کے واسطے صدہا طرح
کی باتیں کہتے ہیں میرا دل لوگوں کے موافق نہ ہو دائمی استقلال رہے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے بھائی بالے کو آشیرباد دیا اور کہا کہ (واہ
گورو تمکو اڈول رکھے) اور سنساری لوگ اپنے کہے سے کو جھک مارین کہ سنساری لوگ مثل (کتہ) کے ہیں یہ سنکر بھائی بالے نے ستگورو مہاراج
کے قدمبوس ہوکر متھا ٹیکا اور (تلونڈی) جانے کے واسطے رخصت ہوئے اسوقت بی بی نانکی جی صاحبہ نے زبانی بھائی بالے کے والدین
کو متھا ٹیکن کہلا بھیجا چنانچہ بھائی بالے سب سے رخصت ہوکر روانہ (تلونڈی) ہوئے۔

اب ست گورو مہاراج نے بھائی مردانہ سے کہا کہ اب تم جلد جاؤ اور رباب خرید کر لاؤ چنانچہ بی بی جی نے بھی مردانہ سے کہا کہ بلا خیال قیمت
کے جس قیمت کا رباب دستیاب ہو فوراً ہی لاؤ تاکہ اسکو دیکھکر بھائی جی خوش ہوں یہ سنکر مردانہ آداب بجالایا اور شہر میں آکر میراثیوں اور
اور ڈھاڑیوں کے مکان تلاش کرنے لگا غرض کہ جسکے مکان پر مردانہ جاتے تھے انکو دیکھکر وہ لوگ یہی سمجھتے کہتے تھے کہ یہ اُسی کوراہی کا آدمی
ہے کیونکہ تمام شہر مردانہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا کوئی شخص مردانہ کی کسی قسم کی توقیر نہ کرتا تھا بلکہ نظر تحقیر ہی سے دیکھتا تھا غرضکہ بھائی
مردانہ رباب کی تلاش میں ایک دو مہینے تک پھرتے رہے اور کہیں دستیاب نہ ہوا آخرکار مجبور ہوکر ست گورو مہاراج کی خدمت میں واپس آئے
مردانہ کو دیکھکر [illegible] ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ کیوں مردانہ کیا ہوا مردانہ نے جواب دیا کہ حضور کو سب کچھ معلوم ہے یہ سنکر ستگورو مہاراج
نے فرمایا کہ [illegible] لوگوں کی تقریر تو بلا خوف کہو مردانہ نے عرض کیا کہ حضور خوف کی کیا گنجائش ہے لیکن حضور پر سب کچھ روشن ہے [illegible]
[illegible] ستگورو مہاراج [illegible] ہوگئے بعد تھوڑے عرصہ کے جب [illegible]
[illegible] ست گورو مہاراج کا جلال دیکھکر مردانہ کانپ گیا [illegible]
[illegible] رباب بھی کوئی نہیں دیتا ہے اب جہاں حضور فرماویں [illegible]
[illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ سنساری لوگ [illegible]
سنساری لوگ تمہاری ہی خوشامد کرینگے خیر اب پھر تم جاؤ اور کوئی رباب تلاش کر کے [illegible] یہ سنکر پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور [illegible]
[illegible] کی نظر سے بھی نہیں دیکھتا ہے اور آبادی میں جاکر میری [illegible] اسوقت ست گورو مہاراج
[illegible]

آگے ساکھی گورو نانک جی صاحب سے سیر میندا میراثی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی وہ چلی

نمبر ۲۲

واضح ہو کہ مردانہ اور پھر میندا میراثی جو ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے اور رباب مذکور ست گورو مہاراج کی حضور میں رکھ دیا اور متھا ٹیکا ست گورو مہاراج نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اے مردانہ اسقدر عرصہ کیون ہوا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کا بھید حضور ہی جانتے ہین کیونکہ مجھکو تو اتنی عقل ہی نہین ہے کہ مجھکو یہ بھی معلوم ہوا ہو کہ آپ اُسکے بھگت ہین یا کہ خود ہی خود ہین حضور کے ارشاد کے موافق اُس مقام پر گیا اور تلاش کیا لیکن کہین پتہ نہ چلا بہت لوگون سے دریافت کیا سبھون نے ان کے نام سے ناواقفیت بیان کی یہانتک کہ جب تیسرا دن ہوا اسوقت مین نہایت مایوس ہو کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور قصد کیا کہ واپس جاؤن جب یہ وقت آیا تو یہ سادھ مجھکو خود آ ملے اور میری کیفیت مجھسے خود ہی دریافت کی اتنی گفتگو مردانہ نے ست گورو مہاراج کی حضور مین کی تھی کہ ست گورو مہاراج بول اُٹھے کہ آؤ بھائی سیر میندا (تمکو کرتار جیت آوے) یہ سُنکر سیر میندا نے جواب دیا کہ حضور یہ آپکا رباب جو میرے پاس امانتاً رکھا ہوا تھا حاضر ہے اور مین خود ہی حضور کی امانت لیکر حاضر ہوا ہون یہ سُنکر مردانہ بول اُٹھا کہ اے بھائی سیر میندا یہ رباب آپکے پاس کسطرح سے آیا تھا یہ سُنکر سیر میندا نے جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ یہ رباب بہت دنون سے میرے پاس امانتاً رکھا تھا اور اسکی کیفیت اسطور پر ہوئی ہے کہ ایک مقام ہے جسکا نام (سیون پور) ہے اُس مقام پر مین رہتا تھا اور پرمیشر کی بھگتی کرتا تھا میرے دلمین یہ آرزو تھی کہ جسوقت نانک اوتار ہوگا اسوقت یہ چیز انکی خدمت مین پہونچا دونگا یہ سُنکر مردانہ نے استفسار کیا کہ ای بھائی سیر میندا یہ سیر میندا تمکو کیونکر معلوم ہوا تھا کہ نانک اوتار ہوگا بجواب اسکے سیر میندا نے کہا کہ اے بھائی مردانہ (سیون پور) سے تین کوس باہر پر ایک مقام تھا جہان پر مین تنہا عبادت کرتا تھا ایک دن ست گورو مہاراج ہی کی کرپا سے یہ آکاس بانی ہوئی۔

کہ اے سیر میندا کلجگ کے زمانہ مین سنت روپی نانک نرنکاری نام مین اوتار لونگا اسوقت یہ امانت تم اُس اوتار کے نذر کرنا اور جسوقت تم انکے درشن کروگے اسوقت تمہارا اُدّھار ہو جاویگا

اے بھائی مردانہ اس الہام ربانی یعنی آکاس بانی سے ست گورو مہاراج کے درشنون کی امید تھی اور یہ امانت جو میرے پاس رکھی تھی چنانچہ وہ دن آج پرمیشر نے مجھکو دکھا یا ملکھا یا کیا بلکہ مین نے آج اُس نرنکار نانک اوتار کا درشن پایا یہ کہکر ست گورو مہاراج کے سیر میندا مذکور قدمبوس ہوکر [illegible] بھائی مردانہ سیر میندا مذکور کو انسانیت کی وجہ سے کچھ دور رخصت کرنے گئے چنانچہ مردانہ سیر میندا مذکور کے ساتھ کچھ ہی دور گئے تھے کہ سیر میندا مذکور غائب ہو گیا اُسوقت مردانہ نے خیال کیا کہ یا پرمیشر یہ کیا اسرار ہے خواب دیکھتا ہون کہ بیداری ہون کہ میری نظر ہی مین فرق آگیا ہے مگر ساتھی اُسکے یہ بھی خیال کرتا تھا کہ اگر میری نظر کا قصور ہوتا تو کل چیزون کے دیکھنے مین قصور ہوتا [illegible] سب چیزون کو بخوبی دیکھتا ہون صرف یہی سیر میندا ہی نظر نہین آتا ہے غرضکہ اسی سوچ وفکر مین غلطان و پیچان [illegible]

[illegible]

لیکر بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ میری سمجھ سے یہ بات باہر ہو کہ آپ کون شخص ہیں پہلے آپ خود ہی پرمیشر ہیں یا کہ پرمیشر کے بھگت ہیں کیونکہ جو بات تو آپ کی دنیا سے نرالی ہی دیکھی اب ایک شخص آکر حضور کو رباب خود ہی نذر کر گیا اسے دینا تھا اس راز کو آپ ہی کرپا کر کے مجھ پر ظاہر کیجئے کیونکہ میری چشم دید کی یہ بات ہو کہ وہ شخص لینے سے منع کر کے میرے ساتھ جاتا جاتا غائب ہو گیا اب میرے قیاس سے مجھکو معلوم ہوتا ہو کہ مسمی بیر مسدا بھی کوئی کامل شخص تھا کیونکہ اسکے بھی کرشمہ دیکھکر مجھکو تعجب و حیرت ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب جو تو یہ امر دریافت ہی کرتا ہو تو تجھسے کہا جاتا ہو کہ یہ سنت یعنی بیر میندا (کند عرب لوگ) سے آیا تھا اور پرمیشر کی کرپا اسپر نہایت ہی ہو کیونکہ اُن لوگوں میں یہ شخص بڑا پریمی ہو شب و روز یہ شخص پرمیشر کی بندگی ہی میں لگا رہتا ہو اور ایک عرصہ سے یہ رباب اسکے پاس تھا اور اسی رباب کے ذریعہ سے پرمیشر کا یہ شخص بھجن کیا کرتا تھا اور اسکے دل میں عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ یہ رباب میں گورو نانک کی نذر کرونگا اسوجہ سے یہ رباب بیر میندا مجھکو بھینٹ گیا ہو اب تو اسکو بجا توقف نکر یہ سنکر مردانہ رباب کے تار درست کرنے لگا اتنے میں ست گورو مہاراج نے مکرر ارشاد فرمایا کہ مردانہ اب رباب کے بجانے میں دیر نکر یہ وہ چیز ہو کہ اسکے تار و ساز سب یونہیں درست ہوجاوینگے یہ سنکر مردانہ رباب بجانے لگا اُسوقت غور کیا تو اس رباب سے یہ آواز برآمد ہوتی تھی۔

(توہی نرنکار توہی نرنکار نانک بندہ تیرا)

یہ آواز سنتے ہی ست گورو مہاراج کی سمادھی لگ گئی چنانچہ مردانہ کی نظر جب ست گورو مہاراج پر پہونچی تو دیکھا سمادھی لگی ہوئی ہو مردانہ بجانے میں مصروف رہا غرضکہ ست گورو مہاراج دو رات اور دو دن سمادھی ہی میں جمے رہے اب پہلے کہ مردانہ کو جبکہ دو دن اور دو راتیں گذریں تو بھوکھ نے پریشان کیا اور تھک بھی گیا اب اُسوقت مردانہ کو نہایت مشکل کا سامنا پڑا کیونکہ ادھر تو بوجہ سمادھی لگنے کے رباب چھوڑ نہ سکتا تھا اور اُدھر بھوکھ نے پریشان کر رکھا تھا اب گو کہ مردانہ رباب بجا رہا تھا لیکن دل میں یہی خیال تھا کہ اگر کسی طرح ست گورو مہاراج کی سمادھی کھل جاتی تو میں اجازت لیکر روانہ ہو جاتا غرضکہ تیسرا دن ہوا جب ست گورو مہاراج نے آنکھیں کھول لیں پلکیں اُٹھائیں تو مردانہ سے دریافت کیا کہ کہو مردانہ کیا کیفیت ہو اور تم تھکیا کہتے ہی یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کی بھوکھ کو کرکے میں نے حضور کے تابع رہ کر دیکھا لیکن مجھکو بھوکھ جھوڑتی ہی نہیں ہو اب یہ فرمایئے کہ ہمارا اور آپکا ساتھ کیونکر اور کیسطرح پر نبھیگا میری تو زندگی آب و دانہ پر منحصر ہو اور آپکی یوں ہی بسر ہو اب آپ ہی غور کیجئے کہ آج تیسرا دن ہو کہ میں نے پانی تک پیکر گذر کی ہو کیونکہ کوئی شے میرے پاس موجود نہ تھی کہ جسکو کھاتا اور یہ مقام بھی ایسے سناٹے کا ہو کہ جہاں پر کوئی انسان دکھائی نہیں دیتا ہو کہ اُس سے جاکر کچھ مانگ لاؤں علاوہ یہاں کے حیوانات و نباتات و جمادات کو بھی غشی کا سا عالم ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ہمارے پاس تو دنیا کی کوئی [illegible] اگر اس بات کو انگیز کرو تو البتہ ہمارے پاس بسر ہو سکتی ہو اور اگر اسکے تحمل نہ ہو تو رخصت ہو کر گھر کو چلے جاؤ یہ سنکر مردانہ [illegible] کہ مہاراج یا تو حضور میری بھوکھ کا علاج کیجئے [illegible] خدمت میں رہکر [illegible] گذارہ کرون [illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ [illegible]

[illegible]

کے آتا ہے اتنے میں مردانہ بھی پہونچ گیا۔ بی بی جی نے دریافت کیا کہ اے مردانہ یہ رباب کس قیمت کا آیا ہے اور اسقدر عرصہ تک تم کہاں رہے
کہ جواب پلٹے ہو اور یہ تو بتاؤ کہ ست گورو مہاراج کہاں ہیں یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ بی بی جی صاحبہ کیا کہوں وہ تو فقیر اور سادھو ہیں
انکو تو دُکھ سُکھ کچھ ستاتی ہی نہیں ہے اور مجھکو یہ چھوڑتی ہی نہیں ہے تو کیونکر ہمارا اور اُنکا ساتھ ہو سکتا ہے اسلیے میں نے مہاراج سے یہ بھی
عرض کیا تھا کہ یا تو اسکو کھو دیجئے یا اسکا کچھ علاج کیجئے لیکن میری عرض قبول نہ ہوئی تب میں مجبور ہو کر باب (تلونڈی) ہی جاتا ہوں کہ
جہاں پر پیٹ بھر کر روٹی کھاتا ہوں اُسوقت یہ ارشاد ہوا کہ یہ رباب بی بی جی کے سپرد کر دو چنانچہ رباب لیکر حاضر آیا ہوں یہ سُنکر بی بی جی
کو نہایت ملال ہوا کہ بیخودی کی حالت ہوئی یہ کیفیت دیکھکر تلسی خدمتگاری نے بی بی جی کو بہت کچھ سمجھایا تاہم آنسو بند نہ ہوئے اتنے عرصہ
میں جیرام جی بھی آگئے اور بی بی جی کی یہ حالت دیکھکر متعجب ہوئے اور خدمتگاری مذکورہ سے غمگین ہونے کی کیفیت دریافت کیا
کہ کیا سبب ہے کہ جو اسقدر روتی ہیں کہ سمجھانے سے بھی چپ نہیں ہوتی ہیں یہ سُنکر خدمتگاری نے جواب دیا کہ آج مردانہ ست گورو مہاراج
کو تنہا چھوڑ کر چلا آیا ہے اور اب اپنے مکان کو جاتا ہے اسوجہ سے بہو جی صاحبہ کو نہایت ہی غم ہے یہ سُنکر جیرام جی نے کہا کہ ہمکو تو کوئی
عذر بھی نہیں ہے اب ایسی کوئی تدبیر سوچنی چاہیے کہ جسمیں مردانہ ست گورو مہاراج کے پاس ہی رہے تاکہ انکا اطمینان ہو اسوقت بی بی جی
نے بھی افسوس سے روتے ہوئے یہ کہا کہ ہمکو مردانہ کے رہنے سے آجتک اطمینان تھا کہ ست گورو مہاراج کے پاس ایک شخص یعنے
مردانہ موجود تھا ہے لیکن یہ بھی انکو چھوڑ کر چلا آیا اسلیے اب طبیعت زیادہ متفکر ہے کہ اب تنہائی ہے شاید کیا کریں کہاں چل دیں یہ سُنکر
جیرام جی نے کہا کہ اے پرمیشر کے بندے آج مجھکو نہایت تعجب ہے کہ یا تو تم مجھکو سمجھاتی تھیں یا آج تم خود ہی اسقدر ناسمجھ ہو کر رنجیدہ
خاطر ہو اب بہتر یہ ہے کہ تم رنج دور کر دو اور ایسی تدبیر سوچو کہ جسطرح مردانہ ست گورو مہاراج کے پاس پہلے سے رہتا تھا ویسے ہی رہے یہ سُنکر
نانکی بی بی جی نے فرمایا کہ اب تمھیں مردانہ کو سمجھاؤ شاید سمجھ جاوے اسوقت جیرام جی نے مردانہ سے کہا کہ اے مردانہ تم کیوں ست گورو مہاراج
کی خدمت سے جدا ہوتے ہو کیونکہ تمھارا اور انکا تو بہت ہی ساتھ تھا جدائی کی کیا وجہ ہوئی یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی
جیرام جی صاحب میں ہرگز ہرگز انکی خدمت سے جدا ہونا نہیں چاہتا ہوں لیکن مجھکو تو مجبوری اُنسے جدا ہونا پڑتا ہے اور وہ یہ ہے کہ
ست گورو مہاراج تو دو دو تین تین دن تک تو سمادھی ہی میں مست رہتے ہیں انکی آنکھیں تو کھلتی ہی نہیں ہیں اور طرفہ یہ کہ قیام انکا
آبادی میں نہیں ہے بلکہ صاف ویرانہ ہی میں رہتے ہیں کہ جہاں کچھ بھی میسر نہیں آتا ہے اگر کسی بستی کے بھی کنارے مقیم ہوں تو بھی کسی طرح
سے گذر ہو سکتا ہے لیکن انکو تو ویرانہ ہی پسند ہے کہ جہاں پر کھانے پینے کا دروازہ ہی بند ہے یہ سُنکر جیرام جی نے مردانہ سے
کہا کہ اے مردانہ اگر تم صرف کھانے اور کپڑے کی تکلیف سے جدائی اختیار کرتے ہو تو اسکی فکر کچھ بھی نکرو ہمارے یہاں سے
[illegible] تمھارے سوا کون شخص انکی خدمت میں رہ سکتا ہے اب آئندہ تمکو اختیار ہے جو منظور ہو وہ کرو اتنے میں بی بی جی
[illegible] مردانہ سے کہنے لگے کہ اے بھائی مردانہ جبتک تم اس شہر میں [illegible]
[illegible]

بھی لیتے جانا مردانہ نے کہا بہت اچھا تھوڑے عرصہ کے بعد مردانہ نے کھانا کھایا اُسوقت جیرام جی نے بی بی جی کو اجازت دی
مردانہ کو کچھ خرچ بھی دیدو چنانچہ بی بی جی نے کہا کہ اے ٹھاکر جی جو ارشاد ہو وہ خرچ مردانہ کو دیا جاوے یہ سُنکر جیرام جی نے
جواب دیا کہ جو چاہو دیدو یہ سُنکر بی بی جی نے مبلغ عہ روپیہ مردانہ کو دیدیے اور ایک اپنا زیور بھی گلے سے نکالکر دیا کہ اے
مردانہ یہ لو تاکہ تمکو تکلیف نہ ہو اور بھائی جی سے میری طرف سے عرض کرنا کہ اب تو عرصہ ہوا کہ آپ کے درشن نہیں ملے بہتر ہو کہ مجھکو
درشن دیجائیے چنانچہ مردانہ وہ زیور گلے میں پہنے ہوئے اور مبلغ عہ روپیہ لیے ہوئے ستگورو مہاراج کی خدمت میں گیا- اور
ست گورو مہاراج کے قدموں پر متھا ٹیک کر بیٹھ گیا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ رباب کیوں واپس لایا ہو یہ سُنکر مردانہ نے
عرض کیا کہ حضور میرے چلے جانے پر بی بی جی صاحبہ نے بہت رنج وملال کیا اور جیرام جی صاحب نے بھی سُنکر میرے جانے کی وجہ
مجھسے دریافت کی میں نے بیان کر دی کہ حضور بھوک کے مارے جدا ہوا چاہتا ہوں ورنہ جدائی تو گوارا نہیں ہو چنانچہ یہ سُنکر بی بی جی
صاحبہ و نیز جیرام جی صاحب نے مجھکو بہت تسلی دی اور ہدایت کی کہ تم ست گورو مہاراج کی خدمت سے جدا نہو چنانچہ بی بی جی صاحبہ
نے اپنے گلے سے مجھکو یہ زیور نکال کر عطا فرمایا اور نقد مبلغ عہ روپیہ عنایت کیے اور زبانی کہا کہ جب تک اُس شہر کے قریب
رہو یہاں کھانا کھایا کرو اور جب کبھی باہر جانا اُسکے واسطے یہ دیا جاتا ہو علاوہ اُسکے بی بی جی صاحبہ نے یہ بھی عرض کیا ہو کہ بہت روز
سے مجھکو درشن نہیں ہوے ہیں اپنے درشن مجھکو جلد کرا دیں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ تو نے
کیا کیا آخرکار اپنی قوم یعنے ڈوم والے ہی بات کے اور وہی چال چلا یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے اُنسے مانگا تو تھا ہی
نہیں اُن لوگوں نے مجھکو خود ہی دیے ہیں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو ابھی جا اور یہ روپیہ واپس کر آ کیونکہ
تمہارے لیے سب ساعت ہی لیکن کرتار پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور پرمیشر ہی پر آسرا کرنا چاہیے اور اُسپر بھروسہ کرنے سے سب کچھ
آتا ہو بس یہی بہتر ہو کہ جلد جا اور روپیہ مذکور واپس کر آ- یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ بہتر ہو کہ حضور ہی چلیں اُسوقت واپس ہو دن
قطع نظر اسکے بی بی جی نے بھی درخواست درشنوں کے لیے کی ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر تمہارا بھی کہنا ہمکو ماننا
منظور نہیں ہو کیونکہ ابھی ہمکو تم سے بہت کام لینا ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج مع بھائی مردانہ کے بی بی نانکی جی صاحبہ کے مکان پر
تشریف لے گئے چنانچہ تلشی خدمتگاری نے ست گورو مہاراج کو دیکھتے ہی اندر جاکر کہا کہ بی بی جی آپکے بھائی صاحب تو آ رہے ہیں یکایک
خبر سُنکر بی بی جی نے کہا کہ تلشیا تو جھوٹ کہتی ہو چنانچہ خدمتگاری مذکورہ نے عرض کیا کہ حضور ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ہو کہ میں غلط
عرض کروں اور حضور سے جھوٹ بولوں اگر یقین نہو تو میں یقین کرا دوں کہ ست گورو مہاراج مع بھائی مردانہ کے مکان پر [illegible]
چنانچہ بی بی جی صاحبہ آکر ست گورو مہاراج کے قدموں پر [illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بی بی جی [illegible]
اسی واسطے نہیں آیا کہ تم میری [illegible] پیاری ہو تمہارا [illegible]
[illegible]

فرمایا کہ اے مردانہ بی بی جی کو وہ روپیہ واپس کر دو یہ سنکر بی بی جی صاحبہ نے فرمایا کہ اے مہاراج مردانہ کے پاس میرے روپیہ نہیں ہیں بلکہ وہ سب آپ ہی کے ہیں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ [illegible] تم ہی نے تمکو پرمیشر کے سپرد کر دیا ہے کیونکہ تم پرمیشر کی بھگت ہو اور مجھسے بڑی بھی ہو اور بڑون کا کہنا پرمیشر ضرور ہی سنتا ہے یہ سنکر بی بی [illegible] جب میں آپکو پرمیشر کے مانند جانتی ہون اور نرنکار کے مثل مانتی ہون بہت سچ ہے کہ آپ بیشک نرنکار [illegible] بھائی کر کے کبھی نہیں مانتی ہون اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بیٹھیے بی بی جی یہ بات کوئی نہیں جانتا [illegible] بات لو تم قبول کرو کہ یہ روپیہ واپس لے لو ہان ایک بات یہ البتہ کہنے کے لایق ہے کہ جسوقت مردانہ تمہارے [illegible] تو اسکو خالی واپس نہ بھیجنا کیونکہ ہمکو ابھی اس سے بہت کام ہیں اور میں نے اسکو بر داشت دیا ہے کہ سواے بیدی [illegible] کے اور کسی شخص سے تم کبھی سوال نکرنا اب مجھکو یہ دیکھکر نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ سری چند جی تمھاری گود میں ہیں اب تم یہین خوش رہو اور ہمارا رہنا اب یہان مناسب نہیں ہے یون ہیں رمتے رام رہنا بہتر ہے یہ سنکر بی بی نانکی جی صاحبہ نے کہا کہ اے بھائی جی صاحب اگر آپ یہین رہتے تو میرے دل کو تسکین ہوتی کہ میرے ہی پاس ہیں اُسوقت چاہے عرصہ تک آپکے درشن نہ ہوتے الا دل کو اطمینان رہتا اور اگر آپ یہان سے کسی طرف کو دور چلے گئے تو مجھکو ہرگز اطمینان نہ ہوگا بلکہ برعکس اُسکے نہایت رنج ہوگا کیونکہ آپ جانتے ہین کہ آپکے چرنون سے کسقدر محبت ہے آیندہ آپکی مرضی پر منحصر ہے جیسی مرضی ہو وہ کیجیے میرا کچھ اور تو اختیار ہی نہیں ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی آپ اپنا اطمینان ہر طرح سے رکھیں جسوقت آپ مجھکو یاد کرینگے اُسی وقت میں آپکے پاس موجود ہو جاؤنگا گو کتنے ہی فاصلہ پر کیون نہ ہون۔ یہ سنکر بی بی نانکی جی نے مایوسی سے کہا کہ اب تو آپ ہم لوگون سے محبت توڑکر جاتے ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بی بی جی اسوقت سب سے محبت توڑنا ہی اچھا ہے نرنکار کی مرضی یون ہی ہے سنسار سے محبت رکھنا اچھا نہیں ہے آخر کلمہ یہ فرماکر اور وہ روپیہ مردانہ سے واپس کرا کر بی بی جی سے رخصت ہوئے اقدس جیون ہین باہر نکلے مردانہ سے آپ نے فرمایا کہ اے مردانہ کہو کس طرف چلتے ہو مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین کیا جانون آپ ہی اس بات کو جانیے جدھر آپکی خوشی ہو ادھر چلیے مین تو حضور کے ہمرکاب ہون یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ایک سادھو بمقام (ایمن آباد) رہتے ہین چلو اُنکے بھی درشن کرتے چلین مردانہ نے عرض کیا کہ بہت بہتر چلیے اُنکے بھی درشن چلکر کرین حضور کی بدولت یہ نعمت غیر مترقبہ مجھکو بھی نصیب ہو جاوے گی ورنہ میری قسمت کہان تھی کہ ایسے [illegible] اہل اللہ سادھو کہین اُنکے درشن مجھکو ملتے۔

آگے ساکھی بھائی لالو بڑھئی کے ساتھ ست گورو مہاراج کی جو گفتگو ہوئی چیلی

نمبر ۲۳

[illegible] ست گورو مہاراج سلطان پور سے جانب (ایمن آباد) معہ بھائی مردانہ کے روانہ ہوئے [illegible] [illegible] بھائی لالو [illegible] اپنے کام میں مصروف تھے کہ ایک بھائی لالو [illegible] ست گورو مہاراج [illegible] [illegible] ایک شخص قوم کا [illegible] [illegible]

فرمایا کہ بھائی لالو بیٹھ کر کیرت کرو۔ ارشاد کے ہوتے ہی بھائی لالو بیٹھ گئے اور مکان سے ایک چارپائی لا کر ڈال دی اُسپر
ست گورو مہاراج مع بھائی مردانہ کے بیٹھ گئے بعد تھوڑی دیر کے بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب میں آپ کے
اوپر سے قربان ہوتا ہوں اب آپ ہی اپنی صفت بیان کیجئے کیونکہ میں حضور سے واقف نہیں ہوں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے
اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ اے بھائی لالو میں ایک مسافر پردیسی ہوں بجواب اسکے بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے
سنت جی صاحب مسافر و پردیسی تو سبھی ہیں یہ سنساری باتیں مجھسے آپ چھوڑ دیویں میری نظر سے آپ بے نظیر اکمل آدمی نظر آتے
ہیں اسلیئے خواہش ہے کہ میں حضور سے آگاہی پاؤں کیونکہ ہم لوگ محض نالائق آدمی ہیں اور آپ سنت لوگ ہیں کہ جو پرمیشر کے نزدیک
آدمی ہیں۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو تم سب کچھ جانتے ہو اگر کوئی ناواقف ہوتا تو البتہ اُس سے کہا جاتا
جانے اور پہچانے آدمی سے کیا اور کیونکر کہا جائے یہ سُنکر بھائی لالو نے عرض کیا (کرتار کی کرتار ہی جانے) لیکن ہاں یہ بات البتہ
ہے کہ جو ایک شخص (نانک تپا) مشہور ہے میری نظر سے آپ وہی نظر آتے ہیں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو
پھر پوچھتے کیوں ہو یہ سُنکر بھائی لالو نے جواب دیا کہ ہم خام عقل کے آدمی ہیں اسقدر کہاں تمیز ہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے
فرمایا کہ اے بھائی لالو خام عقل والے کی گفتگو ایسی نہیں ہوتی ہے بجواب اسکے بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب آپکا
نام کیا ہے یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ آپکا نام (نانک نرنکاری) ہے یہ سُنکر بھائی لالو نے دریافت کیا کہ اے بھائی جی تمھارا کیا نام ہے
مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی لالو میرا نام مردانہ ہے اُسوقت پھر بھائی لالو نے خاص ست گورو مہاراج کی خدمت میں گذارش کی کہ اے
سنت جی صاحب آپ اپنا نام اپنی زبان سے کیوں نہیں فرماتے ہیں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے لالو مردانہ نے تو میرا نام
بیان ہی کیا ہے اُسوقت بھائی لالو نے عرض کیا کہ حضور اپنا نام اپنی زبان سے کہنا کوئی گناہ تو نہیں ہے اُسوقت خود ست گورو مہاراج
نے فرمایا کہ اے بھائی لالو (میرا نام نانک نرنکاری ہے) یہ سنتے ہی بھائی لالو نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر ستھا ٹیکا اُسوقت
ست گورو مہاراج نے آشیرباد دیا (کہ بھائی لالو تکو کرتار بھلا کرے) اور ساتھ اسکے یہ بھی فرمایا کہ ہمارا تمھارا بھی قول تھا یہ سُنکر
بھائی لالو نے عرض کیا کہ بس حضور بس اب اس معاملہ کو یونہیں گومگو رہنے دیجئے ظاہر نہ کیجئے جسوقت یہ باتیں بھائی لالو کے گھر
ست گورو مہاراج نے سنیں فرمایا کہ اے بھائی لالو یہ میں کسواسطے چھپا کر رکھوں میں بات کو کہ تم نے کہا ہے کہ گومگو رہنے دیجئے ظاہر نہ کیجئے یہ سُنکر
بھائی لالو نے عرض کیا کہ جیسی مرضی حضور کی ہو اور میں کیا عرض کروں اسقدر گفتگو کی دیر تے آئی تھی کہ بھائی لالو کے کھانے کا وقت آیا مردانہ
نے ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ حضور یہ بھائی لالو بھی کیا کسی وقت کے پرانے ملاقاتی ہیں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے
مردانہ بھائی لالو پرانا ست [illegible] ہے اسواسطے جنگل میں (تپ) کیا ہے اب اس زمانہ میں [illegible]
[illegible] مردانہ نے عرض کیا کہ حضور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کرون بازبات صوفون بان البتہ یہ گذارش ہو کہ اس سرزمین مین مجھکو نیند زیادہ آتی ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ابھی بھائی لالو کے مکان پر تین دن اور قیام کرینگے بعد اسکے بھائی لالو سے رخصت ہونگے کیونکہ یہان دل نہایت خوش ہوتا ہو اور انکو ملنا اور دیکھنا ضروری ہو گو کہ ہم فقیر اور راقیت ہین ہمسے اور کسی سے کچھ سروکار نہین ہے لیکن یہ بھی ضرور ہو کہ جس جگہ کوئی سادھو یا فقیر ہو وہین رہنے سے طبیعت خوش ہوتی ہو - مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ بات تو آپ نے گویا میرے دل کی کہی خیال کرتا ہو حالانکہ مین جس گلی و کوچہ ہو کر نکلتا ہون مجھکو دیکھتے ہی لوگ کہنے لگتے ہین کہ دیکھو بھائی یہ (گورا ہی) کا ہمراہی ہے لیکن اس بات کو آپ ہی خوب جانتے ہین کہ یہ بات سنکر کسقدر ناگوار لگتی ہے اگر بالفرض کہ میری ہی نسبت کچھ کہتے تب بھی نصیحت تھی لیکن چونکہ حضور کے واسطے بھی ایسا لفظ سخت کہتے ہین کہ جسکے سننے سے دل کو گران گذرتا ہو لیکن خاموش رہتا ہون تو ھنکہ شام ہوئی - سبھون نے ارام کیا - صبح ہوئی سب لوگ آ گئے - ست گورو مہاراج نے بھائی لالو سے فرمایا کہ تمکو

(کرتار چت آوی)

اب تم سے ہم رخصت ہوا چاہتے ہین - یہ سنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ اب پیر سے لیے کیا ارشاد ہوتا ہو - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو تمھارے لیے کوئی ارشاد کی ضرورت نہین ہو اور ہمین کو دیکھو کہ یہ سنساری لوگ بڑی نظر سے دیکھتے ہین یہ سنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ آپ کی ذات تو پرمیشر ہی کی ذات ہو آپ کو وہ لوگ کیا بڑی نظر سے دیکھینگے آپ کو کسی کے ساتھ تو دنیا نہین ہو آپکا ساتھ تو پرمیشر کے ساتھ ہو - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو تم سچ کہتے ہو لیکن یہ سنسار بکرا [illegible] ہو جو انکے دون مین آتا ہو وہ کرتے ہین - پرمیشر کو ذرا بھی نہین ڈرتے ہین - یہ سنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آج چلکر اندر بیٹھیے - ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنو بھائی لالو -

اشلوک	श्लोक
اس کلجگ پنجھ بہوت کیونکر رکھے پت	इस कलयुग [illegible] क्योंकर रक्खे पत
جو بولے تان اکھے بر بڑا رسے بہت جپ کرات	जो बोले तो कहते [illegible] बहुत [illegible] पत
اکھے ات گھٹ اہن مت	कहते [illegible] नाहीं मत
[illegible]	जो बाहर रहे तो कहते [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] रक्खे पत

کیا کیا جاوے کہ کسی کے گھٹ مین ہماری ایسی مت نہین ہو نہ ہمارا ایسا خیال نہ ہماری ایسی سمجھ۔
جیسے باہر میٹھے ویسے ہی اندر میٹھے۔
سنساری لوگ جو چیز کہ جھوٹی ہو اُسکو مستحکم کرتے ہین یعنے فانی کو جاودانی اور جاودانی کو فانی جانتے ہین۔
پرمیشر کے جو بندے ہین وہ ہر طرح سے ہر خاص و عام سے جھک کر چلتے ہین۔
کا یا گلا نا اُسکی اطاعت ہو آیندہ اس کرتار کے اختیار ہو۔
یہان اور وہان وہی کرتار پت رکھیگا۔
یہ فرماکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی لالو اب مجھکو رخصت دیجئے بھائی لالو نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج کچھ دن تو اور یہان آرام فرمایئے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بیشک بھائی لالو جی تمھارے قلب کی یہ صفائی ہی کہ تم ایسا کہتے ہو لیکن سنساری لوگ شاید میرے رہنے سے رنجیدہ خاطر ہون سوائے اسکے مردانہ کا دل گھبرا گیا ہی یہ سنکر بھائی لالو نے عرض کیا حضور زیادہ نہین تو ایک ہی ہفتہ اور قیام فرمایئے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے مردانہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے مردانہ بھائی لالو کا بھی کہنا ضرور ماننا چاہیے مردانہ نے عرض کیا کہ جیسی حضور کی مرضی ہو۔ غرضکہ ست گورو مہاراج نے مع بھائی مردانہ کے بھائی لالو کے مکان پر ایک مہینہ اور دو دن قیام فرمایا۔ اُس وقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اب تو یہان پر ایک مہینے سے بھی زیادہ ہوگیا اب اگر حضور اجازت فرما دین تو تھوڑے دن کے لیے (تلونڈی) ہو آؤن یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تجھ سے بھلا اور بھی بہت کام ہی اب عین وقت پر تو کہان جاتا ہی۔ یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین بہت جلد حاضر ہونگا۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی مردانہ جاؤ لیکن بہت جلد آجانا۔ غرضکہ مردانہ ست گورو مہاراج سے اجازت لیکر راہی (تلونڈی) ہوئے۔ اب ست گورو مہاراج کا یہ قاعدہ ہوا کہ تمام دن جنگل مین رہتے تھے اور رات کو بھائی لالو کے مکان پر بسر کرتے تھے غرضکہ اسی طرح پر چندرہ دن تک ست گورو مہاراج نے بسر کیا اتفاق وقت سے اُس مقام پر ایک شخص بہت امیر آدمی تھا جسکا نام (ملک بھاگو) تھا اور قوم کا بھی (کھتری) تھا اور گویا اُس شہر کا مختار بھی تھا ... اُس شخص نے ایک برم بھوج بڑا بھاری کیا اور اُس برم بھوج مین تمام قوم یعنی چارون ...

[illegible]

ذہن میں جو کچھ آیا میں نے حضور ست عرض کر دیا۔ یہ کہکر برہمن مذکور وہاں سے چلا گیا اب سنیے کہ جسوقت برم بھوج ملک بھاگو کے
مکان میں شروع ہوا تمام شہر کے آدمی کیا امیر اور کیا غریب رعیت و فقیر سب جمع ہوئے لیکن ست گرو مہاراج اُس برم بھوج
میں شریک نہ ہوئے انھیں بھائی لالو کے مکان پر مقیم رہے اُس نوید دینے والے برہمن نے جب سب لوگوں کو دیکھا اور
ست گورو مہاراج کو نہ پایا تو بمقتضاے برہمنی ملک بھاگو مذکور سے ست گرو مہاراج کی شکایت کی اور بلکہ یہ بھی کہا کہ باوجود نوید
دینے کے نانک تپا شریک برم بھوج نہیں ہوئے ملک بھاگو نے سنکر پھر اُس برہمن سے دریافت کیا کہ تو نے نانک تپا کو نوید دیا تھا
برہمن نے جواب دیا کہ میں نے اپنی زبان سے نانک تپا کو نوید دیا تھا اور تاکید بھی کی تھی یہ سنکر پھر ملک بھاگو نے پھر اُس برہمن سے
کہا کہ اب پھر تم جاؤ اور نانک تپا کو جا کر لاؤ چنانچہ برہمن مذکور گیا اور بھائی لالو سے دریافت کیا کہ نانک تپا کہاں ہیں بھائی لالو نے
جواب دیا کہ اے برہمن جی ست گورو مہاراج یہیں موجود ہیں یہ سنکر برہمن نے کہا کہ اے بھائی لالو نانک تپا کو باہر بھیج دیجیے
چنانچہ اُس برہمن کی آواز سنکر ست گورو مہاراج خود ہی باہر تشریف لائے اور آکر کہا کہ کہو پادھا جی کیا کہتے ہو۔ یہ سنکر برہمن نے
جواب دیا کہ اے تپا جی صاحب آپ کو ملک جی نے بلایا ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پادھا جی ملک کے پاس میرا
کیا کام ہے میں کیوں جاؤں۔ یہ سنکر برہمن مذکور واپس گیا اور ملک بھاگو سے جا کر اور بھی زیادہ شکایت کی اور کہنے لگا کہ دیکھیے
ملک جی صاحب کیا کہوں کہ اوّل نانک کھتری کا بالک ہو کر شودر یعنے ترکھان یعنے نیچ گھر کی جوار کی روٹی کھاتا ہے اور یہاں آپ کے
برم بھوج میں باوجود متواتر نوید دینے کے بھی نہیں آتا ہے یہ سنکر ملک کو اور زیادہ ملال ہوا غصہ سے چہرہ لال ہوا اور پھر اُسی
برہمن (ریتھا) نامی کو حکم دیا کہ اب تم جاؤ اور نانک تپا کو پکڑ لاؤ یہ سنکر برہمن اُٹھا اور ست گورو مہاراج کی خدمت میں پہونچا اور
کہا کہ اب آپ چلیے ملک بھاگو آپ پر بہت ناراض ہوا ہے اور اگر اب آپ اسطرح پر نہ چلیں گے تو آدمی آکر زبردستی پکڑ لیجاوینگے۔ یہ سنکر
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے برہمن جی چلو ہم چلتے ہیں۔ غرضکہ ست گورو مہاراج (ریتھا) برہمن کے ساتھ ہو کر ملک کے
مکان پر جا پہونچے۔ برہمن نے جا کر ملک سے کہا کہ حضور نانک تپا آگئے۔ یہ سنکر ملک نے کہا کہ اُنکو اندر لاؤ چنانچہ برہمن مذکور نے
ست گورو مہاراج سے آکر کہا کہ اندر چلیے۔ غرضکہ ست گورو مہاراج اندر تشریف لیگئے اور ملک کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیوں ملک
بھاگو کیوں بلایا ہے ملک نے جواب دیا کہ اے تپا جی صاحب برم بھوج میں آپ کیوں نہیں شریک ہوئے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج
نے فرمایا کہ اے ملک بھاگو ہم ایک محتاج فقیر ہیں جسطرح گذران ہو گذران کرتے ہیں یہاں کی شرکت سے ہمسے کیا واسطہ ہے یہ سنکر ملک نے
غصہ سے کہا کہ اے تپا تمکو اپنا نام تپا کہلوانا اور برم بھوج میں باوجود نوید دینے کے نہ آنا [illegible] گھر کے باوجود کھتری کے لڑکے ہو کر
[illegible] یہ کونسی عقل ہے [illegible] تمام [illegible] بزرگوں کے [illegible] چاہیے۔ یہ سنکر ست گورو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

واہنے ہاتھ مین لے لیا اور بائین ہاتھ مین ملک بھاگو کے گھر کا مال پوا اُٹھا لیا - دونون ہاتھون مین ملنا شروع کیا تو ست گورو مہاراج
کی قدرت دیکھیے کہ بھائی لالو کی روٹی کے ٹکڑے سے دودھ گرنا شروع ہوا اور ملک بھاگو کی پوری وپکوان سے خون نکلنا شروع
ہوا - یہ کیفیت دیکھکر تمام حاضرین جلسہ وناظرین معجزہ متعجب ہوگئے اور اپنے دل مین کہنے لگے کہ یا پرمیشر یہ کیا ہوا - چنانچہ
ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی اُسوقت ملک بھاگو کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے ملک بھاگو یہ برم بھوج آدمیون کے
خون کا کیا گیا ہی - دیکھو یہ سودر کے گھر کی روٹی مین صفت ہی چنانچہ دودھ کا برم بھوج بھائی لالو کے گھر مین روزمرہ ہوتا ہی یہ سُنکر
ملک بھاگو خاموش ہوگیا اور دل مین نہایت رنجیدہ ہوا لیکن ظاہر بات کو پوشیدہ کیونکر کرتا پیچ و تاب کھا کر خاموش ہو رہا جبکہ
ایسی حالت ست گورو مہاراج نے ملک بھاگو کی دیکھی تو یہ اشلوک فرمایا -

اشلوک

حق پرایا نانکا اوس سوئر اوس گاے	हक्क पराया नानका उस सूअर उस गाय
گورو پیران ہامان بھرے جان مردار نہ کھاے	गुरु पीरां माँताँ भरे जाँ मुर्दार न खाय।
گلین بہشت نجاے چھوٹی سچ کماے	गली बिहिश्त न जाइये छूटी सच कमाय
مارن پاہے حرام مین ہووے حلال نجاے	मारन पाहि हराम में होइ हलाल न जाय
نانک گلی کوڑی کوڑی پلے پاے	नानक गली कोड़ये कोड़ी पल्ले पाय।

ست گورو مہاراج فرماتے ہین - پرایا حق انسان کو مثل گاے اور سوئر کے سمجھنا چاہیے -
خدا کے جو بندے ہین یعنے گورو اور پیر لوگ ایسے مُردار شئے کو نہین کھاتے ہین -
دھوکھے اور فریب سے بہشت نصیب نہین ہوتی ہی بغیر سچی کمائی کے کچھ ہو نہین سکتا ہی -
لوگون کے گلے پر چھری چلا کر حرام کی کمائی کرنا کسطرح حلال ہو سکتا ہی -
جو شخص خراب کمائی کریگا نتیجہ بھی خراب ہی پائیگا -
ست گورو مہاراج نے ملک بھاگو سے کہا کہ سنو ملک بھاگو لوگون کے گلے پر چھری چلا کر ناحق کو ڈنڈ و تاوان ڈکس لیکر یہ [illegible]
[illegible] اور پیرون کا دل ایسے برم بھوج سے خوش نہین ہوتا ہی کیونکہ ایسے کھانے سے اول [illegible]
ہوتا [illegible] عبادت مین فرق آتا ہی سو اسلیے ہم نے تمہارے برم بھوج مین شرکت نہین کی تھی - [illegible]
[illegible]

[illegible]

نمبر ۲۴

واقع ہو کہ ملک بھاگو جس سرکار مین ملازم تھا اتفاق وقت سے اُس سرکار کا لڑکا ایک عرصہ دراز سے بیمار تھا بہت سے حکما یونانی و مصرانی نے علاج کیا کچھ افاقہ نہ ہوا - ایک روز ملک بھاگو نے اپنے مالک سے کہا کہ اب صاحبزادے کی طبیعت حکیمون اور بیدون کے علاج سے صحت نہین ہوتی ہو بہتر ہو کہ اب دوا چھوڑ کر دعا کی طرف رجوع کرنا چاہیے کیا عجب کہ کسی کامل فقیر سے صاحبزادے اچھے ہو جاوین - یہ سُنکر ملک بھاگو کے مالک نے کہا کہ کیا علم ہو کہ کون فقیر کامل ہو بلکہ مین تو اس کوچہ سے ایسا ناواقف ہون کہ جانتا ہی نہین کہ کون کیسا ہو یہ سُنکر ملک بھاگو نے موقع پا کر کہا کہ بہتر یہ ہوگا کہ حضور فقیرون کی گرفتاری کا عام حکم جاری کر دیوین اُسمین عامل کی عاملیت اور کامل کی کاملیت ظاہر ہو جاویگی اور اُسکا دلی مقصد یہ تھا کہ ستگورو مہاراج کو اس عام گرفتاری مین گرفتار کر کے ذلیل کرون چنانچہ اُسکے مالک نے گرفتاری فقیرون کا عام حکم جاری کر دیا غرضکہ ملازمان نے تعمیل حکم کی اور بہت سے فقرا گرفتار ہوئے منجملہ اُسکے ستگورو مہاراج بھی گرفتار کیے گئے جسوقت ملک بھاگو مذکور کو ستگورو مہاراج کی گرفتاری کی خبر ہوئی اپنے دل مین برم بھوج کے وقت مین شریک نہ ہونے و نیز اُسکے بھوجون سے نفرت کرنے سے بہت خوش ہوا اور اسطرف جسوقت بھائی لالو نے یہ خبر سُنی نہایت رنجیدہ ہوئے اور فوراً دوڑے اور موقع پر جا کر دیکھا - کہ ستگورو مہاراج بھی منجملہ دوسرے فقیرون کے گرفتارون کے غول مین بیٹھے ہین یہ حالت ستگورو مہاراج کی بھائی لالو دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لائے - جسوقت ستگورو مہاراج کی نظر بھائی لالو پر پڑی تو آپ نے فرمایا کہ بھائی لالو رنجیدہ کیون ہوتے ہو - یہ سُنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ حضور یہ کیا ماجرا ہو - بجواب اسکے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو کرتار کی کیا مرضی ہو - یہ کہکر ستگورو مہاراج نے راگ تیلنگ مین ایک شبد فرمایا -

راگ تیلنگ محل پہلا

جو سے آوے خصم کی بانی تیسے کرے گیان دے لالو
پاپ کے جنجے کابل ای دھای جوری منگی دان دے لالو
شرم دھرم دونو چھپ کھلے کوڑ پھرے پردھان دے لالو
قاضیان باہمنان کے گل تھکیان کا پڑھے شیطان دے لالو
[illegible]

रागतैलंग

जौसी चाबे खसम की बाणी तैसी करे ज्ञान वे लालो
पाप की जंञ्ञ लै काबुल हूं धायां जोरी मंगै दान वे लालो
सर्म धर्म दोइ छपखलोये कूड़ फिरै परधान वे लालो
[illegible]

ایسا ہی ہوا ہی - اب چاہے کسی کو بُرا لگے یا بھلا لیکن یہ امر ہونا ہی ہی - یہ کہکر ایک شبد فرمایا -

शब्द	شبد
जिन्हां भाव तिन नाही भाव मुच भावनं भाव या	جنان بھاو تن ناہین بھاو سونج بھاولی بھاویا
नानिक मह पदन्ता तित री· बनाय गया	نانک یہ پدْ حضرت ت وسے بناسے گیا

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بھائی لالوجی جس شخص نے پرمیشر کا حکم مانا ہی اُسکو اور دوسرے کے حکم کی پرواہ نہین ہی اور جو لوگ پرمیشر کے حکم کی تابع نہین ہین اُنھین کو ہر طرح کا خوف غالب ہوتا ہی سیلیے بھائی لالوجی یہی ایک نکتہ ہی کہ اُسکی درگاہ مین جانے سے معلوم ہوگا اور یہ بات یاد رکھنا کہ جن لوگون نے یہ بات دل سے سمجھ لی ہی وہی لوگ بہت خوشی سے بسر کرینگے یہی ایک اشارہ تمھارے لیے کافی ہی جسوقت بھائی لالو نے یہ بات ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنی ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر سمجھا ٹھیکا -

اب سنیے کہ اُس ملک تھاگو کے مالک سے ایک افسر نے جاکر عرض کیا کہ حضور اس شہر کے جسقدر فقیر و درویش و سادھو و سنت جس فرقہ کے کیا ہندو اور کیا مسلمان تھے سب گرفتار ہوچکے غرضکہ اس شہر (یمن آباد) مین کوئی فقیر گرفتاری سے باقی نہین رہا ہی لیکن وہ جسکا نام نانک بنیا ہی سب فقیرون کے ساتھ وہ بھی گرفتار ہوا ہی سب فقیر تو چپ چاپ خاموش بخبیدہ حالت سے بیہوش بیٹھے ہین مگر نانک بنیا لالو نکھان سے کہ جسکے مکان پر وہ مقیم رہتا ہی بے خوف و بلا وسواس جو باتین کرتا ہی وہ قابل غور و لائق سننے کے ہین - یہ سنکر ملک تھاگو کا مالک جو قوم کا پٹھان تھا اُس افسر کے ساتھ فقیرون کے قید خانہ مین آیا اور ست گورو مہاراج سے کہنے لگا کہ اے نانک ہی کیا کہتے ہو میرا لڑکا بیمار ہی اُسکو تم اچھا کردو تو البتہ مین کل فقیرات کو چھوڑدون ورنہ سب اسی طرح پر قید رہینگے اور کوئی نہ چھوٹے گا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے خان صاحب یہ کونسا انصاف ہی کہ اگر آپ کا لڑکا اچھا نہ ہووے تو کُل فقیر قید رہین اور اگر لڑکا اچھا ہوجاوے تو چھوڑ دیے جاوین خیر آپ نے جس لڑکے کے واسطے فقیرون کو قید کیا ہی اور تکلیف دی ہی اُسکی خبر منگوا لیجیے وہ تو اپنے مقام کو چلا گیا یعنے گذر گیا یہ سنتے ہی خان صاحب نے مکان کو ایک آدمی بھیجا اُس آدمی نے جاکر مکان مین دیکھا تو بیشک لڑکا مذکور ختم ہوچکا تھا اور تمام مکان مین کہرام مچا تھا جسوقت یہ کیفیت دیکھکر وہ آدمی مکان سے واپس آیا اور خان صاحب سے کہا اُسوقت خان صاحب اپنے مولوی ملک تھاگو کو جنکی ذات کا یہ سب فتور تھا کہا کہ اے ملک تھاگو لڑکے کی صحت کے [illegible]

[illegible]

اور گلہ کر رہے تھے کہ تمنے میرے لڑکے کو کہ جو ہر طرح کا کمانا کہاتا تھا کہو دیا تمھاری ہی صحبت سے وہ خراب ہوگیا اُنکی شکایت کا جواب
بھائی بالے نے کالورام جی کو یہ دیا کہ اس بارہ مین آپ بھائی جیرام جی اور بی بی نانکی جی صاحبہ کو لکھکر یا زبانی چلکر دریافت
کیجیے کہ میرا کیا قصور ہی اگر کچھ قصور ہو تو قابل سزا ہون بلکہ مین نے تو اُنکی رفاقت مین اپنا وقت صرف کیا ہی اُدھر تو روزانہ کالورام جی
سے اور بھائی بالے سے یہ باتین تھین کہ اتنے عرصہ مین بھائی مردانہ بھی جا پہونچے اور کالورام جی کو دعا دی اُسکو دیکھکر کالورام جی
نے کہا کہ مردانہ نانک جی کی خیر و عافیت بتا کہ جسکے ہم مشتاق ہین - یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے ججمان مین کیا گورو نانک جی
صاحب کی تعریف کرون کہ آپکے خاندان مین گورو مہاراج نے تو چندربان اور سورج و رام چندر یا کرشن چندر کے مانند اوتار لیا
ہی اب آپ اور کچھ خیال نہ کرین بلکہ گھر بیٹھے گنگا نہایئے کہ آپ بڑے بھاگوان ہین کہ جسکے گھر مین ایسا نرنکار اوتار لیوے اُسکے بھاگ
کا کیا ذکر ہی - کالورام جی نے جیون ہین یہ بات سُنی آگ بگولا ہوگئے اور کہنے لگے کہ او بھائی سُنتے ہو کہ مردانہ کیا کہ رہا ہی بجاے
اسکے کہ نانک نے میرا نام اس سنسار مین ڈبو دیا یہ کہ رہا ہی کہ گھر بیٹھے گنگا نہایئے اور اُنکی تمثیل سورج اور چندربان اور رام چندر اور
کرشن چندر جی مہاراج سے دے رہا ہی آخر کار ذات کی کچھ تاثیر ہونی چاہیے ڈوم تو ہئی ہی یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے ججمان
آپ کو اس امر کی خبر ہی نہیں ہی کہ وہ کون ہین - اتنے عرصہ مین راے بولار صاحب کو یہ خبر پہونچی کہ آج مردانہ گورو نانک جی صاحب
کے پاس سے آیا ہی - راے صاحب موصوف نے مردانہ کو طلب کیا اور اُنکا آدمی کالورام جی کے مکان پر مردانہ کو بلانے آیا -
مردانہ سے اُس آدمی نے آکر کہا کہ تجھکو راے بولار صاحب نے طلب فرمایا ہی - مردانہ اُس آدمی کے ہمراہ ہولیا اور راے بولار صاحب
کے مکان پر حاضر ہوا اسکو دیکھکر راے صاحب نے مردانہ سے دریافت کیا کہ کہو مردانہ گورو نانک جی صاحب کی خیر و عافیت بتا کہ
ست گورو مہاراج کیسے ہین - یہ سُنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ بات بہت سچ ہی کہ گورو نانک جی صاحب بادشاہون کے
بادشاہ اور شاہون کے شہنشاہ اور پیرون کے پیر اور فقیرون کے فقیر اور اولیاؤن کے اولیا اور پیغمبرون کے پیغمبر اور رسولون کے
رسول آگے کہنا فضول و طول ہی - یقین مانیے گا کہ ست گورو مہاراج کا مرتبہ خداوند کریم نے بہت بڑا دیا ہی یہ سنکر راے بولار
صاحب نے کہا کہ تو سچ کہتا ہی وہ ایسے ہی ہین اے مردانہ اب ہم بہت ضعیف ہوگئے ہین اور ہمارا دل اُنکے درشنون کے واسطے
بہت [illegible] کرتا ہی اسلیے مین چاہتا ہون کہ ایک دفعہ ست گورو مہاراج کے درشن اس زندگی مین اور ہو جاوین - یہ جواب
[illegible] مردانہ [illegible] کہ اے راے جی صاحب ست گورو مہاراج ہمیشہ تابع مین رہین نہین بلکہ برخلاف اسکے مین اُنکا [illegible]
[illegible] یہ بھی [illegible] ہو کر حضور کے فرمانے کے مطابق تعمیل ارشاد کرونگا حتی المقدور مجھے قصور نہ ہوگا یہ سنکر راے [illegible]
صاحب نے [illegible] مردانہ اگر اس زندگی مین [illegible] درشن مجھکو کرا دیگا تو مین تیرا بڑا شکر گزار ہونگا یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا [illegible]
ایک [illegible] کام [illegible] راے صاحب نے کہا کہ [illegible] مردانہ جو تم کہو وہی مین کرون کہ [illegible] ست گورو مہاراج کے درشن [illegible]
مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آج کل بابا [illegible] جہان [illegible] ہین حضور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھالا دون رائے بولار صاحب نے کہا کہ اب ہم بہت ضعیف ہوئے ہین زندگی کا کوئی قیام نہین ہے اور ست گورو مہاراج کے درشنون کی
مجھکو بڑی خواہش ہے اسلیے تم اور مردانہ دونون جاؤ اور جسطرح سے ہوسکے ست گورو مہاراج کو ایک دفعہ بہت جلد یہان لاؤ اور میری
طرف سے عرض کرنا کہ اپنے خدا کے واسطے اپنے دیدار مجھکو دکھا جاؤ۔ یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ حضور مجھسے ایک دفعہ فرماتے
ہین اُسکو مین دس مرتبہ کہونگا۔ یہ سُنکر رائے صاحب نے کہا کہ اچھا بھائی بالے یہ کام کرو خدا تمھارا بھلا کرے چنانچہ بھائی بالے اور
بھائی مردانہ دونون شخص رائے بولار سے رخصت ہو کر جانب (عمن آباد) روانہ ہوئے اور بھائی لالو کے مکان پر پہونچے۔ اور
ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر ماتھا ٹیکا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کی ذات تو انترجامی ہے سب
رائے بولار نے آپ کے درشنون کی بہت خواہش ظاہر کی ہے اور گذارش کیا ہے کہ اب مین بہت ہی ضعیف ہوا ہون اپنے خدا کے واسطے
اپنے درشن مجھکو دیجائیے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بیشک رائے بولار مجھسے بہت ہی پریم رکھتے ہین لیکن وہان کا لوازم بھی
وغیرہ بھی ہونگے کہ جس سے مین گھبراتا ہون۔ وہ وہی ٹکڑا دینگے یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ
رائے صاحب ہی کے قلعہ مین آرام فرمائیے گا۔ کیونکہ اب رائے صاحب کو ضرور ہی درشن دینا چاہیے کہ اُنھون نے بہت لحاج
سے عرض کیا ہے کہ اب مین بہت ہی ضعیف ہوا ہون اس زندگی کا کوئی قیام نہین ہے حضور کے درشنون کو میرا دل بہت چاہتا ہے
یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی رائے صاحب کا تو لینا میرے سر پر ہے اسلیے وہان جانا ضرور ہے تاکہ اُس سے بھی
سبکدوشی حاصل ہو جاوے۔ یہ سُنکر بھائی بالے اور بھائی مردانہ بہت ہی خوش ہوے بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بھائی لالو
سے فرمایا کہ اے بھائی لالو مین چند روز کے واسطے (تلونڈی) جاتا ہون۔ یہ سُنکر بھائی لالو نے عرض کیا کہ حضور ایک مہینہ تو یہان
اور قیام فرمائیے۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ آج کے پانچوین دن ہم پھر آوینگے بھائی لالو نے کہا کہ بالے سند حکم کہان سے
آگئے جو ست گورو مہاراج کو بھی لے چلے۔ یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے بھائی لالو آپ ہی کی طرح رائے بولار صاحب کا
بھی پریم ست گورو مہاراج کے قدمون مین ہے۔ یہ سُنکر بھائی لالو نے کہا کہ اے بھائی بالے زبردست سے کچھ اختیار نہین چلتا ہے۔

آگے ساکھی رائے بولار و ست گورو مہاراج کی گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۲۵

ست گورو مہاراج مع بھائی بالے و بھائی مردانہ کے (تلونڈی) تشریف لائے قریب شہر کے پہونچکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے
سے فرمایا کہ میرا اندر بستی کے جانا مناسب نہین ہے اسلیے اب ہم تمھارے کنوئین پر بیٹھے ہین اتفاق سے کالو رام جی کو یہ خبر پہونچی [illegible]
مہاراج تشریف لائے ہین یہ سنتے ہی کالو رام وغیرہ لالو رام و نیز ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ چند بھائیان لیے [illegible]
[illegible]

نہیں ہو سکا تو لالو رام جی سے مخاطب ہو کر یہ کہا اور بعد اسکے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے نانک جی میں تمہارا چچا ہوں مجھکو بڑا تعجب ہے کہ میں اور تمہارے والد و نیز تمہاری والدہ عرصہ سے یہاں بیٹھے ہیں لیکن تم کچھ مخاطب نہیں ہوتے بہتر یہی رائے ہے کہ تم میرے گھر چلو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے چچا صاحب مجھکو [illegible] یہ سنکر لالو رام جی کا جواب بن نہ سکا اور اُٹھکر ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر پڑے۔ اُسوقت لالو رام جی نے کہا کہ اے بیٹا نانک تم تو سادھو ہو اور سادھو کے واسطے دیا کا ہونا ضروری ہے۔ عرصہ سے میں تمہارا چچا اور تمہارے والد و نیز تمہاری والدہ تمکو سمجھاتی ہیں لیکن تم سمجھتے ہی نہیں ہو مجھکو دیکھو کہ تمہارے والد کا کسقدر لحاظ کرتا ہوں کہ اُنکے آگے زبان کبھی نہیں کھولتا ہوں فقط اسی خیال سے کہ وہ مجھسے بڑے ہیں لیکن تم کچھ بڑوں کا بھی خیال نہیں کرتے ہو اب بہتر یہی ہے کہ میرے کہنے اور میری خاطر سے ایک دفعہ ضرور مکان چلو۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے راگ رام کلی میں ایک شبد فرمایا۔

शबद राम कली	شبد رام کلی
रामकली	
छिमा हमारी माता कहिये सन्तोष हमारा पिता	چھما ہماری ماتا کہیئے سنتوکھ ہمارا پتا
सत्य हमारा चाचा कहिये जिन संग मनवा जीता	ست ہمارا چاچا کہیے جن سنگ منوا جیتا
सुन लालू गुरा ऐसा	سن لالو گن ایسا
सगल लोग बंधन ते बांधे सो गुरा कहिये कैसा	سکل لوگ بندھن تے باندھے سو گن کہیے کیسا
एक रहाव	ایک رہاو
भाव भाई संग हमारे प्रेम प्रीति सो चार	بھاو بھائی سنگ ہمارے پریم پریت سو چار
धिया हमारी धीरज बनी है ऐसा संग हमार	دھیا ہمارے دھیرج بنی ہے ایسا سنگ ہمار
शान्त हमारी संग सहेली मत हमारी चेली	شانت ہمارے سنگ سہیلی مت ہماری چیلی
ये कुटुंब हमारा कहिये सांस हमारी खेली	یہ کٹمب ہمارا کہیے سانس ہماری جھیلی
एक ओंकार हमारा स्वामिन्द जिन यह बनत बनाई	ایک اونکار ہمارا ٹھاکر جن یہ بنت بنائی
इस को त्याग और को लागे नानक सो दुख पाई	اوسکو تیاگ اور کو لاگے نانک سو دکھ پائی

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ چھما ہماری والدہ ہے اور سنتوکھ ہمارا والد ہے۔

سانت ہماری سنگھی وساتھی ہے۔ مت یعنی خیال ہمارا ہماری جھولی ہے۔
بنے سب ہمارا خاندان ہے اور یہ ہر دم ہمارے دم کے ساتھ ہے۔
ایک اونکار۔ ہمارا مالک ہے جسنے یہ سب بنایا ہے۔
اسکو چھوڑکر جو شخص دوسرے سے محبت کرتا ہے نانک وہ بہت دکھ پاویگا۔

جسوقت ست گورو مہاراج نے اپنی زبان مبارک سے یہ شبد فرمایا اُسوقت بالو رام جی نے اپنے بھائی کالو رام جی سے کہا کہ اے بھائی صاحب انکی سمجھ تو ہماری سمجھ سے باہر ہے اسلیئے بہتر ہے کہ اب دفعہ انکو رائے بولار صاحب کے پاس لیجانا چاہیئے اسمین یہ مصلحت کرکے کہا کہ اے بیٹا تم رائے بولار صاحب کے پاس تو چلو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر چلو یہ کہکر اُٹھے اور رائے بولار کے پاس جا پہونچے اُسوقت رائے صاحب موصوف چارپائی پر بیٹھے تھے اور بحالت ضعیفی کے تو تھی ہی ست گورو مہاراج کو دیکھکر رائے بولار صاحب تعظیماً چارپائی سے اُٹھنے لگے انکو دیکھکر ست گورو مہاراج نے رائے صاحب کو چارپائی ہی پر روک لیا اور خود رائے صاحب کے قدمون پر ہاتھ لگایا یہ حالت دیکھکر رائے صاحب نے کہا کہ اے نانک جی صاحب اب آپ مجھکو بخشیے اور کرتار سے مجھکو بخشوایئے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رائے صاحب آپ تو اول ہی سے بخشے ہوئے ہین یہ سنکر رائے صاحب نے کہا کہ اے نانک جی صاحب میرے اوپر آپ ہی کچھ کرپا کیجیے ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے رائے جی صاحب جہان پر آپ رہین پر مین بھی ہون یہ سنکر رائے صاحب نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میری خواہش جبہی پوری ہوگی کہ جب آپ اپنے قدم میرے سر پر رکھینگے یہ کہکر رائے بولار موصوف بہت عاجزی کے کلمات کہنے لگے یہ اُسکی عجز و انکساری دیکھکر ست گورو مہاراج رائے بولار کی چارپائی پر جاکر بیٹھ گئے اُسوقت رائے صاحب نہایت خوش ہوئے اور ست گورو مہاراج کے قدم مبارک خود اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیے اور اپنے خدمتگار کہ جسکا نام امیدہ تھا کہا کہ بہت جلد ایک برہمن کو جو بہت پاک و صاف ہو بلا لاؤ۔ چنانچہ امیدہ مذکور اُسیوقت ایک برہمن کو جو بہت اچھا آدمی تھا جاکر بلا لایا اُس برہمن سے رائے صاحب نے کہا کہ اپنے گھر سے برتن لاؤ اور یہان پر کھانا پکاکر نانک جی صاحب کو بھوجن کراؤ تاکہ مین اپنی آنکھ سے دیکھون بعد اسکے ست گورو مہاراج سے رائے بولار صاحب نے دریافت کیا کہ اے ست گورو مہاراج رسوئی کیا بھوجن کرتے ہو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ رائے جی صاحب جو کرتار بھیجدیتا ہے وہی کھا لیتے ہین کیونکہ وہان فرمایش کی گنجایش نہین ہے اتنے عرصہ مین وہ برہمن اپنے مکان سے برتن لایا چونکہ اُس برہمن کا نام بھی (سدھا) تھا اُس سے رائے بولار نے کہا کہ پہلے کچھ میٹھا بھوجن بناؤ بعد اُسکے نمکین بناؤ اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

शबद राग मारू महल पहला
رागमारू महला पहला

शبद = [illegible]

شبد راگ مارو محل پہلا

रागमारू महला पहला

[illegible]

اردو	हिंदी
میوا لگن سکل سچ سیتین جس کھاے تر پیاوے	मचा मंगन लगा सच सेती जिस खावे तिर्पतावे
ستگورو برچھ بھل اسارن ڈالی سو پھل جگ جگ کھاوے	सतगुरु वृक्ष फल अमृत डाली सो फल जुग जुग खावे
امرت پھل رس نام دہنی کا سو پیوے جس دیوے	अमृत फल रस नाम धनी का सो पीवै जिस देवै
سو پھل درس اکال مورت ہو تاکے ہردے سماوے	सो फल दरस अकालमूर्ति है ताके हृदय समावे
کہو نانک سو کھرا سوادی ایک اونکار رس لیا	कहु नानक सो खरा स्वादी एक ओंकार रस लिया
اور سواد سب پھیکے لاگین جب سچ نام سکھ دیا	और स्वाद सब फीके लागें जब सच नाम सुख दिया

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ۔ میٹھا اُسکا راز ہی اور ملنا اُسکا ساتھ ہی کھٹا اور کھارا اُسکا دھان ہی جسکے دھان مین سختی ہی۔

جو شخص اسطرح کا بھوجن پاتے ہین وہ آدمی پردھان لینے قابل تعریف کے ہین۔

اسلئے راے جی صاحب اسطرح کا بھوجن کرنا چاہیے۔

اور سب قسم کے ذایقہ اور سواد کو چھوڑنا چاہیے۔

امرت پھل کا رس نام ایشر کا ہی لیکن وہی پیتا ہی جسکو وہ اپنی کرپا کرکے دیتا ہی۔

اُس پھل کے کھانے سے اکال مورت کے درشن پراپت ہوتے ہین اور ہردے مین سما جاتا ہی۔

ستگورو مہاراج فرماتے ہین کہ وہی خوش ذائقہ کا آدمی ہی جسنے ایک اونکار کا رس پیا ہی۔

اُس شخص کو کل ذائقے پھیکے معلوم ہوتے ہین جسکو سچ نام کا سکھ ملا ہی۔

جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ شبد راے بولار صاحب نے سُنا فوراً ست گورو مہاراج کے قدمون پرگر کر متھا ٹیکا اور کالو رام جی کی طرف راے جی صاحب مخاطب ہوے اُسوقت کالو رام جی نے راے صاحب سے دریافت کیا کہ اے راے صاحب یہ جو پرمیشر پرمیشر کیا کرتے ہین ہم نے تو آپکا کرشمہ کچھ بھی نہ دیکھا و نہ سُنا۔ کالو رام جی کے منہ سے یہ تقریر سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مہتا جی جسنے میرا صاحب دیکھا ہی وہی صلاحی لینے قابل تعریف کے ہی یہ کہکر راگ آسا مین ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

اردو	हिंदी
راگ آسا محل پہلا	राग आसा महल पहला
سن بڑا آکھے سب کوئی	सुन वडा आखै सभ कोई
کے بڈ وڈا ڈٹھا ہوئی	केवड वडा डीठा होई
قیمت پائے نہ کیا جائی	कीमति पाइ न कहिआ जाइ

اک رہاو

سب سرتی مل سرت کماے
سب قیمت مل قیمت پاے
گیانی دھیانی گور گور ہاے
کہن نجاے تیری تل وڈیاے
سب ست سب تت سب چنگائیاں
سدھیاں پورکھیاں کیا وڈائیاں
دہ بن سدھی کنہنے نہ پائیا
کرم ملے نہین ٹھاک رہائیا
اکھن والا کیا بیچارا
صفتی بھرے تیرے بھنڈارا۔
جس توں دے تسے کیا چارا
نانک سچ سوارن ہارا

सकरहाव

सब सुरती मिल सुरत कमाये
सब क़ीमत मिल क़ीमत पाये
ज्ञानी ध्यानी गुरु गुरु हाये
कहन न जाय तेरी तिल वड़याई
सब सत्य सब तत सब चिंगाइयाँ
सिद्धयाँ पुरखयाँ क्या वड़ पाइयाँ
तिधि बिन सिद्धी किनने न पाइयाँ
कर्म मिले नहिं ठाक रहाइयाँ
आखन वाला क्या बेचारा
सिफती भरे तेरे भन्डारा।
जिस तूं देह तिसे क्या चारा
नानक सच सँवारन हारा

ارتھہ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ

[illegible] بڑا اسکو سب لوگ کہتے ہیں۔
۲۔ لیکن کسقدر وہ بڑا ہو کوئی نہیں کہ سکتا کیونکہ اسکو کسی نے دیکھا نہیں ہو۔
۳۔ اسکی ذات اصل ہو یعنے اسکی قیمت کوئی بیان نہیں کر سکتا اور نہ کہنے کے لائق ہو۔
۴۔ [illegible] اگر بالفرض کہ کوئی اس قابل بھی ہو کہ کچھ تیری صفت بیان کرے تو وہ تجھی میں سما گیا۔
۵۔ [illegible] کہ میرا صاحب بہت بڑا ہو اور باوزن اور بہ صفت موصوف اور بہت گرائی لیے ہوئے ہو۔
۶۔ [illegible] وسعت وصنعت کوئی نہیں کہ سکتا ہو اور نہ تیری بڑائی ہی کوئی کر سکتا ہو۔
[illegible] نے بھی بہت کچھ محنت کی ہو۔
[illegible] قیمت کو کچھ بیان کریں [illegible]
[illegible] گیانی اور دھیانی بڑے بڑے اس معاملہ میں عاجز ہو گئے۔
[illegible] کے ہو۔
[illegible]
[illegible]

۱۳-لیکن بغیر تیری کرپا کے کوئی نہین پا سکتا ہی-
۱۴- جیسے کہ پچھلے جنم کے کرم ہین ویسے ہی بھوگ کرنا ہوگا-
۱۵- کہنے والا کیا کہہ سکتا ہی-
۱۶- صفت کے تیرے بیان بھنڈارہ بھرے ہوئے ہین-
۱۷- جسکو تو عطا کرے اُسی کو مل سکتا ہی بجز عنایت و مہربانی تیری کے انسان کی کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی ہی-
۱۸- اے مالک تو سچا سب چیزون کا صانع یعنے سنوارنے والا ہی-

جسوقت یہ سبد ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے کالورام جی نے سنا بیساختہ بول اُٹھے کہ بیٹا نانک جی یہ باتین چھوڑ دو اور دنیاداروں کی عادت پکڑو تاکہ تمام تمھارا خاندان آرام پاوے یہ سنکر کالورام جی نے کالورام جی اپنے بھائی سے کہا کہ مین نے پہلے ہی سے عرض کر دیا تھا کہ آپ خاموش رہیے اور اب پھر عرض کرتا ہون کہ آپ خاموش رہیے اسوقت آپکے بولنے کی کچھ ضرورت نہین ہی یہ سنکر پھر کالورام جی نے رائے بولار صاحب سے عرض کیا کہ اگر آپ مناسب سمجھین تو نانک جی کو اپنے ہی پاس رہنے دیجیے یہ سنکر رائے بولار صاحب نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے نانک جی تمھارے چچا لورام جی کی بہت ہی خواہش ہی کہ آپ یہین مقیم ہوجیے مگر اس بارہ مین مین کچھ عرض نہین کر سکتا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رائے جی صاحب جو کچھ آپ کو کہنا ہو آپ بلاتکلف مجھسے کہیے یہ سنکر رائے بولار جی نے عرض کیا کہ اے مہاراج اگر آپ مناسب سمجھین تو یہین قیام فرماوین اور اگر آپ کی طبیعت کاشتکاری وغیرہ کی طرف رجوع ہو تو بسر کے واسطے اراضی مفت مین دونگا اور اُس اراضی کا کچھ بھی اور کبھی لگان نہ لونگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رائے جی صاحب یہ تو ظاہر ہی کہ میری پیدائش کھتری کے گھر مین ہوئی ہی اور یہ بھی حضور خود جانتے ہین کہ جسقدر آمدنی میرے والد کو حضور کی سرکار سے ہی وہی میرے خرچ کے واسطے کافی و وافی ہی اور میرے والد کے بجز میرے اور کوئی اولاد نہین قطع نظر اسکے اور تمام میرا خاندان خوش و خرم ہی اگر مین یہین قیام کرون اور کھیتی پر آمادہ ہو جاؤن تو سب لوگ مجھسے خود ہی خوش ہو جاوین- لیکن مین جن صاحب کا کاشتکار ہون وہ بہت بڑا صاحب جائداد ہی بس اُسی سے میری لو لگی ہوئی ہی اُسکے لوگنے کیوجہ سے مین بہت خوش بیٹھا ہون اے رائے جی صاحب جس صاحب کے پاس بہت کچھ سامان ہی اُسنے مجھکو بھی بہت کچھ سپرد کر رکھا ہی یہ بات سنکر رائے بولار صاحب بصورت حیران و متعجب ہوگئے اور لالورام جی بھی خاموش ہوگئے اتنے مین ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ نے کہا کہ اے بیٹا نانک جی اگر ممکن ہو تو تم میرے ہی پاس رہو مین تمھارے بے کھانا پینے بیرجن بچایا کرونگی اور تم کچھ کام مت کرنا صرف کھانا کھا کر خوب بیٹھے رہو اور یہ بات مین ہی لیے کہتی ہون کہ مجھکو تمھاری مفارقت گوارا نہین ہی تم مجھکو چھوڑکر کہین چلے جاتے ہو تو مجھسے دیکھا نہین جاتا ہی کہ تم میری زندگی مین پردیس میں پھرا کرو [illegible] کھانا [illegible] کبھی نہین [illegible] رہتے ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا-

راگ آسا محل ۱

[illegible] مر جاؤن
[illegible] جاؤن

Urdu	Hindi
سانچے نام کی لاگی بھونکھ	साँचे नाम की लागी भूख
اُت بھونکھے کھاے چلی یہ دُکھ	उत भुंखे खाय चली यह दुख
سو کیوں بسرے میری ماے	सो क्यों बिसरे मेरी माय
سانچا صاحب سانچی ناے	साँचा साहब साँचा नाँय
اک رہاؤ	एक रहाव
سانچے نام کی تل برائی	साँचे नाम की तिल बड़ाई
آکھ تھکے قیمت نہیں پائی	आख थके क़ीमत नहिं पाई
جو سب مل کے آکھن پاے	जो सब मिल के आखन पाये
بڑا نہ ہووے گھاٹ نجاے	बड़ा न होवै घाट न जाये
نا وہ مرے نہ ہووے سوگ	ना वह मरे न होवै सोग
دیندا رہے نہ چوکے بھوگ	देंदा रहै न चूकै भोग
گن یہ ہور ناہیں کوئی	गुन यह होर नाहीं कोई
نا کوئی ہو یا نہ کوئی ہوئی	ना कोई होया ना कोई होई
جے بڑا آپ تے بڑ تیری ذات	जे वड आप ते वड तेरी ज़ात
جے بڑ دن کر کے کیتی رات	जे वड दिन करके कीती रात
خصم بسارے تے کم ذات	ख़सम बिसारे ते कम ज़ात
نانک ناوے باجھ سنات	नानक ना वाँवे बाझ सनात

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ

۱- یہ زندگی پیارے نام کی ہے آخر کار مرنا مقدم ہے اسکو لوگ بھولے ہوئے ہیں-

۲- کہنا اور کھانا اصل اُس سچے نام ہی کا ہے-

۳- اُس سچے نام کی بھونکھ مجھکو لگی ہوئی ہے-

۴- جو شخص اُسکے نام کا بھوکھا ہے اُس سے یہ سب دُکھ چلے جاتے ہیں یعنے دور ہو جاتے ہیں-

۵- سچے مالک صاحب اُسکو کیونکر بسرا دوں-

۶- [illegible]

۷- [illegible]

[illegible]

۹- اگر صد ہا تدبیرین کرے لیکن مطلق بھی بیان ہو نہین سکتا-

۱۰- بلکہ اُسکے بیان کرنے کے کنارہ بھی نہین جا سکتا ہی کیونکہ وہ معبود محدود نہین ہی-

۱۱- وہ موت اور فوت سے مبرا و منزا ہی غم سے بے غم ہی-

۱۲- وہ رازق ہی رزق سبکو پہونچاتا ہی-

۱۳- یہ اُسکی صفت ہی سوا اُسکے اور کوئی دوسرا توصیف کے قابل نہین ہی-

۱۴- جو کچھ ہی وہ آپ ہی بڑا ہی غرضکہ سوا اُسکے اور کوئی بڑا نہین ہی-

۱۵- نہ کبھی ہوا ہی اور نہ آیندہ ہوگا-

۱۶- جسنے یہ دن اور رات پیدا کیا ہی اُسکو اختیار ہی کہ چاہے دن کرے اور چاہے رات کرے-

۱۷- پس اپنے مالک کو جو بھلا دیتا ہی وہی کم ذات ہی یعنے نیچ و نالایق ہی-

۱۸- نانک کہتے ہین کہ بانجھ عورت کے بھی کبھی اولاد پیدا ہوتی نہین یعنے جسنے اپنے خاوند کو چھوڑ دیا وہ بیشک مثل بانجھ کے ہوگیا-

ستگورو مہاراج نے اپنی والدہ ماجدہ سے یہ شبد کہکر فرمایا کہ اے ماتاجی صاحبہ مین پرمیشر کے نام کا جپ کرنے سے ہمیشہ ہی آسودہ رہتا ہون اور اے ماتاجی مین اپنے قابو مین نہین ہون بلکہ پرمیشر کے آدھین ہون جہان اور جسطرح وہ مجھکو رکھتا ہی اُسیطرح وہان مین رہتا ہون- یہ سُنکر رائے بولار جی صاحب نے عرض کیا کہ اے پتاجی صاحب مجھکو بھی کبھی اپنی کسی خدمت کیواسطے ارشاد فرمایئے کہ مین اس ارشاد کو بسر و چشم بجالاؤن- یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے راگ سارنگ مین ایک شبد فرمایا-

راگ سارنگ محل پہلا

یکہ فرمائش الکھی جو مانے سائی
جس تے جور نہ چلے کر جوگ دھائی
ایسا صاحب رائے جی کیسے ہاتھ نہ آوے
ہاتھ جوڑ کر بنتی تان سب کچھ پاوے
اک رہاؤ

राग सारंग महल पहला

यक फ़रमायश खवी जो माने साई
जिस ते ज़ोर न चले कर जोग धाई
ऐसा साहब राय जी किसे हाथ न आवे
हाथ जोड़ कर बिन्ती तां सब कुछ पावे

۱- ایک فرمائش میری ہے اگرچہ اُسکو میرا مالک قبول کرے۔

۲- لیکن اپنے مالک سے ماتحت کی کچھ طاقت نہیں چلتی ہے بجز اُسکی اطاعت و فرمان برداری کے اُسمین دوا دوش کرنا چاہیے۔

۳- اے رائے جی صاحب ایسا مالک کیونکر ہاتھ آوے کہ جو حاکم الحاکمین ہے اور رب العالمین ہے۔

۴- بس اگر اُسکے آگے دست بستہ اپنا مالک سمجھکر موجود رہے تو بیشک ماتحت سب کچھ پا جاوے۔

۵ ماتحت کو چاہیے کہ اپنے مالک کے ہر کام کو خالی از حکمت نہ سمجھے اور اُسکے حکم کی بلا عذر بجا آوری کرے۔

۶- کیونکہ انجام کار سبکا یہی ہوگا کہ زمین کھا جاویگی اور کچھ ہاتھ نہ آویگا۔

۷- بڑے بڑے امیر وکبیر اور بڑے بڑے پہلوان اور سورمان۔

۸- نانک صاحب کہتے ہین کہ میرے دیکھتے ہوئے ایسے ایسے لوگ اسی دھرتی مین خاک ہو گئے۔

یہ شبد سنکر رائے بولار صاحب نے کہا کہ اے پتا جی صاحب آپ یہان پر تشریف رکھیے اور لنگر جاری کیجئے اور کنوان وغیرہ جو ضرورت ہوگی وہ بھی سب طیار کرا دیا جاویگا اور جسقدر زمین ضرورت ہوگی وہ سب حاضر کردیجاویگی اور اُس زمین سے جسقدر آمدنی ہو وہ سب فقیرون کو آپ کھلایئے اور خود کھایئے۔

یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد راگ آسا مین فرمایا۔

राग आसा महला पहला	راگ آسا محل پہلا
लंगर एक खुदाय का दूसर लंगर नाँय	لنگر ایک خدائے کا دوسر لنگر نائے
दूसर लंगर ना चले फिर जग न रहाय	دوسر لنگر نا چلے پھر جگ نہ رہائے
राय बुलार सुन विनती एक अर्ज़ हमारी	رائے بولار سن بنتی یک عرض ہماری
खालक सांचा एक है जिन खलक सँवारी	خالق سانچا ایک ہے جن خلق سنواری
एक रहाउ	ایک رہاؤ
दाता करम रहीम है सब जीआं नौं दे	داتا اکہ رحیم ہے سب جیان نالے
देवन को आवै धनी सगलयां प्रतिपाले	دیون کو آگے دھنی سگلیان پرت پالے
जिपे प्राण तन धन दे [illegible] रस भोग	جیان پران تن دھن دے دیئی رس بھوگ
[illegible] कुछ ना होविये कीतें रस जोग	آپے کچھ نا ہووے کیتے رس جوگ
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

۲- دوسرا لنگر کیونکر چلسکتا ہو کیونکہ یہ مرت لوک یعنے دنیا تو مقام فانی ہو-
۳- اے رائے بولار صاحب ایک عرض ہماری سنیئے-
۴- سچا خالق ایک ہی ہو جسنے یہ تمام خلقت بنائی ہو-
۵- داتا اُسی کو کہنا زیبا ہو کہ جو رحیم ہو اور سب جیوّون کے ساتھ ہو-
۶- دینے کو وہ ایسا دھنی یعنے دولتمند ہو کہ تمام خلقت کی پرورش کرتا ہو-
۷- جان پران تن دھن اُسی دولتمند یعنے دھنی کی بدولت ہو کہ جو ہم لوگ رس بھوگ رہے ہین -
۸- آپ تو نرنکار رُوپ ہو لیکن تمام چیزون کا وہی جو ہر ہو-
۹- سب کا افسر یعنے مالک وہی ایک پرمیشر ہو کیا سدھ ہو یا سادھ ہو خواہ کوئی اور محض بیچارا ہو -
۱۰- نانک بھی اُسی سے مانگتے ہین کہ جو سبکا دینے والا ہو اور پرورش کرنے والا ہو-

جسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا اسوقت رائے بولار صاحب نے اُٹھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے پتا جی صاحب جو آپ کی مرضی ہو وہ کیجیے-
غرضکہ اسی طرح ست گورو مہاراج کو (تلونڈی) کے مقام پر چند دن گذرے ایک دن ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا- اُسوقت بھائی مردانہ بھی وہان موجود تھے آپ نے فرمایا کہ اے بھائی بالے اب یہان سے چلنا چاہیے اُن لوگون نے عرض کیا کہ جیسی حضور کی مرضی ہو- یہ سُنکر ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ رنجیدہ ہو کر کہنے لگین کہ اے پرمیشر اول تو میرے ایک ہی اولاد ہو افسوس کہ وہ بھی میرے پاس رہنے کو قبول نہین کرتا پردیس جانے پر آمادہ ہو حالانکہ رائے بولار صاحب نے بھی بہت کچھ سمجھایا لیکن کسی کے کہنے کو نہین مانتا ہو جنگل مین رہنا پسند ہی ہو یہ لڑکا کیسا عقلمند ہو اسکو کون شخص عقلمند کہیگا ایسے ولیسی اسطرح کہتی ہوئین ست گورو مہاراج کے پاس آئین اور نزدیک آکر کے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے بیٹا نانک تم کہین نجاؤ اور یہان بھی کچھ کام نکرو صرف مکان پر بیٹھے ہو اور ہم لوگ کبھی تم سے کسی کام کو نہ کہینگے تم پرمیشر کے واسطے کہین دور نجاؤ میری زندگی مین تمکو کسی بات کی تکلیف کیا اُسکی فکر بھی [illegible] اور اپنے پرمیشر کا بھجن کرو اور جس شغل مین تم لگے ہو اُس سے ہم لوگ تمکو کبھی [illegible]
[illegible]

مین کہے دیتا ہون کہ تمکو اب مین کبھی کسی کام کو بھی نہ کہونگا غرضکہ کالورام جی یہ باتین کرتے تھے اور ست گورو مہاراج چپکے بیٹھے ہوئے سنتے تھے کچھ جواب نہ دیتے تھے آخرکار کالورام جی نے جبکہ اپنی بات کا کچھ جواب نہ پایا تو رنجیدہ خاطر ہوکر اُسجگہ سے اُٹھکر چلے گئے اور اپنے کاروبار خانگی مین متوجہ ہوگئے آخرکار والدہ کے کہنے سننے سے اُس شب کو مکان مین قیام فرمایا اور صبح اُٹھکر جنگل کو نکل گئے اب ستگورو مہاراج کا یہی معمول ہوا کہ تمام دن جنگل مین بسر کرنا اور شام کو جانب بستی کے پھرنا اور شب کو گھر مین بہ جبر و جفا رہنا قطع نظر اسکے آپکی یہ بھی عادت تھی کہ اگر بوقت واپسی جنگل کوئی سادھ خواہ سنت ملجاتا تھا تو اُسکو اپنے ساتھ ضرور ہی لاتے تھے آپ کو جو کچھ کہ بھوجن وغیرہ مکان سے ملتا تھا پہلے اُس سادھ خواہ سنت کو کھلا دیا کرتے تھے بعد اُسکے آپ بھی کچھ کھا لیتے تھے۔

غرضکہ سمبت ۱۵۵۳ بکرماجیتی ماہ پوس بدی نوی پنجشنبہ یعنی برہسپت کے دن ست گورو مہاراج نے (تلونڈی) سے چلنے کا قصد کیا یہ خبر جب رائے بولار صاحب کو پہونچی کہ ست گورو مہاراج باہر تشریف لئے جاتے ہین اور یہ خبر خود جی کالورام جی اور بھائی لالورام نے رائے بولار سے جاکر کہی تھی آخر مین یہ بھی عرض کیا کہ شاید حضور کے سمجھانے سے یہین قیام فرمائین۔ خبر کے سنتے ہی رائے بولار صاحب نے اپنا ایک ملازم کہ جسکا نام (اُمیدہ) تھا اور رائے صاحب کا بہت رفیق قدیم ملازم تھا اُسکو ست گورو مہاراج کی خدمت مین بھیجا اور ہدایت کی کہ تو میری جانب سے آداب بجالانا اور عرض کرنا کہ مجھکو آپ درشن دیجاوین چنانچہ اُمیدہ مذکور ست گورو مہاراج کے پاس جا پہونچا اور رائے بولار صاحب کے زبانی کل باتین عرض کین کہ حضور رائے صاحب نے آداب عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھکو درشن دینے چاہئین یہ سنکر ست گورو مہاراج جس مقام پر بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور رائے صاحب کے مکان پر جا پہونچے اور اُنکو درشن دیا اُس وقت ست گورو مہاراج کے قدمون پر رائے بولار موصوف نے اپنا سر رکھدیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ میری گستاخی معاف فرمائی جاوے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رائے صاحب آپ سچے دربار کی درگاہ سے معاف ہو چکے ہین۔ یہ سنکر رائے صاحب نے عرض کیا کہ اے نانک جی صاحب آپ کچھ کام وغیرہ بھی نہ کیجیے صرف بیٹھے رہا کیجیے لیکن یہین قیام فرمائیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رائے جی صاحب یہ امر میرے امکان سے باہر ہے اُسی کرتار کے ہاتھ ہے اب تو جہان کرتار مجھکو لیجاوے گا وہین رہینگے اور میرے آنے جانے کا بھی اختیار اُسی کا ہے غرضکہ میرے اختیار مین کچھ نہین ہے جدھر کرتار لیجاویگا اُدھر جاوینگے۔

غرضکہ رائے بولار صاحب نے اُسوقت ست گورو مہاراج کے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن سب بیکار ہوئی اور جب آخرکار یہی دیکھا کہ ست گورو مہاراج کا قصد مصمم جانے کا ہے اُسوقت رائے صاحب نے عرض کیا کہ اب کچھ خدمت [illegible] سے بھی لیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے رائے صاحب مجھکو کوئی دنیوی ضرورت نہین ہے کہ مین آپکو تکلیف دون [illegible] آپکی مرضی کے اختیار ہے۔ یہ سنکر رائے [illegible]

[illegible] صاحب نے عرض کیا کہ میری مرضی تو آپکی اجازت و فرمائش پر منحصر ہے۔

کہ فوراً (دوٹہا) بنا دیا جاوے چنانچہ بہت جلد تالاب طیار ہو گیا۔

اب سنیئے ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے پھر مقام (ریمن آباد) بھائی لالو کے مکان پر تشریف لائے ستگورو مہاراج کو دیکھکر بھائی لالو بہت خوش ہوئے اور فوراً ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ ست گورو مہاراج نے مجھکو نہال کر دیا کہ جو پھر آپ نے اپنے درشن دیئے۔ غرضکہ ستگورو مہاراج نے مع اپنے ہمراہیوں کے بھائی لالو کے مکان پر پانچ یوم مقیم رہکر بھائی بالے اور مردانہ سے کہا کہ چلو بھائی اب یہاں سے چلنا چاہیئے یہ کہکر بھائی لالو سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی دودی نامے زمیندار اور ستگورو مہاراج کے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۲۶

اب سنیئے کہ ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے (تلونڈی) روانہ ہوئے تو ایک مقام راوی ندی کے کنارہ دیکھکر پسند کیا اور اُسی مقام پہ تپ کرنے لگے۔ جب ست گورو مہاراج اپنے تپ میں مصروف ہوئے تو دونوں ہمراہیوں نے یعنی بھائی بالے اور بھائی مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اگر اجازت ہووے تو ہم لوگ چند روز کے واسطے (تلونڈی) ہو آویں۔ یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بھائیو جلدی نکرو یہ کہکر خاموش ہو رہے اتفاق سے جسجگہ ست گورو مہاراج نے قیام فرمایا تھا اُسکے قریب میں ایک شخص کہ جسکا نام (دودی) تھا وہاں وہ شخص زمیندار رہتا تھا کسی دن اُس زمیندار کی عورت نے آکر ست گورو مہاراج کے درشن کیے اور درشنوں سے نہایت آنند ہوئی لیکن خوبی قسمت سے زمیندار مذکور نہایت غریب آدمی تھا اور کوئی اولاد بھی نہیں رکھتا تھا ایک دن زمیندار مذکور کی عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ اے ٹھاکر جی ایک سنت تپیشری آج کل راوی ندی کے کنارہ آئے ہیں آپ بھی چلیے اور درشن کیجیے خاوند نے کہا کہ اچھا غرضکہ بعد چند عرصہ کے وہ دونوں آدمی یعنے عورت و خاوند ست گورو مہاراج کے درشنوں کو چلے اور کسی قدر دودھ بھی کہ جو موجود تھا لیتے گئے۔ پہونچکر ست گورو مہاراج کے چرنوں میں گر کر متھا ٹیکا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اور بھائی تلو دکتا رچت اودی) لیبا اسکے اُس عورت کا اعتقاد مقبول ہوا کہ ست گورو مہاراج کے درشنوں کے واسطے روز مرہ آنے لگی اور اسکا خاوند بھی (دودی زمیندار) بھی کبھی کبھی آتا تھا۔ غرضکہ ست گورو مہاراج نے کچھ دن اور زیادہ اُس مقام پہ قیام فرمایا چنانچہ ایک دن حسب معمول دودی زمیندار کی عورت آئی اور کسیقدر دودھ [illegible]

[illegible]

مانگ دودی جو تجھکو خواہش ہو۔ یہ سُنکر مینڈا رہ نور نے عرض کیا کہ حضور مین ایک بات عرض کرتا ہون کہ مین حضور کی بدولت (دودھ)
اور (پوت) سے بھرپور رہون یعنے دونون میرے یہان بہت ہو۔ اب دودی کی تقدیر کی نعداوری دیکھیے کہ وہ تو صرف یہی کہہ رہا تھا
کہ دوبارہ ست گرو۔ مہاراج نے فرمایا کہ تو دودی اور کچھ مانگ یہ سنکر پھر دودی نے عرض کیا کہ حضور مین حضور کی بدولت (دودھ) اور (پوتر)
سے بھرپور ہوان اسوقت ست گرو۔ مہاراج نے دودی کو بردان دیا کہ جا دودی تو (دودھ) اور (پوتر) سے بھرپور رہیگا۔ لیکن یہی کمائی کر
یہ سُنکر دودی مذکور نے ست گرو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا۔ اب ست گرو مہاراج اُسی راوی ندی کے کنارے پر قیام گزین تھے۔
اب ست گرو مہاراج کے درشنون کو اور لوگ بھی آنے لگے اُس مقام کے قریب ایک شخص ملازم بادشاہی کہ جسکا لقب سرکاری (کروری) تھا
اُسکو بھی ست گرو مہاراج کے تشریف رکھنے کی خبر پہونچی کسی نے اُس سے جا کر کہا کہ فی الحال یہان پر ایک فقیر صاحب آئے ہین اور اکثر لوگ
اُنکے پاس جایا کرتے ہین اُس کروری ملازم سرکار نے اپنے قیام خانے سے ست گرو مہاراج کو جادوگر تجویز کیا اور حکم دیا کہ گھوڑا تیار کرو
کہ مین خود جا کر اُس فقیر کو اُس مقام سے اُٹھاؤن یا قید کرکے اُنکو یہان لاؤن اتنے عرصہ مین سائیس نے سواری طیار کی اور کروری
مذکور گھوڑے پر سوار ہوکر کچھ دور آگے گیا ہی تھا کہ گھوڑے پر سے کروری مذکور نیچے آگیا اور صدمہ سے کروری مذکور کا ایک پیر ٹوٹ گیا کہ
ایک عرصہ تک کروری مذکور چارپائی سے اُٹھنے نہ پایا آخرکار جب کچھ اچھا ہو چلا اور کچھ چلنے پھرنے لگا تو ایک روز پھرتے پھرتے
ست گرو مہاراج کے بھی قریب ہوکر کروری مذکور آنکلا اور اُسوقت پھر اُس سیاہ دل کے دل مین یہی بات آئی کہ آج ان فقیر صاحب کو
ضرور ہی اُٹھا دونگا یا قید کرکے یہان سے لیجاؤنگا بس جیسے ہی یہ پاپ اُسکے دل مین آیا ویسے ہی اُسکی اُسکی آنکھون سے کچھ دکھائی کم ہو گیا
اور آنکھون کے سامنے اندھیالا چھا گیا یہانتک کہ اُسکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا لوگون نے کروری مذکور کی جب یہ کیفیت دیکھی تب دریافت کیا
کہ کیا حال ہے کروری نے کہا کہ میری آنکھون کے سامنے بالکل اندھیالا معلوم ہوتا ہے اور مجھکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہے اُسوقت کسی شخص نے
دریافت کیا کہ آپ کے دل مین ان فقیر صاحب کی بابت کوئی بات خیال مین آئی کہ جسکی وجہ سے شاید یہ معجزہ ان فقیر صاحب کا آپکو پیش آیا ہو
اگر ایسا ہی ہوا ہو تو بہتر ہے کہ آپ اپنی طبیعت کو ان فقیر صاحب کی طرف سے درست کیجیے اور سچے اعتقاد سے فقیر صاحب کی خدمت مین
چلیے مجھکو امید ہے کہ اُنکی خدمت مین جانے سے تم ضرور ہی اچھے ہو جاؤگے۔ یہ سنکر کروری مذکور کے دل سے بے عقلی جاتی رہی اور ہوش
درست ہو گئے ہوش کے ہوتے ہی کروری مذکور نے پیرون سے پاپوش بھی علحدہ کر دیا اور برہنہ پا ہوکر چلا جبکہ ست گرو مہاراج کے
قریب پہونچا [illegible] مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اُسوقت ست گرو مہاراج نے فرمایا [illegible] کروری بھائی یہ سنکر [illegible]
[illegible] سنت ہین اب مجھکو یقین کامل ہو گیا [illegible] جب آپکا قیام [illegible]
[illegible] حضور [illegible] کے نام کی آبادی کا ایک مقام یہان [illegible] ایک [illegible]
[illegible]

آج کل کہان تشریف رکھتے ہین بھائی بالے نے دریافت کرنے والون سے کہا کہ ست گورو مہاراج راوی ندی کے کنارے پر مقیم ہین غرضکہ
کالورام جی نے بھی دریافت کیا کہ کیا کیفیت ہی اُسوقت دونون صاحبون نے کہا کہ آپ لوگون کو ست گورو مہاراج نے یاد فرمایا ہی بہتر ہی کہ آپ
لوگ تشریف لیچلیے۔ یہ سنکر کالورام جی نے کہا کہ آج ہماری بڑی ہی خوش قسمتی ہی کہ جو نانک جی نے ہمکو یاد کیا ہی بعد اسکے گاڑیان کرایہ کی
منگوائین اور چلنے پر طیار ہوے یہ خبر راے بولار جی صاحب کے پاس پہونچی کہ کالورام جی مع اپنے لواحقون کے نانک جی صاحب کے
پاس جانے کو تیار ہین یہ سُنتے ہی راے بولار موصوف کالورام جی کے مکان پر جا پہونچے اور کہنے لگے کہ اے کالورام تمھارے یہان کے
رہنے سے امید ہی کہ کسی نہ کسی دن ضرور نانک جی صاحب یہان آوینگے تو مجھکو درشن ہونگے لیکن اب تو تم بھی جاتے ہو دیکھا چاہیے کہ
اب مجھکو اُنکے درشن کب اور کسطرح سے ہون اسلیے میری منشا یہ ہی کہ تم یہین رہتے تاکہ نانک جی صاحب بھی کبھی نہ کبھی تو یہان تشریف
لاتے یہ سُنکر کالورام جی نے عرض کیا کہ اے راے صاحب اب اُنھون نے اپنے جوش طبع سے ہمکو یاد کیا ہی تو ہم کیونکر نہ جاوین اور انکا
حکم ٹال دیوین کیونکہ مین تو اب اُنکو پرمیشر ہی کرکے جانتا ہون اسلیے بہتر ہی کہ اب آپ مجھکو رخصت دیجیے تاکہ مین اُن تک جلد پہونچ جاؤن
کیونکہ اپنی عمر مین یہ نیا اتفاق ہوا ہی کہ جو گورو نانک نے مجھکو یاد کیا ہی یہ امر اُنکا میری خوش قسمتی کا باعث ہی کہ جو مین اُنکے درشن سے
فیضیاب ہو جاؤن یہ سُنکر راے بولار نے کالورام جی کو رخصت کیا اور کہا کہ میری طرف سے بھی ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہونا اور
دست بستہ ہوکر عرض کرنا کہ مجھکو خدا کی درگاہ مین اپنے سایۂ عاطفت کے نیچے رکھکر بچا لیجیے گا اور میری ہرطرح سے مدد کیجیگا غرضکہ
کالورام جی راے بولار صاحب سے رخصت ہوکر چلے اور مردانہ نے بھی اپنے مکان پر جاکر کہا کہ ست گورو مہاراج نے اپنا تمام خاندان
بلا بھیجا ہی اسلیے بہتر ہی کہ تم لوگ بھی اُنھین کے ساتھ چلو تاکہ باسانی پہونچ جاؤ اور پھر وہین راوی ندی کے کنارے پر آباد ہون یہ سُنکر
مردانہ کے خاندان والے کہنے لگے کہ تم خود ست گورو مہاراج کہین ایک مقام پر تو مقیم ہی نہین رہتے ہو اگر ہم لوگ اپنا مکان چھوڑکر
وہان جاوین اور تم وہان سے کہین کو چلے جاؤ تو ہم لوگ جلاوطن ہو جاوینگے اسلیے بالفعل تو ہم لوگ کہین نہ جاوینگے پس جسوقت کہ مردانہ
کے متعلقان نے یہ بات کہی بھائی مردانہ فوراً ہی کالورام جی کے پاس جا پہونچے اور اُنھین کے ساتھ ست گورو مہاراج کی خدمت مین
جا پہونچے غرضکہ جسوقت ست گورو مہاراج کی خدمت مین یہ سب لوگ پہونچے اُسوقت ست گورو مہاراج والدین کے قدمبوس ہوے
والدین نے ست گورو مہاراج کو قدمبوسی سے اُٹھاکر گلے لگایا اور کہنے لگے کہ آج ہماری بہت ہی خوش نصیبی ہی کہ جو آپ سے
[illegible] اس بات کا خیال رکھنا کہ ہم لوگ اسوقت مین فصل کا شتکاری کی چھوڑکر یہان آئے ہین
یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے سری راگ مین ایک شبد فرمایا اور کالورام جی سے کہا کہ اگر آپ ایسی کاشتکاری کرین [illegible]
[illegible]

اک رہاؤ

بکھے بکار دشت کرکھا کرے ان تج آتمی ہوہی دھیاسے
جپ تپ سنجم ہوسے جب راکھی کمل بگاسی مدھ امر ماسے
بکھ سنپتا ہرو باس رے سنگرہی تن گھوڑا نت کال سارے
دس اٹھارہ مین اب اپرم پر و چینھے کہے نانک یون ایک تارے

इक रहाउ

बिखै बिकार दुस्ट किरखा करै इन तज आतमै होइ धिआवै
जपतप संजम होइ जबराखै कमल बिगासै मधु अस्रमावै
बिखै संपता होरो बासरे संग्रहु तिन चोड़ा नितकालसारे
दस अठारह में अपरंपरो चीन्है कहै नानक यांएक तारे

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ

۱۔ اے چتاجی مہاراج اس تن یعنے جسم کو زمین تصور کیجیے اور اسمین نیک افعالی کا تخم بوئے اور پرمیشر کے بھجن کو ابپاشی سمجھکر اُس کاشتکاری مین مصروف ہوجیے۔

۲۔ اور اس من کو کاشتکار سمجھیے یعنی مہاراج کا دھیان اپنے ہردے مین جائیے تو البتہ ایسی کاشتکاری سے مکت پراپت ہوجاویگی

۳۔ اور مایا کو جھوٹ جانکر اُس سے علیحدہ ہوجیے۔

۴۔ سنیے چتاجی صاحب یہ مان باپ لڑکا جسقدر خاندان ہی کوئی کسی کے ساتھ نہین جاتا ہی لیکن اسکو باوجود جاننے کے بھی لوگ نہین چھوڑتے ہین لپٹے ہوئے ہین۔

۵۔ کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار یہ جو دشمن لگے ہوے ہین انسے جدا رہنا چاہیے۔

۶۔ اور جو کاشتکاری مین بیان کر رہا ہون اُسکے محافظ اور نگران جپ تپ سنجم سمجھکر مقرر کیجیے تو حفاظت ہی رہیگی۔

۷۔ ہر جو ہر جا مین یعنے وہ معبود ہر جگہ موجود ہی تمھارے ہردے مین بھی ہی اُسی پر بھروسا کیجیے۔

۸۔ اے چتاجی صاحب جب تم واہ گورو کو پہچانوگے تو ضرور ہی تمھارا اُدھار ہو جاویگا۔

یہ سنکر ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ نے کہا کہ اے بیٹا جو وقت تمھاری کرپا ہوگی اُسوقت آنکی شناخت ہوگی ہمارے کانون مین

کہا کہ اے بیٹا۔ راگ۔ کمت۔ اگیان۔ یہ تو اسکون چیزون سے چلے آتے ہین اور گیان سنتون ہی کی صحبت سے حاصل ہوتا ہی

[illegible] خیال کرو کہ وہ گیان اسقدر چیزون کے اگیان کو کیسے سے کاٹے گا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنیے چتاجی صاحب

اگر کوئی شخص لکڑیون کو ہزارون برس سے اکٹھا کیا کرے گر اُسپر کبھی ایک چنگی آگ رکھدیا جاوے تو کل لکڑیان جو برسون سے اکٹھی

کیجاتی تھین [illegible] سب کی سب سوختہ ہوکر بجھا دیگی ویسے ہی اسکو بھی خیال کرین کہ مثل ان لکڑیون کے اگیان کو

[illegible] سنتون اور مہاتماؤن کی خدمت و سیوا اور صحبت مثل ایک چنگاری آگ کے تصور کرین بس سنتون کی صحبت سے [illegible]

[illegible] مین [illegible] ہو جاویگا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرتار پورا یاد کرو۔ یہ سنکر اُس کروری نے ایک قلعہ خام اُس مقام پر بنوانا شروع کر دیا اور ست گورو مہاراج کے واسطے جو مکان بنوایا وہ پختہ بنوایا بعد طیاری اُس مکان کے تمام گھر سنگ گورو مہاراج کا یعنے کالورام جی ونیز ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ و نیز سری چند جی صاحب و لکھمی چند جی صاحب و نیز اُنکی والدہ صاحبہ نے بود و باش اختیار کی بعد اسکے اُس کروری مذکور نے اور زمین بھی نذر گذرانی اور عرض کیا کہ حضور جو کچھ اس زمین میں پیدا ہو وہ سب دھرم سالہ میں خرچ ہوا کرے یہ کہکر اور ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہو کر رخصت ہوا۔

غرضکہ اُسی کے قریب دودی زمیندار کی گائیں وغیرہ رہتی تھیں چنانچہ دن بھر کا دُودھ دودی مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت میں پہونچاتا تھا اور رات کا دودھ اپنے مکان کو لیجاتا تھا۔

غرضکہ مہینہ کنوار کا آیا اور کالورام جی نے اپنے بزرگون کے سرادھ کیے اُسوقت کالورام جی برہمنون کے پیر دھونے لگے ست گورو مہاراج نے آکر دریافت کیا کہ اے چچاجی صاحب آج اسقدر بھوجن کیون بنوایا گیا ہے بجواب اسکے کالورام جی نے کہا کہ اے نانک جی آج میرے والد کا سرادھ ہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا۔

کہ اے چچاجی صاحب جب تک خواہش یعنے باسنا مین بندھے ہوے ہین اسوقت تک پتر لوگ نرک اور سُرگ یعنے دوزخ اور بہشت مین رہتے ہین اور جسوقت یہ پرانی باسنا سے نرباس یعنی بلاخواہش ہو جاتا ہے اسوقت اُسکے پیشتر ہی مُکت ہو جاتے ہین مثلاً کسی شخص کے ہاتھ مین کنکوہ کی ڈور ہو تو اُسکے اختیار مین ہے کہ جسقدر دُور چاہے چھوڑتا جاوے یہانتک کہ آسمان تک پہونچ جاوے لیکن جسوقت ڈور ٹوٹ جاتی ہے تو وہ کنکوا ابھی گرجاتا ہے ویسے ہی جو لوگ اگیانی ہین اُنکے موہ کی ڈور اُنکے پترون کو پہونچتی ہے

یہ کہکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے چچاجی صاحب تم واہ گورو کہکر آنکھین بند کرلو۔ یہ سنتے ہی کالورام جی نے واہ گورو کہکر آنکھین بند کر لین جیون ہین آنکھین بند کین تیون ہین دیکھا کہ مین بیکنٹھ دھام مین بیٹھا ہون اور چارون جگون کے پتر بیٹھے ہین اور سب کے سب (چتر بھج مورت سروپ) رکھے بشن جی مہاراج کے پاس بیٹھے ہین۔ کالورام جی کو دیکھکر سب کے سب اُنکے پاس آکے گلے سے لپٹ گئے کالورام جی تمام دن اپنے پترون کے گلے سے ملتے رہے اسوقت پترون نے کہا کہ اے کالورام جی دھن ہو تم جنکے گھر مین گورو نانک جی جیسا بیٹا ہوا ہے جنکے باعث سے تم سب کا اُدھار ہو جاویگا اور ہم سب کا اُدھار ہو گیا ہے۔ قصہ مختصر کالورام جی اُنھین پترون کے پاس ایک سال [illegible] رہے اور [illegible] کالورام جی کیواسطے بیکنٹھ دھام کے عنایت ہوئے ایک دن کالورام جی نے کہا [illegible] مجھکو [illegible] اب [illegible] جنم ساکھی کے [illegible] حالت مین ان لوگون کے پاس آؤنگا۔ یہ کہکر کالورام جی نے [illegible] کھول دین [illegible] دیکھا کہ اسی برہمن کے پیر دھو رہے ہین [illegible] کہا کہ اے بیٹا نانک جی [illegible] دیکھا کہ جس سے مجھکو تعجب و حیرت ہے [illegible] سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے چچاجی صاحب [illegible]

[illegible]

لیکن اگر آپ اُسی کرتار کے کام میں دل سے مصروف ہو جیے تو بہت اچھا ہوگا۔ یہ سُنکر کار رام جی نے ست گورو مہاراج کو شکار کیا اور
پرمیشر کا سروپ بھی پہچانا بعد اسکے ست گورو مہاراج کرتا پورسے انتردھیان ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے والدین وہیں مقیم رہے —

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک برہمن سے رام تیرتھ کے مقام پر جو ہوئی وہ چلی

نمبر ۲۷

اب سُنیے کہ ست گورو مہاراج چلتے چلتے رام تیرتھ کے مقام پر جا پہونچے اُس روز اتفاق سے پورنماسی کا دن تھا اکثر لوگ اُسپر نہانے کیواسطے
آئے تھے منجملہ میلے کے اکثر برہمن لوگ اُس جگہ پر بیٹھے ہوئے اشنان کرکے سالک رام کی مورت آگے رکھے ہوئے تلک وغیرہ لگا رہے ہیں اور
اکثر وہ اُوس تلک وغیرہ لگا کر بیٹھے ہیں اور پوکھی مار کر ڈنڈوت کرتے ہیں غرضکہ لوگوں کے دکھانے کے واسطے بہت سا مبالغہ کر رہے ہیں
یعنے لوگوں کو اپنی ریاضت و عبادت دکھا رہے ہیں چونکہ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی سب لوگوں کے دل کی بات جانتے ہی تھے
غرضکہ منجملہ اُن لوگوں کے ایک برہمن تمام ظاہری سنگار کرکے اور آنکھیں بند کرکے لگا مالا پھیرنے اور دھیان کرنے اُسکی کیفیت دیکھکر
ست گورو مہاراج نے اُس برہمن سے پوچھا کہ اے برہمن جی صاحب تم آنکھیں بند کرکے کسکا دھیان کرتے ہو اس برہمن نے جواب دیا
کہ اے پنڈت جی صاحب میں سالک رام جی کا پوجن کرتا ہوں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سوامی جی صاحب مورت تو
آپکے سامنے رکھی ہے اور آنکھیں بند کرکے پھر کسکا دھیان کرتے ہو یہ سُنکر اُس برہمن نے بے تکا یہ جواب دیا کہ اے سوامی صاحب مجھکو
دھیان کرنے سے تینوں لوک دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے استفسار کیا کہ اے سوامی جی تو تینوں لوک میں جو کچھ کہ ہوتا ہوگا وہ
سب تمکو دکھائی دیتا ہوگا اُس برہمن نے پھر بھی انکل پچو یہی جواب دیا کہ جی ہاں بیشک مجھکو تینوں لوک کی سب چیزیں دھیان کے وقت میں
دکھائی دیتی ہیں یہ جواب دیکر پھر اُس برہمن نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اتنے عرصہ میں ست گورو مہاراج نے ایک گوبند سنگھ کو حکم دیا کہ اس
برہمن کے سامنے سے سالک رام کی مورت اُٹھا لیجاؤ چنانچہ اُس گوبند سنگھ نے اُس برہمن کے سامنے سے کل سامان مع مورت سالک رام
کے غائب کردی جب اُس برہمن نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو کچھ بھی نہ پایا۔ لگا افسوس کرنے اور لگا رونے اُسکی یہ حالت دیکھکر ست گورو مہاراج
نے اُس برہمن سے مخاطب ہوکر پوچھا کہ اے سوامی جی تم کیوں روتے ہو۔ یہ سُنکر برہمن نے عرض کیا کہ اے پنڈت جی صاحب کیا کہوں سالک رام
کی مورت و نیز دیگر سامان میرے سامنے سے کوئی اُٹھا لیگیا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے برہمن دیوتا جی تمکو تو خود ہی دھیان
کے وقت میں تینوں لوک دکھائی دیتے ہیں اب آپ دھیان دیکھیے کہ مورت و نیز سامان کہاں گیا [illegible]

[illegible]

چھوڑ دونگا۔ سب کن مجھکو ابھی تک یہی یقین تھا کہ بغیر جھوٹ کے روٹی نہیں چلتی ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سوامی دیوتا جی صاحب آپ نے تو جھوٹ کو بھی انجام اب پہونچا دیا ہیا تک کہنے لگے کہ جسوقت مین آنکھ بند کر کے دھیان کرتا ہون تین لوک دکھائی دیتے ہین حالانکہ جس جگہ آپ بیٹھے ہین وہین سالک رام جی مع کل سامان کے موجود ہی سو اُسکی آپ کو خبر ہی نہین ہی۔ یہ سنکر برہمن مذکور نے جواب دیا کہ اے پتا جی صاحب مجھکو تو اُسکی بیشک خبر نہین ہی اور مین نے تو اپنی دروغگوئی کا حضور سے اقرار بھی کر لیا۔ یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سوامی دیوتا جی آپ آسن سے اُٹھئے اور اُسی جگہ کی کچھ زمین کھود دیے۔ یہ سنکر برہمن مذکور نے اپنے آسن سے اُٹھکر زمین کھود دی۔ دیکھا تو اُس زمین کے نیچے بیشمار دولت رکھی ہی یہ کیفیت دیکھکر برہمن مذکور نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر گیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ دھناسری محلا پہلا گھر ۳

کال ناہین جوگ ناہین ناہین ست کا ڈھب
تیا تھٹ جگ بھرشٹ ہوئی ڈوبتا یون جگ
کل مین رام نام سار
آنکھن تان موندے ناک پکڑے ٹھگن کو سنسار
اک رہاؤ
آنگ سیتی ناک پکڑے سوجھے تو تین لوی
مگر پاچھے نا کچھ سوجھے یہو پدم الوی
کھتری ات دھرم چھوڑیا ملیچھ بھاکھیا گہی
سرشٹ ایک برن ہوئی دھرم کی گت رہی
اشٹ ساج پوران سودھ کرہہ بید ابھیاس
بن نام ہر کے مکت ناہین کہین نانک داس

राग धनासरी महला पहला घर २

काल नाहीं जोग नाहीं नाहीं सत का ढब
तथां निष्ठ जग भ्रष्ट होइ डूबना यों जग
कलि महिं राम नाम सार
आँखिन तौं मूँदे नाक पकरे ठगन को संसार
एक रहाव
आंग सेती नाक पकड़े सूझे तो तीन लोआ
मगर पाछे कुछ ना सूझे यह पदम अलोआ
खत्री अत धर्म छोड्या मलिछ भाखा गही
सृष्टि सब एक वर्ण होये धर्म की गत रही
अष्ट साज पुरान सुधह करिह बेद अभ्यास
बिन नाम हर के मुक्त नाहीं कहै नानक दास

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ
۱۔ نہ کال ہے اور نہ جوگ ہی ہے اور نہ ست کا ذکر ہی ہے۔
۲۔ بغیر سمجھے جگ [illegible] بھرشٹ ہو جاتا ہی کیونکہ وہ مانند شرک کے بجائے ذکر خدا مین لگاتے ہین اُنکا [illegible]
۳۔ اس کلجگ مین صرف ایک [illegible]
۴۔ آنکھین تو موندتے ہین [illegible] یہی [illegible]
۵۔ [illegible]
۶۔ [illegible]

۷- برہمنون کی یہ کیفیت ہو اور چھتریون نے دھرم چھوڑ دیا اور ملیچھون کے کرم کرنے لگے -
۸- غرضکہ تمام سرشٹ ایک ہی برن ہو گئے اور دھرم کی گت ہو گئی یعنے دھرم جاتا ہی رہا -
۹- سُودرون نے پُوران پڑھنا شروع کر دیا اور بید ابھاس ہو بیٹھے -
۱۰- لیکن بغیر ہر کے نام کے نَجات ملنا غیر ممکن ہو -

ست گورو مہاراج نے اُس برہمن سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے برہمن دیوتا جی تم جو اس پتھر کی مورت کی خدمت و سیوا کرتے ہو سو اسکے ہاتھ مین تو کچھ بھی نہین ہو یہانتک کہ موت سے بھی نہین بچا سکتی اور نہ تمھارا کچھ بگاڑ ہی سکتی ہے اگر تم بالفرض کہ اسکی پوجا چھوڑ بھی دو تو تمکو کچھ نقصان بھی نہین پہونچا سکتی ہو اور اے سوامی جی صاحب یہ آنکھین بند کرنا اور ناک دبانا سنساری لوگون کو دھوکھا دینا کہانتک چلے ایک نہ ایک دن قلعی کھُلی جا ئیگی - یاد رکھو کہ مکت بدار تھ صرف ایک ٹھاکر جی کا نام ہی ہو بلکہ اس زمانہ کلجگ مین صرف رام نام ہی سار یعنی مقدم ہو اسلیے بہتر ہو کہ آپ بھی رام نام ہی کا سمرن کیا کیجیے اور یہ بات یاد رکھیے کہ جو شخص سدھ آتما سے سری رام نام کا سمرن کریگا وہ بیشک مکت پاویگا اور بغیر رام نام کے سمرن کے کل پوجا بیکار ہین اور اکثر تیرتھون کے قریب کے رہنے والون کی بھی پوجا کسی کام کی نہین ہوتی ہو اور دیوتا جی اگر تیل دلبٹ چھوڑ کر پوجا کیجا وے تو البتہ کرنے والا بھی سکھ پاویگا بس اب جب تم سری رام نام کا سمرن کروگے تو تمھارا ضرور ہی بھلا ہوگا - یہ سنکر اُس برہمن نے عرض کیا کہ اے پیتا جی صاحب یہ دولت جو آپ نے زمین کے اندر مجھکو دکھائی ہو یہ آپ کی ہو یا کسی دوسرے شخص کی اسکی کیفیت سے بھی مجھکو آگاہ کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے دیوتا جی تم جو کہتے ہو کہ آنکھین بند کرنے اور دھیان کرنے سے مجھکو تینون لوک دکھائی دیتے ہین لیکن تعجب ہو کہ تمکو تمھارے پیچھے جو روپیہ گڑا ہوا تھا نہ دکھائی دیا اور کچھ بھی معلوم نہ ہوا کہ بیان ہو کیا ہو - یہ سنکر اُس برہمن نے پھر معذرت کی کہ اے ست گورو مہاراج اگر مین سچا ہوتا تو مجھکو ضرور ہی دکھائی دیتا چونکہ مین جھوٹا ہون اسلیے میری کرتوت بھی جھوٹی ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جسقدر اس دنیا مین مایا ہو وہ سب اس زمین ہی کے نیچے ہو کوئی جگہ مایا سے خالی نہین ہو اسکو کسی نے رکھا ہی نہین ہو غرضکہ چارون جگون کی مایا دب کر اکٹھا ہو گئی ہو اس زمین کے نیچے غلہ - پانی - کپڑا - سونا - چاندی - تانبا - کسی کا رکھا ہوا نہین ہو یہ سب اصلی ہی ہو پرماتما نے مایا کا یہ چلن کر دیا ہو اسی طرح سے ہو رہا ہو اور چل رہا ہو اے دیوتا جی صاحب یہ بھی یاد رکھیے گا کہ جو رِگ پرمیشر کے بھگت ہین وہ لوگ پر اپکاری ہین اور انکو دور شٹی بھی ہوتی ہو انکی نظر اسکے جوہر کی دیکھنا چاہی راست گفتار گھر اور ست و ساہو کو سب کچھ دکھائی دیتا ہو یعنے جس جگہ جو چیز ہوتی ہو وہ لوگ بجلی جانتے ہین اور وہ تمام لوگون کے دل کی باتین بھی جان سکتے ہین لیکن وہ کسیکو کچھ کہتے نہین ہین آنکھین اندرونی سے انکو سب کچھ دکھائی دیتا ہو [illegible]

[illegible]

پرمیشر کے بھجن کے وقت بیوہار کی باتین کرنا۔

بموجب قول

پاپی بھگت نہ بھاوئے ہر پوجا نہ سہاے۔	पापी भगत न भावै हरि पूजा न सुहाय
ماتھے چندن پر ہرے جہان بردم تہان جاے۔	माथे चन्दन परहरे जहाँ विर्ध तहाँ जाय
شرم کرے ہی ساکتا سادھو ملے نہ سنگ۔	शर्म करहि साकता साधू मिले निसंग
مکت پدارتھ پایئے نانک پڑے نہ بھنگ۔	मुक्त पदार्थ पाइये नानक पड़े न भंग

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ

۱۔ جو لوگ پاپی ہین انکو ہر کی بھگت اچھی ہی نہین لگتی ہی۔

۲۔ متھے یعنی پیشانی پر چندن وغیرہ لگاتے ہین لیکن محض بیکار ہی۔

۳۔ ساکت لوگ یعنی جو لوگ گورمکھ نہین ہین اگر سادھو کے سرن مین جاوین تو نسنگ یعنی بیخوف ہو جاوین۔

۴۔ انجام کو مکت پدارتھ بھی وہ لوگ ضرور ہی پا جاوینگے۔

یہ سنکر اُس برہمن نے کہا کہ اے ستگورو پادشاہ کلجگ کے زمانے مین یہی برتاو برتے گا کہ اسکے سوا کوئی اور وظیفہ و پوجا کا طریقہ ہی یعنے یہ کہ سوا رام نام کے جپ کرنے کے چھوٹنے کا کوئی طریقہ و تدبیر اور بھی ہی یا نہین یا کہ نام ہی سمرن کرنے سے چھوٹنا ہوتا ہی اسلیے حضور سے دریافت کیا ہی تاکہ مجھکو اُس سے آگاہی ہو جاوے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سوامی جی بغیر نام کے سمرن کرنے کے مکت پدارتھ کیطرح اور کسی تدبیر سے حاصل نہین ہو سکتا ہی چاہے کوئی کتنی ہی تدبیرین کرین۔

اشلوک | **श्लोक**

کیرتن مین چت لاوے نت اوپجے پرتیت پیارا۔	कीर्त्तन में चित लावे नित उपजै प्रतीत प्यारा
سگل پاپ کا ناس ہووے [illegible] دوارا۔	सगल पाप का नास होवै दुख उतरे हर द्वारा
بن سمرن جو جیوتا برتھا سانس پرال۔	बिन सिमरन जो जीवता बीर्थां सास परास
نانک ہر کا سمرن سار ہے اور چھاڈ سکل جنجال۔	नानक हर का सिमरन सार है और छाड सगल जंजाल

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ۔

۱۔ جو شخص کیرتن مین [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

یہ اشلوک سنتے ہی برہمن مذکور نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا اور گورو گورو جپنے لگا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اپنے گپت سکو سے وہ سالگرام کی مورت بھی منگا دی اور کہا کہ اے برہمن دیوتا جی صاحب ہیں نے تو تمکو خود پرمیشر ہی سے - مال - دھن - دولت - رزق - دلوا دیا ہے وہ تم اب کھاؤ اور پھر رات باقی رہنے سے پرمیشر کا بھجن کرو لیکن یہ ترطی ہی کہ سدھا اتما ہوکر نام جپ کرو اسے دیوتا جی صاحب یہ بات یاد رکھیے گا کہ جسکے اندر سچ ہی اُسکو سب سچ ہی -

شبد

जिन के अन्दर सच है तिन को मिलया सच

जब सचे सों मिलया तब दुन्या काछु कच

جنکے اندر سچ ہے تن کو ملیا سچ

جب سچے سو ملیا تب دنیا کچھ کچ

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ -

۱ جس شخص کے اندر سچ ہی اُسکو سچا ہی ملگیا ہی -

۲ - اور جب جو شخص اُس سچے سے لگیا تو یہ دنیا کچی ہی معلوم ہوتی ہی -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک برہمہ چاری سے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۲۸

اب سنیے کہ ایک دن ست گورو مہاراج کرتارپور میں بیٹھے تھے کہ اتفاق سے ایک اچاری برہمن بھوکے نے ست گورو مہاراج کے قریب آکر آشرباد دیا - اُس وقت ست گورو مہاراج کے یہاں بھنڈارہ طیار ہوگیا تھا اور بھوجنوں کی طیاری ہو رہی تھی ست گورو مہاراج نے اُس اچاری برہمن سے فرمایا کہ دیوتا جی بھوجن طیار ہی یہ سنکر اُس اچاری نے جواب دیا کہ اے مہاراج میں تو اس زمین کے اوپر کی بنی ہوئی رسوئی بھوجن نہیں کرتا ہوں بلکہ جب کبھی اتفاق ہوتا ہی تو ایک ہاتھ زمین کھود کر اور اُسپر چوکا لگا کر اور لکڑیاں دھو کر اپنے ہاتھ سے رسوئی بنا کر بھوجن کرتا ہوں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُس اچاری برہمن کو خام جنس دلوا دی چنانچہ برہمن مذکور وہ جنس لیکر باہر گیا اور باہر جا کر زمین واسطے چوکے کے کھودنے لگا ست گورو مہاراج کی لیلا اپرم پار ہی غرضکہ جس جگہ پر وہ اچاری برہمن زمین کھود تا تھا وہاں پر ہڈیاں نکلتی تھیں قصہ مختصر برہمچاری مذکور تمام دن زمین کھودتا پھرا اور کہیں پر کوئی زمین صاف نہ پائی جہاں پر کھودا وہیں پر ہڈیاں برآمد ہوئیں اور بھوکے مرنے لگا اور بھوکھ سے بہت ہی پریشان کیا کہ جس سے وہ مجبور ہوا اور آکر ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا اور عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ میں بہت ہی بھوکا ہوں مجکو اپنی رسوئی کا پرشاد بکھر رحمت فرمایا جاوے - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے دیوتا جی [illegible] لگانا پھر آپ (وہ اگھور) لنگر رسوئی چاہئے یہ لنکر ست گورو مہاراج نے سب حال برہمچاری سے کہا [illegible] -

شبد

जौन [illegible]

[illegible]

[illegible]

رنگا اُدرک کری کیارا
گرڑ کی ہا دُودھ سوارا
رے من لیکھیا کبہوں نہ پائی
جا بن بھیجے سانچ نہ آئی
اک رہاؤ
دس اٹھ لیکھے ہووے پاسا
چاروں یعنی بید لکھا گر پاٹھا
پربی ناوے ورتا کے داتا
برت نیم کرے دن راتا
قاضی مولنا ہووے شیخ
جوگی جنگم بھگوے بھیکھ
کوری رہے کرما کے سندھ
بن بوجھے سب کھڑے اسبندھ
جیتے جیان لیکھے سرکار
کرنی اُوپر ہووے گا سار
حکم کرے مورکھ گوارا
نانک سچے کی صفت بھنڈارا

रंग का अुदुक करते कियारा
गरड़ खाना दूध सिवारा ।
रे मन लेखथा कबहूं न पाई
जा बिन भीजे साचे न आई
रक रहाव
दस अठ लेखे होवे पासा
चारो बेद अुदूगगर पाठा
पुरबी नावे वरना के दाता
वर्त नेम कोरे दिन राता
क़ाज़ी मुलना होवे सेख
जोगी जंगम भिगवे भेख
कोरी रहे करमा के सिंध
बिन बूझे सब खडे असबंध
जेते जिया लेखे सरकार
करनी ऊपर होवेगा सार
हुक्म कोरे मूरख गवांरा
नानक सांचे के सिफत भंडारा

ترجمہ

ست گرو مہاراج فرماتے ہیں کہ۔

۱۔ [illegible] بہت ہی صاف ستھرا [illegible]

[illegible]

[illegible] رنگ کی کیاریاں بنا دے۔

[illegible] کے لئے رہے۔

[illegible]

[illegible]

۹- برن یعنے معمول کے ساتھ بہت سخت دریاؤن مین جا کر نہائے۔
۱۰- اور برت و نیم دن رات کرے -
۱۱- کیا قاضی اور کیا ملّا اور کیا شیخ ہو-
۱۲- یا جوگی ہو یا جنگم ہو خواہ رنگین کپڑے پہنے-
۱۳- یہ سب کرم کے راستہ ہین -
۱۴- لیکن بغیر پرمیشر کے جانے ہوئے سب تعمہ فضول ہی-
۱۵- جسقدر خلقت ہی یعنے جیو جنت ہین انکا حساب اس خالق کے دربار سرکار مین لیا جاویگا-
۱۶- جیسی کرنی کریگا وہی شمار کیا جاویگا اور ویسے ہی لیکھا پاویگا-
۱۷- جو لوگ محض مورکھ اور گنوار ہین وہ اس سنسار مین حکومت جتاتے ہین -
۱۸- نانک اس بیتے زنکار کی صفت بعنڈار ہی یعنے جسکی انتہا نہین ہی-

جسوقت یہ شبد اُس برہم چاری نے ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سنا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر پڑا تھا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور اپنا سکھ مجھکو کر لین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا-

اشلوک	श्लोक
سچ سنجم کرنی کارن تان ون نام جپے ری	सच संजम करनी कारां ना विन नाम जपे ही ।
نانک آگے اوتم سوئی جو پاپ پڑھن ناد کا	नानक आगे उत्तम सोई जो पाप पढन ना देय

ارتھہ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ-
۱- ستیا سنجم یعنے جوگ بھی ہی کہ اچھی کرنی کرے اور پرمیشر کا پرم نام جپے-
۲- اسے نانک اُسکے آگے وہی اوتم ہو سکتا ہی کہ جسکی پاپ پڑھنے نہ پاوین -
بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ برہم چاری جی صاحب اسی طرح کا جوگ لگا بیٹھا تب ہر وسے کا میل جاویگا وہ [illegible] جو سکھ ہوگا۔ یہ سُنکر برہم چاری فوراً ست گورو مہاراج کا سکھ ہو [illegible] گورو کے چیلے بن گیا

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی اور دونی چند کھتری کی گفتگو کی بابت چلی

۲۹

[illegible]

حاضر ہوا اور بہت کچھ عجز و انکساری کر کے ست گورو مہاراج کو اپنے مقام پر لے آیا اتفاق سے اس دن اُس کھتری دولتمند مذکور کے والد کا
سرادھ تھا اور کُل سامان دودھ وغیرہ مہیا و موجود تھا اور برہم بھوج ہو رہا تھا یہ سب سامان دیکھکر ست گورو مہاراج نے دولی چند کھتری مذکور سے
دریافت کیا کہ آج تمھارے یہان کیا ہے کہ جو ہر قسم کا سامان عمدہ سے عمدہ موجود ہے - یہ سُنکر دولی چند نے عرض کیا کہ حضور آج میرے والد کا سرادھ
ہے اسلیے ایک سَو برہمن کو بھوجن کرانا منظور ہے چنانچہ وہ تو کھلا دیا - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے دولی چند جی تمھارا باپ
تین دن سے بھوکھا بیٹھا ہے اور اُسکے نام پر تم ایک سَو برہمن بھوجن کرا چکے ہو - یہ سُنکر دولی چند مذکور نے ست گورو مہاراج سے عرض
کیا کہ حضور میرے والد کہاں ہیں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہان سے پانچ کوس پر شیر کی صورت میں فلان مقام پر تمھارا والد
موجود ہے اور بہت سخت بھوکھا ہے بہتر ہے کہ تم وہان کھانا لیکر جاؤ لیکن تم کچھ خوف نکرنا گو کہ اُسکی صورت شیر کی سی ہے مگر تمھارے ساتھ وہ
انسانی خاصیت سے پیش آویگا بلکہ تمھارے اطمینان کے واسطے جو تم کھانا لیجاؤ گے کھا بھی لیگا یہ سُنتے ہی دولی چند مذکور کھانا لیکر
اس مقام پر پہونچا دیکھا کہ ایک جھاڑی میں شیر بیٹھا ہوا ہے دولی چند مذکور جو کھانا لیکر گیا تھا اُس شیر کے سامنے رکھ دیا اور اُسکے
قدموں پر گر پڑا اور زبانی بھی کہا کہ اے پتا جی صاحب میں نے آپ کے نام پر ایک سو برہمن کھلائے ہیں یہ سُنتے ہی سنگورو مہاراج
کی زبان فیض ترجمان کی بدولت دولی چند مذکور کے والد انسانی خاصیت میں ہو گئے اُسنے دولی چند سے انسانی زبان سے باتیں کین
اور ہر ایک سوال کا جواب دیا بعد سب گفت و شنید کے دولی چند مذکور نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ اے پتا جی صاحب آپ تو بڑے
دور اندیش اور عاقبت اندیش تھے مجھکو تعجب ہے کہ آپ نے یہ جسم حیوانی شیر کا کیونکر پایا یہ سُنکر دولی چند کے والد نے جواب دیا کہ بیٹا اگر
تم اس بات کو پوچھتے ہو تو میں اسکی وجہ بیان کرتا ہوں اول تو مجھکو کوئی پورا گورو نہیں ملا تھا اور علاوہ اسکے ایک بات یہ ہوئی
کہ جس وقت میرا طایر روح قفس جسم سے پرواز کرنے کو تھا اُسوقت میرے ہمسایہ مکان والے میں سے کسی شخص نے گوشت پکایا تھا اُسکی
خوشبو مجھکو پہونچی کہ جسکے سبب سے میرا دل گوشت کھانے کو راغب ہوا پس اُس خواہش کی وجہ سے مجھکو یہ جسم ملا ہے خیر اب میں
تمکو ہدایت کرتا ہوں کہ تم کسی ست گورو سے ملکر اپنا جنم سودھارنا - بعد اسکے دولی چند کے باپ نے وہ بھوجن کھایا اور [illegible]
دولی چند کو اُسکے باپ نے رخصت کیا دولی چند مذکور جب اپنے مقام پر آیا ست گورو مہاراج کی خدمت میں پہونچکر قدموں پر گرا اور [illegible]
[illegible] اور اپنے والد کی کیفیت دیکھکر بڑے تفکر میں تھا - اس خیال کو ایک روز ست گورو مہاراج سے دولی چند نے عرض کیا کہ اے
[illegible] میرے پاس بہت لاکھو روپیہ ہیں وقت وفات کے میرا بھی دھیان اسکا بیچ میں لگا رہیگا تو میری گت [illegible]
ہوگی [illegible] دولت کی بدولت پرمیشر کی درگاہ میں نہیں معلوم کہ میرا کیا حال ہوگا اسلیے [illegible]
سے [illegible] جانے کی [illegible] فرمایئے اور جو ارشاد مجھکو ہو وہ بجا لاؤں اور ایسی حکمت سے [illegible]
جسمیں [illegible] ہو - اے [illegible] میرے اوپر آپ دیا کیجیے - یہ سُنکر دولی [illegible]
[illegible]

سری راگ محل پہلا

مچھلی جال نہ جانیا سر کھارا اس کا ہو -
اتی سیانی سوہنی کیون کیتے ویسا ہو -
کیتے کارن پکڑیے [illegible] ٹلے سرا ہو -
بھائی رے یوں سر جانیو کال -
جیون مچھلی تیون مانسا پوے اچنتا جال -

اک رہاؤ

سب جگ باندھو کال کو بن گور کال اپار -
سچ رتی سو اوبھرے دودھا چھوڑ بکار -
ہون تنکو بلہارنے در سچے سچیار -
سچانی جیون پنچھیا جالی بدھک ہاتھ -
گورراکھے سو اوبھرے ہور پھاتھے چوگے ساتھ -
بن نامے چن سوٹئے کوئی نہ سنگی ساتھ -
سانچے سچا آکھیے سچے سچا تھان -
جن سچا منیاں تن من سچا دھیان -
من مکھ سوچے جانیے گورمکھ جان گیان -
ستگور آگے ارداس کر ساجن دیے ملائے -
ساجن ملے سکھ پائیے جم دوت موئے بکھ کھائے -
ناوے اندر ہو رہا نام بسے من آئے -
باجھ گورو غبار ہے بن شبدے بوجھ نہ پائے -
گورمتی پرگاس ہووے سچ رہے لیو لائے -
تتھے کال نہ سنچرے جوتی جوت سمائے -
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

श्रीराग महला पहला

मछली जाल न जानिये सरसखारा असगाहु
अति स्यानी सोहनी क्यों कीतो वैसाहु
कीते कारन पकड़ी काल न टले सराहु
भाई रे यूं सिर जानहु काल । ।
ज्यों मछली त्यों मानसा पवै अचिंता जाल

एक रहाव

सब जग बाँधो काल को बिन गुरु काल अफार
सच रती सो उबरे दुबधा छोड़ विकार।
हौं तिन को बलहार मैं दर सचे सचिआर
सचा ने ज्यों पंखिया जाली बधिक हाथ।
गुरु राखे सो उबरे होर फाथे चोगे साथ
बिन नामैं चुन सोटिये कोइ न संगी साथ।
साँचे सचा आखिये सचे सचा थान ।।
जिन सचा मनियाँ तिन मन सचा ध्यान
मनमुख सोचे जान यह गुरमुख जिन्हाँ ज्ञान
सतगुरु आगे अरदास कर साजन दिये मिलाय
साजन मिले सुख पाइये जमदूत मुये बिख खाय
नावैं अन्दर ही बसा नाव बसे मन आय।
बाझ गुरू गुबार है बिन शब्दे बूझ न पाय
गुरमती परगास होय सच रहे लौ लाय
तिथै काल न संचरै जोती जोत समाय
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نانک جو تس بھاوئیے سو تھی ایناں جنتاں کے بس کچھ نا ہے — नानक जो तिस भाये सो थी इनां जनां के वस कुछ नाहि

جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے دُونی چند نے یہ شبد سنا اُٹھکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر سمجھا اور روبرو
ہوکر عرض کیا کہ اب مجھسے بھی کچھ خدمت لیجاوے اسوقت ست گورو مہاراج نے دُونی چند کو ایک عدد سوئی دی اور فرمایا کہ یہ
امانت ہماری اپنے پاس رکھو اگلے زمانے مین ہم تم سے طلب کرینگے یہ سنکر ست گورو کو رخصت کر دونی چند مسرور اپنے گھر آیا اور
اپنی عورت کو وہ سوئی دی اور یہ کیفیت بیان کی کہ اس سوئی کو گورو نانک جی صاحب نے امانت رکھنے کو دیا ہے اور فرمایا ہے کہ
اگلی درگاہ مین یہ امانت اپنی ہم تسے لے لیوینگے یہ سنکر دُونی چند کی عورت نے کہا کہ اے پرمیشر کے پیارے بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ
سوئی پرلوک مین تمھارے ساتھ کیونکر جاویگی کیونکہ یہ بات تو ظاہر ہی کہ یہ جسم فانی جسوقت شکم مادر سے ظاہر ہوتا ہی اس دنیا مین
اسوقت تک تو البتہ یہ بھی ساتھ دیتا ہی کہ جب تک روح اس قالب مین قیام رکھتی ہی اور جسوقت روح اس قالب کو چھوڑ دیتی ہی پھر کچھ
اس سے واسطہ نہین رہتا بالکل علحدہ ہوجاتی ہی پھر چاہے اسکو کوئی جلا دیوے چاہے مٹی مین دبا دیوے چاہے پانی مین بہا دیوے اسکو
اسکی جدائی کا مطلق خیال ہی نہین رہتا ہی۔ قصہ مختصر کہ جب یہ جسم ہی ساتھ نہین جاتا ہی تب یہ سوئی کیونکر آپ کے ہاتھ سے جاویگی بس
اگر میری صلاح لو اور مناسب سمجھو تو اس سوئی کو پاس ست گورو مہاراج کے واپس کراؤ کیونکہ یہ کامل درویش ہین جو تدبیر اسکے
لیجانے کے بارہ مین وہ بتائین وہ کیا جاوے یہ سنکر دُونی چند نے اپنی عورت سے یہ بھی کہا کہ اے پرمیشر کے بندے ست گورو مہاراج
یہ بھی فرماتے ہین کہ ساتون لاکھ کی دولت فقیرون کو کھلا دو تو البتہ وہ تمکو وہان ملجاوے اور تمھارے ساتھ ہی یہ دولت بھی چلی جاوے
یہ سنکر دُونی چند کی عورت نے کہا کہ مجھکو بھی ست گورو مہاراج کے درشن کرا دو غرضکہ دونی چند مع اپنی عورت کے ست گورو مہاراج
کی خدمت مین حاضر ہوئے قدمون پر گر کر عرض کیا کہ اے پربھو جی اب ہم لوگون کو اس سنسار سے پار کیجئے یہ سنکر ست گورو مہاراج
نے ایک شبد فرمایا۔

اشلوک محل پہلا

लकھ من سونا لکھ من روپا لکھ شاہ سر شاہ
لکھ لشکر لکھ واجنی جو لکھ گھوڑی پادشاہ
جتھے سائر لنگھنا اگن پانی اسگاہ
کنہے دس نہ آوسے دھاہے پاوہ کہاہ
نانک اوتھے جانیئے ساہ کیتے پادشاہ

स्लोक महल १

लख मन सोना लख मन रूपा लख साह सिरसाह
लख लसकर लख वाजने नेजे लख घोडी पातसाह
[illegible] सायर लंघणा अगनि पानी असगाह।
[illegible] दिस न आवै धाहे पावै कहाह।
नानक उथे जानिये साह किये पातसाह।

[illegible]

سلطان پور ہی مین رہے اور جبکہ صبح ہوئی بی بی جی صاحبہ و جیرام جی صاحب و سری چند جی صاحب کو بہت کچھ تسلی دیکر کرتار پور مین تشریف لائے اور والدین سے ملاقات کی اسی عرصہ مین مردانہ نے درخواست کی کہ اگر حضور کا حکم ہووے تو مین بھی اپنے خاندان کے لوگون سے ملاقات کر آؤن صرف دو تین دن تلونڈی مین رہ آؤن یہ سنکر ست گورو مہاراج کرپاندھان نے کہا کہ اے مردانہ تیرے خاندان والون کو تکلیف نہ ہوگی اور خصوصاً ہمارے ہوتے ہوئے اپنے خاندان والون کی کچھ فکر ہی نکر بلکہ یہان تک کہ تمھارے خاندان کے پاس جم راج کو آنے نہ دونگا۔ خیر اب اگر تیری مرضی یہی ہو تو جلد جا اور دیکھ آ۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ بہت دیر نہ لگانا یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج بہت عرصہ کے بعد گھر جاتا ہون تو خالی ہاتھ کیا جاؤن کیونکہ سب کی نظر ہاتھ پر پڑیگی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ روڑے جو پڑے ہوئے ہین ایک کپڑے مین گٹھری باندھ لو اور اپنے دل مین کسی طرح کا اور خیال نکرنا اور جب گھر پہونچنا تب گٹھری کھولنا اسوقت جو تیری خواہش ہوگی وہی ہو جاویگے چنانچہ مردانہ نے اُسی طرح کیا کہ روڑے اُٹھا کر ایک کپڑے کی گٹھری مین باندھ لیے اور اپنے مکان کو راہی ہوا اور بہت خوشی کے ساتھ گھر کو گیا اور اپنے خاندان والون سے جا ملا اور اپنے متعلق لوگون کے سامنے وہ گٹھری کھولی وہ روڑے جسکی گٹھری باندھی تھی وہ کل سونے یعنی طلائی ہوگئے مردانہ خود و نیز اُسکے خاندان والے ست گورو مہاراج کی ثنا و صفت کرنے لگے۔ اب اسکا چرچا پھیلا کہ مردانہ اس مرتبہ سونے کے ڈلے لایا ہے اب تمام شہر تلونڈی کے لوگ مردانہ سے دریافت کرتے کو آتے تھے کہ ست گورو مہاراج کہان ہین اور خیر و عافیت سے ہین مردانہ بہت شیرین زبانی سے سب کو جواب دیتا تھا کہ جی ہان ست گورو مہاراج بہت خوش و خرم ہین۔ یہ سنکر سب لوگ اپنے مکان جاتے تھے غرضکہ چند یوم مردانہ اپنے مکان مین رہا پھر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور ایک خدمتگاری کے ساتھ جو گفتگو ہوئی چلی

نمبر ۳۰

ایک دن ست گورو مہاراج بمقام کرتار پور مکان پر آرام کر رہے تھے اتفاق سے کھانے کا وقت ہوگیا تھا بھوجن طیار کرنے والے نے اطلاع کی کہ بھوجن طیار ہے۔ ست گورو مہاراج کی والدہ ماجدہ کسی کام مین مصروف تھین ایک خدمتگاری کو ارشاد فرمایا کہ نانک جی سوتے ہین انکو کھانا طیار ہونے کی اطلاع کردو اور جگا دو حسب الحکم والدہ ماجدہ ست گورو مہاراج کے خدمتگاری مذکورہ ست گورو مہاراج کے [illegible] دبانے لگی وہان کیا دیکھتی ہے جیسے ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوتے کچھ دیر نہین لگتی ہے اسی طرح ست گورو مہاراج کے [illegible] [illegible] آنکھین کھل گئین اور وہ ستنغیری کے مرتبہ کو پہونچ گئی جسوقت اس درجہ کو [illegible]

[illegible]

اُنکی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ سنو جی اب تو یہ لونڈی بھی مجھسے دل لگی کرنے لگی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے دریافت کیا۔ یہ کیا بات ہو؟ اسکی کیا طاقت ہو کہ جواب کو یہ کچھ بھی کہے اُسوقت والدہ ماجدہ نے آپ سے فرمایا کہ اے پرمجی آج کی کیفیت یہ ہوئی کہ رسوئی بردار نے جسوقت بھوجن طیار کرکے اطلاع دی میں نے اس سے کہا کہ ست گورو مہاراج کو جگا دو کہ بھوجن طیار ہو گیا وہ وہاں سے پلٹ کر آئی اور مجھکو جواب دیا کہ اسوقت ست گورو مہاراج سمندر کے کنارے کھڑے ہوئے اپنے سکھوں کا بیڑا پار کر رہے ہیں جسوقت وہاں سے تشریف لاوینگے جگا دونگی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے ماتا جی صاحبہ جنکی اندرونی آنکھیں کھلی ہوئی ہوتی ہیں اُنکی آنکھ نہیں لگتی ہو ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے جیونہیں یہ سخن نکلا پھر کیا دیر تھی فوراً ہی اُس خدمتگاری کی آنکھیں اندرونی ایسی کھل گئیں کہ روشنضمیری جسکا ایک جُزو ہو غرضکہ ست گورو مہاراج کی کرپا سے اُس خدمتگاری کی عقل صاف ہو گئی بعد اسکے ستگورو مہاراج نے کچھ دن وہاں رہکر پھر کرتارپور سے تشریف لیجانے کا قصد کیا اُسوقت ست گورو مہاراج کی استری نے کہ جسکا نام (سُولکھنی) تھا عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ اگر آپ یہاں قیام فرماتے تو گویا سب میرا ہی راج پاٹ تھا اور اگر آپ کا ارادہ یہاں سے چلے جانے کا ہو تو مجھکو بھی ساتھ لیتے چلیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا (کہ تمھارا راج دونوں [illegible] جاویگا) اس بات کا اعتقاد صدق دل سے رکھنا۔

آگے ساکھی لاہور کے مقام پر ایک شخص کہ جو معجزہ کا شائق تھا ست گورو مہاراج نے اُسکو معجزہ دکھلایا اُسکی بابت چلی

نمبر ۳۱

شہر لاہور میں ایک شخص تھا کہ اُسکی عادت و خاصیت طبیعت یہ تھی کہ سنتوں اور مہاتماؤں و سادھوؤں کو تلاش کرکے اپنے گھر کو لا لیجاتا اور بہت کچھ اُسکی خدمت میں جی لگاتا تھا بوقت رخصت ہر ایک سے یہ کہتا تھا کہ میں معجزہ دیکھا چاہتا ہوں کیونکہ میرے خیال میں یہ بات نہیں آتی ہو کہ کشف و کرامات و معجزہ کی بات کیا شئی ہو غرضکہ وہ شخص ہر ایک سے یہی سوال کیا کرتا تھا جنکے سوال کا جواب ہر ایک اپنی سمجھ و لیاقت کے موافق دیا کرتا تھا لیکن اُس شخص کا اطمینان نہیں ہوتا تھا ہاں اُنکا جواب سُن لیتا تھا اور خاموش ہو جاتا تھا کسی سے اس بارہ میں بحث و حجت نہیں کرتا تھا کہ اُنکی ناخوشی کا باعث نہ ہو جاوے اسی طرح اُس شخص کو بارہ برس کا زمانہ گذر گیا لیکن فقیروں کی خدمت میں [illegible] ست گورو مہاراج (اُنتر جامی) تو تھے ہی گھٹ گھٹ اور [illegible] تھا ایک دن مہاراج [illegible] آپ نے [illegible] مخاطب ہوکر کہا کہ اے [illegible] ایک سوال کرنے [illegible] اُس [illegible] سوال کا جواب [illegible]

[illegible]

کی بات کا یقین نہین آتا ہی اور میرا دل یہی کہتا ہی کہ معجزہ کیا شی ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُس سکھ سے فرمایا کہ اے سکھ تمھاری خواہش پوری ہوگئی یہ سنکر وہ شخص اپنے مکان کو پلٹ آیا اور ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوگئے اب اُس شخص کا یہ معمول ہوا کہ پچھلی رات رہے دریا کو واسطے اشنان کے بلا ناغہ جاتا تھا اور اُسکی عورت بھی اُسی وقت سے اُٹھکر اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر دن نکلنے سے پہلے کھانا طیار کر رکھتی تھی بس جسوقت وہ شخص اشنان کر کے دریا سے آتا تھا تو کھانا پکا ہوا اُسکو ملا کرتا تھا بس اُس شخص کا یہ قاعدہ تھا کہ کھانا وغیرہ سے فرصت کر کے اپنے کاروبار مین مصروف ہوتا تھا غرضکہ اُسکا یہی معمول تھا ایک دن حسب معمول شخص مذکور دریا کے اشنان کو گیا دریا مین جاکر جیون ہین غوطہ لگایا ایک مچھلی نے اُس شخص کو کھا لیا یہان اُسکے گھر والون کو مطلق خبر نہ ہوئی سب یہی جانتے تھے کہ نہانے گیا ہی اتفاق وقت سے ایک دن وہ مچھلی شہر ملتان مین جا پہونچی اور وہان کے دریا مین سیر کر رہی تھی کہ ایک مچھلی کا شکاری بھی اُس مقام پر آنکلا اور دریا مین جال ڈالکر اُس مچھلی کو گرفتار کر لیا جسوقت دریا سے جال باہر آیا اُس شکاری کو وہ مچھلی کلان نظر آئی دلمین سوچا کہ اب زیادہ محنت کرنا بیکار ہی اسی سے آج بسر اوقات ہو جاویگی یہ سوچ کر جال وہ یارہ نہ ڈالا شہر مین آکر ایک ساہوکار کے ہاتھ مچھلی مذکور فروخت کر ڈالی اُس ساہوکار کے تمام خاندان والون نے وہ مچھلی کھائی کھاتے ہی اُس ساہوکار کے گھر مین حمل رہا میعاد مقررہ پر اُسکے گھر مین جو لڑکا پیدا ہوا تو گویا وہی ساہوکار تھا کہ جو لاہور مین سادھو اور سنتون کی خدمت کیا کرتا تھا اور فقیرون سے بوقت رخصت معجزہ کی خواہش کرتا تھا جسکو ست گورو مہاراج نے بردان دیا تھا کہ تیری منو کامنا پوری ہوگی اور وہ دریا نہانے جایا کرتا تھا اور اُسکو مچھلی نگل گئی تھی غرضکہ اُس شخص نے اُس ساہوکار کے یہان اُس مچھلی کے ذریعہ سے آکر نیا جنم لیا ساہوکار مذکور نے لڑکے کے پیدا ہونے کی بہت ہی خوشی منائی اور غریب و محتاجون کو بہت کچھ تقسیم کیا قصہ مختصر وہ لڑکا جب نابالغ سے بالغ ہوا اور سن تمیز کو پہونچا اُسکی شادی کی نوبت آئی بعد شادی کے اولاد بھی بکثرت ہوئی اپنا روزگار لاکھون روپیہ سے کرتا تھا جیسے کہ شہر لاہور مین پہلی جنم مین اُسکا روزگار چمکا تھا شہر ملتان مین بھی چمکا اور جیسے کہ لاہور مین اُسکی عادت فقیرون کے خدمت کی تھی شہر ملتان مین بھی وہی عادت اور وہی فقیرون کی خدمت کی عادت تھی اور جسطرح کہ لاہور والی عورت جب یہ نہانے جاتا تھا کھانا اسکے واسطے پکا رکھتی تھی اُسی طرح سے ملتان والی عورت بھی اسکے لیے کھانا پکا رکھتی تھی جبکہ یہ شخص دریا سے نہا کر آتا تھا کھانا طیار پاتا تھا اُسوقت وہ کھانا کھا کر اپنے کاروبار مین مصروف ہوتا تھا قصہ مختصر یہ کہ جو خاصیت اُس جنم مین اُس شخص کی تھی وہی خاصیت ملتان کے جنم لینے مین ہوئی۔ اس بات کو بہت عرصہ گذر گیا۔ ایک دن اتفاق سے چار فقیر اُس ساہوکار کے مکان پر آئے چنانچہ اس شخص نے حسب معمول اُن فقیرون کی خدمت بھی کی بوقت رخصت اُن فقیرون نے چار [illegible] کو دیے اور کہا کہ یہ [illegible] ہم لوگ تیرتھ کر کے واپس آوینگے اُسوقت یہ اپنی امانت تجھسے لے لینگے یہ سنکر اُس ساہوکار نے فقیرون کو جواب دیا کہ آپ لوگ [illegible] بین نہین معلوم کہ کب واپس آوین [illegible]

[illegible]

فرق ہی بعد اسکے وہ شخص اُن فقیرون … ساتھ ملکر بیٹے باپ کے … وہ چارون لعل رکھدیے اور کہا کہ اے فقیرا جی صاحب جسوقت فقیر لوگ
تیرتھ کرکے واپس آوینگے … اُسوقت یہ لعل انہین چارون فقیرون کو دیدیجیئیگا۔ غرضکہ وہ چارون فقیر لعلون کو امانت رکھکر تیرتھ
کو چلدیے اس بات کو بہت … ایک دن … ساہوکار مذکور حسب معمول دریا نہانے گیا اور … دریا مین نہانے لگا
ایک مچھلی آکر اُس شخص کو … مچھلی مذکورہ پانی مین پھرتے پھرتے شہر لاہور مین آپہونچی اور اُسکے گھر مین ماتم بڑا … کی
لیلا کا تو شمار ہی نہین ہو سکتا، اُس مچھلی نے باہر آکر اُس شخص کو بجسم منہ سے اُگل دیا جسوقت ساہوکار مذکور گھاٹ پر آیا تو اپنے تئین
لاہور مین پایا۔ دریا کے کنارے حسب معمول پوجا پاٹ کرکے اپنے گھر آیا اُسوقت اُسکی عورت شہر لاہور والی نے کہا کہ اے پرمیشر کے
پیارے آج تو آپ بہت ہی جلدی … لیکن یہ سنکے سکوت مین ہو کر اپنی عورت کو جواب دیا کہ ہان آج کچھ ضرورت ہوا اسلیے مین جلدی
چلا آیا ہون لیکن بعد تھوڑی دیر کے اُس شخص نے اپنی عورت سے دریافت کیا کہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ آج مین دریا سے جلد آیا ہون
یہ سنکر اُسکی عورت نے جواب دیا کہ روز تو مین کھانا پکا لیتی تھی جب آپ آتے تھے اور آج تو مین چاول ہی بنا رہی ہون اور آپ آگئے
یہ سنکر وہ شخص خاموش ہو گیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ پرمیشر کی قدرت کچھ کہی نہین جاتی ہے اور نہ کہنے کے قابل ہے دیکھئے کتنے دن تک تو
مین ملتان مین رہا اور وہان کی سکونت … دوبارہ دکان وغیرہ کے تختے کیے اور یہان میری عورت کے نزدیک آج یہ دوپہر سے
سویرا ہے کہ کھانا تک نہین پکا سکی بلکہ ابھی چاول ہی بنا رہی ہے غرضکہ اُس ساہوکار نے حسب معمول کھانا کھایا اور دکان مین جاکر
اپنے کام مین مصروف ہوا۔ اس بات کو جب کچھ عرصہ گذرا تو ایک دن وہ چارون فقیر تیرتھ کرکے شہر لاہور مین آئے تو اُن لوگون کی نظر اُس
ساہوکار پر جا پڑی اُسوقت فقیرون نے شناخت کی کہ یہ تو وہی ساہوکار ہے جسکے پاس لعل ہمنے امانتاً ملتان مین رکھا تھا اسکی شاید
یہان بھی دوکان ہے اسوجہ سے یہان بیٹھا ہے چارون فقیر یہ سوچ سمجھکر اور وہ گورو دیکھکر اُس ساہوکار کے پاس آئے اُس شخص نے
بھی حسب معمول اُنکی خدمت کی فقیر لوگ اُس رات کو وہین رہے جب صبح ہوئی تو اُن فقیرون نے اُس ساہوکار سے دریافت کیا کہ اے
بھائی تم تو ملتان مین رہتے تھے یہان کیونکر اور کب سے آئے یہ سنکر اُس ساہوکار نے جواب دیا کہ اے سنتو اب ہمارا آبودانہ اس
شہر کا ہے اُسوقت اُن فقیرون نے کہا کہ اے بھائی اب ہمارے وہ چارون لعل جو امانت تمھارے یہان رکھے ہین دیدو جواب اسکے
اُس شخص نے کہا کہ اے سنتو وہ آپکے لعل ملتان مین میرے والد ہی کے پاس ہین اسوجہ سے لعل نہ کہو تو ملتان ہی مین ملینگے آپ لوگ
وہین جاکر لے لیجیگا۔ یہ سنکر وہ فقیر خاموش ہو گئے جبکہ وہ چارون فقیر ملتان مین آئے اور اُس ساہوکار کی دوکان پر جا بیٹھے چونکہ
وقت شام کا تھا اُس ساہوکار نے اُن سنتون کی بہت کچھ خدمت کی اور جب صبح ہوئی تو فقیر لوگ رخصت ہونے لگے اُسوقت اُن
فقیرون نے کہا کہ اے ساہوکار … وہ جو چار عدد لعل ہمارے آپکے یہان امانتاً رکھے ہین اب ہم لوگون کو ضرورت ہے دیدیجیے یہ سنکر اُس
ساہوکار نے جواب دیا کہ اے فقیرو … ایک ہی لعل تھا کہ جو دریا مین ڈوب کر مرگیا … اب مجھکو تو معلوم ہی نہین ہے کہ آپ لوگون کا
[illegible]

دیکھکر اُس ساہوکار نے دریافت کیا کہ تو کون ہی بجواب اسکے اُسنے کہا کہ مجھکو پیاس بہت ہی اور پانی کی خواہش ہی تو ساہوکار نے کہا کہ اچھا ٹھہرو
مین پانی بھیجتا ہون یہ کہکر اور مکان کے اندر جاکر اپنی عورت ملتان والی سے کہا کہ ایک پردیسی آدمی پانی کا پیاسا دروازے پر کھڑا ہی اسکو جاکر
پانی پلا دو چنانچہ اُس سکھ کی عورت ملتان والی پانی لائی اور اُس مردانہ لباس والی کو پانی پلا دیا یہ کل کیفیت دیکھکر لاہور والی عورت
واپس آئی اور اپنی ساس سے آکر شاکی ہوئی کہ آپ کے صاحبزادہ نے اب دوسرا گھر کیا ہی اور ہر روز شب کو وہین رہا کرتے ہین یہ
کیفیت سُنکر اُسکی ساس نے اپنے شوہر یعنی اُس سکھ کے باپ سے کہا پہلے تو اُسکے والد کو یقین نہین آیا اور جبکہ اُسنے بہت کچھ کہا تب
یہ بات قرار پائی کہ تا وقتیکہ اپنی آنکھون سے اس کیفیت کو دیکھ نہ لیا جاوے کیونکر یقین آوے یہ مشورہ کرکے اُس ساہوکار کے والدین
اور نیز اُسکی عورت لاہور والی اور چند لڑکے و لڑکیان اسی طرح پر دکان کے قریب جاکر پوشیدہ ٹھہرین جب چار گھڑی رات گذری تو
وہ ساہوکار حسب معمول دکان بند کرکے ملتان والے خاندان کی طرف چلا یہ سب لوگ بھی اُسکے پیچھے ہولیئے اور جسوقت وہ ساہوکار
اپنے مکان کے اندر گیا تو یہ لاہور والا خاندان اُس ساہوکار کے ساتھ ہی اندر مکان کے داخل ہوگئے اُن لوگون کو دیکھکر ملتان والے
خاندان کے لوگون نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کون ہین جنکو تم اندر لائے ہو اُس ساہوکار نے جواب دیا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہین آج
رہکر صبح چلے جاوینگے یہ سنکر وہ لوگ خاموش ہوگئے اور اُس شب کو وہ لوگ وہین مقیم رہے ساہوکار نے اپنے لاہور والے خاندان
کی بہت خاطر و تواضع کی اب جب صبح ہوئی تو دونون خاندان والون مین بحث ہونے لگی لاہور والے کہتے تھے کہ یہ ہمارے ہین اور ملتان
والے کہتے تھے کہ ہمارے ہین اب اس جھگڑے کا تذکرہ تمام محلہ مین کیا بلکہ تمام شہر مین پھیلا جو شخص اس کیفیت کو سنتا تھا ایک اچنبھے
مین آجاتا تھا غرضکہ یہ خبر کوتوال شہر تک پہونچی کوتوال سنکر بھی متعجب ہوگیا کوتوال نے صوبہ دار لاہور کے پاس جاکر یہ خبر پہونچائی صوبہ دار
بھی سُنکر تعجب مین آگیا بنام قاضی شہر منجانب صوبہ دار لاہور یہ ہدایت ہوئی کہ ان لوگون کا انصاف بہت صاف صاف ہونا چاہیے اُس
معاملہ مین پوری پوری تحقیقات کرنی چاہیے تاکہ نتیجہ صاف نکلے اور یہ معلوم ہو جاوے کہ یہ کیا ماجرا ہی قاضی نے پہلے ملتان والے خاندان کو
بلوایا کیونکہ وہ مسافر تھے اور کل کیفیت اُنسے دریافت کی اُن لوگون نے اپنے گھر مین پیدا ہونا اور شادی کرنا اور اولاد ہونا اور دریا کا نہانا فقیرون
کی خدمت کرنا اور حسب معمول دریا نہانے جانا اور پھر واپس نہ آنا فقیرون کے چار عدد لعل اُنکی موجودگی مین امانت رکھنا اور پھر اُن فقیرون کو
شہر ملتان مین آکر اپنے لعل طلب کرنا اور اُسکے دریا مین ڈوب جانیکی کیفیت سُنکر اُنکا پتہ بتانا کہ لاہور مین وہ شخص موجود ہی اور تمام
خاندان کے اُن فقیرون کے ساتھ شہر لاہور مین آنا اور دریا کے کنارے پر ٹھہرنا اور منجملہ اُن چارون فقیرون کے دو شخصون کا اُنکے پاس
آکر پتہ لیجانا اور کرایہ کا مکان لینا اور پھر بعد ہی مکان بند کرکے شب کو اپنے مکان پر قیام کرنا کل کیفیت بیان کی اسی طرح لاہور
والے خاندان نے بھی [illegible] بیان کیا کہ جب [illegible] فلان تاریخ و فلان مہینہ و فلان سنہ مین ہمارے گھر مین یہ شخص پیدا ہوا
[illegible] اسکی شادی [illegible] اور [illegible] موجود ہی [illegible] باہر نہین گیا [illegible] دریا نہانے [illegible]
[illegible] یہ معلوم ہوا کہ اب شب کو گھر نہین آتے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بہت حیرت ہوئی اور انجام کو یہ رائے قرار پائی کہ بذریعہ صوبہ وار شہر ملتان اس امر کو دریافت کرنا چاہیے کہ اصلی کیفیت اسکی کیا ہو چنانچہ بعد قرار پانے رائے اس امر کے تحریر بذریعہ ایک سانڈنی سوار ملتان کو روانہ کی گئی وہان کے صوبہ دار نے جب تحقیقات اس امر کی اہل محلہ سے شروع کی تو باشندگان قرب و جوار اہل محلہ نے بیان کیا کہ فلان ساہوکار کا ایک لڑکا اس نام کا تھا اور اسکے استعداد لادین ہوا تھا مگر تخمین عرصہ گذرا کہ وہ غائب ہوگیا چونکہ دریا نہانے اکثر وہ جایا کرتا تھا لوگون کو شبہ ہوا کہ شاید دریا مین ڈوب گیا غرضکہ کل تحقیقات کرکے صوبہ دار ملتان نے مراسلہ پاس صوبہ دار لاہور کے فرد تحقیقات مع گواہی گواہان مرتب کرکے بذریعہ اسی سانڈنی سوار کے واپس بھیجا جوقت سانڈنی سوار نے لاہور مین آکر مراسلہ صوبہ ملتان دیکر صوبہ لاہور مین داخل کیا اسکو پڑھکر سب لوگ تعجب مین ہوگئے اور کہنے لگے کہ یا خدا یہ کیا ماجرا ہو اب قاضی کہنے لگا کہ کسکو دروغ گو بتائین اور کسکو فروغ ہو بچائین انکا انصاف کیونکر ہو ادھر تو قاضی صاحب خود ہی حیران تھے اُدھر فریقین مقدمہ کا تقاضا تھا۔ قاضی کی رائے ہوئی کہ انکا انصاف ہو نہین سکتا استعفا دینا منظور ہو کیونکہ انکا انصاف ہمارے ہاتھ سے ہونا بہت دور ہے انسان کی طاقت سے یہ امر باہر ہو یہ سوچ سمجھکر قاضی نے اُس ساہوکار سے پوچھا کہ بھلا تم کسی کے مرید بھی ہو اُسنے کہا جی ہان مین گورو نانک صاحب کا مرید ہون یہ کہکر قاضی نے اجازت دی اور ہدایت کی کہ تم گورو نانک جی صاحب کی خدمت مین جاؤ تمھارا انصاف ایسے ہی ولی اللہ کر سکینگے انسان کے امکان سے باہر ہو غرضکہ حسب ہدایت قاضی صاحب کے فریقین مقدمہ ست گورو نانک جی صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئے چونکہ ست گورو مہاراج کرتار پور مین مقیم تھے ساہوکار مذکور مع اپنے دونون خاندان کے ست گورو مہاراج کی خدمت پہونچا قدمون پر گرکر بیٹھا فریقین نے اپنے اپنے حالات بیان کیے اُنکی کیفیت سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمھارا انصاف سری واہ گورو ہی کریگا انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت اور ایسے انصاف کرنے کی کسی کو کیا لیاقت ہو یہ کہکر اُس ساہوکار کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے سکھ تمکو اچنبھ یعنے معجزہ دیکھنے کا شوق تھا اور ایک مدت تک اسکی تلاش تھی وہ تمنے دیکھا۔ یہ سُنکر اُس ساہوکار سکھ نے عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج آپ کی مایا انت اور اپار ہو بیشک یہ اچنبھ ہی ہو لیکن اب یہ عرض ہو کہ اس جگت کے جنجال سے مجھکو رہائی دیجیے۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک پوڑی فرمائی۔

پوڑی

छल छलाए न छलै न घाव कटारा कर सके
چھل چھلاے نہ چھلے نہ گھاؤ کٹارا کر سکے۔

ज्यों साहब राखे त्यों रहे इस लोभी क़ाज़ी उबल पले
جیون صاحب راکھے تیون رہے اس لوبھی قاضی اُبل پلے۔

غرضکہ وہ دن ستگورو مہاراج کے چرنون مین ہرجہ جاپتے سنتے سارا دن گذر گیا شب کو آرام کیا جب صبح ہوئی اس سکھ نے [illegible] (جپ جی صاحب) کا پاٹھ کیا اسوقت ست گورو مہاراج نے اُس سکھ کے تمام خاندان والون کو بلا کر کہا کہ اب یہ [illegible] خاندان والے اس سکھ کے قریبی ہین اور ملتان والے خاندان بھی قریبی ہین اسلیے یہی مناسب ہو کہ دونون خاندان والے اس سکھ [illegible] [illegible] دونون خاندان والون سے ایک ایک اس سکھ کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دونوں خاندان والوں نے ستگورو مہاراج کے قدموں پر گر کر متھا ٹیکا اور پھر دو خاندان والوں نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ ہم لوگ اس ارادے سے آئے تھے کہ آپ کے سِکھ کو اپنے گھر لیجاوینگے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد راگ آسا محل پہلا

موہ کٹنب موہ سب کار	मोह कुटुम्ब मोह सब कार
موہ تم تجو سکل بیکار	मोह तुम तजहु सकल बेकार
موہ اور بھرم تجو تم بیر	मोह और भर्म तजहु तुम बीर
سانچ نام ہردے روے سریر	साँच नाम हृदय रवै शरीर
اک رہاؤ	१ रहाव
سانچ نام جانو ندھ پائی	साँच नाम जानौ निद्ध पाई
روونے پوت نہ کلپے مائی	रोवै पूत न कलपै माई ।
ات موہ ڈوبا سنسارا	इत मोह डूबा संसारा
گورمکھ کوی اوترے پارا	गुरमुख कोई उतरे पारा
ات موہ پھر جونی پاسے	इत मोह फिर जोनी पाय
موہ لگاسے جم پور جاسے	मोह लगाय यमपुर जाय
گورو دچھا لے جپ تپ کماسے	गुरु दिक्षा ले जप तप कमाय
نا موہ ٹوٹے نا تھائے پاسے	ना मोह टूटे ना थाई पाय
نذری کرے تاں یہ موہ جاسے	नज़र करे तो यह मोह जाय
نانک ہرسوں رہے سماسے	नानक हरि सों रहे समाय

غرضکہ جبوقت ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے اُس سِکھ ساہوکار کے خاندان والوں نے یہ شبد سُنا فوراً سبکو تسکین ہو گئی چنانچہ ست گورو مہاراج اُن لوگوں کا اطمینان دیکھکر بہت خوش ہوئے۔

تقریر بھائی بالے جی صاحب

بھائی بالے جی صاحب فرماتے ہیں کہ جو شخص پڑھے یا سنے ست گورو مہاراج کے چرن پر اعتقاد لاویگا اسکے تمام کام [illegible] اور [illegible] ہوگی۔

[illegible]

[illegible]

نمبر ۳۲

ب سنئے کہ ست گورو مہاراج جاتے جاتے ایک دن ایک مقام پر ایک بنجارے کے مالک کے پاس جا بیٹھے وہ مالک بنجارہ اپنے قافلہ کا سردار تھا اُس بنجارے کے کوئی اولاد نہ تھی اتفاق وقت سے اُسی دن اُس بنجارے کے گھر مین لڑکا پیدا ہوا چنانچہ ہم قوم والے مبارکبادی دینے آنے لگے اور اُس بنجارے کو مبارکباد دیتے تھے اور بنجارہ مذکور حتی المقدور اُن لوگون کو کچھ نہ کچھ دیتا چلا جاتا تھا اور غریب وغربا اُس بنجارے کو آشیرباد دیتے تھے ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے تمام دن یہی تماشا دیکھتے رہے جب شام ہوئی تو وہ بنجارہ اپنے مکان کو اُٹھکر چلا گیا ست گورو مہاراج کی طرف مخاطب بھی نہ ہوا اور نہ اُس بنجارہ کے ملازمون نے یہ دریافت کیا کہ یہ فقیر لوگ کہان سے آئے ہین یا کہان کو جاوینگے یا آنکہ یہان پر کس غرض سے بیٹھے ہین یہان تک اُسکی جانب سے ایسی لاپروائی ہوئی کہ کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ آپ لوگ کچھ کھاینگے اور بنجارہ مذکور بھی مارے خوشی کے لاپروائی سے چلا گیا بعد تھوڑی دیر کے مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اب تو مجھکو بھوک بہت شدت سے لگی ہی اور اسنے تو ہم لوگون کی کچھ بھی خبر نہ لی باوجود اسکے کہ اسکے گھر مین آج ہی لڑکا پیدا ہوا ہی اسکو تو ضرور ہی لازم تھا کہ ہم لوگون کو کھانا کھلاتا۔ لیکن تعجب ہی کہ اسنے کچھ نہ کہا اور ہم لوگون کو بیٹھے دیکھکر یونہی اپنے گھر چلا گیا اب مین حضور کی اجازت کا خواستگار ہون کہ اگر اجازت ہو تو اسکے گھر جاکر مین کچھ مانگ لاؤن کیونکہ یہ تو اپنے لڑکے پیدا ہونے کی خوشی مین اپنے مکان پر ہی کچھ نہ کچھ تقسیم کرتا ہی ہوگا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اسکے گھر مین لڑکا نہین پیدا ہوا ہی بلکہ یہ بنجارہ اُس جنم کا اسکا قرضدار ہی اسلیے یہ اپنا قرضہ وصول کرنے آیا ہی اسکے یہان تو صرف لڑکا مذکور چار پہر رات کا مہمان ہی صبح ہوتے ہی چلا جاویگا اگر تمھارا دل چاہتا ہی تو جاؤ لیکن کسی قسم کا آشیرباد نہ دینا بلکہ چپکے کھڑے رہنا مردانہ نے کہا کہ بہت اچھا مین جاتا ہون۔ غرضکہ مردانہ بنجارے کے گھر گیا اور حسب الحکم ست گورو مہاراج کے چپ چاپ خاموش کھڑا رہا۔ اکثر اُسکے عزیز آتے تھے اور مبارک وسلامت ونیز دیگر خوشی کی باتین کرکے بیٹھ جاتے تھے اور بعد تھوڑی دیر کے اُٹھکر چلے جاتے تھے اسوقت بھی مردانہ کی کسی نے خبر نہ لی اور نہ کوئی منھ سے بولا کہ تم کون ہو یا کہان سے آئے ہو اور کیا تمھارا نام ہی۔ یہ کیفیت دیکھکر مردانہ اُٹھکر چلا آیا اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ رباب بجا مردانہ رباب بجانے لگا اسوقت ست گورو مہاراج نے اُس بنجارے کی بابت ایک شبد فرمایا۔

شبد

سری راگ محلہ پہلا پہرے گھر ایک

پہلے پہرے رین کے بنجارا مترا حکم پایا گربھاس۔

اُردھ تپ اندر کرے بنجارا مترا خصم سیتی ارداس۔

[illegible]

श्री राग महला पहिला पहरे घर एक

[illegible] मित्र हुकम पाया गरभास

[illegible] समेती अरदास ।

[illegible]

یہ اشلوک سنکر مرداد نے سنگو رو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا بعد تھوڑی دیر کے ست گو رو مہاراج وہان سے تشریف لیگئے

آگے ساکھی آرتی سوہیلا کی چلی

نمبر ۳۳

اب سنیے کہ ایک دن ست گو رو مہاراج سری نرنکار کے دھیان مین بیٹھے ہوے تھے اور بلکہ نرنکار کی جوت مین دھیان لگائے ہوے تھے ست گو رو مہاراج اُس نرنکار کی قدرت دیکھکر دل و جان سے تصدق ہو رہے تھے اسی عرصہ مین سنسار کی بابت ایک حکم ہوا

اوّل حکم ربّانی یعنی وحی آسمانی

کہ اے نانک جی سنسار کو تو مطلق خبر ہی نہین ہو کہ کیا ہوتا ہو اور پرمیشر کی درگاہ مین پُن و پاپ کے دفتر بھی لکھے جاتے ہین بلکہ پُن کو بخشش لکھتے ہین تمام سنساری پاپ ہی مین لگے رہتے ہین ۔

جسوقت یہ ارشاد زبانی کلام ربانی یعنے وحی آسمانی نازل ہوئی ست گو رو مہاراج کو اس بات کا خیال ہوا اُسوقت یہ دوسرا حکم نازل ہوا ۔

دوسرا حکم رحمانی یعنی وحی آسمانی

کہ اے نانک جی سنسار مین تو اب مجھکو کوئی جانتا اور یاد کرتا ہی نہین ہو اور سب لوگ مایا مین لگے ہوئے ہین اسلیے رنج و غم والم ہر طرح کے دُکھ اور تکلیف بنائی گئی ہین ۔

نرنکار نے دُکھ اور تکلیف ہر طرح کے رنج و غم بنا کر سنسار مین بھیجدیا تاکہ سنساری لوگ جب دُکھ اُٹھاوین تب تو نرنکار کے قدمون مین جا لگینگے ۔

ست گو رو مہاراج نے سنساریون کے واسطے دُکھ و رنج و غم دیکھکر سری نرنکار کے حضور مین استتی یعنے دعا مانگی کہ اے نرنکار دوسے پار یہ ہم سنساری لوگ تو بیشک ماپ ہی مایا مین لگے ہوئے ہین اور آپ کو بھلا دیا ہو اسلیے آپ نے رنج و تکلیف کو پیدا کیا ہو ۔ مین استتی کرتا ہون کہ سب جیو تیرے ہی بنائے ہوئے ہین اور اپنے بنائے کی شرم آپ ہی کو ہو گی کہ [illegible] آپ کو بھلا دیا اور مایا مین اُلجھ گئے لیکن آپ اِنکا اپنے چشمہ فیض بخشی و دریا دلی سے نہ بھولیے اور اپنے پیدا کیے کی شرم [illegible]

تیسرا حکم ربّانی یعنی وحی آسمانی

کہ اے نانک جی [illegible]

[illegible]

[illegible]

کرتا ہون اور میرا ہی کیا ہوا سب کچھ ہوتا ہی یہان تک آٹھ پہر مین کسی وقت مجھکو اپنے خیال مین نہین لاتا ہی بس
اگر اُن لوگون کو تکلیف ہوگی تو نہ رہ سکا میرے نام پر کچھ دان دین کرینگے اور حالت تکلیف مین مجھکو یاد کرینگے
سارا سنسار دنیا کی نعمتون کے مزے مین لگا ہوا ہی میرے نام پر نہ ایک پیسہ کبھی خرچ کرتا ہی اور نہ نام ہی میرا
لیتا ہی باوجود اسکے کہ تھوڑی عمر اس زمانہ مین باقی رہگئی ہی تاہم مجھکو یاد نہین کرتے ہین دنیا کے لطف مین لپٹے ہوئے ہین
یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ اے نرنکار مجھکو آپنے اس سنسار مین لوگون کو راہ راست بتانے و سکھانے کے واسطے
ہی بھیجا ہی اسلیئے اے کارن کرن پار برہمہ نرنکار نرنجن میری گذارش ہی کہ اب آپ اس سنسار پر مہربانی فرماوین کیونکہ آپکی ذات
اس خلقت کی خالق ہی آٹھ پہر کے رازق ہی آپ صانع ہین آپکی یہ سب صنعت ہی اسوجہ سے انپر مہربانی فرمایئے۔

چوتھا حکم ربانی یعنی وحی آسمانی

کہ اے نانک جی تم میرے پیارے بھگت ہو اور تمھاری لو میرے نام ہی کے ساتھ لگی ہوئی ہی آٹھون پہر تمھارا
دھیان مجھی مین لگا رہتا ہی اسلیئے مجھکو بھی تمھارا خیال ہی اور تمھاری استتی مین منظور اس شرط سے کرتا ہون
کہ تم تو میرا نام سنساریون کو جپاؤگے اور میرے نام کا چکر ساری دنیا کیا بلکہ ہر کھنڈ و برھمنڈ مین پھراؤگے
پس جو شخص تمھارے پنتھ مین آویگا اُسکو مین سنسار مین خوش رکھونگا اور آخر کو اپنے پاس جگہ دونگا جہانتک
جس جگہ تمھارا سکھ بیٹھے گا وہین اُسکو سُکھ ہوگا اور دُکھ اور رنج اور تکلیف اُسی شخص کے واسطے ہی کہ جو تمھاری
ہدایت پر عمل نہ کریگا وہی دُکھ اُٹھاویگا اور ہر طرح کی تکلیف پاویگا جس شخص کے دل مین تمھارا نام ہوگا اور
خوشی کے ساتھ تمھارا نام ورد کریگا اُس شخص کی کل مرادین پوری ہونگی مجھکو جو شخص جس مراد سے جسطرح پر
یاد کرتا ہی مین بھی اُسکو اُسی طرح پر یاد کرتا ہون تم میرے پورے بھگت ہو ہر سانس پر میرا بھجن کرتے رہو۔
اسواسطے مین تمھارے پنتھ کے یا تمھارے نام لینے والے کو ہر طرح کا سُکھ دونگا اور جمراج کے خوف سے
پاک و بری رکھونگا کبھی جمراج تمھارے سکھون کے درشن تک نہ پاوینگے۔
ست گورو مہاراج نے ست بچن نرنکار کا سُنکر متھا ٹیکا اور بہت عرصہ تک نرنکار کی استتی کرتے رہے اور عرض کیا کہ اے بھگونت
مین تمھارے سرن مین ہون بعد اسکے سمادھ سے اُٹھے۔
اور سنساری لوگون کو نرنکار کا نام سنانے اور دھرم کی باتین بتانے لگے تب سب لوگ اُسکا نام چپین اور خوش رہین نرنکار کے
[illegible] نام جاوین اور سچ کھنڈ مین جگہ پاوین کسی طرح کے رنج و تکلیف نہ اٹھاوین بہت عرصہ تک ربانی سے حکم ربانی فرمانے لگے [illegible]
[illegible]

राग गौरी दीपकी महल पहला	**راگ گوری دیپکی محل پہلا**
जेहि घर कीरति आखिये कर्त्ते का होय विचारू	جہہ گھر کیرت اکھے کرتی کا ہوسے بیچارو
तित घर गावहु सोहिला सुमिरहु सिरजन हारू	تت گھر گا دُھو سوہیلا سمر ہو سرجن ہارو
तुम गावहु मेरे निर्भव का सोहिला हूं वारू जित सोहिली सदा सुख होय	تم گاؤ میری نربھو کا سوہیلا ہون واری جت سہیلی سدا سکھ ہوے
एक रहाव	اک رہاو
नित २ जियाँड़े समालियाँ देखेगा देवन हारा	نت نت جیاڑے سمالین دیکھیگا دیون ہارا
तेरी दानी कीमत न पावै तिस दाते कौन सुमारा	تیری داتی قیمت ناپوے تس داتے کون شمارا
सम्वत साहा लिखिये मिल कर पावहु तेल	سمبت ساہا لیکھیے مل کر پاوہو تیل
देहु सज्जन असीसड़ियाँ ज्यों होवे साहबसे मेल	دیہو سجن اسیسڑیان جیون ہووے صاحب سون میل
घर २ यहु पहुँचा महरा नित पावन ।	گھر گھر یہو پہونچا سدان نت پاون
सहन हारा सुमिरे नानिक सो देहिं आवन	سدن ہارا سمرے نانک سو دیہہ آون

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بھائی سری پرمیشر کی اگیا لینے اجازت ہو کہ

۱- جو شخص سری پرمیشر کی بڑائیان بچار کریگا -

۲- اسی پرمیشر کے سوہیلا گاؤ اور سمرن کرو کیونکہ وہ سرجن ہار ہی -

۳- تم اُسی پربھو کا سوہیلا گاؤ جسپر مین تصدق ہوتا ہون تو تمکو ہر طرح کا سکھ ہوگا -

۴- انیک قسم کے جانور پرمیشر نے پیدا کیے ہین بس اس خلقت کا وہی خالق ہی اور وہی رازق ہی -

۵- پرمیشر کے دینے کو کوئی شمار نہین کر سکتا ہی اور نہ اُسکی راے مین کوئی دخل دیسکتا ہی -

۶- جسطرح سے عورت اپنا سنگار کرتی ہی تب اُسکا خاوند اُسکو پسند کرتا ہی اسی طرح جو اُسکے بندے ہین اُنکو اُسکا یاد کرنا ہی اُسکے واسطے وہی سنگار [illegible] عورتین تیل وغیرہ لگاتی ہین تب اپنے شوہر کی خوراہش پاتی ہین اسیطرح پرمیشر کی یاد اُسکا سنگار [illegible]

۷- ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ جسمین صاحب یعنی اپنے مالک سے میل ہووے -

۸- گھر گھر مین کیا [illegible] ایک آدمی کے واسطے اُسکی جانب سے شرکت دربار کے واسطے نوید دیا جا [illegible] اُسکے دربار مین پہونچ جاوے -

[illegible]

[illegible]

بندو اُسکو سمرن کرو تو تم لوگون کو ضرور ہی سکھ پراپت ہوویگا دیکھو چوراسی لاکھ قسمون کے جونی ہین اور ایک ایک جون مین کتنے کتنے جیو ہین اُن سب کو پرمیشر جدا جدا رزق پہونچاتا ہی پرمیشر کے دینے کا کوئی بھی نہین شمار کرسکتا ہی اسواسطے اُسی کو ہردم یاد کرنا چاہیے تاکہ آپ صاحب سے ملاقات ہو کیونکہ وہ پرمیشر بہت بڑا اور بے شمار ہی اُسکی کیفیت کو سنت ہی لوگ جانتے ہین کیونکہ وہ لوگ پرمیشر مین لو لگائے ہوئے ہین پس جو شخص اُن سنتون اور مہاتماؤن کی خدمت کرتا ہی اور اُنکے منھ سے اشیرباد لیتا ہی اُسکا بھلا بھی ہوجاتا ہی اس بات کو بخوبی خیال رکھے گا کہ سنتون کو پرمیشر نے اس سنسار مین اسی واسطے بھیجا ہی کہ وہ لوگ ان سنساریون کا اُبکار کرین اسے بھائیو پرمیشر کے بھگتو اور سنت سیوا بات کو تم اپنے دل مین بخوبی غور کرو کہ یہ جیو جو پرمیشر نے اس سنسار مین پیدا کیا ہی بوقت پیدایش کے اسکے واسطے حکم دیدیا ہی کہ اس مدت تک یہ جیو سنسار مین رہیگا اور بعد اسقدر مدت کے سنسار سے چلا آویگا۔ اگر یہ جیو سنسار مین کچھ بھگتی کریگا تو پھر وہ آکر مجھی کو پراپت ہوویگا اور اگر وہان جاکر مجھکو فراموش کردیویگا تو اُسکو ضرور ہی نرک ہوگا کیونکہ اس جیو نے وہان پر معاہدہ کیا ہی کہ مین وہان جاکر تیرا ہی نام لونگا پس ہر انسان کو لازم ہی کہ یہان آکر اُسکو فراموش نکرے بلکہ اپنے اقرار کے موافق اُسی کی یاد مین مصروف و مشغول رہے لیکن یہ جیو اس سنسار مین آکر دنیا کی مایا مین لپٹ کر اُس پرمیشر کو صاف بھول گیا اگر اس بات کو یون خیال کرو کہ جیسے دولھا اور دُلھن کی جب لگن لگتی ہی تو وہ دونون کو تیل لگایا جاتا ہی آخرکار انجام یہ ہوتا ہی کہ بوقت معہودہ دولھا اپنی دلھن کو لیجاتا ہی پس لگن لگنے کا انجام یہی ہی کہ جسکی لگن لگی ہو وہ اُس سے ضرور ہی ملاقی ہوگا اب یہ جیو خود ہی اپنے فعل کا مختار ہی بس جیسا فعل کریگا ویسا پھل پاویگا اگر دھرم کریگا دھرم راج کے دربار مین جاویگا ورنہ برخلاف اسکے جمراج کے دُوت اپنے یہان اُسکو پکڑ لیجاوینگے ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے بھگتو جن شخصون نے سری پرمیشر کو اراذن کیا ہی اُنکو مین اشیرباد دیتا ہون کہ اُنکو پرمیشر سے ملاپ ہو اور پرمیشر کی لگن کسی کے حصہ مین نہین ہی بلکہ جسقدر جیو مین یا جیتے جاتے ہین یا جانے والے ہین سب کو پرمیشر کی طرف سے نوید دیجاتی ہی اُسکے دربار مین غفلت کسی کی طرف سے نہین ہی۔ پس ہر ایک شخص کو چاہیے کہ جب تک اُسکی طلبی کے واسطے پروانہ اُسکی دربار سے نہ آوے دھرم راج کے دربار کے واسطے پرمیشر کا نام سمرن کیا کرے اور آٹھ پہر یہ خیال رکھے کہ پرمیشر کا حکم میری طلبی کے واسطے آنے ہی چاہتا ہی قصہ مختصر یہ ہی کہ جو شخص اُسکا نام جپیگا وہ اُسکو پراپت ہوویگا اور ہمیشہ ہی سے یہی سناتن دھرم ہی کہ اُسکو جو سمرے وہ اُسکو پاوے۔

غرض کلیہ

ست گورو مہاراج نے خود پرمیشر کا نام ایسا سمرا اور جگت کے لوگون کو ایسا سمرایا کہ وہ گورو کے نام مین اور اُنکی دھن مین سب لوگون کا دل ایسا لگا کہ گھر گھر اُسکے کیرتن ہونے لگے بلکہ جہان تک ست گورو مہاراج نے نام۔ دان۔ اشنان۔ دھرم۔ ... مین سنساریون کو ایسا لگا دیا کہ سنساری لوگ بآرام پرمیشر کے دربار مین جا سکتے۔

ست گورو مہاراج کا زنگا کے دربار مین ملاقیٰ ہونا

[illegible]

[illegible]

سنسار یوں میں ایسا ڈریا یا کہ میں بہت خوش ہوا۔ ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ میں کیا چیز تھا کہ جو تیرا نام ڈر رہا تا بلکہ سچ تو یہ ہی کہ تو آپ ہی گھٹ گھٹ کا جاننے والا ہی اور جو تو چاہتا ہی وہی کرتا ہی جس طرف تو جسکو لیجاتا ہی اُسی طرف وہ لشوق جاتا ہی اے پار برہم پرمیشر آپ کا جو بچن ہی۔

بینتی

چھ گھر چھ گور چھ اودیس	छः घर ६ गुरु ६ उपदेश
گور گور ایکو ویس انیک	गुरु २ एकै वेष अनेक
باباجی گھر کرتے کی کیرت ہوئی	बाबा जी घरकर्त्ते की कीरति होई
سو گھر راکھ بڑائی سوئی	सो घर राख वडाई सोय
اک رہاو	एक रहाव
وسیان جسیان گھڑیان پہران تھتے ماہ ہوا	बसियाँ चसियाँ घड़ियाँ पहिराँ तिथे माह होया
سورج ایکو رت انیک	सूर्य्य एकै ऋतु अनेक
نانک کرتے کے کیتے ویس	नानक कर्त्ते के केते वेस

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ

۱- چھ گھر حسب ذیل ہیں - جوگی - سنیاسی - گرہستی - پنڈت - بیشنوی - برہمچاری - یہ سب لوگ اپنی اپنے اُپدیس کو لیکر اُسی کے ساتھ پرمیشر کی صلاحیّا کرتے ہیں -

۲- گورو گورو سب ایک ہی ہیں لیکن ویس یعنے بھیکھ انیک یعنی جداگانہ ہیں -

۳- بابا جس گھر میں کرتی کے یعنی اُس پار برہم پرمیشر کی کیرتن یعنی صفت گائی جاوے -

۴- اُس گھر کو بڑائی کے ساتھ دائم قائم رکھ -

۵- جیسے کہ کوئی پل یا کوئی ساعت یا کوئی گھڑی یا کوئی پہر یا کوئی تتھ یا کوئی رت یا کوئی مہینہ یا کوئی دن نہ ہوون -

۶- سورج ایک ہی ہو لیکن رت یعنی فصل جداگانہ ہیں -

۷- نانک کرتی کے کتنے ہی بھیکھ ہیں -

ارتھ شرح

[illegible]

میری سکونت کا مکان ہی مین اُسی مقام پر قیام پذیر ہون - اے پربھو جی یہ سب بڑائی تیری ہی ہین اور جہان پر تیری کیرتن ہوتی ہو یا ہووے تو اُس گھر کے پت یعنی شرم اور خوش و خرّم و کرم و دھرم تو ہی رکھنے والا ہی اور تو ضرور ہی رکھتا ہی اے پار برہمہ پرمیشر میری پرارتھنا قبول ہووے -

کلام ربّانی یعنے وحی آسمانی

اے نانک جی جس مقام پر تم میرا جس کروگے وہ جا بے جسقدر پاپی ہوویگا یا کیسا ہی کھوٹا آدمی ہوویگا تاہم مین اُسکو ضرور ہی بخش دونگا -

یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے پار برہمہ کی صفت کی کہ اے پار برہمہ تو مجھکو یہ دان دے کہ اس عمر مین کوئی گھڑی خواہ کوئی پہر یا کوئی مہینہ خواہ کوئی تتھ خواہ کوئی رس کوئی رت خواہ کوئی دن بجز تیری یاد کے اور کسی کام مین صرف نہ ہو -

کلام ربّانی یعنی وحی آسمانی

اے نانک جی تم میرے نام کے جپانے مین بڑی کوشش کرتے ہو اور دان بھی ایسا ہی مانگتے ہو اسوجہ سے مین نہایت خوش ہون اسلیے مین تمکو یہ بردان دیتا ہون کہ جو کوئی تمہارا نام لیویگا اُسکی مکت مین ضرور ہی کر دونگا اور جو شخص آپ واہ گورو کا نام جپے گا یا اورون کو جپاوے گا وہ ہمیشہ ہی خوش رہیگا - بعد اسکے الہام غیب ہوا کہ جس جگہ کیرتن ہوتی ہو وہان آرتی بھی ہونی ضرور ہی اسلیے آرتی تم مجھکو اسوقت پڑھکر سُناؤ -

ست گورو مہاراج نے عرض کیا کہ اے پار برہمہ پرمیشر جو کچھ آپ چاہتے ہین مجھسے کراتے ہین کیونکہ آپ سبھی کرتا ہین - یہ کہکر ست گورو مہاراج [illegible] کے آگے متھا ٹیکا اور کھڑے ہوکر آرتی گانے لگے -

راگ دھناسری محل پہلا

गगन मैं थाल रविचंदु दीपक बने तारका मंडल जनक मोती	گگن مین تھال رب چند دیپک بنے تارکا منڈل جنک موتی
धूपु मलआनलो पवणु चवरो करे सगल बनराइ फूलंत जोती ॥	دھوپ ملیان [illegible] پون چوری کرے سگل بن راے پھولنت جوتی
[illegible]	کیسی آرتی ہوی بھو کھنڈنا تیری آرتی [illegible]
॥ रहाउ ॥	اک رہاؤ
[illegible] ॥	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] ॥	[illegible]
[illegible] ॥	[illegible]

हरचरणकमलमकरंदलोभितमनअनदिनमोहिंपियासा	ہرچرن کمل مکرند لوبھت من اندن موہنہ پیا سا۔
कृपाजलदेहिनानिकसारिंगकोहोइजातेतेरीनेवासा ।	کرپا جل دیہہ نانک سارنگ کو ہوی جاتون تیری نیواسا۔

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ۔

۱- اے پار برہمہ سارا آسمان تھال کے مانند ہی اور چاند و سورج مثل چراغ کے ہین اور تمام آسمان کے ستارے اچھت کے واسطے موتی ہین۔

۲- دھوپ وغیرہ خوشبودار شے جسقدر دنیا مین ہین یعنے تمام جنگلون مین جسقدر پھول وغیرہ ہین وہ سب تیرے ہی واسطے ہین اور تیری قدرت کی ہوا مدا کی ہوئی تجھی کو چنور ڈلا رہی ہی۔

۳- اے جمو کھنڈنا تیری آرتی کیسے ہو رہی ہی اور اناہد شبد کے باجے بج رہے ہین۔

۴- سنسار کی سب مورتین تیری ہی ہین اور ان سب مین تیرے نور کی روشنی ہی۔

۵- تیرے قدم مثل کمل کے پھول کے ہین تیری قدمبوسی کے واسطے سب دیوتے خواہش کر رہے ہین اور ہزارون گندھرب تجھی کو گا رہے ہین

۶- سورج اور چاند اور تارون مین جو روشنی ہی تجھی سے سب روشنی پاتے ہین۔

۷- گورو کی جو سکھیا ہی وہ پرگٹ ہوئی یعنے جیسا تونے ارشاد کیا ویسا مین نے تعمیل کیا جو تجھکو بھاوے وہی یعنے پسند آوے وہی آرتی ہی

۸- تیرے قدم جو مثل کمل کے پھول کے ہین انھین پر میری محبت ہی اور انھین قدمون کے چرن امرت کی مجھکو پیاس ہی۔

۹- اے ٹھاکر جی گو کہ مین اس قابل نہین ہون لیکن اپنے ہی کرپا سے چرن امرت دیجیے تو تیری عین بندہ نوازی ہی۔

ارتھ شرح

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ اے سری پار برہمہ جی تمام روے زمین و آسمان کا منڈل یعنے حلقہ تیری آرتی کے واسطے بجاے تھال کے ہی اور سورج و چاند بجاے چراغ کے ہین آسمان کے ستارے بجاے اچھت کے ہین اور ہوا بجاے چنور کے چلتی ہی اور تمام روے زمین کے درختون کے پھول خود ہی تجھکو خوشبو دے رہے ہین اس طرح کے سامان سے تیری آرتی آٹھ پہر ہوتی ہی اور اناہد شبد یعنی بے تہا جسکی [illegible] دروازون پر بج رہے ہین اور اے نرنکار اس سنسار مین جسقدر جیو ہین وہ تجھی سے جیتے ہین یعنی تیرے نور کی روشنی سے [illegible] ہین اور تیرے قدمون مین ہزارون گندھرب گانے والے راگ گا رہے ہین جسقدر دیوتے ہین تیرے [illegible] مشتاق ہین [illegible] ہین انکی انتہا کوئی بیان نہین کر سکتا ہی یہ تیری آرتی مجھے کیونکر معلوم ہوئی گورو مہاراج نے تیرے راز کو [illegible] ہر گھٹ مین پایا یعنی سمادہ [illegible] تیرے چرن کمل کے مانند [illegible] [illegible] [illegible] خواہش [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

الہام ربانی یعنے وحی آسمانی

اے نانک جی مین تمھارے ساتھ ہمیشہ ہی انگ سنگ لگا رہتا ہون مین نے تمھارا کل چھوبخشا اور مین تمھاری دعا سنکر نہایت خوش ہوا تمنے جسقدر میری اُستتی کی مین اُسکو نہین سکتا کیونکہ تم بندہ کے مانند میری اُستتی کرتے ہو اور کبھی اپنی خودی کو ظاہر نہین کرتے ہو اور اپنے ساتھ مجھکو شریک نہین کرتے ہو بلکہ بندہ ہی بنتے ہو اسواسطے مین تمھاری اُستتی کو قبول کرتا ہون اور بردان دیتا ہون کہ اس سنسار مین تمھارے اور ہمارے نام کی سندھیا ہوا کریگی اور جو شخص تمھاری صفت کریگا اُسکو مین بخش دونگا۔

یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے نرنکار کے آگے گر کر متھا ٹیکا بعد اسکے ست گورو مہاراج سمادھ سے اُٹھے اور شری نرنکار کے دھان سے اُٹھکر سری واہ گورو کا نام آپ ہی جپنے لگے اور سنساری جیوون کو اُپدیش دیکر جپانے لگے تاکہ سنسار پرمیشر کا نام جپ کر پرم پد کا ادھکاری ہووے

اب ساکھی گورو نانک جی صاحب اور بھرتری جی صاحب کے ملنے کی چلی

نمبر ۳۴

ست گورو مہاراج دیا اور کرپا کے سمندر مایا اور موہ و اہنکار یعنی غرور کے دور کرنے والے سب کو گت دینے والے تو تھے ہی ہر جگہ سنگورو مہاراج کی جوت جگ رہی ہی جگت مین پرمیشر کے نام کا اُپدیش کرتے ہی تھے ہر ایک کی خواہش دلی پوری کرنے والے تو تھے ہی آنند اور منگل کے دینے والے تو ہیہین ہین ہر طرح کی تکلیف اور رنج و غم کے دور کرنے والے تو ہیہین ہین پرمیشر کے نام کا اُپدیش کرتے ہونے چلے جاتے تھے سنسار کو پرمیشر کے نام کا مارگ دکھانے کے واسطے سیر کرتے کرتے بھرتری جی کو پہلے ہی سے ست گورو مہاراج کی قدمبوسی و درشنون کا اشتیاق تھا انترجامی تو آپ کی ذات ہی تھی اُس ملک مین جا پہونچے جہان پر تمام لوگ بھرتری کا جس کرتے تھے کتنے ملکون کو طے کرکے وہان جا پہونچے اُس دیس مین جوگیون کی بہت ہی مانتا ہو رہی تھی جسوقت ست گورو مہاراج پہونچے بھرتری جی اپنے مقام سے کہین گئے تھے اُسی مقام پر ست گورو مہاراج رونق افروز ہوگئے کچھ دن بعد بھرتری اُس مقام پر تشریف لائے ست گورو مہاراج کے درشنون سے بہت ہی خوش ہوکر بھرتری نے آکر ست گورو مہاراج سے دریافت کیا کہ اے سنت جی آپ کس دیس سے تشریف لائے ہین اور کہان جانے کا ارادہ ہے اور کیا نام ہے مجھکو [illegible] بتلایئے جی نے بھرتری کو جواب دیا پنجاب دیس کے دیہات سے آئے ہین اور گورو نانک نرنکاری آپ کا نام ہی ہم لوگ آپکے سیوک ہین [illegible] کے واسطے آئے ہین یہ سُنکر بھرتری جی بہت خوش ہوئے اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر [illegible] میرے دھن بھاگ ہین جو آپ کے درشن ہوئے میری بہت دنون سے جو آرزو تھی وہ خدا نے آج پورا ہوا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے [illegible] بھرتری جی تم ہمکو [illegible] سے ہمارے ملنے کی خواہش ہوئی ہو کیا سبب ہے بھرتری نے کہا کہ اے بھگوان [illegible] نام ہمیشہ سیر کرتے [illegible] ہے [illegible] وہ یہ اپنے بھگت کے رنگ مین رنگے ہوئے تھے مین نے اُنکو [illegible]

[illegible]

وہ تمھین سے ملاقات کرینگے اب تم اُنکے ملنے کی خواہش دلی رکھو وہ ضرور تمسے ملینگے کیونکہ وہ انترجامی ہین اے سنت جی صاحب نارد منیشر کی زبانی آپ کے اوصاف ربانی جبسے سنے ہین آپ کے درشنون کے وقدمبوسی کا اشتیاق ہی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھرتری جی جس قسم کا سوال آپ کرنا چاہتے ہون وہ کیجیے اور آپ کو جو کچھ پوچھنا ہو وہ پوچھیے - یہ سنکر بھرتری جی نے جواب دیا -

سوال اول بھرتری جی

اے ست گورو مہاراج مین نے بہت جوگ سادھا اور من کو ہر طرح سے اُسکی خواہش کو روک رکھا ہی کیونکہ مجھکو اس بات کا یقین ہی کہ من کے نرمل ہونے سے ست گتی پرابت ہوتی ہی کہ جسکا انجام یہ ہی کہ جنم مرن مٹ جاتا ہی اور جب تک یہ من ملین رہتا ہی اُسوقت تک بندھن سے نجات نہین ہوتی ہی - میرا خیال تو یہ ہی اب آپ فرمایئے کہ بھگتی مین یہ من نرمل کس طرح سے ہوتا ہی کیونکہ میری دانست مین بغیر جوگ کے من کو قرار نہین ہو سکتا ہی -

سوال دوم بھرتری جی

اے ست گورو مہاراج جو لوگ سدھ یا لالچی گرستانہ ہو رہتے ہین اور اناہد کے دُھن مین لگے رہتے ہین اور بدافعالی و بداعمالی سے جدا ہو کر شب و روز اُسی بھگونت مین لولین رہتے ہین ہان یہ بات تو تسلیم ہی ہی لیکن بھگتی مین کسکی طاقت سے پرمیشر مین لو لگتی ہی اور اُنھین بیراگ کسطرح سے مضبوط ہوتا ہی کیونکہ بغیر بیراگ کے پریم یعنی محبت ہوتی نہین ہی

بس یہی دو سوال تھے جو نارد منیشر سے کیے تھے انھون نے آپ پر ٹال دیا اب آپ سے بھی یہی سوال ہین امید کہ انکے جواب مجھکو عطا ہونا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھرتری جی گو کہ آپ خود ہی ہوشیار ہین یہ آپ کا کہنا بہت ہی سچ ہی کہ بغیر من نرمل ہونے کے مُکتی نہین ہوتی ہی اور یہ بھی تمھارا کہنا بہت سچ ہی کہ بغیر جوگ کے من نرمل ہو ہی نہین سکتا ہی لیکن اسلیے پرمیشر نے بھگت جوگ کہا ہی جو لوگ اوتم پورش یعنے نیک افعال ہین اور مُکتی کی خواہش رکھتے ہین اُنھین کو بھگت جوگ ملتا ہی -

जवाबसवालअव्वल	جواب سوال اول
राग आसा महला पहिला	راگ آسا محل پہلا
[illegible] का शब्द मन है मुन्द्रा खिम ता खिंथा हिंडावो	[illegible]
जो कुछ करै भला कर मानो सहिज जोग निधि पावो	[illegible]
[illegible] जोगी परम तत में जोगी।	[illegible]
अमरित नाम निरंजन पाया ज्ञान काया कर भोगी	[illegible]
[illegible] रहाव	[illegible]
[illegible]	[illegible]

سگلی جوت ہماری سندھیا نانا برن انیک ۔	सगली जोत हमारी सन्ध्या नाना वरन अनेक
کہو نانک سُن بھرتر جوگی پاربرہم لیو ایک	कहु नानिक सुन भरतर जोगी पारब्रह्म लिव एक

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ

۱ ۔ ہمارا مندرا گورو کا شبد ہی اور گودری پہننے کنٹھا ہماری کنتھا یعنے بُردباری اور حلیم المزاجی اور سلیم الطبعی رکھنا ہے ۔

۲ ۔ پرمیشر جو کچھ کرے اسکے حکم کو بہتری ماننا چاہیئے وہ باعث تکلیف ہو یا راحت یہ ہمارا سچ ہی جوگ کمانا ہی ۔

۳ ۔ باباجگنا تھ جیو جگ جگ جگی یہی جوگ کا خلاصہ ہی ۔

۴ ۔ پرمیشر کا نام امرت یا گیان کرکے ہوگئے ہیں ۔

۵ ۔ سُن نگری میں آسن رہنا کلپنا یعنے خواہشات کو چھوڑتا جاے ۔

۶ ۔ سنگی شبد میں ہمیشہ دھن لگا تارات اور دن یہی باجا ہی ۔

۷ ۔ تت یعنی مطلب خاص گیان کا بچار کرنا جو ہی یہی بجاے ڈنڈے کے ہی اور یہی آٹھ پہر ہمارا وظیفہ ہی ۔

۸ ۔ ہر کیرت ہمارا شغل ہی گورمکھ ہمارا پنتھ یعنی فرقہ ہی ۔

۹ ۔ تمام اُسکی روشنی ہماری سندھیا ہی ہر قسم کے برن بیشمار ہیں ۔

۱۰ ۔ کہو نانک بھرتر جوگی ایک پاربرہم سے شرت ہماری لو ہی ۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ اے بھرتری جوگی ایسا جوگ جو لوگ دھارن کرینگے اُنکے تمام من کے میل جاتے رہینگے اور جو تم نے پیالہ کی بابت سوال کیا ہی اُسکا جواب یہ ہی کان لگا کر گوش و ہوش سے سُنو ۔

جواب سوال دوم

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ

۱ ۔ اُسکے گورو کے گیان کرکے دھیان کرے بس جیسی کرنی کریگا ویسا پاویگا ۔

۲ ۔ میٹھے بھاو [illegible] کے پریم پیالے [illegible] امرت کی شراب کھینچنی چاہیے ۔

۳ ۔ پایس متوالا امرت نام رس [illegible] امرت کی شراب نوش کرے بہت آسانی کے ساتھ [illegible] ۔

۴ ۔ شب و روز یعنی رات اور دن اُسکی [illegible] شبد [illegible] ۔

۵ ۔ اس کل سنسار سے پیالہ [illegible] پرمیشر اپنی [illegible] آسن [illegible] ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰- کہو نانک سن بھرتر جوگی ہم تو اسطرح کا امرت دھاری ہوئے ہین -

ارتھ مشرح

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ جو لوگ سری کرتار کی صفت ثنا مین رنگے ہوئے ہین اور پرمیشر کا نام جپتے ہین اُنکے من کی خواہش ضروری ہی دور ہو جاتی ہی اور اُنسے تمام دنیا کی خواہشات جاتی رہتی ہین اُنکے نزدیک وسواس شیطانی اور خیالات لایعنی آتے ہی نہین ہین - جب اسقدر باتین ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے بھرتری جوگی نے سنین اُسیوقت جسقدر خیالی اور قیاسی باتین اُسکے دل مین تھین سب جاتی رہین - پرمیشر کے نام کا مہاتم سُنکر دست بستہ کھڑے ہوکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر منتھا ٹیکا بھگونت جو تمام حل جل میل چراچر کا حاکم الحاکمین اور رب العالمین ہی جسکا دل اُسکی بھگتی مین لگا ہوا ہی اے بھرتری اُسی مین تم بھی اپنا دل لگاؤ یہ کہکر ست گورو مہاراج نے وہان سے چلنے کا قصد کیا اُسوقت بھرتری نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ کچھ دن آپ یہین قیام فرمایئے اور مجھکو پوتر کیجیے کیونکہ ایک مدت سے آپ کے درشنون کی میری خواہش ہی گو کہ اب وہ خواہش پوری ہوگئی لیکن آپ کے قدمون سے دل جدائی گوارا نہین کرتا ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھرتری ہمارا اور تمہارا ملاپ اسی طرح ہوا کریگا بلکہ ہم آپکے درشن کئی مرتبہ کرینگے یہ کہکر ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوئے -

بعد اسکے ست گورو مہاراج مع بھائی بالے اور بھائی مردانہ کے وہان سے چلے راستہ مین مردانہ سے خوش مزاجی سے پیش آتے تھے اسی طرح دل بہلاتے ہوئے چلے جاتے تھے غرضکہ وہان سے بہت دور آگے نکل گئے اور ایک عرصے کے بعد ایک مقام پر جا پہنچے اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ کا دل پھیر دیا اسلیے اُسکے دل مین یہ بات آئی کہ اپنے وطن کو چلنا چاہیے پس مردانہ نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ستگورو مہاراج اگر مجھکو اجازت ملے تو مین اپنے گھر ہو آؤن کیونکہ میرا دل وطن کی طرف جانے کا بہت خواہش کرتا ہی آخر مین یہ بھی کہا کہ اب مین یہان سے آگے نہ جاؤنگا مجھکو جلد رخصت دیجیے - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ مجھکو رخصت دینے مین تو کچھ تامل نہین ہی لیکن اُس راستہ مین ایک بڑی بھاری بلا ہی جسکو تو نہین جانتا ہی وہ ایسی سخت بلا ہی کہ تجھکو دیکھتے ہی کھا جاویگی اسلیے بہتر ہی کہ تم ہمارے ہی ساتھ رہو جسمین تجھکو کچھ ضرر نہ پہونچے ورنہ تجھکو تکلیف ہوگی اور ہمارے ساتھ تجھکو کسی قسم کی تکلیف بھی نہین ہی اور اگر کسی قسم کی تکلیف ہو تو مجھسے کہو بلکہ ہر ایک جگہ سیر کرتا ہی اور ابھی تک تو ہمارے ساتھ بہت خوشی سے رہا ہی غرضکہ ست گورو مہاراج نے بہت ہی مردانہ کو سمجھایا لیکن اُسکے جی مین ذرا بھی نہ آیا بلکہ ہر ایک جگہ سیر کرتا ہی اور ابھی تک تو ہمارے ساتھ بہت خوشی سے رہا ہی غرضکہ ست گورو مہاراج نے بہت کو سمجھایا لیکن اُسکے جی مین ذرا بھی نہ آیا بلکہ بھائی بالے نے بھی اُسکو ہر طرح کی فہمایش کی لیکن اُسکے دل پر کچھ اثر نہ ہوا - یہان تک بھائی بالے نے مردانہ سے کہا کہ اے مردانہ ست گورو مہاراج خود مختار ہین اُنکی مرضی کے خلاف کرنا [illegible] بہتر نہ ہوگا [illegible]
دنیا و آخرت اُسکو بتایا لیکن اُسکے دل مین کچھ بھی [illegible] ست گورو مہاراج [illegible]
[illegible]
[illegible]

اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے مکان کی جانب چلدیا جبکہ مردانہ قریب ایک منزل کے پہونچا اسطرف ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کی طرف مخاطب
ہو کر فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے بھائی بالے نے عرض کیا کہ جیسی آپ کی مرضی ہووے کیا جاوے اتنے عرصہ مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چلین
بیٹھ جاؤ آگے کو اب نہ جاؤ یہانتک کہ اُس مقام پر دو دن گذر گئے بس یکایک ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ اے بالے مردانہ کو
راچھس نے پکڑ لیا اور کڑاہ مین تلنے کے واسطے طیاری کر رہا ہے اُسوقت بھائی بالے نے عرض کیا کہ عدول حکمی کی یہی سزا ہے تل جانے دیجئے اور کھا
جانے دیجیے جب سمجھاتے ہے اسنے ہمارا اور آپکا کہنا نہ مانا حالانکہ آپ کا کلام برحق ہے اگر کہین تو بچا ہے اور لوح محفوظ کی تحریر کہین تو سزا ہی
پہلے آپ نے اُسکو آگاہ کر دیا کہ راستہ مین بلا ہے ناگہانی اور آفت آسمانی تجھکو ملیگی جسکو مین نے بھی اُسکو ہر طرح سے فہمایش کی
یہ گفتگو ختم ہونے کی نوبت نہ آئی تھی کہ ست گورو مہاراج اس مقام سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے بھائی بالے ساتھ
رکھنے کی بھی شرم ہونی چاہیے علاوہ اسکے مردانہ ہمارے کام کا بھی ہے یہ سنکر بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اے ست گورو مہاراج
یہان سے کسقدر فاصلہ پر مردانہ ہے ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے بھائی بالے تو دیکھتا ہی ہے پہلے صرف ڈیڑھ کوس کا فاصلہ ہے اُدھر
ست گورو مہاراج کی یہ لیلا تھی اُسطرف وہ راچھس مردانہ کو پکڑ کر اپنے مقام پر لیگیا وہان پر ایک کڑاہ مین تیل کھول رہا ہے مردانہ کا تمام
بدن خوف کے زرد ہوگیا تھا اور اپنے دل مین کہتا تھا کہ اے ست گورو مہاراج بجز آپ کی ذات کے میرا کوئی معاون و مددگار نہین ہے یکتا
اے نرنکار اور اے نرنکار سوا تیرے کون فریاد سننے والا اور اس بلا سے بچانے والا ہے پہلے تو اُس جنگلی کو دیکھکر مردانہ خوف مین
آگیا تھا کڑاہ کو دیکھکر اور بھی بے جان ہوگیا بار بار ست گورو مہاراج کی دُہائی دے دیکر پکار پکار کہتا تھا کہ بجز تیرے اور دوسرا کوئی مددگار میرا
نہین ہے مین سخت اپرادھی ہون کہ جو مین نے عدول حکمی کی ہے جو سزا میرے لیے ہو وہ بہت بجا و سزا ہے لیکن اس بلا سے چھوڑ دیجیے اور آپکی
ذات سے لوگون کے رنج راحت سے ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہین آپ کی ذات صرف دنیا ہی کے واسطے نہین ہے بلکہ لوک اور پرلوک
دونون کی راحت دینے والی ہے اور ہر طرح کے دُکھ کاٹنے والی ہے غرضکہ مردانہ متواتر پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ اے ست گورو مہاراج گرو
نانک دیو جی اس راچھس سے میری نجات دیجیے اب کبھی ایسا قصور نہ ہوگا کہ حضور کی عدول حکمی کرون اب آپکا ارشاد ہمیشہ ہی بجا لاؤنگا کیونکہ
تم دیکھتے ہو بھی اور خوف کے ہمیشہ ہی دور کرنے والے ہو اب اُدھر کی کیفیت سنیے کہ بھائی بالے نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ
اے مہاراج کبتک وہان پر مردانہ کے نہین پہونچ سکینگے یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج نے بھائی بالے کا ہاتھ پکڑا ست گورو مہاراج
کا ہاتھ پکڑنا ہی تھا کہ پہرہ صاحب مردانہ کے نزدیک جا پہونچے بھائی بالے نے راچھس کو دیکھتے ہی ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ
جیسے ہی آپ وہان پہونچے کیا عجب ہے کہ مردانہ کو راچھس ذبح کر کھا جاوے ست گورو مہاراج کی یہ اچنبھا لیلا دیکھنے کے قابل [illegible]
[illegible]

یائے کرتار کے انگ اور تماشہ دیکھ کہ کرتار کیا کرتا ہی اتنے مین اُس راچھس نے مردانہ کو پکڑ کر اُس کڑاہ کھولتے ہوئے مین ڈالدیا- ست گورو مہاراج کی کرپا سے کڑاہ مذکور فوراً ہی سرد ہوگیا جسطرح کہ برف جم جاتی ہی یہ کرشمہ دیکھکر راچھس مذکور حیرت مین ہوکر خاموش ہوگیا نگاہ جو پڑی تو کڑاہ کے نیچے کی آگ بھی ٹھنڈی ہوگئی تھی ست گورو مہاراج سے اُس راچھس نے کہا کہ اے بھائی تو کون ہی تیرے آنے سے میرا کڑاہ ٹھنڈا ہوگیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے بہت خندہ پیشانی سے جواب دیا کہ اے (کُنڈا) راچھس اب اسکو تو کھاتا کیون نہیں ہی اسقدر عرصہ تک اسکو کیون رکھ چھوڑا ہی یہ سنکر راچھس مذکور نے جواب دیا کہ اے بھائی مسافر تو نے ہمارا نام کیونکر جانا اور ہماری پیدایش کیونکر ہی مجھسے آپ ہرگز ہرگز نہ چھپایئے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا-

राग मारू महला १	راگ مارو محل پہلا
फूटे खंडा भर्म का मनहि भयो परगास	پھوٹے انڈا بھرم کا من ہی بھیئو پرگاس
काटी बेड़ी पगहि ते गुरु की नदेर खलास	کاٹی بیڑی پگ ہی تے گور کینی بید خلاص
आवन जावन रहो	اون جاون رہیو-
तप्त कड़ाह बुझ गया गुरु सीतल नाम दियो	تپت کڑاہ بجھ گیا گور سیتل نام دہیو-
सक रहाव	اک رہاو
जब ते साधू संग भया तब छोड़ गये निगहार	جب تے سادھو سنگ بھیا تب چھوڑ گئے نرہار-
जिस की अटक तिसी तें छूटी फिर कहा करे कुटवार	جسکے ایک تسی سے چھوٹے کتب کہا کرے کوٹوار-
चूका भार कर्म का होवै नेह कर्म	چوکا بھار بھرم کا ہووے نہہ کرم-
सागर तें कुंडे चढे गुरु कीन्हे धर्म	ساگر تے کنڈھے چڑھے گور [illegible] دھرم-
सच थान सच बैसका सच सौज बनाइया	سچ تھان [illegible] بنایا-
सच पूंजी सच बिखरी नानक घरपाइया	[illegible] اک گھر پایا-

ارتھ

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ

۱- جیسے انڈا [illegible]

[illegible]

۲- [illegible]

[illegible]

۸- جو شخص نیچے سے اوپر کو چڑھے گا اُسکا دھرم بھی گورو رکھیگا۔

۹- سچا اُسکا مقام ہی اور سچ ہی اُسنے بنایا ہی۔

۱۰- چاہیے کہ سچ ہی کی پرستش کرے اور سچ ہی کو کہے نانک نے یہی گھر پایا ہی۔

جسوقت کہ ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ شبد (کنڈا راچھس) نے سُنا ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر معافی مانگی کنڈا مذکور ست گورو مہاراج کے قدموں سے اپنا سر اُٹھاتا ہی نہ تھا اور رو رو کر عرض کرتا تھا کہ حضور مین نے بڑے بڑے پاپ کیے ہین اب حضور ہی میرا قصور معاف فرماوین اور مجھکو بخشین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے کنڈا اب اُپکار کرنیوالا تو مردانہ ہی ہی اگر تو اسکی خدمت کریگا اور اسکو دل سے مانے گا تو بیشک تیری گتی ہو جاویگی یہ سُنکر کنڈا راچھس نے جواب دیا کہ حضور مردانہ کو بسر و چشم قبول کرتا ہون مردانہ تو خیر اور جسکی خدمت میرے متعلق آپ فرماوین اُسکی بھی خدمت کرنے کو مین بسر و چشم موجود ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی کہہ تو کیا کہتا ہی اُسوقت کنڈا راچھس نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ میری خواہش ہی کہ میرے کوئی خدمت سپرد کیجاوے تاکہ مین وہ بجالاؤن علاوہ اسکے کچھ کھانا بھی لانا چاہتا ہون لیکن شرط یہ ہی کہ میرے کھانے کو آپ ضرور کچھ نہ کچھ کھاوین یہ سُنکر پھر فرمایا کہ تو مردانہ کو جو کچھ کھلاتا ہی کھلا کیونکہ مردانہ بہت عرصہ سے بھوکھا ہی یہ سُنتے ہی کنڈا راچھس مذکور جنگل کیطرف دوڑا اور جنگل سے ایسے ایسے میوہ جات لایا کہ جنکو دیکھکر سب لوگ خوش ہوگئے اور وہ میوہ لاکر ست گورو مہاراج کے آگے رکھ دی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ میوہ کھا مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج مین سب کچھ کھا چکا ہون کیونکہ آپ نے مجھکو سب طرح سے خوش کر دیا ہی اب مین اپنے قصور کی معافی کا امیدوار ہون کیونکہ مین نے آپ کی عدول حکمی کی ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ مین تجھ سے بہت خوش ہون تو اپنے دل مین کچھ خیال مت کر مین کسی طرح تجھ سے ناخوش نہین ہون اور تو بھی مجھسے خوش رہ مردانہ نے عرض کیا کہ بہتر اب اس میوہ سے میرا حصہ مجھکو مرحمت فرمایا جاوے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ اس میوہ کے تین حصہ کرو چنانچہ اُس میوہ کے حصہ کر کے ست گورو مہاراج نے ایک حصہ مردانہ کو مرحمت فرمایا اور دوسرا حصہ بھائی بالے کو عنایت کیا اور ایک اپنے سامنے رکھ لیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی بالے اور اے بھائی مردانہ تم لوگ پرشادی بھوجن کرو حکم ہوتے ہی دونون شخص پرشادی پانے لگے اور ست گورو مہاراج نے اپنے سامنے کا پرشاد کنڈا راچھس کو [illegible] سعادت کی [illegible] پرشاد [illegible] جسوقت کنڈا مذکور نے وہ پرشاد کا چبانا کیا فوراً ہی اُس سے [illegible] حاصل ہو گئی اور [illegible] اُسکا رنگ روپ بھی بدل گیا [illegible]

[illegible]

اے پار برہم پرمیشر واسے سوامی جی آپ بھگت وچھل اور دینہ دیال ہین اے ست گورو مہاراج آپ کی جو ہو آپ کی ذات رکھیشرون اور منیشرون کے دلون کی خوشی کرنے والی ہے اور سنتون اور رشیشون کی دور کرنے والی ہے آپ کی ذات دھرم روپ ہی جگت مین سنتون اور مہاتماؤن کے آپ پالنے والے ہین اے ست گورو مہاراج آپ کے چرن کمل کو میرا نمسکار ہی اے انترجامی آپ سرب کالکے جاننے والے ہین حال و ماضی و استقبال کے آپ جاننے والے ہین اسلئے مین عرض کرتا ہون کہ میرا جنم گذشتہ برہمن کا تھا اُس جسم مین مین نے بہت سا علم تحصیل کیا تھا اور اُس زمانہ مین میرے گورو (مت ونتا) تھے ایک دن میرے گورو میرے گھر آئے میری کمبختی نے مجھکو اُسوقت ایسا دھمکا دیا کہ غرور کے سمندر مین مجھکو ڈبو دیا کہ مین نے اپنے گورو مہاراج کے چرن بندنا اٹھکر نہ کیا میری یہ کیفیت میرے گورو نے دیکھکر مجھکو بددعا دیکر کہا کہ اے مورکھ ہمارا تو کچھ نقصان نہ ہوا لیکن اس حرکت سے بید کا مارگ اور شاستر کی مریادا جاتی ہی - اسواسطے اب تو راچھس کا جسم پاویگا اور بہت خراب ہوگا جسوقت مین نے اپنے گورو کے منھ سے یہ بچن سنا نہایت خوف غالب ہوا اُسوقت مین نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے مہاراج اس بددعا کا انجام کب ہوگا کہ جس سے میری مخلصی ہوگی - یہ سنکر میرے گورو مہاراج نے اپنے دیال سے فرمایا (کہ سدھ پرمیشر نرنکار اونکار جو مہاراج ہے وہ اوتار لیگا اس اوتار کے تجھکو درشن ملینگے اُسوقت تیرا نستار اُس راچھس جسم سے ہوگا یہ سنکر مین نے اپنے گورو مہاراج سے عرض کیا کہ مین اُس اوتار کو کسطرح پہچانونگا اُسوقت میرے گورو مہاراج نے اپنی دیا سے ایک آئینہ مجھکو دیا اور فرمایا کہ اس آئینہ کی خاصیت یہ ہی کہ جس انسان نے کئی مرتبہ اس دنیا کی سیر کی ہوگی اور ایک بار جنم لیا ہو کا اُس شخص کا منھ اس آئینہ مین آدمی کی شکل کا نظر نہین آئیگا اور جس شخص نے کبھی یہان کی سیر نہین کی اُسکا منھ اس آئینہ مین انسان کا سا دکھائی دیویگا بس اُسوقت سے [illegible] لیکر مین دیکھتا ہون جو شخص یہان آیا پہلے مین نے اُسکا منھ اس آئینہ مین دیکھا جسوقت سے مین یہان آیا ہون ہر ایک انسان کا منھ اس آئینہ مین کتا بندر گدھا کا سا نظر آتا ہی لیکن آپ کا منھ اس آئینہ مین انسان کا سا دکھائی دیتا ہی بس جس سے صاف ظاہر ہی کہ آپ آواگون سے رہت ہین بلکہ آپ ہی کے حکم مین ہر ایک کا آواگون ہی قطع نظر اسکے آپکے درشنون کی بدولت میرے گورو کی وہ بددعا بھی جاتی رہی کہ میرا جسم راچھس سے بدل گیا اور وہ اُنکی پیشین گوئی بھی پوری ہو گئی اسلئے اب آپ مہربانی کیجیے تاکہ مین اس جسم سے دیو لوک کو چلا جاؤن پیچھے سورگ لوک مین جاکر داخل ہون یہ عرض کرکے ست گورو مہاراج و بھائی بالے و بھائی مردانہ کو نمسکار کرکے ست گورو مہاراج کو بھی نمسکار کرتا ہوا کنٹھا راچھس بدیم دھام کو چلا گیا - اُسوقت مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج [illegible] ہم نے پہلین یہ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ (کیا سدھ سب آئینہ) جو ہمارے پاس ہی جسکے ذریعہ سے سب [illegible] پاتے ہین وہ آئینہ تو اپنے پاس رکھ جسکے ذریعہ سے تجھکو سب کچھ پرگٹ ہو جاویگا بعد اسکے ست گورو مہاراج ایک [illegible] وہان رہکر کنٹھا راچھس کا مکتی کرکے آگے کو تشریف لیگئے

جسوقت

[illegible] بالے کی زبانی [illegible] کو [illegible] صاحب نے [illegible] بہر گردا [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آگے ساکھی بشنبھر پور کے چودھری کی بابت چلی

نمبر ۳۵

اب سنیے کہ ست گورو مہاراج مقام بشنبھر پور کو چلے کہ جو وہان سے سینتالیس دن کا راستہ تھا چلتے چلتے ایک دن اثنا راہ مین مردانہ کو بھوک لگی اُسوقت مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین مارے بھوک کے چلنے نہین پاتا ہون یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ابھی چلے چلو آگے بڑا بھاری ایک شہر ملیگا وہان پہونچکر جو تو کہیگا وہی کرینگے اُسوقت پھر مردانہ نے یہی کہا کہ اے ست گورو مہاراج مین نہایت ہی بھوکھا ہون یہانتک کہ مجھسے ایک قدم بھی نہین چلا جاتا ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے بہلانا شروع کیا اور آہستہ آہستہ چلنے لگے یہانتک کہ شہر بھی نظر پڑنے لگا تاہم تین کوس کا فاصلہ تھا اُسوقت پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ دیکھ وہ شہر نظر آتا ہی اُسوقت مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مانا کہ شہر نظر آتا ہی لیکن میرے پاس کیا رکھا ہی کہ جو مین خرید کرونگا میرے نزدیک تو کوئی گانو نظر نہین آتا ہی حضور کو دکھائی دیتا ہوگا مارے بھوک کے مین مثل ایک مُردہ کے ہون اب آپ اس مردہ لاش کو گھسیٹ لیجائیے اور مانا کہ شہر بھی ہو تو پھر مجھکو کیا کیونکہ میرے پاس نقد کے نام سے ایک جبہ بھی نہین ہی اگر کچھ خرچ ہوتا تو البتہ دل کو تسلی ہوتی کہ شہر مین پہونچکر مول لیکر کھاونگا لیکن جبکہ ایک جبہ پاس نہین ہی تو شہر ہی ملا تو کیا اب تو بجز موت کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ گھبرا نہین شہر جلد نظر آتا ہی یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میرے جسم مین طاقت بالکل نہین ہی یقین جانیے مین تو مثل ایک مردہ کے ہوگیا ہون مجھکو تو یقین کامل ہوگیا ہی کہ اب مین مرہی جاؤنگا بھوک نے نہین بلکہ مجھکو جدائی نے مارا ہی مجھکو آپکے چرنون سے جدا ہونے کا کمال افسوس ہی بالفرض کہ اگر زندہ بھی رہا اور شہر بھی ملا تو پھر کیا بغیر روپیہ پیسہ کے سودا ملنا دشوار ہی بس شہر مین جاکر کیا کھاینگے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اپنے قدمون سے کچھ زمین کی مٹی ہٹادی جیسے مٹی ہٹائی زمین کے اندر سے ایک لعل نکل آیا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ تو لیلے مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین اس پتھر کو لیکر کیا کرونگا- ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اکثر تو کہا کرتا ہی کہ میرے پاس کچھ بھی نہین ہی اب اسکو اپنے پاس رکھ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج پاس رکھنے سے بھوک تو نہین جاتی ہی بغیر شکم پُر ہوئے آسودگی نہین آتی ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ دیکھ وہ شہر نظر آتا ہی اب کچھ تھوڑا سا فاصلہ باقی ہی جسوقت تو وہان پہونچیگا اس پتھر کی قدر تجھکو معلوم ہوگی- مردانہ نے عرض کیا کہ بہت اچھا مہاراج جو آپکا ارشاد ہی وہی مجھکو صدق اعتقاد ہی یہ کہکر مردانہ نے وہ لعل اُٹھالیا اور اپنے پلے مین باندھ لیا ست گورو مہاراج مردانہ کے قریب جا پہنچے مردانہ نے عرض کیا کہ جو ارشاد ہو بجالاؤن- یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو اس شہر کا نام جانتا ہی مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھکو کیا معلوم کہ یہ کونسا شہر ہی مین کیا جانون اور اگر آپ مجھسے پوچھتے ہین تو سوقت مین صرف [illegible] مجھکو سخت بھوک لگی ہی مجھکو کیا [illegible] یہ سنکر ست گورو مہاراج [illegible]

[illegible] ست گورو مہاراج نے [illegible] بشنبھر پور ہی [illegible] مردانہ نے عرض کیا

[illegible]

[illegible]

ہاتھ یہ لعل فروخت کرلاؤ۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اس لعل کی قیمت فرما دیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جو کوئی اسکی قیمت جو کچھ
لگائے وہ مجھسے آکر بیان کر۔ یہ سنکر مردانہ وہ لعل لیکر شہر کے اندر گیا۔ ایک جوہری کو وہ لعل دکھایا اُس جوہری نے اس لعل کی قیمت
مردانہ سے تین پیسہ کہے مردانہ نے اُس جوہری کو جواب دیا کہ اے بھائی اس لعل کی قیمت تو بہت زیادہ لوگ بتاتے ہین اور آپ
صرف تین پیسہ فرماتے ہین۔ مردانہ نے یہ بھی کہا کہ اچھا مین اپنے مالک سے اسکی قیمت دریافت کرکے آپ سے کہونگا اُس جوہری نے
بھی جواب دیا کہ اچھا بھائی تم جاؤ اور اپنے مالک سے اسکی قیمت و جبھی دریافت کرکے آجاؤ۔ چنانچہ مردانہ واپس آیا اور آکر اسکو مہاراج
سے عرض کیا کہ حضور کے ارشاد کے موافق مینے شہر مین جاکر ایک جوہری کو یہ لعل دکھایا لیکن اُس جوہری نے اسکی قیمت صرف تین
پیسے لگائی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو اس لعل کو کسی نامی گرامی جوہری کے پاس لیجا اور اُسکو دکھا یہ سنکر
مردانہ نے جواب دیا کہ حضور مین کوئی بڑا چھوٹا جوہری تو جانتا ہی نہین ہون آپ ہی جسکا نام بتلیے اُسکے پاس چلا جاؤن۔ یہ سنکر
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ایک جوہری کا نام (سالس راے) ہی تو وہان جا یہ سنتے ہی مردانہ اُٹھا اور سیدھا شہر مین
آیا اور لوگون سے دریافت کرنے لگا کہ اے بھائیو (سالس راے) جوہری کا کہان مکان ہی اور اُسکی کس بازار مین دکان ہی مردانہ کو
لوگون نے جواب دیا کہ اے بھائی وہ جوہری بازار مین نہین بیٹھتا ہی اپنے گھر ہی مین خرید و فروخت جواہرات کی کیا کرتا ہی چنانچہ مردانہ
اسکا مکان تلاش کرتا ہوا جا پہونچا اور اُسکے دروازہ پر جاکر آواز دی آواز کے سنتے ہی جوہری موصوف کا کوئی ملازم آیا اور آکر مردانہ
سے دریافت کیا کہ اے بھائی تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی اور کیا کام ہی مردانہ نے جواب دیا کہ مجھکو کچھ سودا فروخت کرنا ہی ملازم
نے یہ بات سنکر اندر مکان کے جاکر اپنے مالک سالس راے جوہری سے کہا کہ ایک شخص کسیکا ملازم ہی آیا ہی اور کہتا ہی کہ مجھکو کچھ سودا
فروخت کرنا ہی سالس راے نے جواب دیا کہ اچھا اُسکو بلا لاؤ چنانچہ وہ آیا اور مردانہ کو اندر مکان کے بلا لیگیا سالس راے
نے مردانہ سے دریافت کیا کہ کہو بھائی کیا سودا ہی۔ یہ سنکر مردانہ نے وہ لعل سالس راے جوہری کے ہاتھ مین رکھ دیا جون ہین
سالس راے جوہری نے وہ لعل ہاتھ مین لیکر دیکھا اس لعل پر نوشتہ قدرتی تحریر یہ تھی کہ جو شخص اس لعل کو لیکر فروخت کی نیت
سے آوے اس لعل کی نذر مبلغ ایک سو روپیہ جوہری مشتری سے پاوے یہ تعداد نذر اُس لعل کا ہی اور بغیر اُس مالک کے یہ
لعل فروخت بھی نہ ہو سالس راے جوہری نے اُسکی عبارت قدرتی دیکھکر مردانہ کو مبلغ ایک سو روپیہ نقد نذرانہ ادا کیا اور مردانہ
سے کہا کہ کہو بھائی اسکی قیمت کیا ہی۔ مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی جوہری اسکی قیمت مین اصلی مالک سے جاکر دریافت کرا [illegible]
تو آپ کو جواب دون چنانچہ جوہری مذکور نے مردانہ سے وہ لعل لیلیا اور مردانہ سے کہا کہ اچھا تم جاکر اسکی قیمت دریافت کرا[illegible]
غرضکہ مردانہ وہ مبلغ ایک سو روپیہ لیکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین جاکر حاضر ہوا اور وہ روپیہ ست گورو مہاراج کے آگے رکھ
[illegible] ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اے مردانہ یہ روپیہ کیسے ہین مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج یہ ایک سو روپیہ
[illegible] جوہری نے دیے ہین [illegible] یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس لعل کے درشنون کا نذرانہ ہی اور تمھارا لعل امانت رکھا ہی تم جا کر اپنے مالک سے کہدو مردانہ پھر واپس آیا اور جو کچھ اُس جوہری
نے مردانہ سے کہا تھا بجنسہ حرف بحرف کہہ سنایا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب تو بتا کہ لعل فروخت کریگا کہ نہین مر[دانہ]
نے جواب دیا کہ اے مہاراج مین کیا جانون آپ ہی جانیئے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ چاہے وہ لعل فروخت کر ڈال مردانہ نے
جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج مین کچھ نہین جانتا ہون اسی وجہ سے مین گھڑی گھڑی دریافت کرنے آتا ہون بعد اسکے پھر مردانہ نے
عرض کیا کہ حضور مجھکو بھی اطلاع دیجاوے کہ کیا بھید ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ وہ لعل نہین ہی بلکہ کرتار کا
نام ہی دیکھ مردانہ اُس جوہری سے اُس لعل کی قیمت صرف تو نے تین ہی پیسہ سنے تھے اُسکی نظر وہی تھی اور اُس جوہری نے مبلغ
ایک سو روپیہ بغیر لیے ہوئے بطریق نذرانہ کے دیدیے اور یہ بھی اختیار باقی ہی کہ چاہے اُسکو فروخت کرے چاہے فروخت نہ کرے
ہمنے تجھکو اختیار دیدیا کہ چاہے فروخت کرلے مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین تو ایسے لعل کو کبھی فروخت نہ کرونگا
یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پھر اُس جوہری کے مبلغ ایک سَو روپیہ بھی واپس کر آؤ اور اپنا لعل واپس لاؤ چنانچہ
مردانہ اُس جوہری کے پاس گیا اور کہا کہ اے ساہوجی اپنے روپیہ مجھسے آپ واپس لیجیئے اور میرا لعل مجھکو واپس دیجیے کیونکہ مالک
مال لعل فروخت نہین کیا چاہتا ہی یہ سُنکر سالس رائے جوہری نے مردانہ کو لعل مذکور واپس دیا اور کہا کہ اے بھائی یہ روپیہ
مین واپس نہین لے سکتا ہون کیونکہ اس لعل پر یہ عبارت تحریر ہی کہ جو کوئی اس لعل کو فروخت کرنے آوے وہ مشتری ایک سَو روپیہ
بطریق نذرانہ کے پاوے چنانچہ مین اُسکا پابند ہون اور مالک مال کو اختیار ہی کہ چاہے مال اپنا فروخت کرے یا نکرے چنانچہ مردانہ لعل
مع اُس ایک سَو روپیہ کے واپس آیا اور ست گورو مہاراج کے آگے دونون چیزین رکھدین اسکو دیکھا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے
مردانہ اب تو یہ روپیہ کسواسطے واپس لایا ہی مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج مین نے اُس جوہری کو یہ روپیہ واپس دیے
تھے لیکن جوہری مذکور نے روپیہ واپس نہین لیے اور کہا کہ مین نے اس لعل کا نذرانہ دیا ہی جیسا کہ اسپر لکھا ہی بلکہ یہ بھی کہا کہ اے بھائی مجھکو تو
اپنا دھرم رکھنا ہی اسوجہ سے اب ہم یہ روپیہ نہین لے سکتے ہین تب مین مجبور ہوکر واپس لایا یہ سُنکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
اے مردانہ اب پھر تو اُس جوہری کے پاس جا اور کہو کہ اے ساہوجی بیشک مین ان روپیون کو لے لیتا جبکہ مین مال اپنے یہ لعل
تمھارے ہاتھ فروخت کرتا چنانچہ مردانہ سالس رائے جوہری کے پاس پھر گیا اور جا کر کہا کہ میرے مالک نے کہا ہی کہ اگر مین یہ لعل فروخت
کرتا تو اُسکا نذرانہ بھی لیتا چونکہ مجھکو لعل فروخت کرنا منظور نہین تو اسکا نذرانہ بھی لینا میرے مالک کو منظور نہین ہوا اسلیے آپ اپنا روپیہ
لوٹا لیجیے غرضکہ مردانہ پھر گئے اور سالس رائے جوہری نے پھر وہی جواب دیا اسی طرح پر مردانہ سات مرتبہ آتے گئے آخر مرتبہ
مردانہ پھر اُن روپیون کو سالس رائے جوہری کے گھر مین پھینک کر چلے آئے سالس رائے جوہری نے اپنے دل مین کہا کہ مین پھر
[illegible] اس لعل پر یہ عبارت تحریر ہی [illegible] بہرحال یہ روپیہ [illegible] بیان [illegible]
[illegible] لیکن اس لعل [illegible]
[illegible]

کا ایک ملازم تھا کہ جسکا نام (ادھر کا) تھا اُسکو سالس رائے نے حکم دیا کہ تو چلے چل دیکھہ کہین ایسا نہو کہ جس فقیر کا ملازم لعل فروخت کرنے آیا تھا کہین فقیر صاحب چلے جاوین مجھکو اُنسے ملنا ضروری امر ہوا اور اگر تیرے پہونچنے پر وہ کہین جانے کا قصد فرماوین تو تو عرض کرنا کہ ایک شخص آپ کی ملاقات کو حاضر ہوتا ہی اُنکو بہ ادب روک رکھنا اور مین بہت ہی جلد آتا ہون چنانچہ (ادھر کا) ملازم سالس رائے جوہری مذکور فوراً ہی آیا اور باہر شہر کے دیکھا کہ ایک وہ شخص ہی کہ جو لعل فروخت کرنے گیا تھا اور دو شخص اور بھی اُسکے ساتھ بیٹھے ہوئے ہین چنانچہ (ادھر کا) مذکور اُن تینون شخصون سے ایک جگہ پر علیحدہ بیٹھ گیا اور مردانہ مارے بھوکھ کے ایک گوشہ مین خاموش سنسان لوٹا ہوا دل بندھا ہوا دھیان چپ چاپ بیٹھے تھے کسی سے کچھ بولتے ہی نہ تھے مردانہ کو بھوکھ نے وہ تکلیف دے رکھی تھی کہ کلیجہ منھہ کو آرہا تھا گویا کہ بھوکھ اُسکے کلیجے کو کھائے جاتی تھی کسی قسم کی بات مردانہ کے منھہ سے نکلتی ہی نہ تھی لیکن ست گورو مہاراج کے خوف کے مارے کچھ زبان ہلاتا ہی نہ تھا قصہ مختصر تھوڑی دیر کے بعد سالس رائے جوہری آپہونچا اور اپنے ساتھ وہ مبلغ ایکسو روپیہ اور چند طرح کی مٹھائی وغیرہ و نیز میوہ جات لایا اور ست گورو مہاراج کے آگے رکھ دیا اور متھا ٹیکا اور بہ ادب دست بستہ کھڑا ہو گیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سالس رائے جی کیا ہی جوہری مذکور نے جواب دیا کہ اے سنت جی صاحب غریب نواز یہ مبلغ ایک سو روپیہ آپ کے ہین اسکے داخل کرنے کے واسطے آپ حکم دیوین - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سالس رائے اگر لعل فروخت کرتے تو نذرانہ بھی لیتے اگر مال فروخت نہ کیجے تو نذرانہ کیون لیجے یہ سُنکر سالس رائے نے عرض کیا کہ اے غریب نواز مین نہین جانتا ہون کہ آپ ہی لعل ہین کہ یہ لعل ہی اس بارہ مین مین نہایت متحیر ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد راگ مارو مین فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا

لالے لعل اوپائیان لالے لعل دے سن نا
جن لالے مجتر منھہ دوجا نہ جانن نا
سن سالس جوہری اپنا لعل پہچان
کوڈی لعل نہ رولیے بن اپنے ساہ سُوجان
اک رہاؤ
کنکر پتھر مول کر نام دھرایو ساہو
بن ست گور پورے اندھ ہے مول نہ بوجھے راہو
میرا میرا کر سیچیو گت اَت دیہہ
[illegible] ساتھ نہ اوپجے کُل روٹھے منھہ
[illegible]
[illegible]

मारू महला
लाले लाल उपाइया लाले लाल दे सन ना
जिन लाले नेत्र मुह दूजा न जान ना
सुन सालस जोहरी अपना लाल पहचान
कोडी लाल न रोलिये बिन अपने साह सुजान
एक रहाव
कंकर पत्थर मोल कर नाम धरायो साह
बिन सतगुरु पूरे अंध है मोल न बूझे राह
मेरा २ कर संच्यो गत मत देह
काई साथ न उपजे कुल रुठे मुंह
सुन सालस [illegible] कर्म प्राप्त होय
नानक एक [illegible] कोय

[illegible]

نام ہے اور آپ کون ذات ہیں اور کہاں کے رہنے والے ہیں اور کیا بھیکھ ہو۔ مین نے بہت بھیکھ والے سنت دیکھے لیکن آپ کے شرو پیسے یہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ آپ کا کیا بھیکھ ہی مین نہایت متعجب ہون۔ یہ شنکر ست گرو مہاراج نے فرمایا کہ اے سالس راے ہمارا نام نانک نرنکاری ہی اور ذات بھی نرنکاری کی ہی اور نرنکاری کے دیس کے بھی ہین اور بھیکھ بھی ہمارا نرنکاری ہے یہ سنکر سالس راے نے جواب دیا کہ اے سنت جی تم نرنکار کو جانتے ہو اور کیا تم نے نرنکار کو دیکھا ہی یہ شنکر ست گرو مہاراج نے ایک شبد راگ مارو مین فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا

بل منجھار بس سی نرمل جلپ دم نجاول رے
پدم نجاول جل رس سنگت سنگ دیکھ نہین رے
دادر توں کبھون نہ جان سرے
بکھ سسن بال بس نرمل جل امرت نالکھ رے
اک رہاو
بس جل نت و ست ...آل مرچ چار نرے
چند کمند دورہ دھو سس انبھو کار نرے
امرت کھنڈ دودھ مدھ سنچس توں بنچ ترے
اپنا آپ توں کبھون نہ چھوڈس پی سن پریت جیو رے
پنڈت سنگ بسے ہو جن مورکھ اگم سانس سنے
اپنا آپ توں کبھون نہ چھوڈس سوان پونچھ جیون رے
ایک پاکھنڈ نامن راچہ ایک ہر ہر چرنی رے
پورب لکھیا پاوس نانک رسنا نام جپ رے

राग मारु महला पहेला

बिमल मंझार बस सी निर्मल जलपद्म निजावल रे
पद्म निजावल जल रस संगत संग देख नाहिं रे
दादुर तों कबहुं न जान सरे
भख व वाल बस निर्मल जल अमृत नालख रे
एक रहाव
बस जल नित तो सत चली आल मूर्चे चार नरे
चंद कमन्द ने दूरह निव सस कार नरे
अमरत खंड दूध मध संचत तूं बंच तरे
अपना आप तूं कबहूं छूरस पीसन प्रीत जीवरे
पंडित संग बसह जिन मूरख अगम सांस सुनह
अपना आप तूं कबहूं छूरस सुआन पूंछ जिव रे
एक पाखंड नाम न राचह एक हर हर चरनी रे
पूरब लिख का पावस नानक रसना नाम जप रे

جس وقت یہ شبد ست گرو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے سالس راے بیوپاری نے سنا تو ہاتھ جوڑ کر ست گرو مہاراج سے عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ مجھکو آپ اوپدیس دیجیے تاکہ مین نہال ہو جاؤن اور اپنے روپیہ بھی داخل کرنے کے واسطے اجازت دیجیے یہ شنکر ست گرو مہاراج نے جواب دیا کہ اے سالس راے یہ روپیہ اب ہمارے کام کے نہین ...
[illegible]

کیونکہ میں نہایت ہی بھوکھا ہوں اتنے میں ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ مارو محل پہلا — (रागमारू महलपहिला)

پریت پکوان سو بھوجن کہیے لوچا پوری — परीत पकवान सो भोजन कहिये लोचों लोची पूरी

مٹھائی رسنا رس کس بولی تاں من رہے حضوری — मिठाई रसना रस कस बोले तां मन रहे हजूरी

سن بھائی تون سالس میرا — सुन भाई तूं सालस मेरा

سمجھے پرت تاں ہووے نبیڑا — समझे पत तां होवे नबेरा

اک رہاؤ — (एकरहाव)

میوہ ملن تمھارا کہیے ست کی برو جوڑ — मेवा मिलन तुम्हारा कहिये सत के बरो जोड़

کھاون کھایا کھاوے سووے جو بکھ تے مٹون اموڑ — खावड़ खावा खावे सोवै जो विषत मनो म्रमोड

جسوقت یہ شبد (ادھرکا) ملازم سالس رائے جوہری نے سنا فوراً ست گورو مہاراج کے قدموں پر جا گرا چنانچہ ست گورو مہاراج اسکی بھگتی دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور یہ شبد فرمایا۔

پوڑی — पवड़ी

اوتم جنم نارائن کہیئے نیچ نرائن پایا — उतम जन्म नारायण कहिये नीच नारायण पाया

لوبھ لہر تے سوئی چھوٹے جو سادھ سنگت گن گایا۔ — लोभ लहरते सोई छूटे जो साधु संगति गुण गाया

سن سالس یہ غلام تیرا آپ نرائن مان — सुन सालस यह गुलाम तेरा आप नारायण मान

نانک بھگتاں سنگ ملایا اونچے پد ٹھہران — नानक भगतां संग मिलाया ऊंचे पद ठहरान

یہ پوڑی سنکر سالس رائے نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا اور نہایت عاجزی سے کہا کہ اے ست گورو مہاراج میری گت کیجے اپنے سائیں کے واسطے بھگوان ... یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا اے سالس رائے (ادھرکا) ... [illegible]

[illegible]

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چل بھائی کیونکہ ہم کرتار کے حکم سے اسکو آملے تھے یہ کہکر وہان سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی کلجگ کا ملنا ست گورو مہاراج سے اور نارد مُنی کا اتفاقاً آجانے کی بابت چلی

نمبر ۳۷

ست گورو مہاراج مع اپنے دونون ہمراہیون کے سمندر کی جانب چلے اُسوقت سمندر بہت طغیانی پر تھا مردانہ نے سمندر کی طغیانی دیکھکر ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج سمندر کی تو یہ کیفیت ہی یہان پر کوئی جہاز خواہ کشتی وغیرہ موجود نہین ہی اور نہ کہین خشکی کا راستہ نظر آتا ہی بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ خاموش رہو یہان بولنے کا کام نہین ہی یہ سُنکر بھائی بالے نے بھی مردانہ سے کہا کہ چُپ رہو تیری کچھ عجیب قسم کی باتین ہین یہ سُنکر مردانہ نے بھائی بالے سے کہا کہ اے بھائی یہان خوف کا مکان ہی مین کیونکر نہ کہون کیونکہ نہ کوئی راستہ ہی نظر آتا ہی و نہ جہاز و کشتی کا کوئی پتا بتاتا ہی بھائی بالے نے جواب دیا کہ تجھکو اس بات سے کیا کام ہی تو چُپ رہو اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم لوگ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ غرضکہ آگے آگے ست گورو مہاراج اور پیچھے پیچھے بھائی بالے اور بھائی مردانہ اُس سمندر مین اسطح پر تشریف لیجاتے تھے کہ گویا خشکی پر چلے جاتے ہین یہ کیفیت دیکھکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج تیرے بادشاہ آپ مین اور خدا مین کچھ بھی فرق نہین ہی یہ سُنکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ خاموش رہو۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپکو کسکا ڈر ہی جو آپ فرماتے ہین کہ چپ رہو اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آگے ایک بڑی بھاری بلا آنے والی ہی مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اگر ایسا ہی ڈر ہی تو آپ آگے کو کیون تشریف لیجاتے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ مشکل اب یہ آپڑی ہی کہ اگر پیچھے ہٹنا چاہے تو بھی بلا ملیگی اسلیے مناسب ہی کہ پیچھے کو نہ چلین آگے ہی کو کیون نہ چلین کیونکہ وہ بلا اب ہم سے ضرور ہی ملاقات کریگی یہ کہکر چلنے لگے غرضکہ پانچ دن اور پانچ رات برابر سمندر ہی سمندر ست گورو مہاراج مع اپنے دونون ہمراہیون کے چلے گئے [illegible] دیکھا کہ سمندر مین ایک ڈنڈا پڑا ہوا ہی ست گورو مہاراج نے مردانہ کو حکم دیا کہ اس ڈنڈے کو [illegible] اُس ڈنڈے کو اُٹھا لیا [illegible] ست گورو مہاراج نے اُس ڈنڈے کو اپنے ہاتھ مین لے لیا [illegible] ست گورو مہاراج نے [illegible] اتفاقاً نارد مُنی [illegible] ست گورو مہاراج کو دیکھکر استتی کرنے لگے کہ اے مہاراج آپکا [illegible] ادھر جا رہے [illegible]

بیان نارد مُنی [illegible] ست گورو مہاراج کی [illegible]

اپنی اپنی زبان مین اپنے دھرم کرم و نستار و آبکاری کے واسطے تحریر کر رکھا ہے۔
اتنے مین ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے فرمایا کہ بھائی بالے تم اس کلجگ سے خبردار رہنا مین نارد مُن سے کچھ باتین کرون
اتنے عرصہ مین نارد مُن نے ست گورو مہاراج کو نسکار کرکے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ اس کلجگ سے کیا کہتے ہین کیونکہ یہ بھی تو نرنکار
ہی کا حکم بجا لاتا ہے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے نارد مُن جی آپکا کہنا تو سچ ہے ہان اسقدر ضرور ہی ہے کہ اسکا کام سنسار ہی
کے واسطے ہے نہ کہ ہمارے اوپر بھی یہ سنکر نارد مُن نے جواب دیا کہ اے مہاراج آپ اسکو قریب بلاکر دریافت فرماوین بجواب اسکے
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمھین اس سے دریافت کرو چنانچہ نارد مُن نے کلجگ کو بلاکر دریافت کرنا چاہا لیکن جب اُسکی صورت دیکھی تو
ہڈیون کا مالا پہنے ہوئے آدمیون کے سرون کو ہاتھون مین لیئے ہوئے اُن سرون سے خون بہتا ہوا ہر طرح سے مخوف صورت بنائے
ہوئے نظر آیا۔ نارد مُن نے اُس کلجگ سے دریافت کیا کہ اے کلجگ تمکو سادھوؤن کے پاس آنے کی اجازت نہین ہے تم یہان
کیونکر آئے کلجگ نے جواب دیا کہ اے نارد مُن جی آپ ہی غور کیجیے ایک تو خود آپ مجھے بچانا چاہتے ہین دوسرے اپنے دو ہمراہیون کے
لیے بچانا چاہتے ہین بھلا کیونکر ممکن ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے کلجگ یہ دو آدمی کیا بلکہ یہان تک کہ جتنے شخص ہمارے
نام اور ہمارے کلام پر اعتقاد لاوینگے وہ سب لوگ تجھسے چھوٹ جاوینگے بلکہ برخلاف تیرے تیرے ہی دانت توڑینگے اور تیرے پاؤن
کو اُکھاڑینگے اور مین تو تیرا کام اسی وقت تمام کر دیتا لیکن تیری قسمتون سے نارد مُن جی آگئے یہ سنکر پھر کلجگ نے جواب دیا کہ مین بھی
تو نرنکار ہی کے حکم سے پھرتا ہون۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم بھی تو کیسا حکم تجھکو سناتے ہین اور اپنے سیکھون سے
تجھے بچاتے ہین کلجگ نے جواب دیا کہ کیا آپ بھی نرنکار ہی کے حکم سے کہتے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کلجگ تجھکو آنا اسی جگہ
مناسب نہ تھا کیونکہ تجھکو سنسار ہی کیا کم ہے یہ سنکر کلجگ نے عرض کیا کہ اے پتاجی صاحب خیر اب آپ اپنے تئین بچایئے بہت بہتر ہے
تو اپنے ہمراہیون کو بچا لیجیے لیکن انھین بھی یہ شرط ہے کہ جب تک آپکے ہمراہ رہینگے اسوقت تک وہ بچینگے ورنہ وہ بھی دیکھینگے اور ساری خلقت
کے بچانے سے آپکا کیا مطلب ہے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنسار کے اُدھار کے واسطے نرنکار نے مجھکو بھیجا ہے اور یہ فرمایا کہ
کہ جو شخص ہمارے کلام اور نام پر اعتقاد لاویگا اُسپر کلجگ کچھ زور نہ پاویگا تو کیا ہی طاقت درکیون نہ ہو کیونکہ مین نے تو نرنکار سے پہلے ہی
اپنے سیکھون کو بخشا لیا ہے اتنے مین نارد مُن نے کہا کہ اے کلجگ نہ ڈرتا ہے اور یہ نانک نرنکار ہی ہین جسوقت کلجگ نے ست گورو
مہاراج کا نام سُنا ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر شما چاہا بعد اسکے کلجگ وہان سے رخصت ہو گیا بعد نارد مُن نے
ست گورو مہاراج کی بہت کچھ استتی کی اور کہا کہ آپ دھنی ہین دھنی ہین جو بیشمار نام سنسار مین اوپدیش کرکے سنسار کو
نہال کرتے ہین۔

آگے ساکھی جھنڈا اور سیو دھر مین کے ساتھ کی بابت چلی

نمبر ۳۸

[illegible] ساکھی جھنڈا [illegible]
[illegible] (سیو دھر مین) [illegible]

کرتا تھا اُس شہر مین ست گورو مہاراج جاکر فروکش ہوے دہ دن بلکہ دوسرا دن بھی گذر گیا لیکن ست گورو مہاراج کی کسی نے خبر نلی
اب پھر مردانہ کو بھوکھ نے ستایا۔ ست گورو مہاراج کی خدمت مین مردانہ نے یہ عرض جا سنایا کہ اگر حکم ہو تو مین اندر شہر کے جاکر کچھ کھا آؤن
یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ شہر مین جانے کی کیا ضرورت ہو مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مین بہت
عرصہ سے بھوکھا ہون اسلیے گذارش ہی کہ اگر ارشاد ہو تو شہر مین جاؤن اور جو کچھ ملے وہان سے کھا آؤن اُسوقت ست گورو مہاراج نے
بھائی بالے کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے بھائی بالے مردانہ کیا کہتا ہی بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج مردانہ
کی عادت قومی نہین جاتی ہی باوجودیکہ آپ خود نرنکار اوتار ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ہنسکر فرمایا کہ اے مردانہ تو کسطرف کو
جاویگا مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج جسطرف آپکا حکم ہو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس شہر مین ایک شخص
جھنڈا نامی بڑھئی رہتا ہی تو اُسکے پاس تو جا جبرداراور کسی کے پاس نہ جانا بجواب اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین تو اُسکو پہچانتا ہی نہین ہون
اگر وہ شخص مجھکو ملے بھی تو آپکا پتہ کیا اُسکو بتاؤن اگر اُسکا پتہ آپکو معلوم ہو تو اُس پتہ سے اُسکے پاس جاؤن یہ سُنکر ست گورو مہاراج
نے فرمایا کہ اے مردانہ (جھنڈا) کے باپ کا نام (باکھر) ہی اب تو وہان جاکر دریافت کرلینا کہ (باکھر) بڑھئی کا لڑکا (جھنڈا) نامی کہان
رہتا ہو مردانہ نے کہا کہ بہت بہتر۔ ست گورو مہاراج کا حکم لیکر مردانہ شہر کو گیا اور شہر مین پہونچکر دریافت کرنے لگا کہ اے بھائیو یہان پر
جھنڈا نامی بڑھئی باکھر بڑھئی کا لڑکا کہان رہتا ہی۔ غرضکہ پوچھتے پوچھتے ایک مقام پر مردانہ گیا اُس مقام پر ایک شخص نے مردانہ سے
آکر دریافت کیا کہ اے بھائی تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی مجھکو (جھنڈا) بڑھئی سے کام ہی اگر تم اُسکو
مجھسے ملاقات کرادو تو وہ آپ ہی مجھکو پہچان لیگا اسلیے یہی بہتر ہی کہ جھنڈا بڑھئی کا مکان تم مجھکو بتادو بجواب اسکے اُس شخص نے کہا کہ
اے بھائی تا وقتیکہ آپ اپنا پتا ٹھیک ٹھیک نہ بتادینگے تب تک مین اُسکا گھر آپکو نہ بتاؤنگا۔ مردانہ نے یہ خیال کیا کہ شاید اس ملک کا
یہی دستور ہی یہ خیال کرکے کہا کہ میرا نام مردانہ ہی اور میری ذات مریاثی ہی پھر اُس شخص نے دریافت کیا کہ تیرا وطن کونسا ہی مردانہ نے
جواب دیا کہ پنجاب کی سرزمین مین (رائے بھوئی کی تلونڈی) نامے ایک قصبہ ہی اور وہی میرا وطن ہی پھر اُس شخص نے پوچھا کہ اے
بھائی مردانہ اُس مقام پر نانک چاکری کھتری کا لڑکا ہی اُس سے تم واقف ہو مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی اسے تم بھی اپنا نام
بتاؤ [illegible] ہو مریاثی ہون [illegible] جواب دیا کہ اے بھائی مردانہ وہ میرا پرانا دوست ہی
[illegible]

[illegible]

کے مکان پر پہونچے اُسوقت جھنڈا مذکور ایک چارپائی بُن رہا تھا اندرسین کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور بہت تعظیم سے پیش آیا اور
ایک چارپائی لاکر بچھادی اندرسین نے بھائی مردانہ سے کہا کہ بیٹھیے - مردانہ نے جواب دیا کہ آپ ہی بیٹھیے یہ سُنکر اندرسین نے مردانہ کا
ہاتھ پکڑکر چارپائی پر اپنے برابر بٹھالیا - جھنڈے نے اندرسین سے دریافت کیا کہ اے بھائی یہ سادھو کہان سے آئے ہین - اندرسین نے
جواب دیا کہ یہ تمھارا گھر پوچھتے تھے مین نے بتادیا یہ سُنکر جھنڈا نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اے بھائی تم کون ہو اور تمھارا کیا نام ہی
مردانہ نے کہا کہ میرا نام مردانہ ہی اور قوم کا مریاثی ہون گورونانک جی صاحب کے ہمراہ آیا ہون جھنڈا نے کہا کہ اے بھائی تم کس لیے
مجھکو دریافت کرتے تھے مجھسے کیا کام ہی اور مجھکو تم کسطرح سے جانتے ہو مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی تم سے ملاقات کرنے و نیز تمکو
دریافت کرنے سے میری یہ غرض ہی کہ گورونانک جی صاحب نے تمھارے پاس مجھکو بھیجا ہی - یہ سُنکر جھنڈا نے جواب دیا کہ اے بھائی مجھکو
تعجب اس امر کا ہی کہ مین تو گورونانک جی صاحب کو جانتا بھی نہین ہون کہ وہ کون ہین - یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے بھائی چاہے
تم واقف ہو یا نہ ہو لیکن وہ تمکو جانتے ہین یہانتک کہ تمھارے نام سے بھی واقف ہین اور تمھارے نام کے پتہ سے مجھکو بھیجا ہی بس
بہتر ہوگا کہ تم ابھی تک میرے ساتھ چلو یہ سُنکر جھنڈا نے جواب دیا کہ اچھا بھائی ہم تمھارے ساتھ چلتے ہین بس جو کہ چارپائی جھنڈا [illegible]
بن رہا تھا بُن چکا اُسوقت پھر مردانہ نے کہا کہ اے بھائی جھنڈا ہم تمھارے ہی منتظر بیٹھے ہین یہ سُنکر جھنڈا نے اپنے دل مین خیال
کیا کہ سادھو کے پاس چلنا ہو خالی ہاتھ نہ چلنا چاہیے کچھ لیجانا ضرور ہی بعد اسکے جھنڈا نے مردانہ سے دریافت کیا کہ اے بھائی گورونانک
صاحب کا سروپ کیا ہی مردانہ نے جواب دیا کہ ست گورو مہاراج کا سروپ تپیا کا سا ہی پھر جھنڈا نے اپنے دلمین مقرر کیا کہ اب یہ ضروری
ہی کہ کچھ نہ کچھ انکو لیجانا چاہیے کیا وجہ کہ اُنکا سروپ فقیرانہ ہیت کا سا ہی مردانہ سے کہا کہ جلدی نکرو کیونکہ گورونانک صاحب بہ لباس
فقیرانہ ہین اسلیے ہم گرہستیون کو لازم ہی کہ اُنکے لیے کچھ پکوان وغیرہ لیچلین خالی ہاتھ اُنکے پاس کیسے جاوین یہ سُنکر مردانہ اپنے دل مین
بہت خوش ہوا کہ ست گورو مہاراج تو پون اہاری ہین انکو تو کوئی ضرورت ہی نہین اب بھائی جھنڈا جو کچھ بھی لیجاوینگے [illegible]
مردانہ نے کہا کہ اے بھائی جھنڈا جو کچھ تمنے سوچا ہی وہ اچھا ہی لیکن جو کام کرنا ہو جلد کیجیے جھنڈا نے کہا ہان جلد آتا ہون یہ کہکر اپنے
گھر گیا اور کہا کہ کچھ کھانا طیار کردین راجہ صاحب کے باغیچہ سے کشل پر جاکے پھول لایا ہون اُنکا سلونا بنالینا اور روٹی پکار کھو
جبوقت مین آؤنگا پھولون کی ترکاری پھونک لینا یہ کہکر جھنڈا مذکور راجہ کے باغیچہ کو گیا اور ماتھی باغیچہ سے جو کچھ میوہ وغیرہ ملسکا
دستیاب ہوسکے لایا اور اسی عرصہ مین جھنڈا کے مکان مین کھانا بھی طیار ہوگیا غرضکہ پھر جتنی میوہ وغیرہ جھنڈا مذکور اپنے
ہمراہ لیکر مردانہ کے ساتھ چلا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین پہونچکر مردانہ نے ست گورو مہاراج سے کرتار کہکر کہا اور جھنڈا نے
[illegible] ست گورو مہاراج کے آگے رکھ دیا [illegible]
[illegible]

بھلا مین تو آدمی ہون اُسکو تو حیوان بھی جانتے ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے کہا کہ اے بھائی تم کتنی دیر پرمیشر کو جانتے ہو اور اے بھائی جھنڈا
یہان تمھارا ست سنگ کِسکے ساتھ رہتا ہو جھنڈا نے کہا کہ حضور یہان ایک شخص ہو اُسکا نام (اندرسین) ہو اور وہ (سودھرسین) یہان کے
راجہ کا بھانجا ہو اُسی کے ساتھ ہمارا ست سنگ رہتا ہو۔ یہ کہکر جھنڈا نے عرض کیا کہ حضور یہ پرشاد جو مین لایا ہون ٹھنڈھا ہو۔ پا ہو اسکو آپ
بھوجن کرلیوین۔ ست گورو مہاراج کا یہ قاعدہ تھا کہ جہان پرساد موجود ہون اگر بھوجن پاک وصاف ہو تو آپ کچھ کھا لیا کرتے تھے ورنہ یون
اہاری تو تھے ہی ست گورو مہاراج نے جھنڈا کی عرضداشت سُنکر فرمایا کہ اس پرشاد کے پانچ حصہ کرو منجملہ اُنکے ایک حصہ مردانہ کو دو یہ سُنکر
جھنڈا نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ تو صرف تین ہی آدمی ہین اور پانچ حصہ کرنے کا ارشاد ہوا ہو اسکی کیا وجہ ہو ست گورو مہاراج
نے فرمایا کہ اے بھائی جھنڈا چوتھا حصہ تمھارا ہو اور پانچوان حصہ (اندرسین) تمھارے دوست کا ہو بس اب تم اُنکو جاکر لے آؤ تو ہم
پرشادی بھوجن کرینگے بس جھنڈا نے اُس پرشاد کے پانچ حصہ کردیے منجملہ اُسکے ایک حصہ مردانہ کو دے دیا مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جب آپ
بھوجن کرینگے تب مین بھی بھوجن کرونگا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو بھوجن کرلے مردانہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج
آپ بھی بھوجن کرلیوین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو بھوکھا ہو تو کھالے اور تو ہمارا خیال نہ کیا کر چونکہ مردانہ
بھوکھا تو تھا ہی اسلیے مردانہ نے اپنے حصہ کا پرشاد بھوجن کرلیا اُسوقت جھنڈا نے پھر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب آپ بھی
بھوجن کرلیجیے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے جھنڈا جسوقت تم (اندرسین) اپنے ست سنگی کو لاؤگے اُسوقت ہم پرشادی بھوجن کرینگے
یہ سُنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ مہاراج اندرسین خود ہی حاضر ہونگے آپ پرشاد بھوجن کیجیے تاکہ میری سردھا پوری ہوجاوے بجواب اسکے ست گورو
مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی جھنڈا تو کہتا ہو کہ میری سردھا پوری ہوجاوے اور مین کہتا ہون کہ جسوقت تیری اور تیرے ست سنگی کی کپاٹ
کھلینگے اُسوقت میری سردھا پوری ہوگی جب اندرسین آویگا تب مین پرشاد پاؤنگا یہ سنتے ہی جھنڈا بڑھئی کے دل مین گیان آگیا کہ ہو نہ ہو
یہ شخص فقیر کامل ہو بس ہم لوگون کو جو تلاش تھی وہی آملے ہین جھنڈا نے عرض کیا کہ اے مہاراج جیسی آپ کی مرضی ہو وہ کیا جاوے لیکن آپ
پرشاد تو پاوین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے جھنڈا کیا ہم بندہ خدا ہوکر اس سے یہ پرشادی کھا لیتے ہین [illegible] ہرگز نہین مین تو تمھارے
[illegible] کیواسطے آیا ہون یہ سنتے ہی جھنڈا بڑھئی اُٹھا اور اندرسین کے پاس آیا لیکن وہ اپنے مکان پر تھے [illegible] مین جالے اندرسین
[illegible] مین عرصہ سے تمکو تلاش کرتا ہون مگر کہ اندرسین کو وہ [illegible] تھی تا ہم جھنڈا [illegible] کیا کام ہو
[illegible] بات ہم اور تم ست سنگ کیا کرتے تھے وہ سامان اب ہم پہونچا ہو اندرسین نے [illegible]
کیا جھنڈا [illegible] مردانہ نامی مریاثی آیا تھا اُسکے جو گورو ہین اُنہین کا نام نانک تپا ہو [illegible]
جواب [illegible] ہون بلکہ وہ تو ہمارے پرانے یار ہین ہم تو اُنسے بچھڑ گئے ہوئے ہین یہ سنتے ہی جھنڈا [illegible]
بہت [illegible] شخص [illegible]
[illegible]

رہنا نظر نہین آتا ہو کیونکہ اب ست گورو مہاراج مجھکو ظاہر ہی کرنے آئے ہین یہ سوچ سمجھکر جھنڈا سے اندرسین نے کہا کہ بھائی تم
چلو ہم کسی وقت مین اُنسے ملاقات کر لیوینگے جھنڈا نے جواب دیا کہ واہ جی واہ یہ آپ کیا کہتے ہین وہ جو بھوجن مین لیگیا تھا ابھی تک
ویسا ہی رکھا ہو وہ کھاتے ہی نہین اور کہتے ہین کہ جب اندرسین آوینگے تب ہم بھوجن پاوینگے اور آپ ایسی خشک باتین کرتے ہین کہ ہم
کسی وقت مین اُنسے ملاقات کر لیوینگے یہ سنتے ہی اندرسین نے کہا کہ اچھا بھائی جھنڈا چلو اتنے عرصہ مین چھ گھڑی رات گذر گئی
اب اندرسین اور جھنڈا بڑھئی ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوے راستہ مین اندرسین نے جھنڈا بڑھئی سے دریافت کیا کہ
کہو بھائی انکے بانی سے بھی آگاہ ہو کہ یہ کیا بولتے ہین یہ سنکر جھنڈا نے جواب دیا کہ فقیر لوگ ہین اور کرتار کرتار بولتے ہین غرضکہ جسوقت
ست گورو مہاراج کے پاس پہونچے پہر رات سے زائد گذر چکی تھی ست گورو مہاراج کے سامنے دونون شخص پہونچے کرتار کرتار کہا
ست گورو مہاراج نے ہنسکر جواب دیا کہ ست کرتار آؤ بھائی بیٹھو پرانے یار دونون شخص وہین بیٹھ گئے جھنڈا نے ست گورو مہاراج
سے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ تو ہملوگون سے آج ہی ملے ہین اور آپ کہتے ہین کہ آؤ پرانے یار اسکا کیا سبب ہو ست گورو مہاراج
نے جواب دیا کہ اے جھنڈا اس معاملہ کو اندرسین ہی سے دریافت کرو یہ سنکر جھنڈا نے اندرسین سے دریافت کیا کہ اے بھائی یہ
سنت جی صاحب کیا کہتے ہین یہ سنکر اندرسین نے کہا کہ اے بھائی جھنڈا مین تو کچھ نہین جانتا ہون کہ یہ سنت جی صاحب کیا فرما رہے
ہین اتنے مین مردانہ نے کہا کہ اے اندرسین جبکہ مجھسے تم سے پہلے ملاقات ہوئی تھی اور میری زبانی ست گورو مہاراج کا نام تمنے
سنا تھا اسی وقت تمنے فوراً کہا تھا کہ وہ ہمارے پرانے یار ہین اور اب تم انکار کرتے ہو اور یہ کہتے ہو کہ مین کچھ نہین جانتا ہون
یہ سنکر اندرسین نے کہا کہ اے بھائی مردانہ کچھ پتہ و نشان بھی بتاؤ گے تو البتہ یاد آوے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے
فرمایا کہ سنو بھائی اندرسین جھنڈا کو تو البتہ مطلق خبر نہین ہو لیکن تم تو سب باتون سے آگاہ ہو تمکو تو اپنی حالت سابقہ بخوبی یاد ہو
چنانچہ اندرسین نے جان بوجھ کر کہا کہ مجھکو تو کچھ بھی یاد نہین ہو آپ کس بات کی بابت یاد دلاتے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا
کہ اے بھائی اندرسین تم وہ دن یاد کرو کہ جسوقت مین راجہ جنک کے یہان تم خدمت کرتے تھے اور موری بوجن کیا کرتے تھے راجہ
جنک نے تمکو منع کیا تھا اور تمھارے ساتھ جو خدمتی آدمی تھا وہ تو جھجلی ہوا تم دونون نے ملکر راجہ صاحب سے عرض کیا تھا کہ اے
مہاراج ہماری نجات فرمایئے جسکا جواب راجہ صاحب نے تم لوگون کو یہ دیا تھا کہ تم لوگون نے ہمارا کہنا نہ مانا ہم مجبور ہین لیکن ہماری
خدمت کا پھل تم لوگون کو یہ ملیگا کہ تم لوگ جامہ انسانی پاؤ گے یہ سنکر تم نے راجہ صاحب کو جواب دیا تھا کہ آخر ہم لوگون کی نجات کیونکر
اور کسطرح سے ہوگی اسوقت راجہ صاحب نے فرمایا تھا کہ تمھاری [illegible] لیکن کلجگ مین تمھاری نجات ہوگی اور تم لوگون کو [illegible]
[illegible] اسوقت تم کسی دوسرے کو نہ جانوگے اور وہ تمکو [illegible]
[illegible] ست گورو مہاراج اب آپ ہماری نجات فرمایئے ست گورو مہاراج نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا

راگ رام کلی محل پہلا
(राग रामकली महल्ल पहिला)

ایندھن تے بیسنتر بھاگے
ई धनते वैस्नतर भागै

ماٹی کو جل دہہ دس تیاگے
माटी को जल दीह दिस त्यागै

اوپر دھرن تولے اکاش
उधर धरन तोलै आकाश

گھٹ مین سدھ کیا پرکاش
घट में सिद्ध किया प्रकाश

ایسا سمرتھ پربھو جی کو نام
ऐसा सुमिरथ प्रभू जी को नाम

آٹھ پہر من تاکو دھیان
आठ पहर मन ताको ध्यान

یہ سنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ اے مہاراج مجھکو اسکا ارتھ یعنے مطلب بھی سنائیے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے جھنڈا اس جسم کے اندر ایندھن یعنے لکڑی کی جگہ ہڈی ہین اور آگ اور مٹی اور جوکہ ماتا پانی پیتی ہے اس پانی کی وجہ سے لڑکے کا جسم خام رہتا ہی اسکو مایا اپنے قابو مین نہین لاسکتی ہی اسکو پرمیشر ہی کا نام یاد رہتا ہی اور وہی نام اسکو اس مصیبت سے چھوڑاتا ہی۔ اے بھائی جھنڈا اس پربھو جی کا نام سب کچھ سامرتھ رکھنے والا ہی اسلیے اب تم بھی نرنکار ہی نرنکار جپا کرو اور اس جپنے مین تمہارا کچھ خرچ بھی نہین ہوگا۔ یہ سنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ اے غریب نواز آپ ارشاد فرماتے ہین کہ تو پرمیشر کو جپ اور میری کیفیت بھی سب آپ پر روشن ہی کہ مین ایک غریب آدمی قوم کا بڑھئی ہون اگر مین پوجا پاٹ مین لگ جاؤن تو میرے متعلق کہان سے کھاوینگے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے دوسری پوڑی فرمائی۔

پوڑی
पौड़ी

پہلے ماکھن پیچھے دودھ
पहिले माखन पीछे दूध

میلے کینے سابن سودھ
मैले कीने साबन शुद्ध

بھے تے [illegible] پھرے
भय ते निर्भव डरता फिरै

[illegible]
सांचे क्यो और हौडी हरै

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ سنو بھائی جھنڈا جس وقت لڑکا گل مین رہتا ہی اسوقت دودھ نہین ہوتا [illegible] مکھن کیطرح [illegible] کا پیدا ہوتا [illegible] دودھ [illegible] اسلیے اللہ کی بات کچھ فکر کرو [illegible]
[illegible]

سگلے ساج کرے جگ ویسے
सगले साज करे जग दिसै

سادھ سنگت مل کرو بکھان
साधु संगति मिलि करो बखान

شاستر سمرت بید بکھان
शास्त्र सुमिरत वेद बखान

ست گورو مہاراج فرماتے ہیں کہ سنو بھائی جھنڈا یہ جسم نہیں رہجاویگا اور اس جسم کے اندر اور ایک بہت ہی مختصر جسم ہو کر وہ پوشیدہ ہی وہی جسم جو مختصر ہی بیشک ساتھ جاویگا اور وہ اس جسم کو نہیں چھوڑتا ہی لیکن وہ جسم ظاہرا دکھائی نہیں دیتا ہی اور یہ سب کرشمے پار برہم پرمیشر کے بنائے ہوئے ہیں بس اسی بات کی بابت خیال اور غور اور دھیان کرنا چاہیے شاستر خواہ بید پڑھکر چاہے کرے چاہے سادھ سنگت میں کرے ہاں فرق اسقدر ہی کہ سادھ سنگت میں یہ نسبت جلد حاصل ہوتا ہی اور شاستر و بید و پوران وغیرہ میں بدیر حاصل ہوتا ہی۔ جھنڈے نے عرض کیا کہ اے مہاراج وہ تو دکھائی ہی نہیں دیتا ہی اور یہ سب سامان دکھائی دیتا ہی جسقدر کہ کوئی شی ہے سب نظر آتی ہی۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے بھوگ کی بابت یہ پوڑی فرمائی۔

پوڑی
पौड़ी

درشٹ مان کو کہے ادرشٹ۔
दृष्ट मान को कहे अदृष्ट

درشٹ دیکھ بھولے سب سرشٹ۔
दृष्ट देख भूले सब सृष्ट

ایسا برہم بچار بچارے کوئی۔
ऐसा ब्रह्म विचार विचारे कोई

نانک تا کے پرم گت ہوئی۔
नानक ताके परम गत होई

ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی جھنڈا جو چیز دکھائی دیتی ہی یہ سب آنکھوں سے پوشیدہ ہوجاتی ہیں کیونکہ ایک پلک مارنے میں کئی طرح کے وہ رنگ و تماشہ دکھاتا ہے پس جس شخص کو ہزاروں جن کی نظر ہے وہ اس سنسار کو ادرشٹ کہتا ہو [illegible] آنکھیں خود دیکھنے والی چیزیں ہیں اپنے خود ہی پردہ پڑجاتا ہی افسوس کہ ان آنکھوں کی دیکھی ہوئی چیز کو لوگ کہتے ہیں کہ دکھائی دیتا ہی پس اے بھائی جھنڈا جو شخص برہم بچار کرکے بچاریگا تو اسکی بیشک پرم گت ہوگی۔

اسقدر کلام ست گورو مہاراج کا جھنڈا بڑھئی نے سنا اٹھکر ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر پڑا اور منہ سے اٹھاتا ہی نہیں تھا اور جھنڈا بڑھئی [illegible] کہ اے ست گورو مہاراج اب تک میں نہایت ہی غفلت میں تھا آپ مجھکو نصیحت [illegible] میں نے ناحق آپکا وقت ناحق فضول باتوں میں کھویا [illegible] میں اندر سے نے کہا کہ اٹھو بھائی جھنڈا کسی بات کا خوف نہیں ہی کیونکہ ست گورو مہاراج تمہارے واسطے تشریف لائے ہیں سنتے ہی جھنڈا اٹھکر کھڑا ہوگیا اور تن من دھن سے [illegible]
[illegible] ست گورو مہاراج کے [illegible]
[illegible]

ست گورو مہاراج کے آگے سے پرشادی اُٹھالی اور مہاپرشاد بھوجن کر گیا پھر کیا تھا جھنڈا بڑھئی کو گل دولت دینی و دنیاوی حاصل ہوگئی اور جھنڈا کے دل سے بُرائی جاتی رہی اندرسین نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج جھنڈا کو یہ کیا ہوگیا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے اندرسین مجھکو کرتار جو یہاں لایا ہی سو اسی واسطے لایا ہی مین اسکو کیا کرون - اندرسین نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کو اس جھنڈا کی پرورش منظور تھی جو آپ یہاں تشریف لائے اگر آپ تشریف نہ لاتے تو یہ بیڑا کیونکر پار ہوتا اتنے مین ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے پوچھا کہ اب کسقدر رات باقی ہے بھائی بالے نے عرض کیا کہ مہاراج رات قریب ڈیڑھ پہر کے باقی ہی - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی بالے جل لاؤ تو ہم اشنان کرین اور بھائی جھنڈا کو بھی اشنان کرادین یہ سُنتے ہی بھائی بالے اور اندرسین جی جاکر پانی لائے ست گورو مہاراج و نیز بھائی جھنڈا کو اشنان کرایا بعد اشنان کے جھنڈا کی مخموری جاتی رہی اُسوقت جھنڈا اُٹھکر ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوا - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی جھنڈا کیا ہے - جھنڈا اندرسین نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ کا بھید آپ ہی جانئے کیونکہ آپ سے کیا پوشیدہ ہی آپ سب کچھ جانتے ہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے کہا کہ اے بھائی جھنڈا ہمکو تو تمھارا بیڑا پار کرنا ہی تھا سو کر دیا یہ سُنکر جھنڈا نے عرض کیا کہ آپ کی یہ بندہ پروری و غریب نوازی ہی اُسوقت ست گورو مہاراج نے جھنڈا کو تخت سپرد کیا اور آپ پرمیشر کے دھیان مین مگن ہوگئے اتنے مین بھائی بالے نے اندرسین سے کہا کہ اس ملک مین اب جھنڈا [illegible] پوجنے کے قابل ہی اسی عرصہ مین صبح ہوگئی -

اتنے مین اُس شہر کا راجہ (سودھر سین) تھا [illegible] اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ایک تپیشری ہمارے شہر مین وارد ہوئے ہین اور جھنڈا بڑھئی کو اُنکے قدمون کی برکت حاصل ہوگئی ہی یہان تک کہ اسکو اُن تپیشری نے تخت سپرد کیا ہی یہ سُنکر راجہ (سودھر سین) نے اپنا آدمی بھیجا کہ اُن تپیشری کو ہمارے پاس لاؤ اور اُس طرف ست گورو مہاراج بھائی بالے اور بھائی مردانہ کو رہبری ماقبت کی کر رہے تھے اور اندرسین اور جھنڈا بڑھئی بیٹھے سُن رہے تھے اور پرمیشر دست نرنکار مین لین تھے اتنے مین راجہ سودھر سین کے آدمی نے آکر دیکھا اور کہا کہ اے بھائی اندرسین جی نانک تپاکون مین انکو راجہ صاحب نے یاد کیا ہی یہ سُنکر اندرسین نے کہا کہ اے بھائی تم کون ہو کہاں سے آئے ہو اور تمکو کسنے بھیجا ہی اور کسکو بلانے آئے ہو اُن آدمیون [illegible] راجہ صاحب نے [illegible] تپیشری کو درشن کے واسطے بلوایا ہی یہ سُنتے ہی اندرسین اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے بھائی [illegible] راجہ کے پاس چلتا ہون یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی [illegible]
کہان جاتے ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہو کر فرمایا کہ کہو بیٹا اُسوقت اندرسین نے کہا کہ آپ نے اپنا آدمی پتا سادھو کے بلانے کے واسطے بھیجا ہو راجہ نے جواب دیا کہ ہاں پوتر بھیجا تو تھا اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ مین نے یہ سنا ہو کہ جھنڈا بڑھئی کو اس تپیشری نے پورن آنند کر دیا ہو یہ سُنکر مین نے بھی اُن تپیشری کو بلایا تھا تاکہ مین بھی اُنکے درشن کرون اور دیکھون - یہ سُنکر (اندرسین) نے عرض کیا کہ اے راجہ صاحب دیکھنے اور درشن کرنے مین بہت فرق ہے کیونکہ سادھو خواہ تپیشری کے درشن کرنے مین بھلا ہوتا ہے اور دیکھنے مین وہ بات نہین ہوتی - یہ سُنکر راجہ صاحب نے کہا کہ جس بات مین بھلا ہو وہ بات مجھکو بتلاؤ تو مین اسی طرح اُنکے درشن کرون - اندرسین نے جواب دیا کہ مہاراج وہ تو پورن سادھو ہین اُنمین اور کرتار مین ذرا بھی فرق نہین ہو کیونکہ اُنکی ذات بے طمع ہو اور یہ تو فرمایئے کہ آپ کس غرض سے اُنکے درشن کی خواہش رکھتے ہین - یہ سُنکر راجہ سودھر سین نے کہا کہ اے بیٹا مین اُنکو سادھو سمجھکر درشن کیا چاہتا ہون - بجواب اسکے اندرسین نے کہا کہ اے مہاراج سادھوؤن کے درشنون کا یہ طریقہ نہین ہے کہ سادھو کو ذریعہ اپنے ملازم کے بلوایئے بلکہ سادھوؤن کے درشنون کے واسطے خود ہی جانا چاہیے - یہ سُنکر راجہ سودھر سین نے کہا کہ اے پوتر تم سچ کہتے ہو - جو طریق تم نے سادھو کے درشن کے واسطے بتایا ہی ست ٹھیک ہو مین اُسی طرح اُنکے درشن کرونگا یہ سُنکر پھر اندرسین نے عرض کیا کہ اے مہاراج سادھو کے واسطے اچھے اچھے کھانے و میوہ جات ہر قسم کے لیکر نہایت عاجزی کے ساتھ پا پیادہ چلکر درشن کیجیے چونکہ راجہ سودھر سین مذکور کی بھی تقدیر یاوری پر تھی حسب صلاح اندرسین کے راجہ مذکور نے عمدہ عمدہ کھانے اور اچھے اچھے میوہ جات اور کچھ کپڑا بھی منگا کر ساتھ لیا اور اندرسین کے ساتھ ست گورو مہاراج کے درشنون کے واسطے حاضر ہوئے اور کل سامان جو ساتھ گیا تھا ہاتھ مین لیکر خود ست گورو مہاراج کے آگے رکھہ دیا اور متھا ٹیکا - دست بستہ ہو کر سنگو مہاراج کے سامنے کھڑا رہا اتنے عرصہ مین اندرسین نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج راجہ سودھر سین حاضر ہین اب آپ مہر کر یا فرماویں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے راجہ سودھر سین پر کرپا کی اور ایک شبد فرمایا -

راگ بلاول محل پہلا

(राग बिलावल महला पहिला)

ایکو راج دیا سودھر سین	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	(रहाउ)
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

فرمایا کہ اے راجہ سودھر سین میں تمہارے پاس بہت دن رہا اب آگے سفر کیا چاہتا ہوں یہ سنکر راجہ سودھر سین نے ست گورو
مہاراج کے قدموں پر اپنا سر رکھ دیا۔ ست گورو مہاراج نے راجہ سودھر سین کا سر اٹھا لیا اور دعا دیکر آپ وہاں سے رخصت ہوئے

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی سلملا دیپ میں پہونچنے اور راجہ مدھر بین کے حاضر ہونے کی بابت چلی

نمبر ۳۹

ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہوکر چلے اور سمندر پر چلے جاتے تھے جس طرح کوئی زمین پر چلتا ہو ویسے ہی ست گورو مہاراج
اپنے ہمراہیوں کے ساتھ پانی پر چلے جاتے تھے۔ طرفہ ماجرا یہ تھا کہ جہاں ست گورو مہاراج کی خوشی ہوتی تھی وہیں بمثل زمین کے
بیٹھ جاتے تھے اور جس وقت آگے کو جی چاہتا تھا پھر چلنے لگتے تھے رفتہ رفتہ سلملا دیپ میں ست گورو مہاراج جا پہونچے۔ جس وقت
ست گورو مہاراج کے قدم مبارک وہاں پر گئے دھوم مچ گئی کہ نانک نرنکار جگت گرو یہاں تشریف لائے ہیں جنہوں نے راجہ سودھر سین کو
تین دیپ کا مہاراجہ بنا دیا ہے بلکہ ایک شخص اُس مقام پر جھنڈا نامی قوم کا بڑھئی تھا اُسکو انہیں صاحب نے شہنشاہی کا رتبہ عطا
فرمایا ہے اور شہر کے باہر آکر قیام پذیر رہے ہیں باوجود اس سب چرچا کے ایک ہفتہ تک ست گورو مہاراج شہر کے باہر ویرانہ میں بیٹھے
رہے لیکن ست گورو مہاراج کے پاس کوئی نہ آیا تب ایک دن مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو میں جاکر
شہر دیکھ آؤں کہ یہ شہر کیسا ہے اور یہاں کے باشندے کیسے ہیں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ کیا بھوک لگی ہے یہ سنکر مردانہ
نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپکو کرتار نے اس امر سے آزاد کر دیا ہے لیکن میں آپکے ہمراہ اس جنگل میں بھوکا ہوں اب جب وقت
کے قسمت نے یاوری کی کہ ایک شہر بھی ملا تو اب دل کی خواہش ہوئی کہ اگر اجازت ہو تو شہر میں جاکر کچھ کھا پی آؤں کیونکہ میرا گذر
نہیں ہوتا ہے یا آپ مجھکو بھی اپنا ہی سا کر لیجئے تاکہ میں آپکے قدموں سے کہیں نہ ہلوں اور نہ کہیں جاؤں یہ سنکر ست گورو مہاراج
نے فرمایا کہ اے مردانہ کچھ سنتوکھ یعنی قناعت بھی کر لی چاہیے۔ یہ سنکر مردانہ خاموش ہو گیا اور کہا کہ بہت اچھا۔ پھر عرض کیا کہ حضور اس
شہر کا کیا نام ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اس شہر کا نام (برمھ پور) ہے اور یہاں کا راجہ برہمن ہے اور راجہ کا نام (مدھر بین)
ہے یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں اور بھائی مردانہ سے کہہ رہے تھے کہ راجہ مدھر بین شکار کھیلتا ہوا اُس مقام پر آ نکلا جہاں پر ست گورو مہاراج
معہ [illegible] بیٹھے تھے راجہ نے دیکھا کہ تین آدمی ایک میدان میں بیٹھے ہیں آپکو دیکھکر راجہ نے دریافت کیا کہ اے بھائی آپ لوگ کون ہیں
کہیں دریا جن ہیں یا مجسم ہیں۔ مردانہ نے جواب دیا کہ بھائی ہم لوگ انسان ہیں۔ راجہ نے کہا کہ تم لوگ شہر کے باہر کیوں بیٹھے ہو [illegible]
[illegible]

برطعی کو اقبال ور کر دیا ہی یہ خیال کر کے پھر راجہ نے کہا کہ اے بھائی فقیر صاحب آپ لوگون نے (شنبھر دیس) بھی دیکھا ہی جہان کا
راجہ سودھرسین ہی بھائی بالے نے جواب دیا کہ ہان راجہ ہم لوگ اُسی شہر سے آئے ہین - پھر بھائی بالے نے دریافت کیا کہ آپکا کیا نام ہے
اور آپ کون ہین - راجہ نے جواب دیا کہ ہم اپنا نام اُسوقت بتاوینگے جب آپ اپنا نام بتایئے اور اپنے سہنت جی صاحب کا بھی نام
فرمایئے اور یہ بھی فرمایئے کہ آپکے سہنت جی صاحب بولتے کیون نہین ہین - یہ سُنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے راجہ صاحب سہنت جی
صاحب کا نام تو نانک نرنکاری ہی اور میرا نام بالے ہی اور اِنکا نام مردانہ ہی - یہ سُنکر راجہ نے کہا کہ اے بھائی بالے بھلا یہ تو بتاؤ
کہ سودھرسین راجا اور جھنڈا برطعی کو انھین صاحب نے اقبال ور کر دیا ہی بھائی بالے نے جواب دیا کہ جی ہان سچ ہی انھین صاحب
نے دونون شخصون کو اقبال ور کر دیا ہے خیر اب آپ بھی اپنا نام بتایئے اور اپنا برن بھی بتایئے راجہ نے کہا کہ اے بھائی بالے
ہمارا نام (مدھرہین) ہی اور اس شہر کا نام (برمھوپور) ہی اور اس ملک کا راج میرے پاس ہی اور برن ہمارا برہمن کا ہی بھائی بالے
نے کہا کہ خیر اب ہمکو دریافت ہوا لیکن یہ تو آپ فرمایئے کہ یہ کونسا دیپ کہلاتا ہی - راجہ نے کہا کہ سنو اتیت جی صاحب اس دیپ
کا نام (سلمادیپ) ہی بھائی بالے نے پھر دریافت کیا کہ اے راجہ صاحب اس دیپ مین اسوقت کسقدر راجہ راج کرتے ہین راجہ نے
جواب دیا کہ اے اتیت جی صاحب اس تین دیپ مین اٹھارہ راجہ راج کرتے ہین - بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اُن راجاؤن
کے کیا نام ہین - راجہ مدھرہین نے کہا کہ اُن لوگون کے بھی نام مین آپ کو بتاتا ہون وہ یہ ہین -

کیول نین - مدھرہین - سودھرسین - سکھ نین - اشرانباہ - سگرسین - برسین - سالال نین - رائی سین - سکھ ساگر - لنگار بطرم - اچیکا گنگا - سودھر سنبال - راجہ بال سندھ - راجہ نین جوت - راجہ زرترنگ - راجہ سنکھ رائے - راجہ اپن چند

یہ سنکر بھائی بالے نے کہا کہ ان اٹھارہ راجاؤنکا مہاراجہ کون ہی - راجہ نے جواب دیا کہ اے اتیت صاحب مہاراجہ کیول نین ہین
یہ سنکر بھائی بالے نے کہا کہ اے راجہ اور سب باتین آپنے سچ کہین لیکن یہ بات کیون غلط کہی - راجہ مدھرہین نے کہا کہ سنو
اتیت جی صاحب آپنے یہ کیا سمجھا ہی - بھائی بالے نے کہا کہ اے راجہ صاحب اب سب راجاؤن کے مہاراجہ (سودھرسین) ہین
راجہ نے کہا کہ اے اتیت صاحب آپ کسطرح جانتے ہین کہ راجہ سودھرسین سب کے مہاراجہ ہین - یہ سنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ سنئے
راجہ صاحب ہمارے گورو مہاراج نے سب راجاؤن کے اوپر مہاراجہ راجہ سودھرسین کو کیا ہی یہ سنکر راجہ مدھرہین نے جواب دیا کہ
اے اتیت جی صاحب آپکے گورو تو بولتے ہی نہین ہین بھلا وے [illegible] بھائی بالے نے کہا کہ جسوقت گورو مہاراج اوسوقت بولینگے
جب [illegible] ہوویگا - یہ سنکر راجہ نے دریافت کیا کہ اگر ہم بلاوین تو آپکے گورو مہاراج بولینگے بھائی بالے نے کہا کہ [illegible]
بلا سکے تو بلا لیجئے - یہ سنکر راجہ [illegible] اُٹھکر ست گورو مہاراج کے نزدیک آیا اور بھائی بالے سے [illegible]
[illegible] بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے راجہ صاحب ست گورو مہاراج کی [illegible]
[illegible]

راجہ مدھر بین اب ہم آگے کا قصد کرینگے راجہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھکو جو ارشاد ہو اُسکی بجا آوری کیجاوے۔ راجہ سودھر سین
کی خدمتگذاری تو کرونگا۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ مدھر بین جسطرح تم ہمارے سامنے دست بستہ کھڑے ہو اسی طرح
راجہ سودھر سین کے سامنے کھڑے ہو کر آداب بجالانا راجہ نے کہا کہ بہت بہتر ارشاد حضور بسر و چشم قبول و منظور ہے حضور کے ارشاد سے
زیادہ راجہ سودھر سین کی فرمانبرداری بجالاؤنگا۔ یہ سُنکر راجہ سے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر ایسا کرو گے تو تمھارا بھلا ہوگا کیونکہ ہماری
یہی خواہش اور یہی فرمایش ہو قصہ مختصر یہ کہ ست گورو مہاراج نو مہینہ تک فروکش رہے اور ست گورو مہاراج کا ارشاد زبانی وحی آسمانی
اور کلام ربانی سمجھکر ایک دھرم سالہ کہ جسمیں آیندہ و روندہ کو تکلیف نہ ہو طیار کرا دیا اور اُسمیں ہر روز پرمیشر کی کیرتن ہونے لگی اور کیرتن کا
بندھن بندھ گیا بعد ہونے تعمیل کل احکامات کے ست گورو مہاراج نے آگے چلنے کا قصد کیا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے دیو بوت کے ساتھ کی بابت چلی

ام شہر ۱۲

نمبر ۴۰

ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیوں کے بعد روانگی وہاں سے سفر بحری و بری کرتے ہوئے چلے جاتے تھے ایک دن ایک پہاڑ کے اوپر
دور سے ایک شہر نظر آیا اُسکے قریب جاکر ست گورو مہاراج بیٹھ گئے۔ مردانہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج اس پہاڑ پر
کوئی شہر دکھائی دیتا ہو ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تیرا دل شہروں میں لگا رہتا ہو مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج
آپکو تو ذرا بھی ترس نہیں آتا ہو کیونکہ دیکھیے سات دن اور سات رات یوں ہیں آپ برابر چلے آتے ہیں آپکو تو نہ بھوک ہو نہ پیاس
لگتی ہو اور مجھے بھوک اور پیاس سہی نہیں جاتی ہو جب کہیں شہر آتا ہو تو آپ ایسی باتیں فرماتے ہیں یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے بھائی بالے
کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے بھائی بالے مردانہ کیا کہتا ہو بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے مہاراج مردانہ تو سچ کہتا ہو کیونکہ اول
تو مردانہ کو بھوک لگی ہو دوم مردانہ سے تومیت کی عادت نہیں جاتی ہو یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ اے جہان تلکو تو ست گورو مہاراج نے
درست کر دیا ہو لیکن مجھکو تو آپنے ویسا ہی بنا رکھا ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ یہ وہ شہر ہو کہ جسکا باشندہ تلکو [?]
[illegible] مردانہ نے عرض کیا کہ اے گورو مہاراج چلکر وہاں بیٹھیے جہاں شہر ہو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا
[illegible]

دیکھا کہ تین آدمی پہاڑ کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ دیکھتے ہی نہایت خوش ہوا اور اپنے ملازموں سے کہنے لگا کہ اے بھائیو تو بڑی خوراک آگئی ہو بہت دنون کے بعد یہ غذا ہاتھ لگی ہے یہ کہکر اپنے ملازمون کو راجہ دیو دوت نے ارشاد فرمایا کہ ان تین آدمیوں کو جاکر پکڑ لاؤ دیکھو کیا انسانی شکار بہت عرصہ کے بعد ہاتھ آیا ہو ارشاد کے ساتھ ہی تین نفر دیوزاد پہاڑ پر سے اُترے وہ اس [illegible] پہلے ہی سے دیکھ رہا تھا اب دیکھا کہ تین نفر دیوزاد ہماری طرف آرہے ہیں دیکھتے ہی ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج وہ لوگ آرہے ہیں [illegible] مردانہ کا رنگ زرد ہوگیا اور نہایت خوفناک ہوکر کہنے لگا۔ کہ اے ست گورو مہاراج ذرا غور فرمایئے کہ دیو لوگ اسی طرف کو آرہے ہیں اب فرمایئے کہ کیا کیا جاوے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ دیکھ نرنکار کا رنگ و تماشا دیکھ کہ کرتار کیا کیا عجائب و غرائب دکھاتا ہو ست گورو مہاراج کا ارشاد سُنکر مردانہ خاموش ہوگیا غرضکہ وہ تینون دیو مذکور روبرو ست گورو مہاراج کے آگے کھڑے ہوگئے لیکن ست گورو مہاراج کی برکت سے دیو مذکور اندھے ہوگئے طرفہ یہ تھا کہ اُن سب کو سب کچھ دکھائی دیتا تھا لیکن یہ تینون شخص یعنے ست گورو مہاراج مع ہمراہیون کے دیوؤن کو دکھائی نہین دیتے تھے گویا انھین کی طرف سے وہ اندھے تھے آخرکار وہ دیو مجبور ہوکر پلٹ گئے اور اپنے مالک یعنی راجہ دیو دوت سے جاکر کہنے لگے کہ جب ہم لوگ اُن تینون شخص کے نزدیک گئے تو ہمکو وہ لوگ دکھائی نہین دیئے۔ یہ سُنکر پھر راجہ دیو دوت نے حکم دیا کہ کوئی اور لوگ جاوین اور اُن تینون آدمیون کو پکڑ لاوین یہ سُنکر تین دیو روانہ ہوئے وہ بھی ست گورو مہاراج کے حضور مین پہونچکر وہ بھی اندھے ہوگئے اور وہ بھی واپس گئے قصہ مختصر اسی طرح سات مرتبہ دو دو دیو لوگ گئے اور اندھے ہو ہوکر واپس آئے اُس وقت راجہ دیو دوت نے کہا کہ ایک مرتبہ وزیر جاوے کیونکہ جو جاتا ہو وہ آکر کہتا ہو کہ وہ آدمی ہمکو دکھائی نہین دیتے اسکی کیا وجہ ہو وہ دریافت کرے اور اُن تینون آدمیون کو پکڑ لاوے حالانکہ دیکھو سامنے وہ تینون شخص بیٹھے ہیں وزیر نے آکر عرض کیا کہ حضور عالی یہ لوگ کوئی کامل معلوم ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہو کہ جو اُن لوگون کو وہ دکھائی نہین دیتے ہیں اور یہ امر خالی از حکمت کاملیت سے نہین ہو اسلیئے میری صلاح یہ ہو اگر منظور حضور ہو تو عرض کرون یہ سُنکر راجہ دیو دوت نے فرمایا کہ اے وزیر اعظم تمکو جو کچھ کہنا ہو وہ بے تکلف کہو کیونکہ مجھکو یقین ہے کہ جو تمھاری مصلحت ہوگی وہ خالی از حکمت نہ ہوگی یہ سُنکر وزیر نے عرض کیا کہ اے مہاراج مین جاتا ہون اور اگر مجھکو دکھائی دیئے تو مین خود اُنکی خدمت کرونگا اور آپ بھی اُنکی خدمت کیجیئیگا اگر اس شرط پر آپ رضامند ہون تو مین جانے کو مستعد ہون اور اگر مین بھی اندھا ہوگیا تو آپکو اختیار ہو کہ جو آپکے جی مین آوے وہ کیجیئیگا غرضکہ راجہ دیو دوت نے وزیر کا کہنا قبول کرلیا اور کہا کہ پھر ہمکو تمھاری شرط منظور ہو اور مین مجھ گیا کہ جو کچھ تم نے کیا وہ بہتر ہی کیا ہو خیر اب تم جاؤ تو سہی یہ سُنکر وزیر اعظم مذکور صدق دل سے مع یقین کیا [illegible] یقین کے ساتھ گیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین آتے ہی سمجھیگا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ مین تو اندھا نہین ہوا بیشک یہ لوگ کوئی ولی اللہ ہی ہین اسپر دل مین خوب خیال کرکے ست گورو مہاراج کے آگے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ اے [illegible] آپ کس [illegible] ہین ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے بھائی ہم ذرا اس شہر سے آتے ہین یہ سُنکر [illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی ہمارا نام [illegible]

[illegible] وزیر نے عرض کیا کہ آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ بھی اُنکے درشنون کو تشریف لیچلیں اور اُنکے درشنون سے فیضیاب ہون اور جو کچھ کہ آپ کے دل مین آرزو و خواہش ہو اپنے
دلمین خیال کر لیجیے اگر آپ کی مراد حاصل ہوجاوے تو آپ بھی یقین لائیگا کہ بیشک یہ شخص کوئی مہاتما کامل ہی اور اگر آپکی دل کی بات
نہ حاصل ہووے تو سمجھیے گا کہ کامل شخص نہین ہے راجہ نے کہا ہان اس بات کو ہم منظور کرتے ہین یہ کہکر اپنے دل مین ٹھان لیا کہ
یہ لوگ میری خوراک ہین مین ضرور انکو کھاؤنگا اور اگر اندھا ہوگیا تو انکی خدمت کرونگا اپنے دلمین راجہ دیو لوت اس بات
کو مستحکم کرکے اپنے وزیر کے ساتھ چلا اور دیو بھی اُسکے ہمراہ چلے ست گورو مہاراج کی ایسی لیلا ہوئی کہ سواے اُس وزیر کے
جسکا دل صاف تھا اور جسقدر ہمراہی راجہ صاحب کے تھے مع راجہ صاحب خود بھی اندھے ہوگئے یہ کیفیت دیکھکر وزیر کہ اُس
جلسہ دیوزادون مین بیٹھا تھا راجہ صاحب کے قریب آیا اور آہستہ سے دریافت کیا کہ حضور کیا کیفیت ہے راجہ صاحب نے
جواب دیا کہ اے وزیر جیسا کہ تم نے مجھسے کہا تھا ویسا ہی ہوا یعنی مجھکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہے وزیر نے عرض کیا کہ حضور اب کیا
آپکی مرضی ہے - یہ سُنکر راجہ نے کہا کہ مین نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر مین اندھا ہوگیا تو اُنکی خدمت کرونگا اور اب تم سے اقرار
کرتا ہون کہ اگر مین بینا ہوجاؤن تو ست گورو مہاراج کے قدمون پر سر جھکاؤن یہ سُنکر پھر وزیر نے عرض کیا کہ حضور یہی بارگاہ نانک شاہ
ہے یہان راج نیت کی چال لینے کا دل چھل کا کام نہین ہے - یہ سُنکر راجہ نے کہا کہ اے وزیر مین تم سے سچ وعدہ کرتا ہون کہ اگر مین بینا
ہوجاؤن تو ست گورو مہاراج پر ایمان لاؤن کیونکہ اب مجھکو کوئی شک باقی نہین رہا جو کچھ کہ مجھکو دیکھنا تھا دیکھ لیا یہ سُنکر وزیر مذکور
نے ست گورو مہاراج کی خدمت مین دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج نانک نرنکاری جی صاحب آپ مہا پورکھ ہین
اور سرب شکت مان ہین اور مالک زمین و آسمان ہین اب کرپا کیجیے اور راجہ کو اپنے درشن دیجیے کیونکہ اب راجہ کو یقین آگیا ہے یہ سُنکے
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ دیو لوت تو اپنی آنکھین کھول اور درشن کر بس اتنا کہنا ست گورو مہاراج کا راجہ دیو لوت کی
بینائی کا باعث تھا - راجہ دیو لوت کی آنکھین کھل گئین آنکھین کھولتے ہی راجہ دیو لوت مذکور نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر اپنا سر
رکھ دیا - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تجھکو کرتار چیت آوے اور اب تو اپنی خورش گوشت کی چھوڑ دے راجہ نے عرض کیا کہ
غریب نواز مجھسے یہ امر چھوٹتا ہی نہین ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ اب تم سے ہم یہی ہدایت کرتے ہین اور جیسے
ہم یہان بیٹھے ہین - راجہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میرے مکان پر تشریف لیچلیے اور وہین چلکر بھوجن کیجیے ست گورو مہاراج
نے فرمایا کہ اے راجہ [illegible] ہمارے بھوجن کے لائق نہین ہے - یہ سُنکر راجہ نے عرض کیا کہ اے مہاراج آپ اپنا بھوجن کیجیگا لیکن
کرپا کرکے میرے مکان کو پاک کیجیے یہ سُنتے ہی ست گورو مہاراج راجہ کے ساتھ ہو لیے اور شہر مین تشریف لائے [illegible] راجہ دیو لوت
ست گورو مہاراج کو اپنے مکان پر لایا راجہ دیو لوت نے دیوزادون کو حکم دیا کہ اچھے اچھے میوہ لاؤ چنانچہ [illegible]
کے واسطے بھیجے گئے اور [illegible]
[illegible] بہت جلد کل سامان مہیا کرکے اور سب سامان راجہ کے آگے لاکر رکھ دیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ سنو راجہ اگر تم راجہ سودھرسین کو مل ہمارے جاؤگے تو البتہ تمہاری دعوت قبول کرینگے اور پرشادی میوہ وغیرہ کی بھوجن کرینگے۔
راجہ دیوبوت نے عرض کیا کہ اب حضور اسکو سچ مانیں کہ آپکا فرمانا میرے سر اور آنکھوں پر ہے بلکہ مین راجہ سودھرسین کو اپنا مرشد سمجھونگا۔
جسوقت یہ حکم راجہ دیوبوت نے ست گورو مہاراج کا قبول کیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے میوہ کھائی اور بھائی بالے کو حکم دیا کہ پرشادی تیار
کرو کیونکہ مردانہ بہت عرصہ سے بھوکا ہے۔ اتنے عرصہ مین ڈیڑھ پہر رات گذر گئی جبکہ پرشادی تیار ہوئی اُسوقت راجہ دیوبوت اور وزیر نے
ست گورو مہاراج سے آ کر عرض کیا کہ حضور پرشادی تیار ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے مردانہ سے کہا کہ مردانہ چل۔ مردانہ نے عرض کیا
کہ حضور چلیں۔ غرضکہ ست گورو مہاراج پرشادی پانے لگے اور بھائی بالے اور بھائی مردانہ نے بھی پرشادی پائی بعد پرشادی پانے کے
ست گورو مہاراج نے اپنا سیت پرشاد راجہ دیوبوت و نیز اُسکے وزیر کو دیا جسوقت ست گورو مہاراج کی سیت پرشادی راجہ دیوبوت و نیز
اُسکے وزیر نے کھائی اُسی وقت اُن دونون کو حال و ماضی و استقبال کی خبر ہوگئی اور دونون بیہوش ہوگئے اُسوقت بھائی بالے نے عرض کیا
کہ اے ست گورو مہاراج یہ دونون بیہوش ہوگئے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بھائی بالے کرتار کے رنگ و تماشہ دیکھو غرضکہ جب چار
گھڑی رات گذری اُسوقت راجہ دیوبوت و نیز اُسکے وزیر کی بیہوشی دور ہوگئی پھر کیا تھا دونون مہا پورکھ مہاتما ہوگئے اور ست گورو سے عرض
کیا کہ اے مہاراج اب مجھکو کسی بات کی خواہش نہین رہی ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ راجہ دیوبوت ہم نے یہان کے دیوزادون کی سلطنت
تمکو عطا کی ہے اور تمہارا وزیر ہی تمہارا پیشکار رہیگا اب تم نرنکاری نرنکار جپا کرو اور اب تم کسی جیو کو ہرگز ہرگز نہ مارنا اور تم سیدھا ہی کھانا کھایا
کرو یہ سنکر راجہ دیوبوت خود و نیز اُسکے وزیر نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب تو ہمکو کسی قسم کی طاقت نہین رہی ہے اے ست گورو مہاراج
اب ہمکو کسی شئے کی ضرورت ہی نہین ہے اسوقت ست گورو مہاراج نے راجہ دیوبوت کو (سرب دیو راجہ) کا خطاب عطا فرمایا اور دیوؤن سے
بھی ملاقات کی وہان کے لوگ نرنکاری نرنکار جپنے لگے بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہونے لگے اُسوقت راجہ دیوبوت و نیز اُسکے
وزیر نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ یہان کچھ دن اور قیام فرمایئے چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُنکی عرض قبول کی اور ایک مہینہ وہان
قیام فرمایا بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی پرس نام شہر مین جانے کی بابت چلی نمبر ۱۴۱

ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے (پرس نام) شہر کو روانہ ہوئے چنانچہ اُس شہر کے جانے مین تین مہینہ کا عرصہ گذر گیا اُسوقت
وہانکا راجہ (دکھن سین) تھا اور وہ بن مانسون کا راجہ تھا اور خود بھی بن مانس ہی تھا ست گورو مہاراج اُس شہر مین جا پہونچے وہ سب
ست گورو مہاراج کو دیکھکر ڈر گئے اور نہایت خوفناک ہوگئے چنانچہ مردانہ بھی اُن بن مانسون کو دیکھکر ڈرا اُسوقت ست گورو مہاراج نے
[illegible] بھائی بالے نے جواب دیا کہ (ڈر گیا) گورو مہاراج لیکن اسکے مردانہ سے پوچھا کہ [illegible] مردانہ مردانہ نے
[illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ لوگ بن مانس ہیں [illegible]
[illegible] مردانہ یہ لوگ بن مانس [illegible]
[illegible]
[illegible]

فرمایا کہ اے بھائی بالے ان لوگون کی آوازہی ایسی ہوتی ہو قصہ مختصر یہ کہ جس بن مانس نے چیخ ماری تھی وہ تھوڑے عرصہ کے بعد جنگل سے
بہت سے میوہ لایا اور ست گورو مہاراج کے آگے رکھکر ہٹ گیا اور کچھ پیچھے کھڑا ہو گیا ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے کہا کہ اے بھائی بالے
یہ میوہ چن لو۔ بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ تو کہین پرشادہی بھی نہین کھاتے ہین یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے جواب
دیا کہ اے بھائی یہ پرشاد بہت اچھا ہو کیونکہ یہ لوگ بن مانس ہین اور ہر ایک جیو جنت کو ڈراتے ہین۔ غرضکہ ست گورو مہاراج اُس جنگل مین
ایک مہینہ مقیم رہے۔ بن مانس کے رہنے کی وجہ سے جنگل سمجھنا چاہیے ورنہ اُس جزیرہ کا نام (ریرس) شہر تھا وہان کا راجہ بھی (تکھن سین)
ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور ملاقات کی اکثر ایسا ہوا کرتا تھا کہ ست گورو مہاراج کی سماوہی لگ جاتی تھی اُسوقت بھائی بالے
اور بھائی مردانہ ست گورو مہاراج کے پاس بیٹھے رہتے تھے اور اکثر اثنا راہ مین بھی ایسا ہی ہوتا تھا چنانچہ وہان بھی جب تک ست گورو مہاراج
کی سمادھی رہتی تھی ہر دو ہمراہیان حاضر رہتے تھے اور جب ست گورو مہاراج کی سمادھی کھلتی تھی تو آگے کو سفر ہوتا تھا۔

آگے ساکھی سُوبرن پور مین سدھون کے ساتھ ست گورو مہاراج کے ست سنگ کی بابت چلی

نمبر ۴۲

ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے چلے جاتے تھے دیکھا کہ ایک جگہ پر سب سدھ لوگ بیٹھے ہین یہ کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج بھی وہان
تشریف لیگئے اور سدھون سے کہا کہ (آدیس ہی) سدھو۔ ناتھو۔ تجو۔ یہ سُنکر گورکھ ناتھ نے کہا کہ (آدیس آد پورکھ کو آدیس) آدنا تب
یہ کہکر پھر گورکھ ناتھ نے کہا کہ اے سری نانک جی آپکی بڑی ہی کرپا ہوئی جو ہمکو آپ کے درشن ہوئے سا ے نانک جی یہ بتاؤ
دھاتا کیا ہو۔ آکاس کی کنجی کیا ہو۔ تارہ کیا ہین۔ تمام آکاس مین دیوے کتنے ہین۔

اشلوک

ہر پورکھ اندر برسے ما اُدھری اُلٹ مری ہٹ باری باری سوے ہوت۔
چارو جگ مین حال ہمارا کہان رہیگا دھوت۔
یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا۔

श्लोक

उठत जागे बैठत जागे सोइ आसान
चारों युग से रहे निराला तो बाप का पूत
सगली डिब्बी करे पसारा धरती से ऊंचा
आकाश ने सूचा
[illegible]
[illegible]

اشلوک

اوٹھت جاگے بیٹھت جاگے سوئی اسوت
چارو جگ سے رہے نرالا تو باپے کا پوت
سگلی ڈبی کرے پسارا دھرتی سے اونچا
آکاس سے سونچا
[illegible]
[illegible] کے کال۔

[illegible]

اُسکی گفتگو سُنکر ست گورو مہاراج نے کال کی استتی کی اور کہا کہ بھائی۔

شبد

جو پنڈنا پڑھیا۔
جیسے برسا برست پھریا
اودھو بدھائی
انت کال پنڈ پڑھے گا بھاے
آوے کال کہان کو جاے
جل تھل میل کال کھوداے
آوے کال کہان کو نسے۔
کون کھانٹ جت رہے بسے
چودہ طبق کال کے بس
کہان کال سے جاوے نس۔
کال کے باندھے رام رسول
نانک سرب کال قبول۔
آپے آوے آپے جاے
آوے کال کیسے لیجاے
[illegible] دیکھا بانڈ
جت دیکھا تت نانک کھانڈ

शब्द

जो पिन्ड ना पढ़िया
जैसे वर्षा [illegible] फिरिया
अवध बढ़ाइ
अन्तकाल पिण्ड पढ़ैगा भाय
आवै काल कहां को जाय
जल थल महियल काल खुदाय
आवै काल कहां को नसै
कौन खांट जित रहे बसै
चौदह तबक़ काल के बस
कहां काल से जावे नस
काल के बाँधे राम रसूल
नानक सर्ब काल क़बूल
आपे आवे आपे जाय
आवै काल कैसे ले जाय
[illegible] देखा भांड
जित देखा जित नानक खांड

یہ شبد سنکر کال نے ست گورو مہاراج کو نمسکار کیا اور وہان سے چلدیا [illegible] ست سنگ ہوا کہ [illegible] سمندر کے [illegible] ست گورو مہاراج نے بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے کہا کہ چلو بھائی ہم لوگ بھی سمندر کے [illegible] سمندر پار جاکر پنڈتون سے (آدیس آدیس) کہا اُن پنڈتون نے جواب دیا [illegible] نے اس شبد مین بات کی۔

شبد

शब्द

[illegible]

یہ شنکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا۔

شبد

ایک نگر تِس دس دوار
کہو ستگور ست بچار
گیان کرے ہڑ ہڑ بھی ہنسے
آگے اوجڑے پیچھے بسے۔

शब्द

एक नगर तिस दस दुवार
कहु सतगुरु सत २ बिचार
ज्ञान करै हड़ २ भी हसै
आगे उजड़े पीछे वसै

یہ سنکر سدھون نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے بالیا تو بھی کوئی گورو کر
یہ شنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے سدھو تم اپنا کوئی شبد بولو جس شبد کا ہمکو یقین آوے تو اُسکو مین گورو کرونگا۔
یہ سنکر سدھون نے کہا کہ ہم شبد کہتے ہین اُسکو تم سنتے جاؤ جس شخص کے شبد کا تمکو یقین آوے اسی کو تم گورو کرنا۔
یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ ہان بہتر سدھ جی کوئی شبد کہو۔

ایشر ناتھ باک

سو گرہی جو نہ گرہی کرے
جپ تپ سنجم بکھیا کرے
پُن دان کا کرے شریرا۔
سو گرہی گنگا کا نیرا
بولے ایشر ست سروپ
[illegible] روپ۔

ईश्वरनाथ वाक्य

सो गृही जो न गृही करे
जप तप संजम भिख्या करे
पुन्य दान का करै शरीरा
सो गृही गंगा का नीरा
बोले ईश्वर सत्य सरूप
परम तत्व मैं रेखन रूप

گورکھ ناتھ باک

[illegible] آپ
[illegible] سنتاپ
[illegible] کرے
[illegible] شو پر چڑھے
بولے گورکھ ست سروپ
[illegible] روپ

गोरखनाथ वाक्य

सो अवधूती जो धूपे आप
भिख्या भोजन मैं सनाप
[illegible] की भिख्या करे
सो अवधूती शिवपुर चढ़े
बोले गोरख सत्य सरूप
[illegible] तत्व मैं रेखन रूप

[illegible] باک

[illegible]
[illegible]

[illegible] वाक्य

[illegible]
[illegible]

چندر سورج کی پاوے رُنڈ	चन्द्र सूर्य की पावे रुंड
تس اوداسی کا برٹے ناگنڈ	तिस उदासी का बढ़े न कुराड
بولے گوپی چند ست سروپ	बोले गोपीचन्द्र सत्य सरूप
پرم تت مین ریکھ نہ روپ	परम तत्व मेरे रेखन रूप
چرپٹ ناتھ باک	**चरपट नाथ वाक्य**
سو پاکھنڈی جو کایا پکھالے	सो पाखण्डी जो काया पखाले
کایا کے اگنی برہم پرجالے	काया के अगनी ब्रह्म परजाले
سوپنے بند نہ دی جھرن	सुपने निन्द न दी झड़न
تس پاکھنڈی جرن مرن	तिस पाखण्डी जरन मरन
بولے چرپٹ ست سروپ	बोले चरपट सत्य सरूप
پرم تت مین ریکھ نہ روپ	परम तत्व मेरे रेखन रूप
بھرتھری باک	**भरथरी वाक्य**
سو بیراگی جو اُلٹے برہم	सो बैरागी जो उलटै ब्रह्म
نابھ کمل مین روپے تھمبہ	नाभ कमल में रूपै थम्भ
اہنس انتر رہے دھیان - (یعنی رات دن)	अहनिशि अन्तर रहै ध्यान
تو بیراگی ست سمان -	तो बैरागी सत्य समान
بھرتھری بولے ست سروپ	भरथर बोले सत्य सरूप
پرم تت مین ریکھ نہ روپ	परम तत्व मेरे रेखन रूप

یہ سنکر سدھون نے کہا کہ اسے بالکے تم نے بھی کوئی شبد پایا ہے - یہ سنکر ست گرو مہاراج نے جواب دیا کہ اسے سدھو تم لوگ شبد کہو وہی ہم بھی کوئی شبد کہینگے - یہ سنکر بھرتھری نے کہا کہ اسے نانک تو بھی تم کوئی شبد کہو - یہ سنکر ست گرو مہاراج نے شبد فرمایا -

شبد	**शबद**
گورو نانک باک	**गुरू नानक वाक्य**
کون [illegible] جگتی	कौं को मन्दर कौं जीवै जुगती
[illegible]	कवन [illegible] आवी
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

دھوپ چھاؤں جو سم کر سہے
نانک بولے گورکو لہے -
چھاور تارے ورتے پوت
تاسے ساری ناادوھوت
نرنکار جو رہے سماے
کاہے بھکھیا منگن جاے -
نانک بولے ست سروپ
پرم تت میں ریکھ نہ روپ -

धूप छाऊँ जो सम कर सहे
नानक बोले गुरु को लहे
छावर तार बरते पूत
नासे सारी न अवधूत
निरंकार जो रहे समाय
काहे भिक्षा मंगन जाय
नानक बोले सत्य सरूप
परम तत्व मैं रेखन रूप

یہ شبد سنکر سدھون نے کہا کہ ہمارے شبد تم نے سمجھے ہین کہ نہین کیونکہ تمہارے شبد ہمنے کچھ نہین سمجھے اِس سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ تم نے بھی ہمارے شبد نہین سمجھے - یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو سِدّھو جی تم لوگون کو ایک ایک سِدّھ کو چھ چھ گرہ لگے ہین اور بھرتری کو نو گرہ لگے ہوے ہین یہ سنتے ہی بھرتری کا (بیند) گرگیا اور بھرتری جی رونے لگے یہ کیفیت دیکھکر مچھندر ناتھ نے بھرتری جی سے کہا کہ آپ کیون رنجیدہ ہوتے ہین کیونکہ تمھین نہین بلکہ انھون نے تو ایک ایک مین چھ چھ باتین لگائین ہین ہان اسقدر فرق ہے کہ تم مین تین زیادہ کر دی ہین لیکن جو گرہ لگائے ہین آپ ہمکو بھی دریافت کر لینے دو - یہ کہکر ست گورو مہاراج کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے پتاجی صاحب کون کون گرہ ہم لوگون کو لگے ہوئے ہین - ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ سنو سِدّھو جی -

شبد

شبد

بکھیا برت جسم کر جان
تاسے بول [illegible]

बिरथा [illegible] समकर जान
तांके बोल [illegible] परमान

[illegible]

یہ شبد [illegible] پوچھا کہ [illegible] ہین [illegible]

باتین تو مندرجہ بالا ہی ہین اور تین باتین حسب ذیل اور بھرتری مین زیادہ ہین -

رات [illegible] - شراب پینا و کباب کھانا -

جوگ مین [illegible]

[illegible]

بھائی بالے بیٹھے اتنے مین ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ تو واہ گورو کہو اور چلا چل۔ ست گورو مہاراج اُسی اپنی کھڑاؤن پر سمندر کے درمیان مین جا کھڑے ہوئے غرضکہ ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے سمندر پار ہوکر سدھون کے پاس آگئے سدھ لوگ یہ کیفیت دیکھکر بہت حیران ہوئے اور آپس مین کہنے لگے کہ بیشک یہ شخص کوئی مہاتما اور مہا پرکھ ہی ہی کیونکہ دیکھو کھڑاؤن پر چڑھکر سمندر پار اُتر آیا ہی ایس مین یہ کہکر سدھون نے ست گورو مہاراج سے آویس آویس کہا اور سب سدھ لوگ بھوجن کرنے لگے اور بھرتری جی کو پانی کے واسطے بھیجا چنانچہ بھرتری جی ایک (ڈُنگ) سے ایک ڈول پانی لیکر چلے وہ تنگ چونسٹھ من کا تھا اور چونسٹھ ہی ڈول اُس مین پانی آتا تھا۔ بھرتری کے ساتھ ست گورو مہاراج بھی پیچھے پیچھے جسوقت کنوئین پر پہونچے بھرتری ڈول نکالتے جاتے تھے اور ست گورو مہاراج تنگ مین ڈول گراتے جاتے تھے باوجود بھرجانے تنگ مذکور کے ست گورو مہاراج پانی گراتے ہی جاتے تھے یہ کیفیت دیکھکر بھرتری نے کہا ہری ادھر بھی پانی ڈالتے جاتے ہو بلکہ یون زمین پانی زیادہ ہو اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھرتری تم کیون رنجیدہ ہوتے تمھارا جوگ گیا نہین ہی کیونکہ دیکھو جب برتن مین پانی زیادہ ہو جاتا ہی تو ضرور ہی اُچھل جاتا ہی ویسے ہی بھرے اوپر پانی نکل گیا ہی اتنے عرصہ مین سدھون نے اپنی سدھائی کے زور سے مایا پھیلائی اور اشٹہ مین ہر ایک جگہ پر ہیرا - موتی - لعل - جواہر دکھائی دینے لگے سدھون نے آپس مین صلاح کی کہ ایسی کرامات دیکھکر نانک چاخروری ہمارے پنتھ مین آویگے -

آپ سنئے کہ ست گورو مہاراج اُس تنگ کو جسکو بھرتری بھرتے تھے اور جو چونسٹھ من کا تھا پانچ انگلیون سے اُٹھا دیئے اور اُنکی مایا پر ست گورو مہاراج نے نظر بھی نہ کی -

اتنے عرصہ مین ایک غول (کورنگ چڑیونکا) اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا منجملہ اُنکے ایک پرندہ تنہا اور اُسکا جوڑا مادہ موجود تھے وہ دونون یعنے نر و مادہ آپس مین کلیلین کرتے ہوئے چلے جاتے تھے اس بات کو بھرتری نے دیکھکر دیکھا کہ اے پاپی جو کہ شہوت پرستی کی خواہش کرتا ہی تو بیشک نرک باسی ہوگا یہ سنکر اُس چڑیا نے جواب دیا کہ اے بھرتری جی ہم پاپی نہین بین اگر اصل پوچھتے ہو تو پاپی تمھین ہو کیونکہ پنگلا پت نامی ایک راجہ کی لڑکی کے ساتھ دو مرتبہ تیرا سنجوگ ہوا ہی بلکہ آج ہی شب کو تمھارے اور اسکے اکٹھے ہونے کا سنجوگ ہی اور جو اگر تم چار پہر مین اُسکے پاس نہ پہونچے گے تو نرک مین جاؤ گے کیونکہ اُسکو تمھارا انتظار بسیار ہی۔ یہ سنکر بھرتری جی اپنے دلمین نہایت رنجیدہ ہوئے اور دوسرے سدھون سے ذکر کیا کہ اے ساتھو تاقو و جتیو آج مجھکو [illegible] مین نرک سے بچا لو [illegible]

[illegible] سدھون نے جواب دیا کہ یہ امر ممکن نہین ہے کہ اس مقام [illegible] یہ سنکر بھرتری جی نہایت [illegible]

[illegible]

ایک فقیر باغ مین آیا ہو اسکے ساتھ کلاوتی اپنی شادی کیا چاہتی ہی۔ یہ سنکر کلاوتی کے والدین مع اسکے بھائی اُبھی (روپ سین) کے باغ مین آئے دیکھا تو بھرتری جی بیٹھے ہین انھین کے قریب (کلاوتی) بھی بیٹھی ہی اب آپس مین سب کہنے لگے کہ یہ فقیر جعلساز معلوم ہوتا ہی اسلیے اس قصور کے عوض اسکو سولی چڑھا دینا واجب ہی یہ سنتے ہی بھرتری کا رنگ زرد ہوگیا اور اپنے دلمین ست گورو مہاراج کا دھیان کیا اور کہا کہ اے غریب نواز جسطرح کہ آپ نے مجھکو یہان پہونچایا ہی اُسی طرح اب اس مقام پر بھی میری حفاظت کیجیے غرضکہ بھرتری اس طور پر ست گورو مہاراج کو یاد کرتا ہی تھا کہ ست گورو مہاراج انترجامی تو تھے ہی فوراً بھرتری کے پاس پہونچ گئے جیسے ہی ست گورو مہاراج کے قدم مبارک پہونچے ویسے ہی جو سولی بھرتری کے مارنے کے واسطے گاڑی گئی تھی سرسبز وشاداب ہوگئی۔ یہ کیفیت دیکھکر کلاوتی کے والدین و نیز اسکے بھائی روپ سین متحیر ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ آپ نے جو یہان قدم رنجہ فرمایا بہتر ہوا اب ہمکو سرافراز کیجیے اُنکے چہرہ کی رنگت دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ اب تم اس بارہ مین کچھ فکر نکرو کیونکہ اس (کلاوتی) سے اور بھرتری سے دو مرتبہ پہلے بھی سنجوگ پڑچکا اور اب پھر بھی انھین کے ساتھ سنجوگ ہوتا ہی۔ یہ سنکر (کلاوتی) کے والدین نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور کہا کہ جیسی آپکی مرضی ہو ویسا ہی کیا جاوے اُسوقت ست گورو مہاراج نے رنکار کے چرن بندنا کی اور عرض کیا کہ اے مہاراج [illegible] کروڑ میگھ مالا مجھکو مرحمت فرمائیے جاوین چنانچہ اُسیوقت رنکار نے ست گورو مہاراج کے واسطے میگھ مالا مرحمت فرمایا۔ تب ست گورو مہاراج نے کلاوتی کے والد سے کہا کہ آپ بھوجن کا سامان کیجیے یہ سنکر کلاوتی کے باپ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب کل کام آپ ہی سو دھار لیے۔ چنانچہ اُسی وقت ست گورو مہاراج نے کل سامان موجود کردیا اور نہایت ہنسی خوشی سے بھرتری کا بیاہ کرایا اور انھین میگھ مالا کے ذریعہ سے بھرتری کا کلاوتی سے بیاہ ہوا۔ بعد شادی کے ست گورو مہاراج نے اُن میگھ مالا کو ارشاد فرمایا کہ اپنے مقام واپس جاؤ اور بعد اسکے ست گورو مہاراج بھی وہان سے چلنے کو تیار ہوئے اُسوقت کلاوتی زور زور رونے لگی اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج مجھکو کیا اجازت ہی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ (کلاوتی) تم سولہ ہزار برس ابھی اور تپ کروگی اُسوقت بھرتری کے ساتھ [illegible] کے لائق ہوگی اور یہ بھی یاد رکھنا کہ تپ نہایت اچھی طرح سے کرنا تاکہ [illegible] یہ سنکر کلاوتی نے ست گورو مہاراج کے آگے متھا ٹیکا اور کلاوتی مذکور نے مرہانہ کو سامان بھوجن اسقدر دیا کہ جسکو مرہانہ [illegible] کیا [illegible] مرہانہ چل نہ سکتا تھا ست گورو مہاراج نے مرہانہ سے فرمایا کہ مرہانہ [illegible] چل نہین سکتا [illegible] مرہانہ کلاوتی کو بھوجن واپس کرنے گیا اور بعد واپسی وہان کے ست گورو مہاراج مع [illegible] کے پاس [illegible] چنانچہ [illegible]

[illegible]

بابت چلی
نمبر ۴۳

ست گورو مہاراج اُسی مقام پر بیٹھے تھے اور سب سدھ لوگ اپنے اپنے دل کے موافق چلے گئے۔ بھائی بالے اور بھائی مردانہ ست گورو مہاراج کی خدمت مین حسب معمول حاضر ہوئے اتنے مین بھائی بالے نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے مہاراج سدھ لوگ کسی اور مقام پر بھی رہتے ہین کہ یہین ملے ہین۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا تمکو اُن سدھون کے مقام بھی دکھاتے ہین یہ کہکر ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے انتردھیان ہوگئے تانک متا نام ایک مقام کا ہے وہان پر ایک درخت پیپل کا ہے اسکے نیچے مع اپنے ہمراہیون کے آبیٹھے گو کہ وہ درخت بہت دنون سے خشک ہوگیا تھا لیکن جیسے ہی ست گورو مہاراج کے قدم مبارک اُس درخت کے نیچے پہونچے فوراً ہی سرسبز و شاداب ہوگیا۔ اتنے ہی عرصہ مین اس مقام پر سب سدھ لوگ بھی آگئے اور آتے ہی ست گورو مہاراج نے پوچھا کہ اے بالک صورت تم کسکے بیٹے ہو اور تم اپنے گھر سے کس رنج سے نکل آئے ہو۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ سوہی محل پہلا	(राग सोहे महल पहिला)
کون ترازو کون تولا تیرا کون صراف بلاوان	कौन तराजू कौन तुला तेरा कौन सराफ बुलावां
کون گورو پہ دیکھا لیوا کِس پر مول کراوان	कौन गुरू पै देखा लेवा किस पर मोल करावां
میرے لال جی تیرا انت نجانیا	मेरा लाल जीव तेरा अन्त न जानया
تون جل تھل مہیل بھرپور لین تون آپے سرب سما	तूं जल थल महियल भर पूर लेहां तूं आपे सर्ब समाना
اک رہاؤ	१ रहाव
من ترازو چت تولا تیری سیوا صراف کماوان	मन तराजू चित्त तुला तेरे सें सराफ़ कमावाँ
گھٹ ہی بھیتر سو شوہ تولیان اِن بدھ چت رہاوان	घट ही भीतर सो सोहूं तोलै इन बिध चित रहावाँ
آپے کنڈا تول ترازو آپے تولن ہارا۔	आपे कुण्डा तोल तराजू आपे तोलन हारा
آپے دیکھے آپے بوجھے آپے ہی بنجارا	आपे देखे आपे बूझै आपे है बनजारा
اندھلا نیچ ذات پردیسی کھن آوے تل جاوے	अन्धला नीच जात परदेसी खन आवे तुल जावे
تاکی سنگت نانک رہندا کِکر مُڑھا پاوے	ताकी संगत नानक रहदा क्योंकर मोड़ा पावे

[illegible]

پوری ہو جاتی ہیں اور نہایت طاقت ور ہر ایک جوگ کرنے والا ہو جاتا ہی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جسنے تو تینوں گت کو چھوڑ دیا ہو اب جسم کی مستقلی کی ضرورت ہی نہیں ہو چاہے رہے یا نہ رہے اسکی خواہش ہی نہیں ہو اور (کلپ برہموت دیوٹ پ) جو بھگونت کا نام ہی جو دل سے پرمیشر کا نام لیتا ہو اُسی وقت اسکے پاس سب سدھی اور سب ردھی نونِدھی دست بستہ آکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آدمیوں میں بڑے لینے کی ہمکو خواہش ہی نہیں ہو یہ بات تو ہم سے بالکل ہی جدا ہو گئی ہو اِس امر سے ہم بخوبی آسودہ ہو گئے ہیں کہ جسکی وجہ سے ہمکو نہایت آنند و خوشی ہو اور پرمیشر کے پرتاب سے میرا جسم صاف و پاک ہو گیا ہو اور ایک اونکار کا میرا بھیکھ ہو جو کہ ابتدا اور درمیان اور انتہا میں ہو۔ یہ سُنکر سدھوں نے کہا کہ اے نانک جی بھیکھ میں الکھ ہو اور جوگ لینا اچھا ہو یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے شبد فرمایا۔

راگ سوہی محل پہلا گھر ۳

جوگ نہ کھنتا جوگ نہ ڈنڈا جوگ نہ بھسم چڑھاے
جوگ نہ مونڈے موند مونڈاے جوگ نہ سنگی واے
انجن ماہ نرنجن رہے جوگ جگت یوں پاے۔
گلی جوگ نہ ہوئی
ایکے درشٹ کر سم سر جانے جوگی کہیے سوئی
اک رہاؤ
جوگ نہ باہر منڈھے مسانی جوگ نہ تاڑی لائی
جوگ نہ دیس دسنتر بھاوے جوگ نہ تیرتھ نہائی -
انجن ماہ نرنجن رہیے جوگ جگت یوں پائی
ستگور بھیٹے تاں سہسا ٹوٹے دھاوت ورج رہاے
[illegible] گھر ہی پرچا پاے
انجن [illegible] رہے جوگ جگت یوں پاے
[illegible] جوگ کماے
[illegible]
انجن [illegible] جگت یوں پاے
[illegible]

(रागा सोहे महल पहिला घर ७)
योग न खिन्ता योग न डन्डा योग न भस्म चढ़ाये
योग न मूंडे मूंड मुड़ाये योग न सिंगी बाये
अंजन माह निरंजन रहे योग युक्त यों पाये
गल्ली योग न होई
एके दृष्ट कर सम सर जानै योगी कहिया सोई
(यकरहाव)
योग न बाहर मढ़ी मसानी योग न ताड़ी लाई
योग न देश दिशान्तर भावै योग न तीरथ न्याई
अञ्जन माह निरञ्जन रहिया योग युक्त यों पाई
सतगुरु भेटे तां सहसा टूटै धावत वर्ज रहाई
[illegible] पर्चा पाई
अञ्जन माह निरञ्जन रहे योग युक्त यों पाई
[illegible] रहिया ऐसा योग कमाई
[illegible] निर्भय पद पाई
[illegible] योग युक्त यों पाई

[illegible]

اور اب اس ارادہ مین اپنی کُل کرامات صرف کردی لیکن پتھر مذکور جگہ سے جنبش نکیا حالانکہ گورکھ کے دلمین یہ بھرا تھا کہ پتھر مذکور اُڑا دینگے اور اُسکے اُڑتے ہی یہ مجھسے ڈر جاوینگے تو ضرور ہی میرے سِکھ یہ ہو جاوینگے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ میری خام خیالی کا باعث ہی جب دیکھا کہ وہ پتھر بدستور قائم ہے جگہ سے نہین ہلا تو گورکھ اُٹھکر وہان سے چلا گیا اتنے عرصہ مین رات ہوگئی تب ستگورو مہاراج نے مردانہ سے ارشاد فرمایا کہ مردانہ دھونی لاؤ چنانچہ مردانہ دھونی لانے گیا۔ مردانہ دھونی لیکر آتا تھا کہ راستہ مین سدھون نے مردانہ سے لکڑی مذکورہ چھین لی۔ مردانہ خالی ہاتھ پلٹ آیا۔ ست گورو مہاراج نے مردانہ سے دریافت کیا کہ کیون مردانہ۔ مردانہ نے جواب دیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ سب کچھ جانتے ہین اے غریب نواز سدھون نے دھونی چھین لی یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو اپنی چدر جھاڑ۔ چنانچہ مردانہ نے اپنی چدر جھاڑدی ست گورو مہاراج کی قدرت دیکھیے کہ مردانہ کی چدر سے (میگنیا) نکل پڑین اُسوقت ست گورو مہاراج سے مردانہ نے کہا کہ مہاراج لکڑی جنگل مین بہت ہی مین نے بہت سی اکٹھا کی تھی لیکن جسوقت لیکر چلا سدھون نے چھین لی اور بجائے لکڑی کے یہ آپکی قدرت ہی کہ (میگنیا) پیدا ہوگئین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب ان میگنیون کو کوٹ کر دھونی لگا چنانچہ مردانہ نے واہ گورو کہکر اُن میگنیون کو کوٹا تو اُسمین ایک ہزار من دھونی ہوگئی مردانہ نے دھونی بنائی یہ معجزہ ست گورو مہاراج کا سدھون نے جسوقت دیکھا متعجب ہوگئے۔ چنانچہ پھر سدھون نے اپنے اپنے سدھناؤن کو دکھانا شروع کیا۔ ایک آندھی ایسی پیدا کی کہ جسکی وجہ سے تمام اندھیرا چھاگیا اور ہوا کا طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ یہانتک کہ درخت بھی اُڑنے لگے۔ مختصر یہ کہ جس پیپل کے درخت کے نیچے ست گورو مہاراج بیٹھے تھے اُسنے بھی جنبش چاہی اُسکی کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے اُس پیپل کے درخت پر اپنا پنجہ رکھ دیا اور فرمایا کہ تو کہان جاتا ہی تو یہین کھڑا رہ یہ سُنکر وہ پیپل کا درخت وہین کھڑا رہا۔ غرضکہ چار پہر رات آندھی تو چلتی رہی اور سب سدھ لوگ اپنا اپنا منھ ڈھانپ کر لیٹ گئے اور سب سدھون کی دھونیان بھی اُسی آندھی مین اُڑ گئین جبکہ صبح ہوئی اور آندھی بھی جاتی رہی اُسوقت سدھون نے اپنے اپنے منھ کھولے تو دھونی ہی باقی نہ رہی آگ وہ کہ کا کیا ذکر ہی یہ کیفیت دیکھکر گورکھ ناتھ نے بھرتری جی سے کہا کہ کسی جگہ سے جاکر آگ لاؤ چنانچہ بھرتری جی کل جگہ گھوم آیا اور کہین آگ کو نہ پایا ست گورو مہاراج حاکم الحاکمین اور رب العالمین تھے ہی آگ کو حکم دیا کہ تا وقتیکہ دوسرا حکم نہ پاوے [illegible] نہ آوے جب بحکم ست گورو مہاراج آگ پوشیدہ ہوگئی تب بھرتری جی مذکور پھرتے پھرتے ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے اور دیکھا کہ ست گورو مہاراج کی دھونی صرف باقی ہی اور آگ کا کہین نشان بھی باقی نہین رہا یہ کیفیت دیکھکر بھرتری [illegible]

[illegible] ست گورو مہاراج کی دھونی کے اور کہین آگ کا نشان بھی نہین [illegible]

[illegible] پاس آئے اور مردانہ سے آگ مانگی۔ جواب مردانہ کے [illegible]

[illegible]

فرمائشیں ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدین چنانچہ ست گورو مہاراج نے آگ دلوادی اور وہ لوگ لیکر چلے گئے۔

اب ست گورو مہاراج کی عجیب لیلا دیکھیے کہ وہ مُندرا اور وہ گورکھ ناتھ کی کھڑاون آتے ہی سب سِدھون کی سِدھائی جاتی رہی اور ست گورو مہاراج کے قبضہ مین کُل اُنکی سدھائیان آگئین یہ کیفیت دیکھکر سب سدھ بہت پشیمان و پریشان ہوے اتنے مین سب سدھون نے ست گورو مہاراج سے آکر دُودھ مانگا اُسوقت ست گورو مہاراج نے کنوان سے کہاکہ سِدھون کو دُودھ دے ۔ یہ فرماتے ہی دُودھ باہر کوئین کے اُچھل آیا۔ ست گورو مہاراج نے بھرتری کا تونبا بھردیا اور سب سدھ لوگ دُودھ پینے لگے اور دُودھ بڑھتا جاتا تھا کسی طرح سے دُودھ اُس کنوئین مین کم نہ ہوتا تھا۔ جب صبح ہوئی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ دونون چیزین لیجئے یہ مُندرا اور یہ کھڑاون ہماری امانت رکھو یہ سُنکر کنوان مذکور نے ست گورو مہاراج کو متھا ٹیکا اور دونون چیزین امانتاً رکھ لین اتنے مین پھر سِدھون نے دریافت کیاکہ اسے بالے تو کسکا سیکھ ہے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سِدھو۔ ناتھو جتیو۔ مین تو سچ کا سِکھ ہون۔ سدھون نے کہاکہ درشن بھیکھ لو۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ ہم نے تو سچے شبد کا درشن بھیکھ لیلیے ہین۔

اتنے مین ست گورو مہاراج سے سدھون نے پانی کی فرمائش کی اور اپنی سدھائی کے زور سے اُسجگہ کا پانی خشک کردیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے مردانہ کو (پھڑوی) جو بھوت کے بیٹنے کی تھی دی اور کہاکہ اے مردانہ تو گنگا کیلاس پربت جاکر کہہ یہان کے لوگ پانی کے واسطے بہت ہی تکلیف اُٹھاتے ہین اور (پھڑوی) مذکور سے ایک نالی بناتا ہوا چلا آؤ اور پیچھے مُڑکر ہرگز ہرگز نہ دیکھنا۔ یہ سُنکر مردانہ گیا اور کیلاس پربت کے پاس جاکر کہا ست گورو مہاراج کا حکم سُنایا اور (پھڑوی) سے نالی بناتا ہوا اور گھسیٹتا ہوا برابر چلا آیا جب مقام کے قریب آپہونچا اُسوقت مردانہ کے دلمین ست گورو مہاراج کی مایا آپیت ہوئی کہ دیکھون تو سہی کہ گنگا آتی ہے کہ نہین دلمین یہ لاکر اوپیچھے پلٹ کر نگاہ جو کی گنگاجی وہین رُک گئین اُسوقت مردانہ کو بڑی ہی ندامت حاصل ہوئی اور مجبور ہوکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور کل کیفیت اپنے کیلاس پربت پر جانے کی اور بذریعہ پھاوڑی کے گنگا لانے کی کہ سنائی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے سِدھون سے کہاکہ سِدھو ناتھو جتیو مردانہ گنگا کو اُس مقام تک لایا ہے اب آگے تم لوگ گنگا کو لے آؤ یہ سُنکر سِدھون نے گنگا کے لانے مین بہت ہی کوشش کی لیکن سب کوششین اُنکی بیکار ہوگئین اُسوقت سِدھون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اور آپسمین کہنے لگے کہ بھائیو یہ شخص کوئی کلا دھاری بھاری اوتار ہے اور بڑا ہی مہا پُرکھ ہے [illegible] کا خشک درخت پیل کا پہلے ہی ہرا ہوگیا تھا اور جب آدھی رات [illegible] ہم لوگون نے انھین [illegible] سے آگ پانی [illegible] سلمان کے ذریعہ سے گنگا بہا لائی [illegible] سے زیادہ اور کیا ہوگا [illegible] چنانچہ ست گورو مہاراج [illegible] آگے کو تشریف لیچلے اتفاق سے ایک دن ست گورو مہاراج [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فرمائشی ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدین چنانچہ ست گورو مہاراج نے آگ دلوادی اور وہ لوگ لیکر چلے گئے۔

اب ست گورو مہاراج کی عجیب لیلا دیکھیے کہ وہ مُندرا اور وہ گورکھ ناتھ کی کھڑاون آتے ہی سب سِدھون کی سِدھتائی جاتی رہی اور ست گورو مہاراج کے قبضہ مین کُل اُنکی سدھتائیان آگئین یہ کیفیت دیکھکر سب سدھ بہت پشیمان و پریشان ہوے اتنے مین سب سدھون نے ست گورو مہاراج سے آکر دُودھ مانگا اُسوقت ست گورو مہاراج نے کنوان سے کہاکہ سِدھون کو دُودھ دے ۔ یہ فرماتے ہی دُودھ بابرکوئین کے اُچھل آیا۔ ست گورو مہاراج نے بھرتری کا تونبا بھردیا اور سب سدھ لوگ دُودھ پینے لگے اور دُودھ بڑھتا جاتا تھا کسی طرح سے دُودھ اُس کنوئین مین کم نہ ہوتا تھا۔ جب صبح ہوئی ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ یہ دونون چیزین یعنے یہ مُندرا اور یہ کھڑاون ہماری امانت رکھو یہ سُنکر کنوان مذکور نے ست گورو مہاراج کو متھا ٹیکا اور دونون چیزین امانتاً رکھ لین اتنے مین پھر سدھون نے دریافت کیاکہ اے بالے تو کسکا سکھ ہے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ سدھو۔ ناتھو جتو۔ مین تو سچ کا سکھ ہُون۔ سدھون نے کہاکہ درشن بھیکھ لو۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ ہم نے تو سچے شبد کا درشن بھیکھ لیلیے ہین۔

اتنے مین ست گورو مہاراج سے سدھون نے پانی کی فرمائش کی اور اپنی سدھتائی کے زور سے اُسجگہ کا پانی خشک کردیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے مردانہ کو (بھڑوی) جو بھوت کے بھگانے کیلیے کی تھی دی اور کہاکہ اے مردانہ تو گنگا کیلاس پربت سے جاکر لا کہ یہان کے لوگ پانی کے واسطے بہت ہی تکلیف اُٹھاتے ہین اور (بھڑوی) مذکور سے ایک نالی بناتا ہوا چلا آؤ اور پیچھے مُڑکر ہرگز ہرگز نہ دیکھنا۔ یہ سنکر مردانہ گیا اور کیلاس پربت کے پاس جاکر کہاکہ ست گورو مہاراج کا حکم سُنایا اور (بھڑوی) سے نالی بناتا ہوا اور گھسیٹتا ہوا برابر چلا آیا جب مقام کے قریب آ پہونچا اُسوقت مردانہ کے دلمین ست گورو مہاراج کی مایا آتپت ہوئی کہ دیکھون تو سہی کہ گنگا آتی ہے کہ نہین دلمین یہ لاکر اور پیچھے پلٹ کر نگاہ جوکی گنگاجی وہین رُک گئین اُسوقت مردانہ کو بڑی ہی ندامت حاصل ہوئی اور مجبور ہوکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور کل کیفیت اپنے کیلاس پربت پر جانے کی اور قدیمہ پھاوڑی سے گنگا لانے کی کہ سنائی۔ یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے سِدھون سے کہاکہ سدھو ناتھو جتیو مردانہ گنگا کو اُس مقام تک لایا ہے اب آگے تم لوگ گنگا کو لے آؤ یہ سُنکر سدھون نے گنگا کے لانے مین بہت ہی کوشش کی لیکن سب کوششین اُنکی بیکار ہوئین اُسوقت سدھون نے ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر متھا ٹیکا اور آپسمین کہنے لگے کہ بھائیو یہ شخص کوئی کلا دھاری بھاری اوتاری ہے اور بڑا ہی مہاپرش ہے [illegible] جسکے بیٹھنے سے درخت کا خشک و سوکھا درخت پیل کا پہلے ہی ہرا ہوگیا تھا اور جب آدھی آگ تو ہم لوگون نے [illegible] سے آگ پانی [illegible] سلطان کے ذریعہ سے گنگا بہلائی۔ پھر اس سے زیادہ اور کیا ہوگا یہ [illegible]

[illegible]

فرمایشیں ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدین چنانچہ ست گورو مہاراج نے آگ دلوادی اور وہ وگ یکبارگی چلے گئے۔

اب ست گورو مہاراج کی عجیب لیلا دیکھیے کہ وہ منصدرا اور وہ گورکھ ناتھ کی کھڑاون آتے ہی سب سدھون کی سدھائی جاتی رہی اور ست گورو مہاراج کے قبضہ مین گئی انکی سدھائیان آگئیں یہ کیفیت دیکھکر سب سدھ بہت پشیمان و پریشان ہوے اتنے مین سب سدھون نے ست گورو مہاراج سے آکر دودھ مانگا اسوقت ست گورو مہاراج نے کنوان سے کہاکہ سدھون کو دودھ دے یہ فرماتے ہی دودھ باہر کوئین کے اُچھل آیا۔ ست گورو مہاراج نے بھرتری کا تونبا بھردیا اور سب سدھ لوگ دودھ پینے لگے اور دودھ بڑھتا جاتا تھا کسی طرح سے دودھ اُس کنوئین مین کم نہ ہوتا تھا۔ جب صبح ہوئی ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ دونون چیزین یعنے یہ منصدرا اور یہ کھڑاون ہماری امانت رکھو یہ سنکر کنوان مذکور نے ست گورو مہاراج کو سونپا تھا اور دونون چیزین اماتا رکھ لین اتنے مین پھر سدھون نے دریافت کیا کہ اسے بابے تو کسکا سیکہ ہو۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سدھو۔ ناتھو جو۔ مین تو بیچ کا سیکھ ہون۔ سدھون نے کہاکہ درشن بیکھ لو۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم نے تو سبکے شبد کا درشن بیکھ لیکے ہین۔

اتنے مین ست گورو مہاراج سے سدھون نے پانی کی فرمایش کی اور اپنی سدھائی کے زور سے اُسجگہ کا پانی خشک کردیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے مردانہ کو (بھیرڑوی) جو بعوض کرینے کے بیٹھی تھی دی اور کہاکہ اے مردانہ تو لکھا کیلاس پر جہ جاکر یہان کے وگ پانی کے واسطے بہت ہی تکلیف اُٹھاتے ہین اور (بھیرڑوی) مذکور سے ایک نالی بناتا ہوا چلا آ۔ اور پیچھے مڑکر ہرگز ہرگز نہ دیکھنا یہ سنکر وہ گیا اور کیلاس پر جسکے پاس جاکر کہا ست گورو مہاراج کا حکم سُنایا اور (بھیرڑوی) سے نالی بناتا ہوا اور کھینچتا ہوا برابر چلا آیا جب مقام کے قریب پہونچا اُسوقت مردانہ کے دلمین ست گورو مہاراج کی مایا آپت ہوئی کہ دیکھون تو سہی کہ گنگا آتی ہے کہ نہین دلمین یہ لکر وہ پیچھے پلٹ کر دیکھا جاتی گنگا تھی وہین رک گئین اُسوقت مردانہ کو بڑی ہی ندامت حاصل ہوئی اور مجبور ہوکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور کل کیفیت اپنے کیلاس پر جانے کی اور بعدہ پیچھے مڑنے سے گنگا رکنے کی آپ سنائی۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے سدھون سے کہاکہ سدھو ناتھو جتنے مردانہ گنگا کو اس مقام تک لایا اب آگے تم لوگ گنگا کو لے آؤ یہ سنکر سدھون نے گنگا کے لانے مین بہت ہی کوشش کی لیکن سب کوششین انکی بیکار ہوئین اُسوقت سدھون نے ست گورو مہاراج کے [illegible] کرتا تھا اور آپس مین کہنے لگے کہ جانتے ہو یہ شخص کون ہی [illegible]

[illegible]

مار ڈالا گیا اور گورنگھ نے بھی اپنے دلمین خیال کیا کہ آج کیا وجہ ہوئی کہ راجہ صاحب اپنے ہمراہ مجکو بوجھن کو نہین لیگئے شاید مین کچھ
نے میری بابت کسی قسم کی کہی ہے یہ سوچ سمجھکر گورنگھ مذکور نے اندر محل کے راجہ صاحب کے پاس پہونچکر عرض کیا انکو دیکھتے ہی راجہ اور رانی
دونون متعجب ہوگئے کہ کیا یہ شخص ہنوز زندہ رکہا گیا انہون نے پہونچتے ہی کہا کہ کیا آپ مجھسے کچھ ناخوش ہین یہ سنکر راجہ صاحب نے
غصہ مین ہوکے ہی فرمایا کہ اے پاپی تو قوم کا چمار ہے اپنی ذات چھپائی اور ہماری بھی ذات گنوائی۔ یہ سنکر گورنگھ نے کہا کہ اے
راجہ صاحب اگر آپ میری بات پر یقین لاوین تو مین پرمیشر کو درمیان دیکر کہتا ہون۔ راجہ صاحب نے کہا کہ بہتر لیکن جھوٹ نہ ہو کچھ
اسوقت گورنگھ نے سن گھکی جو اخلاق اور اپنا اشفاق جیون کے بیتون کہ سنائی آخر مین یہ بھی گورنگھ نے کہا کہ اے راجہ صاحب
اس شہر کے باہر جو بڑا ٹیلا ہے وہان پر میری سات بادشاہی کا خزانہ دفینہ موجود ہے اگر آپ کو یقین نہ آوے تو چلکر دیکھ لیجئے یہ
سنتے ہی راجہ صاحب گورنگھ کے ساتھ ہو لیے اور اس ڈھیر پر گئے گورنگھ نے یہ انتظام اپنا پہلے ہی سے کر لیا تھا کہ سیاہ بکری کا خون
منگاکر کہ ڈھیر پر پہونچتے ہی خون چھڑک دیا کہ جسکی وجہ سے وہ (باسک ناگ) بھاگ گیا۔ راجہ کو گورنگھ کی باتین یقین آئین اور
شرمندہ ہوکر اپنے سنجوگ کا ملک بھی اپنے گورنگھ داماد کو کر دیا۔ اسوقت سے گورنگھ راج کرنے لگے نوشکہ بہت عرصے کے بعد پھر سن گھ مذکور
گورنگھ سے آملا چنانچہ گورنگھ نے پھر بھی سن گھ کو گلے لگایا یہ کیفیت دیکھکر سن گھ مذکور نے گورنگھ کے قدموں پر سر رکھ دیا اور اپنے سب
قصورات کی معافی چاہی اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ مجکو بخشئے مین نے بڑا ہی قصور کیا اب مجکو بتلاؤ کہ یہ کرپا تمپر کسطرح ہوئی کہ
اسوقت گورنگھ نے اپنی کل کیفیت کنوئین کی سن گھ سے بیان کردی چنانچہ سن گھ مین کھڑا اسی کنوئین پر جا بیٹھا اور وہ باسک ناگ
آپس مین یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اے بھائی اس دن کوئی باہر بیان ہماری اور تمہاری نظر پڑا تھا کہ اس ذریعہ سے ہم اور تم
اپنے اپنے مقامات نکل جاوینگے یہ سنکر سن گھ کی شامت نے دھکا دیا کہ پھر سانس نہ سنبھل اتنے مین گرا پھر وہ ان [illegible]
کہ اے بھائی اب بھی دیکھو تمہارے کنوئین پر بیٹھا سن رہا ہے یہ سنتے ہی وہ دونو مادہ سانپ [illegible] کے ٹکڑے
ٹکڑے [illegible] جان سے مار ڈالا۔

[illegible]

[illegible]

آگے ساکھی ست گرو [illegible] کی مردانہ کے ساتھ کی بابت چلی

[illegible]

دور ہی تھا اور وہاں سے ہمارے ساتھ محبت کرتا تھا ۔ شنکر مہ کنول نین موصوف سے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب اس کا
یہ نام کیا تھا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تیرا نام اُس وقت دمقاہند تھا اور اب تیرا نام راجہ کنول نین ہوا اور ہمارا نام نانک رکھا گیا
تو ۔ یہ شنکر راجہ موصوف نے ستگورو مہاراج کے قدموں پر گر کر سر جھکایا اور عرض کیا کہ آپ پورے سنت ہیں اور قول کے بھی آپ
پورے ہی ہیں اسلئے اب میری یہ عرض ہے کہ تھوڑے اور جلد کچھ دن گذر کیجیے ۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی ہم اتیت فقیر
ہیں میدان اور جنگل میں ہمارے لیے اچھا معلوم ہوتا ہے بلکہ ہمارے ہی زیبائش ہے اور تم راجہ لوگ ہو تمہارے زیبائش شہر کے
اندر ہے ۔ راجہ نے عرض کیا کہ یہ راج سب آپ ہی کا ہے ملک ہے اگر آپ ہی راج کیجیے اور میں آپکی خدمتگذاری میں بسر کروں جو حکم
میرے پیر کیجا دے اسکو بسر و چشم بجا لاؤں ۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تمہارا راج کرنا ہمارا ہی راج کرنا ہے کیونکہ تم میں اور ہم میں
کچھ فرق نہیں ہے اسلئے تم سے کہا جاتا ہے کہ قول ہمارا یاد رکھنا ۔ راجہ نے عرض کیا کہ حضور یہ کیا فرماتے ہیں میں تو آپ کو راجہ جنک کے
برابر جانتا ہوں اُسوقت پھر کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تم راجہ سودھرمیں کی فرمانبرداری سے باہر نہ ہونا ۔ راجہ
عرض کیا کہ اگر حضور فرماویں تو میں انکے کہنے کی فرمانبرداری کروں اتنے میں بھائی بالے نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج اب
جو راجہ عرض کرتا ہے اسکو حضور قبول فرماویں ۔ ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ تم کیا عرض کرتے ہو ۔ ست گورو مہاراج کے سامنے
راجہ کنول نین نے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کیا کہ حضور اپنے قدموں سے میرے مکان کو (پوتر) فرماویں ۔ ست گورو مہاراج
نے راجہ کے عرض کرنے کو قبول فرمایا اور کہا کہ بھائی بالا جہاں چلنا ہو چلو ۔ غرضکہ ست گورو مہاراج راجہ کنول نین کے مکان پر تشریف
لیگئے اور راجہ جنک سے بھی زیادہ سامان موجود پایا اور سکو دھرم کی طرف پاکر سمجھا کہ راجہ جنک کی دھرم کے لیے ایسا ہوا تھی کہ جیسے
بڑا راجہ ہوگا وہ ویسی ہی [illegible] ست گورو مہاراج چند مہینے راجہ کنول نین کے یہاں رہے بعد ایک دھرم سالہ بنا کر جس
آیندہ روند مسافروں کو آرام ملے جو سادھو سنت وہاں آتا تھا سب طرح کا وہ آرام پاتا تھا اور جگہ راجہ کنول نین خود اپنے ہاتھ سے
سادھو و سنتوں کی خدمت کرتا تھا بعد اسکے ست گورو مہاراج کا جب قصد ان سے رخصت ہونے کا ہوا تو راجہ کنول نین نے
ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ حضور یہ سب راج حضور ہی کا ہے جسکو چاہیں آپ دیجائیں مگر میں حضور کے ہمراہ چلوں
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ یہ راج راجہ جنک کا دیا ہوا ہے ہم کسکو دیویں [illegible]
یہ کہکر راجہ موصوف ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر پڑا [illegible] ست گورو مہاراج وہاں سے رخصت ہو کر [illegible]
[illegible] (کھیم پور) کی طرف چلنے کا قصد فرمایا ۔ اُسوقت ست گورو مہاراج سے مردانہ نے عرض کیا کہ [illegible]
[illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بارہ منزل ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج نزدیک ہی تو ہے کیونکہ حضور ڈھائی ہزار کوس ایک چشم زدن میں تشریف لاتے اب بارہ منزل کیا دور ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ چل مردا۔ مجھکو وہ بھی دکھا دیوں۔ یہ کہکر ست گورو مہاراج مدینہ کی طرف تشریف لیچلے لیکن اب وہاں بارہ ہی دن میں پہونچے حضرت (محمد صاحب) کی قبر تھی ست گورو مہاراج نے مردانہ کو اشارہ فرمایا کہ جا مردانہ مدینہ دیکھ آ۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اگر کوئی منع کرے۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہاں آنکھیں ہی نہیں ہوتیں علاوہ اسکے تو مسلمان بھی ہے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مسلمانوں کی کیفیت تو میں بخوبی دیکھ چکا۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پھر تو کیوں یہاں آیا ہے۔ مردانہ نے جواب دیا کہ حضور میں تو صرف دیکھنے ہی آیا ہوں مجھے پرستش کرنے نہیں آیا ہوں میری یہاں آنے سے یہ غرض ہے کہ اکثر مسلمان لوگ ان مقامات کی ادھ مبالغہ کے ساتھ تعریف کیا کرتے ہیں اسلیے میں نے بھی اپنے دل میں خیال کیا کہ دیکھوں تو انکے مبالغہ کو کہاں تک گنجایش ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جا دیکھ غرضکہ مردانہ مدینہ کے اندر گیا ادھر ست گورو مہاراج بھی مدینہ کے اندر کھڑاؤں پہنے ہوئے جیسے بیٹھے تھے چلے گئے۔ جب ست گورو مہاراج مدینہ کے اندر داخل ہوگئے وہاں کے مجاوروں نے ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے بھائی تو کون ہے تو نہیں جانتا ہے کہ یہ (محمد صاحب) کا گھر ہے اور یہاں کی زیارت بوجہ پاپوش ننگے پیروں سے کیجاتی ہے تمہیں معلوم کہ تم کون آدمی ہو کہ جو ایسے بزرگ کی قبر پر بے ادبی سے چلے آئے اب فورا ہی باہر جاؤ لیکن گورو مقام (محمد صاحب رسول کا ہے) یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

سری راگ محل پہلا

مقام کر گھر بیسنا نت چلنے کے دھوکا۔
مقام تا پر جانیے جو رہے نہچل لوکا
دنیا کیس مقامی
کر صدق کرنی خرچ باندھو لگ رہو نامے
جوگ آسن کر بیٹھے ملا بیٹھے مقام
پنڈت وکھانے پوتھیاں سدھ بیٹھے دیو استھان
سر شیخ گن گندھرپ مُن جن شیخ پیر سالار
در کوچ کر [illegible] چلے ہیں اور
سلطان خان ملک امرے گئے کر کر کوچ
گھڑی مورت کی چلنا دل سمجھ تو بھی پہنچ
[illegible] کہے [illegible]
[illegible]

(श्री राग महला पहिला)

मुकाम कर घर बैसणा नित चलने के धोखा
मुकाम ता पर जानीए जा रहे निहचल लोक
दुनिया कैस मुकामी
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوے اور دم کے دم مین ایک مقام پر پہونچے جہان [illegible] رس اور پہاڑ وغیرہ سب طلائی ہی تھے۔ مردانہ نے یہ کیفیت دیکھکر ست گرو
مہاراج سے عرض کیا کہ حضور یہان کی عجیب کیفیت دیکھ حیرت چھائی ہو کہ اس مقام کی کل سرزمین مع پہاڑ وغیرہ سب طلائی ہی نظر
آتے ہین علاوہ اسکے یہان کے آدمیون مین توریت کی تفتیش نہین معلوم ہوتی تو اسے مہاراج اس ملک کا کیا نام ہو دفع نظران باتون
کے تیسری بات یہ ہو کہ (نیر امرت) کا چشمہ جو جاری ہو کہان سے آیا ہو اور اسکے پینے والے بھی یہان نظر نہین آتے ہین یہ سُنکر
ست گرو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ اس مقام کا نام (معرفت) ہو اور یہ امرت قدرتی گرتا ہو اسکو پرمیشر کی قدرت ہی
کہنا بجا ہو کیونکہ اسکا اجرا اُسکی قدرت ہی سے ہو اور اس مقام پر آدمیون کا گذر نہین ہو بلکہ آدم زاد یہان تک پہونچ ہی نہین سکتا ہو
مردانہ نے جواب دیا کہ حضور یہ قدرتی امرت یونہی ضائع جاتا ہو افسوس کہ کسی کے منھ مین نہین پڑتا ہو ست گرو مہاراج نے
جواب دیا کہ مردانہ ایسی ہی اُسکی مرضی ہو مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہان اسکا کوئی دیکھنے والا بھی نہین ہو یہان کی سرزمین و پہاڑ وغیرہ
بھی سونے کی ہونی محض فضول ہو یہ جواب اسکے ست گرو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ امرت رس کرتا نے اپنے پیارون کے
واسطے پیدا کیا ہو جن لوگون نے دنیا کے رس کو ترک کیا ہے اور اُسکی محبت مین غرق آب ہین اور اسکے پریم مین مگن ہین انھین
لوگون کو یہ اصلی رس اُسکی قدرت کے ذریعہ سے ملتا ہو اور یہ سونا بھی اُنھین بھگتون کو پراپت ہوتا ہو اے مردانہ وہ سونا جسکو تو
جانتا ہو وہ سونا نہین ہو کرکر سنساری لوگ اُسی کی خواہش رکھتے ہین اور اسکے بھگتون کی آنکھین کھلی ہوئی ہین وے لوگ سب
دیکھتے ہین اسلیے اُن لوگون کو یہ امرت رس خوش آتا ہو اور یہ سونا بھی اُنھین لوگون کو بھاتا ہو سچ تو یہ ہو کہ اُسکے بھگتون کو اس امرت
نام کی بھوک و پیاس رہتی ہو بجز اسکے اور کسی چیز کی اُنکی خواہش ہی نہین رہتی ہو اے مردانہ سنساری لوگون مین اور اسکے پیارے بھگتون
مین بڑا ہی فرق ہو بلکہ اسی بات کا فرق ہو۔ مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے ست گرو مہاراج اگر آپکی اجازت ہو تو اس
امرت رس سے مین بھی کچھ پی لون۔ ست گرو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ تو اسکو ہضم بھی کر سکیگا۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کی خدمت مین
رہتے مدت خدمتگاری مین گذری کسی وقت مین تو دیا ہونی چاہیے۔ یہ جواب اسکے ست گرو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ (سرشٹی
مہاراج) [illegible] بہت لوگ سوانگ بناتے پھرتے ہین وہ اسکو پی نہین سکتے ہین۔ مردانہ نے عرض
کیا کہ مہاراج جو لوگ اس امرت رس کو ہضم کرتے ہین وہ کیسے ہوتے ہین۔ ست گرو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ جو
[illegible]

اوپر آگئے ہیں یہ سنکر مردانے ... بات کہا کہ اے مہاراج سفر ... سے ہم لوگ اوپر آئے ہیں یہ سنکر مردانے دریافت کیا کہ اب کتنا سفر [illegible]
ہم لوگ اوپر آئے ہیں یہ جواب سنکے گرو ... سے مردانہ دو پہر ہوئی جس اسوقت ہم سمیرو ... کی پربت پر ہیں پھر مردانے نے عرض کیا
کہ حضور جس جگہ اپنا مکان ہے وہان سے سمیرو کتنا ... بلندی پر ہے ست گرو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ پچیس ہزار جوجن
سمیرو وہان سے اونچا ہے پھر مردانے نے عرض کیا کہ حضور ... راستہ کتنے ... طے کر چکے ہیں - جواب اسکے ست گرو مہاراج نے
فرمایا کہ اسوقت تک کل سفر بیس ہزار جوجن طے کر چکے ہیں - پھر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مجھکو خوف معلوم ہوتا ہے لیکن بغیر دریافت
کیے ہوے دل بھی نہیں مانتا ہے - ست گرو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ بلا خوف کہہ جو دریافت کرنا منظور ہو کہ - ایسے امور
میں پس وپیش کی ضرورت نہیں ہے اگر کچھ پس وپیش کریگا تو ضرور ہی برائی ہوگی اور یاد رکھ کہ سکھ پہلے کا یہی دھرم ہے کہ جو کچھ
دریافت طلب بات ہو وہ ضرور ہی دریافت کر لیوے ورنہ وہ شخص سکھ نہیں ہے اور ساتھ ہی اسکے گرو کو بھی یہی لازم ہے کہ
جسوقت کوئی سکھ کچھ دریافت کرے تو اسکے سوال کے موافق سکھ کو جواب دیوے کیونکہ مہاپرکھ اور سکھ کا سنجوگ کہنا سننے
اسی واسطے بنایا ہے خاص کرکے کہنے اور سننے کے واسطے پس سکھ ہو کر اگر دریافت نکرے تو سکھ نہیں ہے یعنی اسکا شمار سکھون مین
نہین ہوگا - پس اسی طرح اگر کوئی سکھ کچھ دریافت کرے اور گرو جواب نہ دیوے یا اسکو غصہ کرے تو وہ گرو بھی نہیں ہے بلکہ اسکو
ٹھگ کہین گے بلکہ ایسے گرو کے چھوڑ دینے مین کچھ بات نہیں ہے بلکہ ایسے گرو کو چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ جس شخص کو اپنے جسم کا
خبر نہیں ہے تو وہ اپنے سکھ کو کیا نجات دیگا اسی واسطے ضروری امر ہے کہ اول سے گرو کو سمجھ کرنا چاہیے کیونکہ جسم انسانی بہت
مشکل سے ملتا ہے پس اسی لیے گرو کو سکھ اور سکھ کو گرو پہلے ہی سے بہت سمجھ بوجھ کر کرنا چاہیے کیونکہ بالفرض کہ سکھ اگر کوئی
(مٹھین) شو کھائیگا تو ضرور ہی اپنے گرو کے سامنے دیگا اور یہ ظاہر ہے کہ یقین شو کھانے سے من بھی ٹھیک نہیں ہوجاتا ہے اور
کھانے والا ضرور ہی نرک مین جاتا ہے بعد اسکے پھر ست گرو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ اے مردانہ جبتک جو کچھ مجھکو دریافت
ہو جاوے تو سوال کر کیونکہ تیرے دل مین کوئی وسواس ہے اور مین اسکا جواب دیکر تیرا اطمینان کر دون - اتنے مین بھائی بالے
[illegible] بھائی بالے کی طرف دیکھکر مردانے نے عرض کیا کہ اے ست گرو مہاراج مین تو کچھ نہیں دریافت کرونگا -
ست گرو [illegible] نے فرمایا کہ اے مردانہ کیون نہیں دریافت کرتا ہے کیا تجھکو کسی نے منع کیا ہے مردانہ بول اٹھا کہ اے ست گرو
مہاراج بھائی بالے کو میرا دریافت کرنا برا معلوم ہوتا ہے - ست گرو مہاراج نے بھائی بالے سے دریافت کیا کہ [illegible]
[illegible] بھائی بالے نے جواب دیا کہ مین تو کچھ برا نہیں مانتا ہون لیکن بیشک مجھکو کچھ ... معلوم [illegible]
کہ مردانہ [illegible] - یہ سنکر ست گرو مہاراج نے جواب دیا کہ اے بھائی بالے مردانہ [illegible]
[illegible]

گوشت کھانے سے ممانعت

कौन कला भभूत चढ़ावै	کون و صعوت چڑھاوے
कौन देख सहज घर आवै	ون دیکھ سہج گھر آوے
कौन पवनकरि नाद बजावै	کون جتن کرنا د بجاوے
(सतगुरुवाक्य)	جواب ست گورو مہاراج
गुरुहिवे शीतल अगिन बुझावै	گورو ہووے شیتل اگن بجھاوے
सेवा प्युत भभूत चढ़ावै	سیوا ست بھبوت چڑھاوے
गुरु दर्शन देख सहज घर आवै	گورو درشن دیکھ سہج گھر آوے
निर्मल बाणी नाद बजावै	نرمل بانی ناد بجاوے
(भरथरी वाक्य)	جواب بھرتری
कहां ज्ञान रस पीवै सार	کہان گیان رس پیوے سار
कौन तीरथ मज्जन बिचार	کون تیرتھ منجن بچار
कौन ध्यान पूजै पूजार	کون دھیان پوجے پوجار
कौन जोत २ जोधार	کون جوت جوت جودھار
(सतगुरुवाक्य)	جواب ست گورو مہاراج
अन्तर ज्ञान महा रस सार	انترگیان مہارس سار
तीरथ मज्जन गुरू बिचार	تیرتھ منجن گورو بچار
अन्तर पूजा ध्यान मुरारि	انتر پوجا دھیان مرار
प्रभु जोत २ मिलावनहार	پربھو جوت جوت ملاون ہار
(भरथरी वाक्य)	جواب بھرتری
कौन सो रस औ रसिया भाऊ	کون سو رس اور رسیا بھاؤ
कौन सो तख्त निवासी राऊ	کون سو تخت نواسی راؤ
कौन सो कार करै कराय	کون سو کار کرے کرائے
कौन [illegible] न लिखा जाय	کون الکھ نہ لکھیا جائے
([illegible])	جواب ست گورو
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

اے منگل ناتھ تم دیکھو کہو۔ منگل ناتھ نے جواب دیا کہ ابھی یہ کسی سے کہی نہیں جاتی ہے لیکن سچ کو جھوٹ کہیں چھپا بھی نہیں
اسلیے وہ جیسے ہیں ویسے ظاہر ہیں۔ یہ سنتے ہی شنبھو ناتھ یوں اُٹھے [illegible] سے ناتھ جی منگل ناتھ انکی مدد ہی کرتے [illegible] ست منگل ناتھ
نے کہا کہ سنو جگیشر تمھارے کہنے سے تو وہ کچھ کم نہ ہو جاوینگے کیونکہ یہ باتیں جگیشروں کی نہیں ہیں کہ اپنے چھوٹے کو بُرا کہیں۔ گرو نانک جی
سے پوچھ دیکھو۔ یہ سنکر اور جلکر شنبھو ناتھ نے جواب دیا کہ اے منگل ناتھ پھر تم بھی اُنھیں کے جاکر چیلے ہو جاؤ۔ بجواب اسکے منگل ناتھ
نے کہا کہ اے شنبھو ناتھ ایک دفعہ کیا بلکہ دس مرتبہ بھی چیلے ہونے سے کوئی دوکھ نہیں ہے کیونکہ سادھو کے آگے سادھو ہی جھکتے ہیں
اور چور کے آگے چور ہی جاوینگے ان جو لوگ اہنکاری ہوتے ہیں وہ البتہ سادھو کے آگے نہیں جھکتے ہیں۔ سنو شنبھو ناتھ جی ایسی
باتوں کے کہنے سے جوگ پورا نہیں ہوتا ہے تم گورکھ ناتھ جی ہی سے دریافت کرلو۔ یہ سنکر شنبھو ناتھ شرمندہ ہوگیا اور گورکھ ناتھ
سے پوچھنے لگا کہ اے ناتھ جی منگل ناتھ کیا کہتا ہے۔ بجواب اسکے گورکھ ناتھ نے کچھ نہ کہا۔ خاموش رہے۔ اتنے میں گوپی چند نے کہا
کہ اے بھائی سدھو ناتھ جیتو تم نے اپنے ہی گھر میں جھگڑا کر رکھا ہے نانک جیسا جیسے ہیں ویسے ہی ہیں تم آپ ہی دیکھ لوگے
بلکہ اُنکے ساتھ کوئی سوال تو کیا نہیں اور کیا ہمیں تمھیں سادھو اور سدھ ہیں دنیا خانے ہے اور لوگ بھی نرنجن کے بنائے ہوئے
ہیں اور سادھیت فقیر کوئی یوں ہی نہیں بنتا ہے۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اپنے سے سبکو اچھا جاننے اور اپنے تئیں سب سے نیچا ماننے اور یہ
اپنے خیال میں بھی نہ لانا چاہیے کہ ہمیں گیانی ہیں اور کوئی ہے ہی نہیں۔ یہ بات سنکر شنبھو ناتھ جلگیا اور گورکھ ناتھ نے خاموشی اختیار
کی۔ یہ کیفیت دیکھکر منگل ناتھ نے کہا کہ اے گوپی چند جی تم کچھ کہوگے۔ یہ سنکر گوپی چند نے منگل ناتھ سے کہا کہ جو کچھ تم کہتے
ہو وہ پورا ہے۔ فقیرایت کی تعداد کرنی اچھی نہیں ہوتی ہے اس سے یہی مناسب ہے کہ جو جو جا بجے وہ سچ کے گھر میں بیٹھے
ہم تم گفتگو کرتے چاہیے مقول کہ نانک با ست ہے۔ کہو ن کا یکن ہے اور جو گیانی دھیانی گورو ہیں وہ سب کے سب ایک ہی کو جانتے
ہیں۔ سب فقیروں کا باپ ایک ہی ہے۔ یہ سنکر منگل ناتھ نے کہا کہ تم پورا بچن کہتے ہو۔ گورو کا اپدیش ایسا ہی چاہیے
اور جیسے نرنجن کی کرپا ہو وے۔ اتنے میں مردانہ نے پھر عرض کیا کہ گورو جی (سمیر پربت) کو تشریف لیجیے۔ یہ مردانہ کا کہنا تھا
کہ ست گورو مہاراج (جنا پربت) سے اتر دھیان ہوکر (سمیر پربت) پر جا کھڑے ہوئے دیکھا تو وہاں بھی سدھ منڈلی بیٹھی

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی (سمیر پربت) پر تشریف لیجانے کی بابت چلی

نمبر ۵۹

ست گورو مہاراج جس وقت سمیر پربت پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں سدھ منڈلی [illegible]
[illegible]

सो बैरागी जो उलटै ब्रह्म	سو بیراگی جو الٹے برمھ
गगन मण्डल में रोपै थम्भ	گگن منڈل میں روپے تھمھ
अहर्निशि अन्तर रहै ध्यान	اہونس انتر رہے دھیان
ते बैरागी सत्य समान	سو بیراگی ست سمان
बोले भरथर सत्य स्वरूप	بولے بھرتھر ست روپ
परम तत्त में रेख न रूप	پرم تت میں ریکھ نہ روپ
(सतगुरु वाक्य)	جواب ست گورو مہاراج
क्यों मेरे मन्द क्यों जीवै पत्ता	کیوں مرے منہ کیوں جیوے جگتا
कान चढ़ाय एक आकय जो भुगता	کان چڑھائے ایک اکھو جو بھگتا
आस्तनास्त. एको नादं	است ناست اکو ناد
कौन सो अक्षर जित रहै हियाव	کون سو اکھر جت رہے ہیاو
धूप छाऊं जो समकर सहै	دھوپ چھاؤں جو سم کر سہے
तो नानक आखै गुरु को लहै	تو نانک آکھے گور کو لے
छः वरतारे वरते पूत	چھ ورتارے ورتے پوت
न संसारी न अवधूत	نا سنساری نا اودھوت
निरंकार जो रहै समाय	نرنکار جو رہے سمائے
काहे भिक्षा मांगन जाय	کاہے بھکیا منگن جائے
बोले नानक सत्य स्वरूप	بولے نانک ست سروپ
परम तत्त में रेख न रूप	پرم تت میں ریکھ نہ روپ
(चरपट नाथ वाक्य)	جواب چرپٹ ناتھ
[illegible] अहंकार	[illegible] ہنکار
[illegible]	[illegible]
([illegible])	جواب ست گورو مہاراج
[illegible]	[illegible]

شبد

(शब्द)

اوٹ ہو کمیس ہماری
ہم دیکھین ٹنکت تھاری

आद्रे संग हमारी
तुम देखें प्राप्ति तुम्हारी

ست گورو مہاراج کا یہ فرمانا تھا کر (کمبس اوٹے) اور آسمان برجا کر مرگانی کو مارا اوتارا یہ دیکھ لوگ یہ کیفیت دیکھکر حیران ہوگئے۔ غرضکہ جو جو چیزین سدھون نے اوڑائین تھین آن سبھون پر وہ (کمبس غالب آیا) اور سب کو مارا اوتارا یہ کرشمہ قدرتی دیکھکر سب سدھ لوگ متعجب ہوگئے اُسوقت ست گورو مہاراج جنسے شکل ناتھ نے گورکھ ناتھ سے کہا کہ دیکھا نانک پنتھ کا تماشا۔ یہ سُنکر (کیرتھ ناتھ) نے سوال کیا۔

سوال کیرتھ ناتھ منجانب گورکھ ناتھ

کے اوگل گگن منڈل – آکاس مین کتنے تارے – باسپہی کے بیج کتنے ہین – اندر کتنی دھارا برستا ہو – سمیر پربت کے سیر ہو – جگت مین رتی کتنے دیوتے کتنے کل مین ہین – گورکھ کے شش نانک تم کتنے دوارے آئے ہو

جواب ست گورو مہاراج

چار اگل کا گگن منڈل – دو اکاس مین تارے – نباس بیج کے دو بیج – اندر دو دھارا برستا ہو – سوا سیر کا سمیر پربت – جگت مین رتی ایک – کل مین دیوتا ایک ہو – کہے نانک جو سنو گورکھ ناتھ ہم ایک دوارہ آئے ہین –

جواب گورکھ ناتھ

گورو کون – چیلا کون – مول کون – بیل کون – کون چیز لیکر اکیلے رہتے ہو – کایا کا ہے کی – جنم کون ہے – بچن پر کون پور گرانت کے کب بسے – کب کب کہائے – کس شبد کے ذریعہ سے رہے – نانک کی امیر پور جانا اور سب ہی پورے میلا ہو –

جواب ست گورو مہاراج

(जवाबु गुरु वाणी)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ست کتھیو کبی اگمے
سنو سبد ہو کتھن امر پور جاے

सत कथ्यो कवि-अगवाय
यह शब्द होकथन-अमर पुर जाय

جواب کھیرو ناتھ

کون راجہ - کون نگری - کون لوک بستی ہین - راجہ کون - منا کون - دیو نانک جی نگری کا باٹ -

جواب ست گورو مہاراج

کایا نگری - نام سلطان - پنچ دو کہ یردھان برتے ہین - منوا راجہ - پون منا - لو کھیٹرو ناتھ نگری کا باٹ -

جواب کھیٹرو ناتھ

کہان بستی سوا کہان بستی پون - کیسے اوٹ گھاٹ تال بجاوے - پنجا کا گور کون اہار کر ہوگی ہو - پتا جی سبد کا بچار دو

جواب ست گورو مہاراج

ہردے بسے منوا - نابھ بسے پون - بن کے اوٹ گھاٹ تال بجاوے - پنجا کا گورو تت اگن - کھیٹر سبد کا بچار -

جواب کھیرو ناتھ

کت نگر آئے - کت نگر جائے - کے سے سوناری - کے سے سندھ - کاے سوکھی کرے پونا - کوئی منڈہی - کون دوار - دیو پتا جی سبد کا بچار -

جواب ست گورو مہاراج

اوتر نگر آوے - دکھن نگر جاوے - نو سو ناری - سولہ سندھ - پنج سوکھی - کرے پون اسنہ منڈہی - اچیت دوار - سو کھیٹرو ناتھ سبد کا بچار

جواب کھیٹرو ناتھ

नाथवाक्य)

کت پرچے لاگے بند -
کت پرچے پرے نکندہ
کت پرچے سہس فرہوٹے
کت پرچے مایا موہ ٹوٹے -

किन परचै लागे बिन्द
किन परचै पड़े निकन्द
किन परचै सहज सुर छूटे
किन परचै माया मोह छूटे

جواب ست گورو مہاراج

(सतगुरु वाक्य)

... پرچے تو لاگے بند
... پرچے تو پرے نکندہ

... परचै तो लागे बिन्द
... परचै तो पड़े निकन्द

دھڑا ترازو ابر تولے پیچھے ٹیک چڑھائی
ایتا تا ہو ہووے من اندر کرے بیباک کرائی
نانک نظر کرے جس اوپر سچ نام پڑھائی

धड़ा तराज़ू अम्बर तोलै पीछे टेक चढ़ाई
एता तोड़ होवै मन अन्दर करे भियक कराई
नानिक नज़र करे जिस ऊपर सच्चनाम बड़ाई

جواب اورم ناتھ

(ओरम नाथ वाक्य)

اورم بولے تت برولے سنو نانک مودی
کیونکر بست پراپت ہووے کن پائی تجھ گودی
آپ بکھانے بھید نہ جانے گورن بوجھ نہ ہوئی
سدھ ملے بن بدھ نہ اوپجے جنم اکارتھ کھوئی
اورم کہے سن نانک پتا جی گور کو سر پر تھاپو
گور گورکھ کے چرنے لاگو تین لوک بن جاپو

ऊरम बोलैं तत बिरोले सुनहु नानिक मोदी
क्योंकर वस्त प्राप्त होवे किन पाई तुझ गोदी
आप बखानैं भेद न जानै गुरु बिन बूझ न होई
सिद्ध मिले बिन बुद्ध न उपजै जन्म अकारथ खोई
ऊरम कहे सुन नानिक पिता जी गुरु को शिर पर थापो
गुरु गोरख के चरणों लागो तीनि लोक में जापो

جواب ست گورو مہاراج

(सतगुरु वाक्य)

مودی کہے ایک اونکار تین لوک کو پالے
لکھ چوراسی جون اوپائے جیا جنت کی نالے
تسکی کرپا تے بست پراپت گورو پورے مل پائے
گورو پرشادی مرم پچھانا میل رہیا کائے
نرمل بدھ سدھ سب حاضر جنم سکارتھ پایا
رت جگنی بوند پتا مل کرتے ٹھاٹ بنایا
کہے نانک سنو اورم مورکھ برتھا جنم گنوایا
ایک اونکار گورو نہ جانا سن گورکھ بہرایا

मोदी कहयो एक ओंकार तीन लोक को पाले
लख चौरासी जून उपाय जिया जन्तु के नाले
तिसकी कृपा ते वस्तु प्राप्त गुरु पूरे मिल पाये
गुरु परसादी मरम पिछाना मिल न रहिया काये
निर्मल बुद्धि सिद्धि सब हाजिर जन्म सकारथ पाया
रक्त जननी बून्द पिता मिल करते ठाट बनाया
कहै नानिक सुनो ऊरम मूढ़ वृथा जन्म गंवाया
एक ओंकार गुरु नहिं जाना सुन गोरख बहकाया

سوال جھگڑ ناتھ

مات پتا کون - گور کون - کون دیس کون بھیس ہے - بولی [illegible] - کون منگی - [illegible] - کس جاتی
کون سے پر گاس سے ٹپے جنجال -

جواب ست گورو مہاراج

[illegible] - [illegible] - [illegible] - [illegible] پھر دیس - سگل بھیس - جنگل [illegible] بولی [illegible] - [illegible]
[illegible] سے ٹپے جنجال -

مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کوئی آگے بھی جگہ ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آگے دو بڑی بڑی جگہ ہین۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور تشریف لیچلین۔ ست گورو مہاراج نے بھائی بالے سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کہو بھائی بالے۔ بالے نے عرض کیا کہ جیسی مرضی حضور ہو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ جلدی نکر۔ مردانہ نے کہا کہ حضور یہان پر تو ہم نے جب دیکھا تو ناتھون ہی کو دیکھا اور مین نے تو سُنا تھا کہ نو ناتھ ہین اور چوراسی سدھ ہین اور یہ جتی۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ بات بہت صحیح ہے اور یہ سب جوگیون کے ہی بھیس ہین لیکن انکے نام جُدا جُدا ہین مگر آخر مین سب ایک ہی ہین۔ بعد اسکے پران ناتھ ست گورو مہاراج کی حضور مین آیا اور آتے ہی یہ سوال لایا۔

سوال پران ناتھ

کون جگتا کون بھگتا اروگی کون ہے کون لچھن تے اچھن تے جوگ کون پاتا ہے۔

جواب ست گورو مہاراج

نام بھگتا ست جگتا دِھارتا اروگی برت لچھن اُپدیس اچھن پریم جوگ پاتا ہے۔

جواب پران ناتھ

دھن ہو جتا جی صاحب نمسکار ہے پران پت دھن ہو بندہ گور رو ست گورو یہ کہکر پران ناتھ ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرنے لگا۔ یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے خود ہی ہاتھ پران ناتھ کے پیرون کی جانب بڑھایا۔ اتنے مین دونون شخصون کے چرن بند نا ہوئی۔ پران ناتھ نے کہا کہ آج سوادھان نرنجن پورکھ کے مجھکو درشن جتا جی صاحب آپ نے دیا ہے اسمین کچھ بھی شک نہین ہے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پران ناتھ جی تمھارے اور نرنجن پورکھ کی ایسی ہی کرپا ہے کیونکہ تم مین اور نرنجن مین کچھ بھید نہین ہے بلکہ ہم تو یہی جانتے ہین کہ تم نرنجن کی ہی صورت ہو۔ بجواب اسکے پران ناتھ نے کہا کہ اے جتا جی آپکے اوپر اُس نرنجن کی ایسی ہی کرپا ہے اور منگل ناتھ پران ناتھ کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے ناتھ جی جتا جی کو تم نے دیکھا۔ پران ناتھ نے جواب دیا کہ ہان جیسا کہ تم کہتے تھے ویسا ہی دیکھا بلکہ مجھکو تو یقین آگیا کہ نرنجن کے آج درشن ملے منگل ناتھ نے کہا کہ اے ناتھ جو کچھ سادھو کہے جاتے ہین وہ سب انہی گیون مین ہین اور نرنجن مین اور ان مین کچھ بھید نہین ہے۔ بعد اسکے پران ناتھ اپنے آسن پر جا بیٹھے اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج پران ناتھ کے ڈیرے آگے کون بستے ہین۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ سُن مردانہ جیسے اوپر کہہ چکے ہین [illegible] انکے گھر میں نام نہین ہے ویسے ہین۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور ناتھ کے گُن ہین اور انکے کیا نام ہین۔

جواب ست گورو مہاراج

[illegible] ناتھ۔ [illegible] ناتھ۔ چند بنشٹ ناتھ۔ منگل ناتھ۔ کنلکر ناتھ۔ گریان چند ناتھ۔ پران ناتھ۔ [illegible]

اور تمھارے درشن ذریعہ ہین بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سدھو تم آپ ہی نرنجن کے روپ ہو
اب ہمکو اجازت دیو کیونکہ اب تو سدھون کے ساتھ ست سنگ بھی بہت ہوا۔ (رجب جیصاحب) کا ادھار سدھون
ہی کے ست سنگ سے ہوا۔ یہ کہکر ست گورو مہاراج سدھون کے پاس سے رخصت ہوئے۔ مدکماز جل مردانہ۔

آگے ساکھی بیار پربت پرست گورو مہاراج کے
تشریف لیجانے کی بابت چلی

نمبر ۵۲

ست گورو مہاراج جب (بیار پربت) پر ہوئے تو دیکھا کہ (دتا تری) مہاراج بیٹھے ہوئے ہین اتنے مین مردانہ نے
پوچھا کہ اے ست گورو مہاراج اب ہم لوگ کہان آئے ہین۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ اب ہم
(بیار پربت) پر آئے ہین اے مردانہ اس مرتبہ ہم سات ہزار جوجن چلکر آئے ہین اور یہان پر ایک اوربھی سدھ
ہین اور وہ بڑے ہی اتبدھوت ہین جنکو کہ سب (سنیاسی) مت والے پوجتے ہین۔ یہ سنکر مردانہ نے جواب دیا
کہ اے مہاراج انکا نام کیا ہے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ نام انکا (دتا تری) ہے اور وہ اونچے پہاڑ پر رہتے ہینا
انکے درشن ہمکو کرا دیجئے یہ فرمانا ہی تھا کہ ست گورو مہاراج انکے پاس ہی جا کھڑے ہوئے جہان پر (دتا تری)
اتبدھوت بیٹھے ہوئے تھے۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آؤ بھائی بالے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور بہت ہی جلدی
آگئے اب انکو زور دیجئے کیونکہ آپ انکو بڑا ہی سادھو فرماتے ہین۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہتر بعد اسکے ست گورو
مہاراج (دتا تری جی) سے باتین کرینگے۔

	شبد ست گورو مہاراج	

ہووے دیہہ تو لو کوئی نا ہین	होवे देहि तोलो कोउ नाहीं
سمجھ دیکھ اپنے من ماہین	समझ देख अपने मन माहीं
جب لگ دیہہ تب لگ آس	जब लग देहि तब लग आस
یون نہ ہووے پورن سنیاس	यों नहीं होवे पूरन सन्यास
درشٹ کمل جب ہاکر شانتین	[illegible]
ایک نام بن سب گھٹ ماہین	[illegible] माहीं
جواب دتا تری جی صاحب	**[illegible]**
[illegible] گھٹ ماہین	[illegible] माहीं
[illegible]	[illegible]

کایا ہمری میل نہ لاگے
بولت بچن موڑھے تیاگے
ہل چل کبھی نہ بیاپے موہیں
پورن سروپ چت بسیا سوئی
روم روم میں نارائن جپتا
کاہے کو رسنا سے بکتا
(دتاتری) کہے سن نانک تپا
آپ چھوڑ ہو رہے اجپا

جواب ست گورو مہاراج

اجپا کہے سوئی جپ دیسے
کیوں نہ جپے پورن جگدیسے
جپ کرتے اجپا ہو جاوے
رکھ کایا نرمل ہو جاوے
جب لگ کایا تب لگ دھاپے
بنسے کایا تب ایک دیکھاپے
نانک بولے سچے بانی
سن دتاتری بھگوان بکھانی

جواب دتاتری جی

جاپ جپے جب درشٹ نہ آوے
دیکھے ادرشٹ تب جاپ بھلاوے
کایا تاکی رسنا تاکی
آپ نارائن ہوا ساکھی
[illegible]
[illegible]
[illegible] کہے سن نانک تپا

काया हमरी मैल न लागै
बोलत बचन मूढ़े त्यागै
हल चल कभी न व्यापे मोहीं
पूरन सरूप चित बसिया सोई
रोम रोम में नारायण जपता
काहे को रसना से बकता
दत्तात्रिय कहै सुन नानिक तपा
आप छोड़ होरहे अजपा

(सतगुरु वाक्य)

अजपा कहे सोई जप दीसै
क्योंन जपै पूरन जगदीसै
जप करते अजपा होजावे
रख काया निर्मल होजावे
जब लग काया तब लग जाप
बिनसै काया तब एक दिखाप
नानिक बोले सच्ची बानी
सुन दत्तात्रिय भगवान बखानी

(दत्तात्रिय वाक्य)

जाप जपै तब दृष्टि न आवै
देखै अदृष्टि तब जाप भुलावै
काया ताकी रसना ताकी
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چل کے دیکھو تمہیں دکھاؤن نت [illegible] سوامی
نرنجن نانک سدا حضوری آٹھو پہر سدا ہی

चलके देखो तुम्हरहिं दिखाऊं नवती कहे स्वामी
निरजन नानिक सदा हजूरी आठो पहर मन माहीं

جواب دتا تریا

। दत्तात्रिय वाक्य

دیکھی شکت تمہاری نانک جو بولے سو سانچی
اب پرتیت بھئی ہے ہمکو ہردے انورا گاچی
دھن سو گورو تمہارے کہئے جن تمکو دیکھ دکھایا
ایسا آگے اور نہ سادھو جو نانک تپا بنایا

देखी शक्ति तुम्हारी नानिक जो बोले सो सांचो
अब प्रतीत भई है हमको हृदय अनुरा गाचो
धन्य सो गुरु तुम्हारी कहिये जिन तुमको देख दिखाया
ऐसा आगे और न साधू जो नानिक तपा बनाया

جواب ست گورو مہاراج

। सत गुरु वाक्य

کھٹ درشن سب پنتھ جو دیکھو بھیکھ تمہارا اونچا
ذات برن سب سیوک تمرے تم سنگ ناہین پہونچا
ردھ سدھ سب پیچھے چھوڑے ایک کیا آدھارا
نانک کہے سن (دتاتری) سوامی سانچا بھیکھ تمہارا

षट दर्शन सब पंथ जो देखा भेष तुम्हारा ऊंचा
जात वर्ण सब सेवक तुम्हरे तुम संग नाहीं पहूंचा
रिद्धि सिद्धि सब पीछे छोड़े एक किया आधार
नानिक कहे सुन (दत्तात्रिय) स्वामी साँचा भेष तुम्हारा

یہ سنکر دتاتری نے ست گورو مہاراج کے چرن بندنا کی اور دونون صاحب نہایت خوش ہوئے یہ کیفیت دیکھکر بھائی بالے اور بھائی مردانہ آپس مین مسکرائے۔

اسقدر کتھا سنکر گورو انگد جی صاحب وجد مین آگئے اور تین پہر تک مست رہے جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ بھائی بالے کہو آگے کیا ہوا۔ یہ سنکر بھائی بالے پھر کہنے لگے کہ ست گورو مہاراج نے مردانہ سے فرمایا کہ یہان ایک (کاگ بھشنڈ) نامی بہت اچھا بھگت رہتا ہو تمکو اُسکے بھی درشن کرائینگے۔ ست گورو مہاراج کا یہ فرمانا ہی تھا کہ (کاگ بھشنڈ) جی کے استھان پر جا پہونچے

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی اور کاگ بھشنڈ کی ملاقات کے بابت چلی
نمبر ۵۳

ست گورو مہاراج کاگ بھشنڈ کے استھان پر جا بیٹھے (کاگ بھشنڈ جی) کتھا پڑھ رہے تھے جب انہون نے کتھا پوری کی تمام رشی اور دیوتے جو کتھا سنتے تھے اپنے اپنے مقامون کو تشریف لیگئے اور سب جا [illegible] بیٹھ گئے تو ست گورو مہاراج نے مردانہ سے ارشاد فرمایا کہ کیرتن کرو چنانچہ مردانہ کیرتن کرنے لگا۔ کیرتن کو سنکر کاگ بھشنڈ نے [illegible] کہ یہ کیرتن کسکا بنایا ہوا ہے۔ مردانہ نے جواب دیا کہ گورو نانک جی صاحب کی تصنیف ہے۔ یہ سنکر

کاگ بھسنڈ نے کہا کہ کلجگ مین جیوون کے اُدّھار کے واسطے۔ کتھا و کیرتن ہونے سے تمام پاپ سب کٹ جاوینگے دیکھو کہ ست
نرنجن نرنکار خود آپ ہی اوتار رکھکر پرگٹ ہوا ہو اور یہی نانک پکارے جاتے ہین۔ مردانہ نے کہا کہ ہان یہی سری گورو
مہاراج نانک نرنکاری جی صاحب ہی ہین جو آپ کے سامنے براجمان ہین۔ یہ سنکر کاگ بھسنڈ جی بہت خوش ہوئے
اور ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا اُنکی بھگتی دیکھکر ست گورو مہاراج بہت خوش ہوئے اور فرمایا
کہ اے رکھیشر جی آپ تو سروتا ہین بھگونت کا جس سنکر آپ خوش ہوئے ہین کیونکہ بہت سے سروتا ایسے ہی ہوتے
ہین کہ راگ و راگنی کی شناخت کرتے ہین اور بہت کم ایسے ہین کہ جو شبد کے اصول پر خیال رکھتے ہین۔ کاگ بھسنڈ نے
جواب دیا کہ ہان جو شبد کے اصول کو خیال کرتے ہین وہ لوگ رس بیتی ہین اور جنکا دھیان راگ و راگنی پر ہے گویا
خیال کیا کرتے ہین۔

بھائی بالے نے دریافت کیا کہ اے پرم ہنس رکھیشر جی آپ تو مہا پورکھ رکھیشر ہین اور بھگونت کے پریمی ہین پھر آپ نے
کاگ کا جسم کیونکر پایا۔ یہ سنکر کاگ بھسنڈ نے جواب دیا کہ اے سنت جی اس جسم ہی کی بدولت مین نے بھگونت کے درشن
کیے یعنے اسی جسم مین مجھکو اعتقاد نرنکار کا بڑھا ہو اسلیے مجھکو اب یہ جسم بہت ہی پسند ہو اور جب پرلے آگ خواہ پانی کے
ہوتی ہو تو مین بھی ویسا ہی سُوپ دھارن کر لیتا ہون۔ یہ طاقت بھی اس جسم ہی کی بدولت مجھکو ملی ہو اور اپنی مرضی
کے موافق موت بھی جب چاہون موجود ہو جاوے وہ بھی اسی جسم کی وجہ سے حاصل ہو۔ یہ سنکر بھائی بالے نے
دریافت کیا کہ اے رکھیشر جی اس جسم کا سبب کیا ہو۔ کاگ بھسنڈ نے جواب دیا کہ اے سنت جی پچھلا جنم میرا برہمن کا
تھا۔ اسوقت مین سرگن کی اوپاسنا کرتا تھا۔ ایک دن میرے گورو نے مجھکو نرگن کی اوپاسنا بتائی مگر مین سرگن ہی
کی اوپاسنا کرتا رہا۔ ایکدن میرے گورو مجھپر خفا ہوے اور اُنکی زبان سے نکلا کہ تو کاگ کی طرح بکتا ہو یہ سنتے ہی مین
اپنے گورو کے قدمبوس ہوا اور عرض کیا اور متھا ٹیکا کہ اے مہاراج آپ کا بچن تو ست ہوگا لیکن ساتھ ہی آپکے
یہ بھی مجھکو بر دیجیے کہ اس جسم کے ہونے سے پرمیشر کا جس مجھکو نہ بھولے۔ چنانچہ میرے گورو نے مجھکو یہ بر دیا کہ تیرے
ہردے مین مہاراج کی بھگتی نواس کریگی اور موت تمھاری خوشی کے موافق رہیگی جسوقت تمھاری خواہش ہو اسی وقت
جسم چھوڑ دو بغیر مرضی تمھارے کے تمھارے پاس موت نہ آسکیگی اور میرے باپ کا نام (جگتسا) تھا اور والدہ میری
(انبکا دیبی) تھی اُن لوگون کو بھی برہما کا بر تھا کیونکہ پچھلے جنم مین یہ رکھی تھے اور انھین والدین سے میرا جسم کاگ کا
ہوا تھا لیکن گورو کی کرپا سے (سری رام نام) جو (تارک منتر ہی) سو ہم سوتم جپا مجھکو خیال رہا۔ غرضکہ اُسی رام نام
کے جپنے سے میری تشنگی یعنے پیاس بجھائی ہو اسی وجہ سے اس جسم کو مین تیاگ نہین کرتا ہون۔ اور میرے دیکھتے دیکھتے
کئی مرتبہ یہ سرشٹی بنی ہین جیسے پہلے ہوئی ہو ویسا ہی سوپ دھارن کرکے اُسین [illegible] مجھکو [illegible]
[illegible] نہین ہون۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]

دو۔ بھائی مردانہ نے عرض کیا کہ حضور جو فرماتے ہیں درست ہی ہے۔
بعد اسکے ست گورو مہاراج کاگ بھشنڈ سے رخصت ہوئے۔ اتنے میں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آگے کون کون مقام ہیں۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ پہلے (بیلاو بھگت) کا استھان ہے بعد اسکے (دھرو) جی کا مقام ہے اور سب سے آخر میں (نرنکار جوت سروپ) کا استھان ہے۔ یہ فرماتے ہی تھے کہ ست گورو مہاراج ایک پلک مارنے میں (الاچین) پربت پر جا کھڑے ہوئے۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور آپ کہاں آئے ہیں۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے مردانہ (الاچین) پربت پر آئے ہیں۔ مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اس پہاڑ کا نام الاچین کیوں ہے گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہاں پر (اول ناتھ) نامی ایک جوگی [illegible] کا مقام ہے اور یہاں کے (بیلاو بھگت) راجہ ہیں مردانہ نے عرض کیا کہ حضور کیا (بیلاو بھگت) یہیں رہتے ہیں اگر انکے درشن مجھکو ملیں تو زہے قسمت۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مردانہ جلدی نہ کر تجھکو ضرور درشن ہونگے اتنے میں اول جوگی جا پہنچا ہو گیا اور دریافت کیا کہ تم لوگ کون ہو اور کہاں رہتے ہو اور کس کام کے واسطے یہاں آئے ہو اور کیا نام ہے تمکو کسنے بھیجا ہے اور پنتھ تمہارا پختہ ہے کہ خام۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو (اول جین) ہم سے بیں پرمیشر کے درشنوں کی خواستگاری ہے اسی خواہش سے یہاں آئے ہیں اور نرنجن و نرنکار ہمکو یہاں لایا ہے اگر پنتھ کچا ہوتا تو کچھ شبہ ہوتا اور اگر پکا ہے تو کبھی چھوٹ نہیں سکتا ہے اور یہ تم خیال کرو کہ مجھکو ایک نرنکار کی آس ہے دوسری خواہش نہیں ہے۔ یہ سنکر اول جین مذکور نے ست گورو مہاراج کے قدموں پر گر کر سجدہ کیا۔ اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے اول جین ہم تمہارے درشنوں ہی کو یہاں آئے ہیں۔ یہ بہت ہی اچھا ہوا کہ تمہارے درشن ملے۔ یہ سنکر اول جین نے جواب دیا کہ اے پتا جی صاحب ہم نہال ہو گئے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ آپ نے کرتارتھ کیا اور یہ استھان بھی کرتارتھ ہو گیا۔ اتنے میں مردانہ نے انہیں اول جین سے دریافت کیا کہ بیلاو بھگت کہاں رہتے ہیں جناب۔ اول جین نے جواب دیا کہ وہ ہمارے راجہ ہیں اور بڑے ہی بھگت ہیں تم ضرور انکا درشن کرو۔ غرضکہ ست گورو مہاراج بیلاو بھگت کے درشنوں کو آگے چلے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور بیلاو بھگت کے ملاقات کی بابت چلی

نمبر ۵۲

ست گورو مہاراج جسوقت وہاں پہنچے دیکھا کہ بیلاو بھگت مگن ہو کر بیٹھے ہیں۔ ست گورو مہاراج کی آواز سنکر بیلاو بھگت کی آنکھ کھلی انہوں نے یہ خیال کیا کہ یہاں تو آدمی کا گذر نہیں ہے یہ کیا کرشمہ ہے اتنے میں ست گورو مہاراج نے [illegible] ہم کرتار کے بندے ہیں اسیکو یہاں کا [illegible] ہے۔ یہ سنکر بیلاو بھگت نے پوچھا کہ اے [illegible] آپکا نام کیا ہے ست گورو مہاراج نے (بابا نانک نرنکاری) نام ہے۔
یہ سنکر بیلاو بھگت نے سوال کیا۔

جواب دیا کہ جیسے مرضی حضور کی ہو۔ یہ کہنا ہی تھا کہ ست گورو مہاراج مع ہمراہیوں کے دھورو بھگت کے استھان پر جا پہونچے۔ ست گورو مہاراج نے دیکھ کر دھورو جی بیٹھے کچھ بڑبڑاتے ہیں [illegible] اور دھورو بھگت نے بھی دیکھ کر جو آدمی یہاں آئے ہیں دھورو بھگت کی پوری تیج کنڈ کے سامنے بیٹھے بیکنٹھ دھام کے روپ کو اور دھورو [illegible] دیکھ کر بشن جی صاحب کا دھیان کرتے ہیں اور جو کہ ست گورو مہاراج کا اوتار بھی بشن جی ہی کا تھا جیسے بشن سروپ کو دیکھ کر ست گورو مہاراج کو دھورو بھگت نے ڈنڈوت کی اور کہا کہ آج میرے بڑے بھاگ اودے ہوئے ہیں کہ گھر بیٹھے بشن جی مہاراج کے درشن ہوئے ہیں۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھگت جی آپ کا تو بلکیت ہی کا تصرف ہے اور بشن جی کا آپ دھیان کرتے ہیں چنانچہ جسکا آپ دھیان کرتے ہیں وہ نردوش چیتن نرگن سرگن تم میں بھی ہے اور مجھ میں بھی ہے اور تمام خلقت میں وہ سرب بیاپی سمایا ہوا ہے وہی بشن ہے اسکو نمسکار ہووے جو نہ بیاپی اور نیونتن چھڈ سے رہت جسکو سچائی کہنا چاہیے انتر دھیان ہوکر اگر دیکھیے تو سب کچھ آپ کے اندر ہی ہے۔ یہ سنکر دھورو جی نے متھا ٹیکا اور کہا کہ یہاں آنے کی طاقت کسی کی نہیں ہے اور بجز آپ کے ایسے مقام سخت میں کوئی نہیں آسکتا ہے تعجب آئے ہو۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ رام نام کے پرتاپ سے ہوا پر سوار ہوکر ہر جگہ کی سیر کرتے ہیں اور بہت آسانی سے یہاں بھی آن پہونچے ہیں۔ نرنجن اور نربان کی مدد سے یہاں آئے ہیں۔

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مردانہ کو ایسی مقام پر چھوڑا اور آپ مع بھائی بالے کے آگے چلنے کو تیار ہوئے اسوقت دھورو بھگت کو ست گورو مہاراج نے بشن جی کا سروپ دھارن کر کے درشن دیا بعد درشنوں کے پھر اپنا سروپ دھارن کیا اسوقت دھورو بھگت نے کہا کہ دھن ہو نانک جی کلجگ کے ادھار کرنے کے واسطے آدمی کا جسم آپ نے رکھا ہے اور آپکی بدولت کتنے جیو ادھار ہونگے اور بہت سے لوگ ست سنگ کر کے اور آپ کے شبدوں کو سنکر اور پڑھ کر ادھار ہونگے آپ کی بدولت نرگن اور سرگن کو ایک روپ جانکر نام کی اپاسنا کرینگے کہ جس سے انکا ادھار ہو دیگا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب ہم بشن جی کے مندر کو جاتے ہیں اور کلجگ کی باتیں کر کے اور واپس آکر آپ سے رخصت ہوکر مرت لوک کو جاوینگے یہ سنکر دھورو بھگت نے کہا کہ اے پتا جی آگے میں آپکو نگرا جانتا تھا اور بشن جی کو بھی نگرا ہی سمجھا تھا لیکن اب آپکی کرپا سے بھگت آپ میں اور اپنے میں اور بشن جی میں کچھ بھید نہیں معلوم ہوتا بلکہ ابھید ہوگیا۔ جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بھگت جی آپ پہلے ہی سے ابھید روپ ہیں کیونکہ پانچ برس کی اوستھا میں نارد جی کا اپدیش سنکر اور پرمیشر میں لگنہ ہوکر ایسا بھجن کیا کہ حضوری ہوکر دوبدھا جاتی رہی بلکہ سرب میں جوت کی جوت سماگئی جیسے کہ پانی میں پانی ملجاتا ہے اسی طرح دوبدھا بھاؤ ہی نہیں گیا اب آپ ایک پرمیشر ہی کو دیکھ رہے ہیں جو ایک سے انیک ہوتا ہے اور انیک سے پھر ایک ہوجاتا ہیں ویسے ہی آپ بھی ایک ہی ہو گئے ہیں۔ گیان سروپ اور بیک روپ سب آپ ہی ہیں اور خلقت کا سبھاؤ ان سب آپکا ہیں بیٹھے جل تھل پربت [illegible] آپ ہی ہیں آپ سدا [illegible] ہیں [illegible] سے جیو [illegible] ہیں [illegible] دھورو جی نے کہا کہ اے [illegible] پتا جی آپ کے [illegible] کی [illegible] ہی کر [illegible] بعد اسکے [illegible] ہیں [illegible] [illegible]

پر اچھا ن ہو - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ ٹیلا کہ جو جن بلند ہو اور نام اسکا رزب کا پربت - تو اسنے مین بھائی بالے
و بھائی مردانہ نے پوچھا کہ حضور یہان کوئی سادھو بھی ہین - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہان کوئی نہین تو ہان سادھو
لوگ اگلے پربت پر ہین وہان کبھی چلینگے - اتنے مین مردانہ کی طرف مخاطب ہو کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ
کچھ بھوکھ لگی ہو - مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہان تو کوئی دکھائی ہی نہین دیتا ہو یہان کھانا و پانی کیسا اور سچ تو یہ ہو کہ کیسا
کسی نے میرے آگے لاکر کچھ رکھ دیا ہو کہ جو مین کھاؤن - بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ وہ جو اونچا
پہاڑ ہو وہان پر پھل لگے ہوئے مین جاکر جسقدر تیری خوشی ہو کھالے اور پانی بھی پی آؤ - مردانہ نے جاکر دیکھا کہ قدرتی پھل پھلے
ہوئے کھڑے ہین اور بڑے درخت مین پھلے تو مردانہ نے خوب کھایا جب ذائقہ اچھا پایا کچھ توڑکر باندھ بھی لیے اور آکر ست گورو
مہاراج کے آگے رکھ دیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کھاؤ بھائی بالے - بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور بھی کھاوین اور
تھوڑے مجھکو بھی مرحمت فرماوین - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ کیون بھائی مردانہ - مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین بخوبی سیر ہو
چکا ہون میرا پیٹ بہت بھرا ہو اگر مرضی ہو تو ایک خواہ دو دیدیجے - بھائی بالے نے جواب دیا کہ اے مردانہ تو وہان سے بھوکھا
ہو کر آیا - مردانہ نے جواب دیا کہ ست گورو مہاراج نے تو مجھکو خود ہی بھیجا تھا اتنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ
غصہ کیون ہوتا ہو - مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہ پھل تو یون ہین جاتے ہین - بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اگر
انکا کوئی کھانے والا نہ ہوتا تو یہ پیدا ہی نہ ہوتے - مردانہ نے جواب دیا کہ حضور یہان تو کوئی مجھکو دکھائی نہین دیتا ہو حضور کو البتہ
اسکے کھانے والے دکھائی دیتے ہونگے - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہ قدرتی کھانا ہو جو مہا پورکھ گوپت ہین انہین
کے واسطے کرتار نے ان پھلون کو پیدا کیا ہو - مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین تو گوپت نہین ہون - ست گورو مہاراج نے فرمایا
کہ اے مردانہ مہا پورکھ اور گوپت مین کچھ فرق نہین ہوتا ہو بعد اسکے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہین ٹھہرین - ست گورو مہاراج
نے جواب دیا کہ مردانہ کیا فائدہ اچھا معلوم ہوا - مردانہ نے عرض کیا کہ حضور وہان جاکر کیا کرینگے جیسے وہان رہنا ویسے ہی یہان
رہنا - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ جو وہان کرنا ہو وہ یہان نہین کرنا ہو مردانہ نے عرض کیا کہ بہتر مہاراج -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کی اہار پور کے جانے کی بابت

چپلی
نمبر ۵۷

ست گورو مہاراج (سا پربت [illegible] مین [illegible] دھیان ہو کر (او پربت) پر تشریف لے گئے مردانہ نے [illegible] کیا کہ
مہاراج آپ کہان آئے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اس مرتبہ [illegible] جو ہین ہم [illegible]
[illegible] آچکے ہین اتنے مین مردانہ نے عرض کیا کہ حضور یہان پر سادھ کہان رہتے ہین وہان [illegible]
[illegible] مردانہ جلدی نکر یہ فرمایا تھا کہ اتنے مین ایک سادھو ایک مقام سے برآمد ہوئے [illegible]
[illegible] آپ کون ہین اور آپکا نام کیا ہو - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ [illegible]

آنے جانے کا بھرم تمہارے من مین ہو اور تمام بھرم مٹ سے رہت ہو۔ یہ سنکر حقیقت سندھ کے [illegible] سے [illegible]
نرمل نہین ہوتا ہو بس تمہارا من [illegible] پر نزش ہوا ہو۔ ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ (حقیقت [illegible]) پرانایام مین تین
کرم ہین یعنی پورک - کنبھک - ریچک - جسکا مطلب یہ ہو کہ پران کو روکنا اور کھینچنا اور نکالنا۔ ان سب کا اصول یہ ہو کہ
من کو بیکار کرمون سے ہٹانا اور شدھ آتما سے نام کا جپ کرنا اسی سے من شدھ ہوتا ہو۔ یہ سنتے ہی حقیقت [illegible] اور ست گورو
مہاراج وہان سے انتردھیان ہوکر گرنار پربت پر تشریف لیگئے۔ مردانہ نے پوچھا کہ ست گورو مہاراج یہان پر بھی کوئی رکھیشر ہے
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ یہان پر جو رہتا ہو وہی آگے آملا تھا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور ایک رکھیشر سے گفتگو ہونے کی بابت چلی

نمبر ۵۸

گرنار پربت پر ایک بہت بڑا تالاب تھا اور پانی سے تالاب مذکور بھرا ہوا تھا۔ ست گورو مہاراج اس تالاب مین اشنان کرنے لگے۔ اتنے مین ایک رکھیشر نے آکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے بھائی تم اشنان کسواسطے کرتے ہو یہ تو ٹھگون کیطرح سوانگ بناتے ہو بلکہ بھگت تو ایسا ہونا چاہیے کہ جیسے (دگمبر) رکھیشر سوتیر پربت پر اچل بیٹھے ہین اور کبھی نہاتے ہی نہین ہین اور اُسکے بھجن کے بارہ مین مچھلی کی تمثیل اگر دیکھاوے تو بجا ہو کیونکہ جیسے مچھلی پانی سے کبھی جدا نہین ہوتی ہو اور اگر جدا ہوگی تو جان دیدیگی ہو اسی طرح رکھیشر موصوف بھی بھجن سے ایک لحظہ کو جدا نہین ہوتے ہین بس بھگتی تو ایسی کرنی چاہیے اور یہ نہانا دھونا تو شغل سوانگیون کے سوانگ بنانا ہو۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے جواب دیا کہ اے رکھیشر اشنان تو (ایک اونکار) کے درشنون سے ہم نے پہلے ہی کیا ہو اور ست گورو مہاراج کے بھنڈارہ سے سوانگ بھی لیا ہو اور (دگمبر) نے جیسا چت ٹھہرایا ہو نانک بھی [illegible] کررہا ہو اگر سوا آسمی جدائی ہو جاوے تو پران تن سے علحدہ ہو جاتے ہین۔ یہ سنکر اُس رکھیشر نے جواب دیا کہ کلجگ مین کیا نانک چاہتے ہین ہو جو راجہ جنک جی تھے۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہان مین وہی ہون اور آپکا کیا نام ہو۔ یہ سنکر رکھیشر مذکور نے کہا کہ سکھ چین رکھیشر میرا نام ہو۔ بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم وہی ہو جو جنک کی سیج سنوارتے تھے۔ رکھیشر نے کہا کہ جی ہان مین وہی ہون۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج اور وہ رکھیشر [illegible] لگے۔ اُس رکھیشر نے کہا کہ چلو چنا ہی کُٹی مین ٹھہرو۔ ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اب ہمکو اجازت دیجیے۔ یہ سنکر رکھیشر [illegible] کہ آپ کو رام کی اجازت ہو جہان چاہو وہین جاؤ۔ بعد اسکے ست گورو مہاراج رخصت ہو کے وہان سے [illegible]
[illegible]) پہ پہنچے کہ جہان سے گیا [illegible] مردانہ نے [illegible]
ست گورو مہاراج نے فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]

دوبارہ اُس سے جنم مرنے کے دُکھ ہوتے ہین۔ یہ سنکر راجہ نے جواب دیا کہ پرمیشر کی یہ مایا ہو جسکو پیدایش اور وفات کہتے ہو
سچ تو یہ ہو کہ یہ ایک جسم مین گشت کیا کرتی ہو اسی عرصہ دو گھڑی کے واسطے سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ کرتے ہین
بس جس شخص نے پرمیشر کے نام سے وحشت ہی سے وقت گذارا اُسکو ہمیشہ ہی آمد و رفت رہتا ہو اور جو لوگ ستاگو ست کرکے
مانتے ہین وہ اُس سے کسی گرو جی سے جدا نہین ہوتے ہین [illegible] سماں کے اکھنڈ تو ہیئے سب جگہ موجود ہے ہیں تمہارا ہنسنا
[illegible] سکا [illegible] کے لوگون نے اتفاق [illegible] ست گورو مہاراج کے قدمون مین آکر [illegible] کیا اور عرض کیا
کہ حضور ہمارا [illegible] گیان کرین [illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم پرمیشر مین دھیان لگاؤ جس سے تمہارے جسم مین کوئی
عارضہ [illegible] مین آرام کے لیے [illegible] گیان کے [illegible] ہو گئے ہین اسی طرح پرمیشر کا بھجن کرو کیونکہ یہ جسم کرمون کا درخت
ہو نیک کام کروگے تمہارا کلیان ہوگا [illegible] پرمیشر کا نام جپا کرو اور کرہ او پرشاد کیا کرو اور داس کیا کرو جس سے کل کام
تمہارے سدھ ہونگے ست گورو مہاراج نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ سچ رہنا اور آپس مین ملکر [illegible] کرتار ہی پر بھروسا رکھنا
بعد اسکے ست گورو مہاراج شہر کے اندر تشریف لیگئے وہان کے لوگون کی عمرین ایک ہزار برس کی ہوتی تھین اور وہ لوگ ہمیشہ ہی
جوان رہتے تھے وہان کے لوگون نے بھی ست گورو مہاراج کے قدمون مین گرکر متھا ٹیکا۔ مردانہ نے وہان کے لوگون سے
دریافت کیا کہ اس زمانہ کلجگ مین ایک سو برس کی عمر ہوتی ہو ہان پچھلے وقتون مین عمرین زیادہ ہوتی تھین لیکن اب تو چالیس
برس کے بعد بڑھاپا شمار کیا جاتا ہو پس تم لوگون کا جسم ایک ہزار برس تک کیونکر قائم رہتا ہو اور ہمیشہ کیسے جوان رہتے ہو اسکی
کیا وجہ ہو یہ وصف تم مین کیونکر ہو۔ یہ سنکر اُن لوگون نے جواب دیا کہ اول تو ہم لوگ سچ بولتے ہین اور پران کے سنجم کرنے کی عادت
رکھتے ہین اسوجہ سے کلجگ ہمارے اوپر اثر ہی نہین سکتا علاوہ اسکے ہم لوگ شاستر و بید کے موافق کام کرتے ہین اور اکثر
سنتون اور مہاتماؤن کا ست سنگ بھی کیا کرتے ہین۔ یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ست نام جپو کہ جسکی وجہ سے دُنیا اور
عاقبت کے سب کام سدھ ہونگے اور دھرم کی کیرت کیا کرو اور بانٹ چوٹ کر کھایا کرو اور اپنی آمدنی سے دسوان حصہ خیرات
کیا کرو اور کرہ او پرشاد کیا کرو اور داس کیا کرو ایسے کرنے سے تمہارے سب کام سدھ ہونگے یہ ہدایت فرماکر ست گورو مہاراج
(دالہ پرشٹ کنڈ) کو تشریف لیگئے اور جنگل مین جاکر اُترے اُس جگہ پر کئی گروہ شیر بیٹھے ہوئے تھے بھائی بالے اور بھائی مردانہ
اُنکو دیکھکر ڈر گئے۔ اسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ کو حکم دیا کہ شبد گاؤ جسقدر شیر ہین سب آکر متھا ٹیکینگے ارشاد کے
ساتھ مردانہ نے شبد گانا شروع کیا شبد کو سنتے ہی سب شیر ست گورو مہاراج کے قدمون مین آکر حاضر ہوئے اسوقت ست گورو
مہاراج نے اُنسے دریافت کیا کہ تم لوگ کون ہو۔ شیرون نے جواب دیا کہ ہم لوگ (داسی پُرن) ہین آپ کے درشنون سے [illegible]
آج [illegible] ہوا کیونکہ [illegible] سے پہلے بھی ہم لوگون سے بھاگتے ہین اسلیے جو کوئی یہان آتا ہو اُس سے ہم لوگ [illegible] ہین
[illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا اب تمہارا جسم آدمی کا ہوگا لیکن [illegible]
[illegible] اگر تم لوگ [illegible] ملکر رہوگے اور سات [illegible] کرگے [illegible]
[illegible] سے بچے رہوگے تو اچھا ہوگا [illegible] اور ترک [illegible]
[illegible] ست گورو مہاراج شہر مین آئے اور لوگون نے [illegible]

تشریف لیگئے وہان کے لوگون نے مردانہ کو گرفتار کر لیا اور اپنے راجہ کے پاس مردانہ کو پکڑ لیگئے مردانہ کو دیکھکر وہ انکا راجہ بہت
خوش ہوا اور آپس مین کہاکہ اس شخص کو ہم دیوتا کو چڑھاوینگے یہ کہکر بہت خوشی سے مردانہ کو لیچلا اور تمام خلقت مردانہ کو دیکھنے
دوڑی - مردانہ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ جو پیدا ہوتا ہی وہ ضرور ہی مریگا اور اگر موت نہین ہی تو کسی کے مارے نہین مرتا ہی
اور اگر موت ہی نے آگھیرا ہی تو اُسکا چارہ ہی کیا ہی غرضکہ دیوتا کے مندر مین جاکر راجہ نے جلاد کو حکم دیاکہ اسکو جھٹکا دو جسوقت
اُس جلاد نے تلوار چلائی اُسیوقت اُس دیوتا کی مورت سے دیبی نے پرگٹ ہوکر اُسی تلوار سے راجہ کا سر علیحدہ کر دیا اور دوسرے
شخصون کو بھی تلوار جالگی اور اور ون کو بھی مارنے لگی - اُس وقت مردانہ نے دیبی کا ہاتھ پکڑ کر تلوار لے لی اور کہاکہ اے
دیبی جی راجہ تیرا اوپاسک ہی اور مین تو کرتار کے بھروسے پر ہون - پرسنکر دیبی نے جواب دیاکہ اے پتا جی جو کرتار کے
ہین اُنکی مین داسی ہین تابعدار ہون یہ کیفیت دیکھکر اس شہر کے سب لوگ ست گورو مہاراج کے پاس آکر قدمبوس ہوئے
اتنے عرصہ مین ست گورو مہاراج نے راجہ کے لڑکے کو نام کا اوپدیس کیا اور راج کا تلک بھی کر دیا اور حکم دیاکہ دھرم سالہ بنواؤ
اور آئے سنتون کی خدمت کیاکرو بھوجن دو اور کڑاہ پرشاد کرو اور کرتار کو حاضر و ناظر جانتا اور ست نام کا جپ جپنا - بعد اسکے
ست گورو مہاراج (حرب کمتھا) مین تشریف لیگئے وہ انکا راجہ حاضر ہوا اور عرض کیاکہ اے سنت جی آپ بھگونت کا روپ ہین
مجھیر دیا کیجیے تاکہ میرا بھی کلیان ہو - بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ سنو راجہ یہ سنسار مثل ایک دریا کے ہی بس جیسے
کہ دریا مین ہر ایک قسم کے اشیا ہوتے ہین ویسے ہی اس سنسار مین بھی ہر ایک قسم کی شئے موجود ہی بس جو لوگ بدصحبت
کے آدمی ہین وہ اس دریا سے سیوار پاتے ہین اور جو لوگ نیک صحبت کے آدمی ہین اور پرمیشر کے گن گاتے ہین وہ گویا مثل
کمل کے پھول کے ہین اور جو لوگ جگیاسو ہین وہ مثل بھونرے کے ہین اور سنت لوگ اس سنسار مین جو پرمیشر کا جس ساتے
ہین اور جگیاسو لوگ مثل بھونرے کے خوشبو سونگھتے ہین اور مہاتماؤن اور سنتون کے بچنون پر جو عمل کرتے ہین اُن
جگیاسیون کا حال مثل چندن سنتون اور گوروؤن کے بچن سنکر جھک جاتے ہین اے راجہ اگر نیم کے درخت کو شکر اور شہد سے
بھی آبپاشی کرین تو بھی وہ میٹھا نہ ہوگا - پس اسی طرح اگر ابرت مشبہ ساکت کو سناتے جاوین تو بھی وہ اپنی عادت معہودہ
کو نہ چھوڑینگے بس اسی طرح تم بھی ساکت اور کھوٹے کیون ہوتے ہو بہتر ہی کہ گورو رکھو اور پرمیشر کا نام جپو اور دل لگاکر جپو تمہارا
ضرور ہی ادھار ہو جاویگا - یہ بچن امرت سنکر وہان کے لوگ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے - ست گورو مہاراج نے
اُن لوگون کو سکھ کیا اور وہان سے ست گورو مہاراج روانہ ہوئے اُسوقت مردانہ نے عرض کیاکہ حضور سارے دیپ ہو کے
جاتے ہین دکھن مین اُنکے بھی دیکھنے کی خواہش ہی - ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ چل مردانہ - پھر کلکر ست گورو مہاراج
[illegible] کو تشریف لیگئے وہان کے لوگ ست گورو مہاراج کے آگے آکر قدمبوس ہوئے ست گورو مہاراج نے اُن لوگون
کو ست نام کا اوپدیس کیا وہانکے لوگ [illegible] [illegible] تشریف لیگئے
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] وہان کے لوگ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے [illegible]
[illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایاکہ [illegible]

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک کاشتکار یعنی بالے کے مالک سے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ٥٩

ست گورو مہاراج چلتے چلتے ایک مقام پر ہوپنچے جہان پر ایک شخص اپنے کھیت مین بیٹھا ہوا (جوار) بھون رہا تھا اُسکو دیکھکر مردانہ نے کہاکہ اگر حضور تشریف لیچلین تو اسکے پاس سے ہم بھی کچھ لے آوین - یہ سُنکر ست گورو مہاراج مسکرائے اور اُسی کھیت مین جاکر بیٹھے ان کو دیکھکر اُس کاشتکار نے ست گورو مہاراج کے سامنے آکر متھا ٹیکا اور کچھ (جوار) لاکر رکھ دیا - ست گورو مہاراج نے وہ بھوڑا اٹھاکر مردانہ کو دیدیا - اُسوقت ایک لڑکا وہان موجود تھا اُسکے دل مین آیا کہ اپنے گھر سے ان فقیرون کے واسطے کچھ کھانے کو لانا چاہیے یہ خیال کرکے لڑکا نذکور اپنے گھر کی طرف چلا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس لڑکے سے دریافت کیاکہ اے بھائی تو کہان جاتا ہے اُس لڑکے نے جواب دیاکہ اے غریب نواز جی مین آپ لوگون کے واسطے کچھ کھانے کو اپنے گھر لینے جاتا ہون - یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک اشلوک فرمایا -

اشلوک

श्लोक

سچتر تیرا لیف سالی بھاؤ تیرا پکوان -
सचत्त तेरा लेफ़ तेहाली भाव तेरा पकचान

نانک صفتی تربتیا اَو بھُہ سلطان -
नानिक बिफ़ती वीयतीक श्राव पैदा सुलतान

ست گورو مہاراج نے اُس لڑکے سے فرمایاکہ اے لڑکے تو نے ہمارے پیٹ کو گویا سمجھا دی ہو اسیر ہم بہت آرام سے سوئے ہین اور جو تیرے دل مین یہ آیا ہو کہ ہم اپنے گھر سے لاکر ان سادھوؤن کو کچھ کھلا دین وہی تیری محبت ہم لوگون کو گویا پکوان ہوگیا ہی اسوجہ سے مین تجھ سے نہایت ہی خوش ہون تیری بھگتی مجھکو نہایت ہی پسند آئی ہو بعد اسکے ست گورو مہاراج وہان سے تشریف آگے کو لیچلے اور اُس لڑکے کو آشیرباد دیاکہ اسکا پھل تجھکو ملیگا - غرضکہ ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان کا فرمانا ضائع ہوتا ہی نہین تھا بعد کچھ عرصہ کے وہان کے راجہ کا انتقال ہوگیا اور اسکے خاص یا خاندان کے آس پاس کا کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جسکو گدی دیجاوے - وزیر نے اپنے دل مین خیال کیاکہ اگر مین خود عنان انتظام ملک کی اپنے ہاتھ مین لیتا ہون تو دخل انگشت نمائی ہوگی اسلیے کل مشیران راج کی صلاح لی اور سب کے اتفاق سے یہ رائے قرار پائی کہ اب اس بارہ مین بحکم الٰہی اسطرح پر انتظام کرنا چاہیے کہ شہر پناہ کے منجملہ چارون دروازون کے تین دروازے بند کرکے ایک دروازہ کھلا رکھنا چاہیے اور تخت نشینی کے وقت جو شخص پہلے آجاوے وہی راج دیا جاوے - چنانچہ ایسا ہی کیا گیا وہان ست گورو مہاراج کی پیشین گوئی و آشیرباد کی بات کیا پوری ہوتی جاتی ہے - غرضکہ جو روز جشن تخت نشینی کا تھا سب پہلے وہی لڑکا اُس کاشتکار کا جسکو آشیرباد ست گورو مہاراج کا تھا دروازہ پر آتا تھا - سرداران نے فوراً [illegible] اُس لڑکے سے دریافت کیاکہ تو کون ہو اُسنے جواب دیاکہ مین ایک کاشتکار کا لڑکا ہون [illegible] لوگ [illegible] سنکر تیرے سر پر [illegible] اسی [illegible] کیا چاہتے ہو - یہ کلمہ سنکر [illegible] اُس لڑکے کی پیشانی پر [illegible]

راج کا مالک کر دیا - اب اس لڑکے کو تمام راج سلام کرنے لگا - غرضکہ ست گورو مہاراج کا کلام پورا ہوا جب چندے عرصہ
کے اس وہ بیت کا شاہنشاہ لیٹے مہاراجہ بھی فوت ہوگیا اور ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے وہی لڑکا تمام
ملک کا مہاراجہ ہوا -

پس اے بھائیو ست گورو مہاراج کے بچنون پر جو شخص اعتقاد رکھے گا دنیا اور عاقبت کے سب کام پورے ہونگے -
ست گورو مہاراج پھر وہان سے بھی آگے کو تشریف لیچلے - ایک روز راستہ مین دیکھا کہ ایک بیوپاری راستہ گیر چلا آرہا
ہے - ست گورو مہاراج نے اس سے دریافت کیا کہ اے بھائی تیرے بغل مین کیا بندھا ہے - اس بیوپاری نے جواب دیا کہ
اے مہاراج میرے بغل مین (بٹہ تولنے) کے واسطے ہین - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اسکو کھولو جب اسنے کھولا
تب ست گورو مہاراج نکال نکال کر دریافت کرنے لگے کہ یہ کونسا بٹہ ہے وہ بتلانے لگا کہ یہ حسب ذیل ہین -
پاؤ ہے - آدھ سیر ہے - سیر ہے - دو سیر ہے - پانچ سیر ہے - ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ دھن پاؤ ہے جن پاؤ کہا ہے
بعد اسکے پھر ست گورو مہاراج نے مکرر فرمایا ہے کہ اے بھائی یہ کیا بٹہ ہے - اسنے جواب دیا کہ اے مہاراج یہ آدھ پاؤ ہے -
اور ایک سیر شاہی ہے - بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے سیر شاہی تو دھن ہے کہ جسنے آپکو تھوڑا کیا ہے -
ماتر ہوتے ہوئے نہ ماتر - ماتر ہوتے ہوئے نہ ماتر - اسکا مطلب یہ ہے کہ جو چیز چھوٹی ہوتی ہے اسکو چھوٹا ہی کہنا
مناسب ہے لیکن جو بڑا ہوکر یا زور و طاقت والا ہوکر اپنے آپ کو سب سے چھوٹا و کمتر سمجھے وہ دھن ہے - تیرا بھجان لینے
غرور کو کھو کر رہنا بہت ہی اچھا ہے - غرضکہ ست گورو مہاراج کے یہ بچن سنکر وہ بیوپاری آنند ہوگیا اور ستگورو مہاراج
کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا - ست گورو مہاراج نے بھی اسپر ایسی کرپا کی کہ اسکو تینون لوک دیکھ پڑنے لگا - اس وقت
ست گورو مہاراج نے اسکو ہدایت کی کہ آج سے دھرم کی کیرت کرکے کھانا اور راست گفتاری اختیار کرنا اور پرمیشر کا نام
جپنا اسی سے تیری مکت ہوگی - اس دن سے وہ بیوپاری ست گورو مہاراج کے بچنون پر عمل کرنے لگا آخر کو سدھ گتی کو پہنچ
ہوگیا اور ست گورو مہاراج کے قدمون مین جا پہونچا -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج اور ایک سکھ سے نام کے بابت جو گفتگو ہوئی وہ چلی

نمبر ۹۰

ست گورو مہاراج چلتے چلتے ایک موضع مین تشریف لیگئے اور وہان رات ہوگئی اتفاق سے ست گورو مہاراج کو رات
کو وہان کسی نے ٹھہرنے نہ دیا اور اسکا سبب یہ تھا کہ وہان کے لوگ نچلے تھے پہلے گورو نہین کرسکتے تھے یا نانک کو
وہ لوگ جانتے نہ تھے کہ گورو مہاراج کون چیز ہے اسی موضع مین ایک کھتری رہتا تھا اور اسکے پاس بہت کچھ دولت
تھی اور کھتری مذکور ہر قسم دولت مین لپٹا رہتا تھا اور بھگوان کا کچھ خیال ہی نہین کرتا تھا اتفاق سے اس کھتری کو
ست گورو مہاراج کے درشن ہوگئے اور ست گورو مہاراج کے درشن پاتے ہی اس کھتری [illegible]

اُس سکھ مزدور کو سنا مین خوش ہوکر کہنے لگے وہ دونون شخص اُس ساہوکار کے مکان پر جا ہوے [illegible]
عیال و اطفال سے جاملا۔ اُسکے گھر والون نے جس ضرورت کے لیے جو باعث وہ تھا [illegible] سکھ وہین [illegible] جب صبح ہوئی تو
اُٹھکر اپنے گھر کو چلنے کے لیے تیار ہوا [illegible] اُس ساہوکار نے کہا کہ کھانا کھا کر جانا۔ اُسنے کہا بہت اچھا جب رسوئی تیار ہوئی تب
دونون نے کھانا کھایا۔ غرضکہ اُس ساہوکار نے اُس سکھ مزدور کو چار ٹکے پیسے دیے اور [illegible] رخصت ہوکر چلا جب کچھ دور چل کر
پھر واپس آیا اور اُس ساہوکار سے بُلاکر اُس سکھ نے کہا کہ ایک بات میری تنہائی مین سن لو ساہوکار علیحدہ ہو بیٹھا۔ اُس
سکھ مزدور نے کہا کہ اے ساہ جی آپ کی عمر کیا ہو اُسنے جواب دیا کہ میری عمر ساٹھ خواہ ستر برس کی ہو چکی ہو یہ سنکر اُسنے کہا کہ
مجھکو بڑا ہی تعجب ہو کہ اس ساٹھ خواہ ستر برس مین جا۔ گھڑی بھی تیری پرمیشر کے دربار مین نہین لکھی گئی ہے۔ ایک بات اور
سنو۔ آج کے ساتوین دن تمکو موت آگھیریگی اسلیے بہتر ہو کہ ایک کام یاد رکھو۔ کہا کہ جسوقت دھرم راج کے پاس تمکو لیجاوین اُسوقت
تمسے دھرم راج یہ کہینگے کہ اسکو چترگوپت کے پاس لیجاؤ تو جم کے دوت تمکو چترگوپت کے پاس لیجاوینگے اُسوقت چترگوپت
تمہارا کاغذ دیکھینگے تو کاغذ مین تمہاری کل غیر حاضری ہی پائی جاویگی تو چترگوپت کہینگے کہ اس پاپی کی بابت کیا کیا جاوے
تمام زندگی اسکی بیکار گئی ہی ہان اُسنے چار گھڑی راستے چلنے مین پرمیشر کی کتھا سنائی ہو وہی حاضری پرمیشر کے دربار مین
اسکی لکھی گئی ہو۔ اُسوقت دھرم راج حکم دینگے کہ ایک گھڑی اسکو سکھ بھوگ لینے دو پھر نرک مین ڈال دینا بس اب یاد رکھنے
کی بات ہو کہ اگر تم بیکنٹھ یا مرت لوک کا سکھ مانگوگے تو صرف ایک ہی گھڑی کا سکھ تمکو ملیگا اسلیے تمکو مین بتلاتا ہون کہ تم ایک گھڑی کا
سچ کھنڈ مین رہنے کے واسطے طلبگار ہونا۔ وہان سادھوون کی سنگت ہو وہی مقام مانگنا۔ اُسوقت دھرم راج اپنے دوتون کو
حکم دینگے کہ اسکو ایک گھڑی سادھون کے درشن کراؤ پھر تمکو سچ کھنڈ مین لیجاوینگے جب تم وہان جاؤگے تو اُس کتھا کے سنانے
کا پھل تمکو ملیگا۔ اسقدر کہکر وہ سکھ مزدور رخصت ہو کر چلا گیا۔ جدن اُسنے کہا تھا اُسی دن اُس ساہوکار کی موت آئی اور وہ
ساہوکار مذکور اُسی دن سے علیحدہ ہو کر کچھ دھرم و کرم بھی کرنے لگا تھا غرضکہ ساہوکار مذکور اُس دن سے ساتوین دن مرگیا
جم کے دوتون نے بہت تکلیف دی اور مار مار کر بڑی گت کر دی کھینچتے ہوے لیگئے اور دھرم راج کے حضور جا کھڑا
کیا اور عرض کیا کہ یہ حاضر ہو۔ دھرم راج نے حکم دیا کہ اسکو چترگوپت کے پاس لیجاؤ اسکے پاپ و پُن کا حساب دکھلاؤ۔ چنانچہ
وہ دھرم راج کے دوت چترگوپت کے پاس لیگئے چترگوپت نے حساب دیکھا کہ تمام زندگی مین کسقدر پاپ اور کسقدر پُن
اسنے کیا ہو۔ کاغذ کے دیکھتے ہی معلوم ہوا کہ تمام زندگی مین ایک گھڑی نیک کام مین اسنے صرف کی ہو اور وہ یہ ہو کہ [illegible]
سکھ کے درشن اسکو پراپت ہوے ہین اسقدر دیر کے واسطے جو سکھ آپ کی راے مین آوے وہ دیا جاوے دھرم راج
نے کہا کہ پرمیشر کے نام مین جو ایک پل بھر بھی کوئی کچھ کام کرتا ہی اُسکا [illegible]
[illegible] اسکو [illegible] غرضکہ [illegible] کے درشن کرنے کے [illegible] ایک گھڑی کے
[illegible] اُس ساہوکار کو دھرم راج نے [illegible] گھڑی کا [illegible]
[illegible]
[illegible]

اُس ساہوکار کو اُس گورو کے سیکھ مزدور کا قول یاد آیا اور اپنی زندگی میں پرمیشر کو نہ یاد کیے کا افسوس کرنے لگا اور
یہ سوچا کہ اُس سیکھ مزدور نے کہا تھا کہ جب تم تکو ہاتھ لگو سنتون کا ست سنگ لگو نہ جیتے بہتر ہوگا اب ہیچ کھنڈ میں جاو
کا درشن ہوگا۔ ہون ساہوکار نے کہا کہ دھرم راج جی اگر آپ مجھکو تھوڑی دیر کے واسطے سکھ رہتے ہیں اسقدر دیر کے
واسطے سچ کھنڈ میں سنتون کے درشن کے واسطے بھیج دیجیے۔ دھرم راج نے اُسکی عرض کو قبول فرمایا۔ چنانچہ جم کے دوت
سچ کھنڈ میں سنتون کے درشنون کے واسطے اُس ساہوکار کو لیگئے۔ جسوقت ساہوکار مذکور سچ کھنڈ میں جا پہونچا دیکھا
وہی مزدور سیکھ ست سبھا میں بڑی عزت سے بیٹھا ہے۔ چنانچہ جم کے دوت تو سچ کھنڈ اور ست سبھا سے اسی طرف
بیٹھ گئے وہیں اس ساہوکار کے ہاتھ سے ہتکڑی اور پاؤن سے بیڑی اور گلے سے طوق کھول دیا اور کہا کہ اب آگے ہم لوگ
ست سبھا کی وجہ سے نہیں جا سکتے ہیں تم ایک گھڑی کے واسطے جاکر سنتون کے درشن کر آؤ ہم یہیں بیٹھے ہیں تم آجانا جب تم
لوٹ آؤگے تو پھر تمکو دھرم راج کے حضور لیجاوینگے اُسوقت جیسا حکم ہوگا ویسا ہی ہم کرینگے۔ غرضکہ ساہوکار مذکور سنتون
کی سبھا میں گیا وہان کی یہ کیفیت تھی کہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور اچھے اچھے میوہ اور نہایت عمدہ راستہ تھا جس راستہ
ہوکر ساہوکار مذکور سچ کھنڈ کے دروازہ پر جا پہونچا وہان نظر کرکے جو دیکھا تو کہیں سنگتیں اور ہزارون سبھائین جمی
ہوئی ہیں اور پرمیشر کی کیرتن ہو رہی ہے۔ چنانچہ ساہوکار مذکور نے جاکر ماتھا ٹیکا اُسوقت لوگون نے بڑی عزت سے اُس
ساہوکار کو بٹھلا لیا۔ ساہوکار مذکور نہایت خوش ہوا اور سنگت کے اندر ساہوکار مذکور جا بیٹھا۔ ایک طرف دیکھا کہ ایک
نہایت خوشنما بنگلہ بنا ہوا ہے۔ ساہوکار نے خیال کیا کہ یہان کا مالک اس بنگلہ ہی میں ہوگا۔ اتنے میں اُس ساہوکار نے
آگے جاکر دیکھا تو اُس سیکھ کو پایا کہ جسنے اسکی زندگی میں اسکی مزدوری کی تھی اور راستہ میں جسنے اسکو پرمیشر کی کیرتن
سنائی تھی یہ کچھ حیرت اور تعجب ہی میں تھا کہ اُس سیکھ نے اسکو پہچان کر کہا کہ آؤ ساہ جی یہ سنتے ہی اس ساہوکار نے
کہا کہ مہاراج آپ کی کرپا اور پرتاپ سے یہان تک آ پہونچا ہوں ورنہ میری یہان تک کہان رسائی تھی اور یہ مقام کیونکر میں
دیکھتا۔ یہ سنکر اُس سیکھ نے کہا کہ اے سیکھ اب تم یہان بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ سیکھ مذکور وہیں بیٹھ گیا جب ایک گھڑی گذر گئی
تو اُس ساہوکار نے کہا کہ جم کے دوتون کا کہ مجھکو دیر ہو جانے پر انسبکے خوف تھا اُٹھا مسکے اُٹھتے ہی اُس سیکھ نے کہا کہ اب کہان
جاتے ہو۔ پھر اب اسکے سیکھ نے کہا کہ اے ست جی جو جو تم نے مرتلوک میں مجھ سے کہا سب ویسا ہی ہوا میں نے سب
اپنی آنکھون سے دیکھا افسوس کہ اسکی قدر میں نے نہ جانی۔ کاش اگر میں یہ جانتا کہ پرمیشر کے نام کا یہ پرتاپ [illegible]
نام پرمیشر کا تو میں ہی جپتا۔ اب میں جم کے دوتون سے صرف ایک گھڑی یہان رہنے کے واسطے کہا ہے بہتر ہے کہ [illegible]
[illegible] اُن لوگون کے پاس پہونچ جاؤن تاکہ بے عزتی نہ ہو کیونکہ جھوٹ مجھکو پکڑکر اپنے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بالے جب تک کہ شہر پہ اثر نہ ہوگا اور آسکے پیچھے جتنے رہینگے وہ سب دکھ درد سے پار ہو جاینگے
اسوقت بھائی بالے نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے غریب نواز جسکو آپ کے جی مین آوے وہی پار ہو جاوے۔ اتنے مین ستگورو مہاراج
سنگلدیپ مین داخل ہو گئے ستگورو مہاراج اُسی نولکھا باغ راجہ شیونابھ مین جو کہ خشک ہو گیا تھا اور کسی تدبیر سے سرسبز نہ ہوتا تھا دین جا کر
رونق افروز ہوئے ستگورو مہاراج کے قدم مبارک کی تاثیر سے باغ کل سرسبز و شاداب ہو گیا اور سب درختون مین ڈال چھال پھول پھل
اور میوا بھی لگ گئے یعنے کل درختون نے ستگورو مہاراج کے قدمبوسی کے واسطے اپنے جھونٹے زمین پر ڈال دیئے بارہ برس کا باغ خشک تھا
تو وہ بھی ہرا ہو گیا باغبان باغ کو لوگون نے خبر دی کہ تو یہان بیٹھا ہے وہان تیرے باغ مین ایک فقیر کے قدم پڑتے ہی ہر شاخ و ڈال نے
سرسبز و نہال ہو کر پھل و پھول سے گود بھر کر اپنی گردن اُن سنت جی کے قدمون پر ڈال دی چنانچہ باغبانان نے جا کر باغ کو دیکھا تو
ہر ڈال کو نہال پایا ستگورو مہاراج کی مایا دیکھ کر باغبانون نے راجہ شیونابھ کو خبر دی کہ اے مہاراجہ صاحب آپ کے باغ مین ایک
سائین لوگ تشریف لائے ہین کہ جنکے قدمون کی بدولت باغ کے ہر درخت اپنے جوبن دکھا رہے ہین جو مدت سے خشک تھا دم کے دم
مین ہرا ہو گیا یہ بات سنکر راجہ شیونابھ نے اپنے دل مین خیال کیا کہ دیکھیے یہ بات کہانتک سچ ہے اور کہانتک جھوٹ ہے اس خیال سے
اپنے وزیر کی طرف دیکھا وزیر مذکور راجہ کے اشارہ کو سمجھ گیا اور اُن خدمتگارون سے جا کر کہا کہ تم باغ مین جاؤ اور کوئی فقیر آئے ہین
انکی خبر جا کر لو حسب الحکم وزیر کل خدمتگاریان باغ مذکور مین آئین اور ستگورو مہاراج کے پاس بیٹھین چونکہ راجہ شیونابھ کی ہدایت
پہلے ہی سے تھی کہ جو فقیر یہان آوے اسکی آزمایش کیجائے اسلیے ایسی حسین اور نوجوان عورات باغ مین رکھی گئی ہین کہ جنکی عمر بارہ برس سے
اٹھارہ تک تھی چنانچہ وہ مستورات اپنی عادات معشوقانہ و دلبرانہ کرنے لگین کہ جسکو دیکھ کر بڑے بڑے منیشور و کیشور کے دل بھی انکا
ڈانوان ڈول ہو جاتے تھے ہر ایک ایسی خوبصورت تھی کہ گویا اندر اسن ہی سے آئی ہے نہایت تیز طرار کہ جنکے پیچھے بہت سے فقیرون نے اپنی دولت
گران بہا گنوائی تھی اور کادیون کا اُنکے سامنے کیا ذکر ہے قصہ مختصر وہ خدمتگاریان ستگورو مہاراج کے حضور مین آکر کہنے لگین کہ ہم سادھو
آپکو کھانے پینے اور ہم لوگ آپکی خدمت کو موجود ہین خوشی سے بسر کیجیے جس سے کہ آپ کی طبیعت خوش ہو وہ سب سامان یہان موجود
ہو تاکہ ہمارے دل کی بات بھی پوری ہو جاوے اور غور فرمائیے کہ ہم لوگ آپ کی خدمت کے واسطے تن و من سے حاضر ہین یہ سنکر ستگورو
مہاراج نے راگ بسنت مین شبد فرمایا۔

سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکھ جب تو یہ روزگار چھوڑ دیوے اور ایک معاش اختیار کرے تو البتہ ہم پرشادی یاد دینگے یہ سنکر بھی زمیندار نے عرض کیا کہ جس روزگار کی آپ اجازت دیویں اُسکو اختیار کروں لیکن یہ روزگار مجھ سے ہرگز ہرگز نہ چھوٹیگا وجہ اسکی یہ ہی کہ ابتدا سے مین نے یہی روزگار کیا بلکہ میرا خاندانی یہی پیشہ ہے باپ دادا بھی یہی روزگار کرتا چلا آتا ہے سنگورو مہاراج یہ سنکر بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ تو نے ہم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی بلکہ راست راست کہدیا ہے اور یہ شبد فرمایا۔

شبد

سچ سنان [illegible] ہے جس بخشے تس دے۔

بعد اسکے سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ سن بھائی سکھ ہمارے تین کلام تو مان تو البتہ ہم پرشادی کھا دینگے اُسنے عرض کیا کہ بہت اچھا سنگورو مہاراج نے فرمایا۔ راست گفتاری۔ ٹھگوری کبھی نہ کرنا۔ غریب آزاری کبھی نہ کرنا۔ یہ سنکر سنگورو مہاراج کے قدموں پر گر کر بھی زمیندار نے [illegible] اور کہا کہ اے گورو مہاراج یہ تینوں باتین مین نے دل سے قبول کین اُس وقت سنگورو مہاراج نے سچ کی بابت ایک پوڑی فرمائی۔

پوڑی	पौड़ी
سچا صاحب سچ ایک تون جن سچے سچ ورتایا	सचा साहब सच स्वामी जिन सचे सच बताया
جس نوں بخشے تس ملے سچ تان تن نے سچ کمایا	जिस नूं बखशे तिस मिले सच तां तिन ने सच कमाया
ستگور ملے سچ پایا	सत गुरु मिल्या सच पाइया
جنکے ہردے سچ بسایا	जिन के हृदे सच बसाइया
مورکھ سچ نہ جانے منمکھ جنم گنوایا	मूर्ख सच न जाने मन मुख जन्म गवाया
وچ دنیا کاہے آیا	विच दुन्या काहे आया

سنگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی یہ سچ بولنا پرمان ہوتا ہے یہ بات سنگورو مہاراج نے فرمائی تو وہی زمیندار نے عرض کیا کہ حضور کس طرح مین آپکے حکم کی تعمیل کروں جس سچ پورے عمل ہو وہ مجھکو ارشاد فرمایا جاوے۔

سنگورو مہاراج نے یہ شلوک کہا

اشلوک محل پہلا	श्लोक महला १
سچ تاں پر جانئے جاں ہردے سچا ہوے	[illegible] पर जानिये जां हृदय सच्चा होय
کوڑ کی مل اترے تن کرے ہچھا دھوے	[illegible]
سچ تاں پر جانئے جاں سچ دھرے پیار	[illegible]
ناؤ سن من رہسئے تاں پائے موکھ دوار	[illegible]
سچ تاں پر جانئے جاں جگت جانے جیو	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

و نیک سیرت ہو اُس سے او رہمارے کنور جی سے شادی کا پیغام لیجاؤ یہ سُنکر اُس برہمن نے عرض کیا کہ حضور ایسا ارادہ مجھ سے کیونکر ہو سکتا ہی
کہ لڑکی کی شادی لڑکی سے کرادوں اور نہ کبھی ایسا سُننے مین آیا ہی یہ تو میری دانست مین دونون کی شی خراب کرنی ہی بجواب اسکے راجہ نے
کہا کہ او برہمن دیوتا ہمکو تو یہ لڑکا نظر آتا ہی غرضکہ پروہت بھی خاموش ہوگیا آخر کار راجہ موصوف نے پروہت مذکور کو اُس شہر مین جہان کے
راجہ کی دختر اُسکو پسند تھی روانہ کیا اور اپنا پیغام تحریری واسطے شادی اپنے پسر کے ساتھ اُسکی دختر کے دیا چنانچہ پروہت مذکور گیا اُس راجہ
نے اُسکی بڑی عزت کی اور خط کو لیکر پڑھا اور اپنے پروہت کو بلواکر شادی کی ساعت ٹھہرائی اور جو ساعت قرار پائی اُس پروہت کے سا[تھ]
جواب خط مین لکھدیا اور اُسکو رخصت کیا چنانچہ وہ واپس آیا اور اپنے راجہ سے ملا راجہ وہان کا خط دیکھکر نہایت خوش ہوا اور سامان کا حکم
دیا کُل سامان تیار ہوگیا اور شادی کے کُل مراسم ادا کیے گئے اور شادی کا جوڑا پہنا کر بارات کی تیاری ہوئی جب آپس مین نوید گیا تو
لوگون نے انکار کیا اور کہا کہ جس وقت یہ بات ظاہر ہوگی کیا نتیجہ ہوگا اور سواے ندامت کے اور کچھ نہ ہوگا راجہ خاموش ہورہا اور اپنے صدق
اعتقادی سے یہی کہا کہ چاہے میرے کوئی شریک ہو یا نہ ہو لیکن مین تو اُسکی شادی کرونگا اور تنہا ہی خود چلا جاؤنگا اس بات کو سُنکر سب
لوگ آپس مین کہنے لگے کہ راجہ خود دانائی کیے ہی جاتا ہی کسی کے سمجھانے کو نہین مانتا ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ عورت کی شادی عورت ہی کے
ساتھ کیجاوے پھر سب لوگون نے راجہ سے عرض کیا کہ حضور اس معاملے مین بخوبی غور کر لیا جاوے بجواب اسکے پھر راجہ نے کہا کہ ہماری
نظرون مین تو یہ لڑکی نہین معلوم ہوتی بلکہ لڑکا ہی نظر آتا ہی اور بارات کی روانگی کا حکم دیدیا جو لوگ اُس راجہ کے تابعدار تھے آپس مین کہنے
لگے کہ جو راجہ کا حال ہوگا وہی ہمارا بھی حال ہوگا یہ کہکر ہمراہ ہوے۔ اب سُنئے وہ مہاراج کی بیلو دیکھے کہ وہ اپنے بھگتون کی لاج ہمیشہ ہی سے
رکھتے آئے مین اتفاق سے بہت جاڑا ہی رہی تھی اثناے راہ مین ایک ہرن نظر آیا اُس راجکنیا نے کہ جو دولہا بنا تھا بایام طفولیت
سے فن شکار مین تعلیم پائی [illegible] چلا تھا اُس ہرن کے پیچھے گھوڑا چھوڑدیا اور اسی کے پیچھے راجہ نے بھی اپنا گھوڑا چھوڑدیا از قضا جاتے جاتے
ایک بیابان مین جا پہنچا اُس ہرن نے ایسی چوکڑی بھری کہ نظرون سے غائب ہوگیا وہ ڈھونڈتا رہا [illegible] دیکھا کہ اُس ویرانہ مین ایک
دیوہ پختہ نظر آئی اُسنے خیال کیا کہ ہرن چوکڑی بھر کر اسی دیوہ کے اندر ہو گیا ہی چنانچہ اُس [illegible] بنگلہ کے اندر ہرن کا
کہین پتہ نہ ہو لیکن یہ دیکھا کہ ایک بنگلہ نفیس چار [illegible]
[illegible] اُس بنگلہ کے آگے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اُسکو بھی ــ مہر رہی جس پیچھے کا کیونکہ میری موت تو آپ نے اور زمانہ سے زیادہ عطا فرمایا ہے اور میں مجبور ہوں کیونکہ مجھکو کرتار پورکھ کی اجازت
ہو کر جاہے کوئی سا وصورت ... ہو جاتا ہے مہاپورکھ بھی جو اُسکو ایسا فریب دیتا کہ تیرے فریب سے باہر نکل جاوے جواب اسکے
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے کلجگ تیرے بیچ مگر اُس کرتار پورکھ کی یہ اجازت ہے تو تو اب حسب قول اپنے میری نذر بھی کر کہ جس وقت
میری سنگت میں شبد کا اچارن ہو اُس وقت ہرگز ہرگز اُس طرف تو نہ جا بلکہ وہان سے دور ہی پیچھے رہنا یہ سنکر کلجگ نے عرض کیا کہ ست گورو
مہاراج جب شبد کے وقت میں سنگت میں نہ جاؤنگا تب نجات کیسے پاؤنگا جواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے کلجگ تیری عادت
اور خاصیت یہ ہے کہ نیک کام کو بھلا کر برے کام کی طرف لگا دے پس جب کہ ہماری سنگت میں جاکر تو نے اپنا کام پھیلایا تو کرتار پورکھ کی کیرتن
میں فرق ہو جاویگا یہ سنکر کلجگ نے عرض کیا کہ حضور کرپا پرشاد کا چھاندا تو فرود لینے جاؤنگا اور جہان آپ کی سنگت جڑی ہوگی اُس سے
دور ہی دور رہونگا جس وقت شبد کا بھوگ پڑیگا اُس وقت سنگت میں حاضر ہونگا یہ سنکر ست گورو مہاراج کلجگ سے خوش ہوئے اور کلجگ
کو اپنا سکھ کیا اُس وقت کلجگ مذکور دست بستہ ہو کر ست گورو مہاراج کے آگے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ حضور میں تن من سے آپ کا داس ہون
میری جان بھی حضور کے واسطے حاضر ہے جس طرح حضور نے ارشاد فرمایا ہے اُسی طرح میں تعمیل کرونگا غرضکہ جب یہ قول مستحکم کلجگ نے ست گورو
مہاراج کو دیا کہ آپکے شبد کا داس ہون اور حضور کی سنگت کا چرن داس ہو کر میں رہونگا لیکن ـ غروری ـ دکھی ـ دکھی ـ کو نہ چھوڑونگا ست گورو
مہاراج کے قدموں پر سر رکھ متھا ٹیکا اور چلنے لگا اُس وقت پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے کلجگ تیرا پرتاپ سب جگون سے زیادہ و
بڑا ہوگا یا مثل کہ تیرے زمانہ میں اگر کوئی شخص ایک گھڑی بھی پرمیشر کا سمرن و کیرتن کریگا اُسکی مکت ہو جاویگی یہ سنکر پھر کلجگ نے
متھا ٹیکا اور ست گورو مہاراج سے رخصت ہو کر سنسار میں رہتا رہا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور ایک برہمنی بھگت کی گفتگو کی بابت چلی
نمبر ۶۹

ست گورو مہاراج جاتے جاتے ایکدن ایک برہمنی بھگت کے مکان پر قیام فرمایا اُس برہمنی نے بھی ست گورو مہاراج کی خدمت بجا
لا کر کی جب صبح ہوئی ست گورو مہاراج چلنے کو تیار ہوئے تو آپ نے اُس برہمنی مذکور کی [illegible] چارپائی بھی [illegible]
اسکے برتن بھی [illegible]
[illegible]
برہمنی نے تو ہم لوگوں کی تمہری ہی خدمت کی [illegible]
ہم لوگوں کی [illegible] سے باہر ہو کر اُس بیچارے کی چارپائی و برتن [illegible]
زیادہ ہوگی جب [illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ [illegible]
[illegible]

ان ہی اور کیڑی ہی یہان کے بادشاہ ہین انکی سلطنت بہت ہی چاہے جنگل ہو وہ آبادی جہان ہو آدمی یا جانور جو ہو اسکو یہ کیڑیان ہی
کھا جاتی ہین لیکن تو اپنے دل مین کچھ خیال ذرہ بہت نہ کر مجھکو کچھ اندیشہ نہین ہی تیرے نزدیک کوئی نہین آویگا لیکن یہ تیرہ ضرور ہی کہ
تو واہ گورو واہ گورو جپتا رہ یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج بھلا یہ تو حضور فرماوین کہ یہان کسی زمانہ مین کوئی ست گرو
بھی آیا ہی یا کہ حضور ہی یہان رونق افروز ہوے ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ایک دفعہ یہان پر ایک راجہ بھی
آیا تھا اور اسکے ہمراہ باون چھونی دل فوج و لشکر تھا ان کیڑون کے افسر نے اس راجہ سے جاکر ملاقات کی اور پھر اُس راجہ سے
بوقت ملاقات کہا کہ اے راجہ صاحب اب آپ اس ریاست جو کہ آگے کو نہ جانے کہ آپ کو کیسی ہی ضرورت ہو لیکن میرے کہنے کو
بہرحال آپ قبول فرمائیے اور ہرگز ہرگز آگے کا ارادہ نہ کیجیے یہ سنکر اس راجہ نے جواب دیا کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ تمہاری مرضی کیا ہی اُس
کیڑے کے افسر نے جواب دیا کہ میری مرضی یہ ہی کہ آپ میری دعوت قبول فرماوین تو البتہ مین بھی اپنی ریاست ہو کر آگے جانے کی
آپکو اجازت دیدونگا اُسوقت تم کو اختیار ہوگا کہ تم جہان چاہو جاؤ یہ جواب اسکے راجہ موصوف نے کہا کہ اے کیڑے تو بڑا ناسامان
دیکھتا ہی کہ اس وقت باون چھونی دل و لشکر ہمارے ہمراہ ہین پس تو ہماری دعوت کیا کر سکیگی اور ہم تیری دعوت کیا قبول کرین
بالفرض کہ مین دعوت قبول بھی کرون تو تو انجام اسقدر آدمیون کا کیونکر کر سکیگی کیونکہ میرے ساتھ بہت لشکر ہی تجھسے سامان ہونا
غیر ممکن ہی یہ سنکر اس کیڑی کے افسر نے جواب دیا کہ اس سے آپ کو کیا کام ہی سامان کرنا تو میرا کام ہی اور اگر آپ میری دعوت
قبول نہ کرین تو میرے مقابلہ مین لڑائی کرین ہان اگر مجھکو شکست دیدین تو آپ کو اختیار ہی کہ آگے کو جاوین ورنہ پیچھے جاوین اور جان
بچا کر چلے جاوین یہ سنکر اس راجہ نے جواب دیا کہ اے کیڑی بھلا مین تیرے اوپر کیونکر لشکر کشی کرون کیونکہ تو میرے آگے پیچھے کیا حقیقت
رکھتی ہی اور اگر تو نہین سمجھتی ہی پر بھی نہین مانتی ہی تو مین مستعد جنگ ہون لیکن تو بھی خیال کر لے کہ میری فوج کسطرح کی ہی آخر یہ سنکر دونو
آمادہ جنگ ہوے اس کیڑی کے افسر نے اپنے ماتحتون کو حکم دیا کہ فوراً ہی زیر پاتال سے جا کر کے آؤ انکے ماتحتون نے فوراً ہی تعمیل
حکم کی ان کیڑیون نے ہر ایک [illegible] مذکورہ کو دیا اب کیا دیر ہی کہ اس راجہ کا لشکر مرنے کے قریب ہو گیا اور نکلا کہ ہر شخص جسم چیر
کھاتا [illegible] ہی مر کر رہ جاتا تھا ست گورو مہاراج مردانہ سے فرماتے ہین کہ اے مردانہ اسطرح باون چھونی لشکر اس راجہ کا تباہ و برباد
ہوگیا [illegible] راجہ بھی [illegible] رہ گیا اسوقت [illegible] افسر کیڑیون کا [illegible] کہا کہ اے راجہ اب بتا تیری کیا مرضی ہی اب بھی [illegible] تو میری
دعوت قبول کر [illegible] کہ اے کیڑے کے افسر [illegible] میری دعوت قبول
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

بڑے بڑے اہنکاریا نانک گربھ گلے — बड़े बड़े अहंकारियाँ नानक गर्भ गले

یہ شبد شاہ ست گورو مہاراج کے قدمون پر حضرت مذکور نے پڑھا تھا ۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور میان مٹھے سے جو بات ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۷۲

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ میان مٹھے کے کوٹ ہو کر جا بیٹھے میان مٹھے کے باغ میں ست گورو مہاراج جا کر بیٹھے میان مٹھے مذکور شاہ عبد الرحمان کے مرید تھے اِنسے پیشتر ست گورو مہاراج سے اور شاہ عبد الرحمان سے ملاقات ہو چکی تھی اُسکی کیفیت اس طور پر ہے کہ شاہ عبد الرحمان اپنے باغ میں بیٹھے تھے اُسوقت ست گورو مہاراج کے آگے بھائی مردانہ بیٹھے ہوئے کیرتن کر رہے تھے اتنے میں شاہ عبد الرحمان نے کہا کہ اے مالک جی صاحب آج آپ نے مجھکو سرفراز کیا کہ جو آپ نے مجھکو درشن دیا اب مجھکو یہ توقع ہے کہ میری مدد بھی آپ فرما دینگے ، در سچ تو یہ ہے کہ میری قسمت نے آج بہت یاوری کی کہ جو آپ کے درشن مجھکو گھر بیٹھے نصیب ہوئے اتنے میں عبد الرحمان ہو بست گورو مہاراج سے اجازت لیکر اپنے گھر چلے آئے ۔ مدعا بر مطلب ۔ میان مٹھے شاہ عبد الرحمان کے مرید تو تھے ہی راستہ میں شاہ عبد الرحمان سے ملاقات ہوئی اور اپنے مرشد سے میان مٹھے نے پوچھا کہ آج حضور کا چہرہ بشاش کیون ہے بجواب اِسکے شاہ عبد الرحمان نے کہا کہ آج ایک شخص خدا کے پیارے نے مجھکو درشن دیے ہیں اُنھین کے دیدار کی بدولت دیدار انھین کے قدمون کی برکت سے میرا چہرہ بشاش ہو گیا ہے یہ سنکر میان مٹھے نے دریافت کیا کہ اے شاہ جی صاحب جسکی آپ اسقدر تعریف کرتے ہیں اُنکا نام کیا ہے اور یہ فرمایئے کہ آیا وہ شخص ہندو ہیں یا مسلمان یہ سنکر شاہ عبد الرحمان نے جواب دیا کہ اے میان مٹھے ظاہر وہ شخص ہندو ہیں اور نام اُنکا نانک ہے بہتر ہے کہ تم بھی جا کر اُنکے دیدار و قدمبوسی سے مشرف ہو اگر اُنکے قدمبوسی تم کو حاصل ہوگی تو یقین ہے کہ تم بھی کچھ فیض کو پہونچ جاؤگے یہ سنکر میان مٹھے بھی ست گورو مہاراج کی خدمت میں آئے اُسوقت ست گورو مہاراج کے حضور میں بھائی مردانہ بیٹھے ہوئے شبد گا رہے تھے مگر یہ فقرہ بھائی مردانہ کے زبان ہی پر تھا ۔

شبد

پنکھی ہوکر جو بھاوان شو اسمانی جاؤ
نظری کسی نہ آوے نا کچھ پیا نا کھاؤ
بھی تیری قیمت نہ پاوے ہون کیون دا کہا تاؤ

शब्द

पंखी होकर जो भावां सैं आसमानी जाव
नज़रे किसी न आवे ना कुछ पिया न खाव
मुझे तेरी कीमत न पावे हो क्यों बड़ा [illegible]

جس وقت یہ شبد میان مٹھے نے بھائی مردانہ کی زبان سے سنا اپنے دل میں بہت پس و پیش کرنے لگے اور بعد کچھ عرصے کے واپس گئے جس وقت شاہ عبد الرحمن کے پاس میان مٹھے پہونچے شاہ عبد الرحمن نے دریافت کیا کہو میان مٹھے خدا کے پیارے کے دیدار سے مشرف ہوئے یا نہ یہ سنکر میان مٹھے نے بہت بیدلی سے جواب دیا کہ اے شاہ جی صاحب اُنکے دیدار [illegible] ہوئی مگر ایک طرح پر مجھکو تشویش ہوا ہے اور وہ تشویش یہ ہے کہ میرے ذہن سے وہ سر [illegible] کر رہے ہیں [illegible]

شبد

[illegible] اسمانی جاؤ

शब्द

[illegible] जो भावां सैं आसमानी जाव

فرق نہین ہو ایسا سوچ سمجھکر دُوعا دو دُور کر دیجیے یہ سُنکر پھر میان میٹھے نے عرض کیا کہ اہو ستگورو مہاراج مسلمانون مین یہ جو کہتے ہین کہ پہلے خدا کا نام ہو اور دوسرا رسول کا جو لوگ رسول کا کلمہ پڑھتے ہیں وہ لوگ اُسکی درگاہ مین قبول فرمائے جاتے ہیں اُسکی کیا کیفیت ہو ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ہو میان میٹھے جس پرمیشر کے دروازہ پر بخشش دوسرے کی جگہ نہین ہو بلکہ جو شخص اُسکے نزدیک بھی رہا ہو وہ شخص بھی یکتا ہی ہو کر رہا ہو یہ سُنکر میان میٹھے نے ایک سوال کیا کہ اہو ستگورو مہاراج بغیر روغن کے کہین چراغ جلتا ہو یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

سری راگ محل پہلا

اچھل چھلائے نا چھلے

نا گھاو کٹارا کر سکے

جیون صاحب راکھے تیون رہے

اِس لوبھی کا جیو دل پلے

بِن تیل دیوا کیون جلے

ایک رہاؤ

پوتھی پوران کمائیا

بھو وت تن پائیا

سچ بوجھن آن جلائیا

بے تیل دیوا یون جلے

کر چاکر صاحب یون ملے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

श्रीराग महल १

अछल छलाये ना छलै

ना घाव कटारा कर सके

ज्यों साहब राखे त्यों रहे

इस लोभी का जीव टलपलै

बिन तेल दीवा क्यों जलै

एक रहाव

पोथी पुराण कमाइया

भउ वट इत तन पाइया।

सच बूझन आन जलाइया

ये तेल दीवा यों जलै

कर चाकरि साहब यों मिलै

[illegible] लागे [illegible]

[illegible] होवै सेवक [illegible]

[illegible] दुनियां [illegible]

[illegible] दुनिया सेवक [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اوّل صفت دوجے صبوری
تیجے حلیمی چوتھے خیری
پنجویں نیچی اِکت مقامی پنج وقت تری پر پر
سگلی جان کرہو مُودی کا
بدعمل چھوڑ کرہو ہاتھ کوزہ
خدائے ایک بوجھ دسے وہو بانگ برغبار کر
حق حلال بکرہو کھانڈ
دل دریاو دھووہ میلانڑ
پیر پچھانے بہشتی سوئی عزرائیل نا دوج کھر
کایا کردار عورت یقین
رنگت ماسی ماڑی حکین
ناپاک پاک کرہو وبسا ثابت صورت دستار سر
مسلمان موم دل ہووے
اندر کے میل دل تے دھووے
دنیا رنگ نہ آوے نیڑے
جیوں کُسم پاٹ گھو پاک ہیر
جاکو مہر مہر مہربان
سوئی مرد مرد مردان
سوئی شیخ مشائخ قاضی
سو بندہ جس نظر
قدرت قادر کرن کریم
صفت محبت اتھاہ رحیم
حق حکم سچ خدائے
[illegible]

अव्वल सिफ़त दूजे सबूरी
तीजे हलीमी चौथे ख़ैरी
पचवें पजे यकन मुक़ामे यह पंच वक़्त तेर अपर पर
सगले जाम करहु वोरीफ़ा
बद अमल छोड़ करहु हाथ कूज़ा
ख़ुदाय एक बूझ देवहु बांग गुबार कर
हक़ हलाल बखेरहु खांड
दिल दरयाव धोवहु मैलाड
पीर पहचाने बिहिश्ती सोय इज़राइल ना दूज दर
काया क़रार औरत यक़ीन
रगत मासे माड हकीन
नापाक पाक करहु रीसा साबित सूरत दस्तार सिर
मुसलमान मोम दिल होवै
अन्तर के मैल दिल में धोवै
दुनियां रंग न आवै नेरे
ज्यों कुसुम पाट घो पाक हर
जाको मेहर मेहर मेहरबान
सोई मर्द मर्द मरदान
सोई शेख मसायख़ क़ाज़ी
सो बन्दा जिस नज़र नर
कुदरत कादर करन करीम
[illegible] रहीम
[illegible]
[illegible]

[illegible]

خواجہ خضر کی ہی خدمت کرنا تھا اور اس دن سے دریا کو خواجہ خضر سمجھکر خدمت کرنے لگا ایک دن (سودی گیو) مذکور سنے دیکھا کہ ایک
جانب سے کوئی آدمی آتا ہے اور اپنے ہاتھ مین ایک مچھلی بھی لئے ہوئے ہے پر اُس آدمی نے (سودی گیو) مذکور سے دریافت کیا کہ اے
مالی تیرا نام کیا ہے اور تو اسوقت کہان جاتا ہے جواب اسکے (سودی گیو) نے اپنا نام بتایا اور کہا کہ دریا کے کنارے جاتا ہون اور مین
ہمیشہ ہی خواجہ خضر کی خدمت کرنے کو جایا کرتا ہون پہر رات جب باقی رہتی ہے اُسوقت جاتا ہون میرے گورو نے بھی خواجہ خضر کی خدمت کی
سے پایا ہے بعد اسکے یہ پوچھا کہ اے تم کون ہو اور اسوقت کہان جاتے ہو اُسنے جواب دیا کہ مین ہی خواجہ خضر ہون جسکا ذکر تم کرتے ہو
میرا یہ قاعدہ ہے کہ ہمیشہ بلا ناغہ ست گورو مہاراج نانک جی صاحب کے درشنون کو آیا کرتا ہون اور اُنکے درشنون کو اپنا کام مقدم سمجھتا
ہون اور وجہ اسکی یہ ہے کہ بابا نانک جی صاحب پار برہم پرمیشر ہین مجھکو اس بات کا یقین کامل ہے کہ وہ خالق کہ جو اس خلقت کا پیدا
کنندہ و رزق دہندہ ہے اپنا جسم نانک نام رکھکر دنیا مین آیا ہے تاکہ دنیا کے لوگ جو گم راہ ہو گئے ہین راست پر آجاوین اور نیک
راہ پاوین اور پرمیشر کا خاص یہ حکم ہے کہ جو شخص ست گورو مہاراج کے قدمون مین جاویگا مجھکو ضرور پاویگا جس شخص کو میرے دیدار
اور درشن کی خواہش ہو وہ شخص ستگورو مہاراج کے درشن کرے اسوجہ سے مین ہمیشہ ہی اُنکے درشنون کو آیا کرتا ہون جسوقت (سمی
سودی گیو) نے یہ بات سنی متعجب ہوگیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ مین نے نہایت ہی غلطی کی اب مجھکو یقین ہوگیا کہ میرے گورو نے
خواجہ سے نہین پایا بلکہ خواجہ خضر کو اُنکے درشنون کا مین نے محتاج پایا غرضکہ ایک دن پھر خواجہ خضر (سودی گیو) کو ملا اور کہا دیکھو
بھائی مین تو صرف ایک پانی ہی ہون اور ست گورو مہاراج پار برہم پرمیشر ہی ہین کیونکہ مین کئی مرتبہ انہین سے پیدا ہوا ہون اور
کئی مرتبہ انہین مین سما گیا ہون بعد ازین (سودی گیو) مذکور ست گورو مہاراج کے قدمون مین حاضر ہوا ست گورو مہاراج انترجامی
تو تھے ہی فرمایا کہو بھائی سودی گیو اسوقت پہر رات باقی رہے کہان آئے ہو آگے تو تم جب آیا کرتے تھے کچھ دن چڑھے اب خلاف
معمول کیسا آنا ہوا سودی گیو مذکور نے خواجہ خضر کی ملاقات اور اپنے خیالات اور خواجہ خضر کے بیانات بیان کیے اُس وقت ستگورو
مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ گوری بیراگن محلہ پہلا

[illegible]

[illegible]

وہ نہ زخم لگتا ہے اور نشان اجس طرح بوجھ لدی ہوئی گاڑی زمین کو توڑتی ہے اور خالی گاڑی صرف زمین پر نشان ہی کرتی ہے اسیطرح گورمکھون کے کلام تو جگر میں پیوست ہو جاتے ہین اور منمکھون کے کلام مین کچھ اثر نہین ہوتا ہے۔

ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے یہ کلام سنکر وہ باغبان کیا بلکہ جسقدر لوگ وہان بیٹھے تھے پرمیشر کی طرف سے متوجہ ہو گئے باغبان بیچارے تو رہے اٹھکر اپنے راجہ سے جاکر کہا کہ حضور کے باغ مین آج تین سنت آئے ہین منجملہ انکے ایک شخص کا نام نانک نرنکاری ہے دو شخص اور مہاراج کے ساتھ ہین راجہ صاحب یہ خبر سنکر بہت خوش ہوے راجہ نے انکے آزمایش کے واسطے چند خدمتگاریان بہت اچھا اچھا کھانا وغیرہ دیکر بھیجین چنانچہ خدمتگاریان مذکورہ باغ مین گئین اور سب سامان دیکر بیٹھین اپنی اپنی آنکھین و بھوین نچانے لگین جھوٹے موٹے بجانے لگین انکی کیفیت ست گورو مہاراج نے دیکھکر انکو اسطرح پر اوپدیش کرنا شروع کیا کہ دیکھو یہ خوبصورتی اور سندرتائی اس جسم مین صرف اسی پرماتما کی ہے ورنہ یہ جسم محض ناپاک چیزون سے بھرا ہے اور صرف ہڈی و خون ہی کا تو ٹھٹرا ہے انمین خوبصورتی کیسے ہو سکتی ہے جسمین خوبصورتی تو صرف اسی برہم چیتن سروپ ہی کی ہے یہ کلام سنکر ان خدمتگاریون کے دل دہل گئے اور ست گورو مہاراج کا کلام مثل پتھر کے انکے دلپر اثر کر گیا اسوقت ان خدمتگاریون نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب ہم لوگون کو کچھ اوپدیش کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

راگ بسنت محلہ پہلا

جگ کوآ و نام نہین چیت
نام بسارے گرے دیکھ بھیت
منوا ڈولے چیت انیت
جگ سے ٹوٹے جھوٹی پریت
کام کرودھ بکھی بھر
نام بنا کیسے گن چار
[illegible]

राग बसन्त महला १

जग कौआ नाम नहीं चेत
नाम बिसारे गिरे देख चीत
मनवा डोले चीत अनीत
जग से ना टूटे झूठी प्रीत
काम क्रोध बिख [illegible] भार
नाम बिना [illegible] चार
[illegible]

اور جو لوگ اُسکے نام کو بھلا دیتے ہین وہ لوگ اُسکے دربار مین چور تصور کیے جاتے ہین اور جو لوگ اُس سچے نام سے لگے ہوے ہین وہ لوگ باعزت و حرمت پرمیشر کے دربار مین جا پہونچتے ہین غرضکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سری واہ گورو کی مرضی ہی سے ہوتا ہے بس جو لوگ سری واہ گورو کا خوف کرتے ہین یقین جانو کہ وہ لوگ سب جگہ سے بیخوف ہو جاتے ہین۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای عورتو تم لوگ جو بھوگ کی خواہش رکھتی ہو یا خوش ذائقہ چیزون کی رغبت کرتی ہو یاد رکھو کہ خراب چیزون مین جنکی رغبت و محبت ہوتی ہے اُنھین کو خراب آدمی بھی سمجھنا و تصور کرنا چاہیے پس خراب باتون پر جنکے عمل ہوتے ہین وے لوگ خرابیون مین پڑتے ہین۔
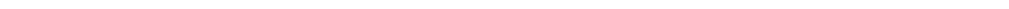
ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ ای عورتو ہم تو صرف نارائن کے نام کے اوپاسک ہین اور جو کچھ وہ کرتا ہے اُسکو ہم ہر طرح پر اچھا ہی جانتے ہین اور تم لوگ اچھے کپڑے پہنے ہو اچھی طرح سے سنگار کرتی ہو خیال کرنے کی جا ہے کہ یہ جسم صرف خاک کا پتلا ہے اور دل ہر ایکطرح کے خیالات و تاہر وصد وسواس شیطانی سے گھرا ہوا ہے پس بجز پرمیشر کے نام کے اس دل کا بچانے والا کوئی نہین ہے اور بغیر پرمیشر کے نام کے سب کچھ خالی ہی ہے۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ تم لوگ اچھے لوگ ہو بہتر ہے کہ تم لوگ واپس جاؤ اور مدام پرمیشر کا نام جپا کرو اپنا جنم سنوارو تاکہ مکت پد کو پہونچ جاؤ ہر ایک طرح سے تمکو مناسب ہے کہ اُسی کے نام کا آدھار رکھو اور گورو دون کے شبد کے وسیلہ سے خراب باتون کو چھوڑو تاکہ آیندہ کو خرابی مین نہ پڑو۔

ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ موہنی روپ جو ایک واہ گورو ہے اُسنے ہمارا من موہ لیا ہے اور گورو کے شبد کی بدولت مین اُسکو اچھی طرح سے پہچان گیا ہون مین صرف اُسی کے دروازہ پر آٹھ پہر کھڑا رہتا ہون یاد رکھو کہ جسکے اوپر اُس پرمیشر کی مہربانی ہی کی نظر ہوتی ہے وہ لوگ سوکھی ہو جاتے ہین اور خراب باتون سے بچ جاتے ہین۔

جسوقت ست گورو مہاراج کی زبان مبارک سے اُن عورتون نے یہ شبد سُنا خاموش ہو رہین سب ... کے پاس ... [illegible]

[illegible]

کہا کہ اوسنت جی صاحب یہ اُسکو ہم کس طرح جانیں ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ پرمیشر اپنی قدرت سے پہچانا جاتا ہے یعنے اُسکی قدرت
دیکھکر جانو اور اُسکو یقین لاؤ پھر اُس کاشتکار نے کہا کہ مہاراج قدرت کیا چیز ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُس کاشتکار سے کہا کہ
اے بھائی ہمیں تقریر سے تو کچھ ہاتھ نہیں آتا ہے جیسا ہم کہیں پرمیشر کا نام لیکر (ہل) چلاؤ اور (بیج) بوؤ دیکھو جب تمہاری کھیتی سے
اناج آگے اُسکو تم پرمیشر کی قدرت جاننا اور ایسی تو دیکھو پرمیشر کو جاننا یقین کرنا ضرور کوئی پرمیشر ہے یہ سنکر پھر اُس کاشتکار نے
کہا کہ آپ کے حکم کی تعمیل تو میں کرتا ہوں لیکن کھیت بسبب خشک ہوئے ہیں (نا بون) کا بھی چلنا دشوار ہے کیونکہ بارش بغیر ہل کیونکر
چل سکتا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی جو ہو سو ہو لیکن تم پرمیشر کا نام لیکر کھیت میں ہل چلاؤ اور تخم ریزی کر دو اور پھر
پرمیشر کی قدرت کا تماشا دیکھو یہ بات اُس کاشتکار نے اور لوگوں سے بھی کہی کہ ہمارے کھیت میں جو فقیر ٹھہرے ہیں وہ یہ بات کہتے ہیں
یہ بات سنکر دوسرے کاشتکار لوگ ہنسے اور کہنے لگے کہ تم بیوقوف ہوئے ہو گھر میں جو کسی قدر غلہ بھی ہے اُسکو بھی بیکار کھیت میں پھینک
کر ناحق ضائع کیا چاہتے ہو ان لوگوں کی تقریر سنکر پھر وہ کاشتکار ست گورو مہاراج کے پاس آیا اور لوگوں کی تقریر کہی ہوئی کہہ سنائی
پھر ست گورو مہاراج نے اُس کاشتکار سے کہا کہ لوگوں کے کہنے پر مت جاؤ تم سے جیسا ہم کہتے ہیں جاکر کرو چنانچہ کاشتکار مذکور ست گورو
مہاراج کی زبان کو حکم جیسے دیوان یعنے کلام ربانی اور حکم آسمانی سمجھکر اپنے کھیتوں میں ہل لے گیا غرضکہ ایک آدمی ہل چلاتا تھا اور دوسرا
اُسکے پیچھے تخم ریزی کرتا تھا جیسا کہ ست گورو مہاراج نے فرمایا اُس کاشتکار نے ویسا ہی کیا اُس وقت جتنے لوگ وہاں آئے سب سے ست گورو
مہاراج نے وہی فرمایا کہ تم لوگ بھی ویسا ہی کرو ست گورو مہاراج کے فرمانے سے اکثر لوگوں نے ہل چلایا اور تخم ریزی کی اور پرمیشر کو بھی
یاد کرنے لگے جب کچھ دنوں کے بعد لوگوں کی کھیتی اُگ گئی تب یہ خبر وہاں کے راجہ کو معلوم ہوئی کہ ایک سنت آئے ہیں اور لوگوں کو پرمیشر
کے نام کا اپدیش کرکے خشک کھیتوں میں تخم ریزی کرا دی چنانچہ اب وہ کھیت بھرے بھرے ہو چلے ہیں یہ سنکر راجہ جو موقع پر ست گورو
مہاراج کے قدموں میں آکر [illegible] ست گورو مہاراج کی تعریف کرنے لگا کہ آپ [illegible] پرمیشر [illegible] اُس وقت ست گورو مہاراج نے
[illegible]

[illegible]

نہایت عمدہ پایا شیرین و لذیذ میٹھے لگے پیٹ بھر کے کھا کر کچھ باندھ بھی لیا اور چلا آیا جب کہ دوسرا دن ہوا مردانہ کو بھوک نے بہت ستایا تو جھولے سے وہی مدار کے پھل نکال کر کھانا شروع کیا وہ ساتھ ہی کی دیر تھی کھاتے ہی ہاتھ پیر تشنج کھینچنا شروع کیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج نے پوچھا کہ اے مردانہ تجھکو کیا ہوا تو نے کیا کھایا [illegible] مین نے تجھ سے کہا تھا وہ پھل پاس نہ باندھنا مردانہ نے کہا کہ ہان حضور آپ نے تو منع کیا تھا لیکن وہ ایسے شیرین تھے کہ مجھ سے نہین رہا گیا میری کم بختی نے مجھکو دھکا دیا کہ جو مین نے انکو باندھ لیا اور آج بغیر اجازت حضور کے انکا کھانا شروع کر دیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تو نے برا کیا اگر وہ یا بھی تھا تو ہم سے پوچھ بھی تو لیتا اے مردانہ وہ مدار کے پھل ککڑی خربوزہ نہین تھے بلکہ سراسر زہر تھے مردانہ نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ حضور یہ تو مین بھی جانتا ہون کہ مدار کے پھل کہین میٹھے نہین ہوتے ہین لیکن آپ کی زبان مبارک کی تاثیر تھی خیر جو ہونا تھا سو ہوا لیکن اب تو میری خطا کو معاف فرمائیے کیونکہ آپ کی ذات جگت کی مالک ہے اور آپ جگت کے ایشر ہین آپکو تو بھوک و پیاس لگتی ہی نہین ہے اور مین تو مارے بھوک کے مرنے ہی لگتا ہون یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ ہم تجھکو مرنے نہ دینگے اگر تو ایک دفعہ مر بھی جاوے تو ہم تجھکو زندہ کر لیوینگے یہ سنکر مردانہ نے عرض کیا کہ حضور مین تو اسوقت مرے ہی جاتا ہون اسوقت تو مجھکو صحت کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُس مدار کے پھلون سے ایک اپنے ہاتھ سے اٹھا کر درخت سے تازہ توڑ کر مردانہ کو دیا اور فرمایا کہ لے مردانہ اسکو کھا لے یہ سنتے ہی مردانہ نے وہ پھل کھا لیا پھر کیا دیر تھی فوراً ہی صحت پائی۔

اور اچھی طرح اٹھ بیٹھا عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج آپ نے باوجودیکہ مجھکو اپنی خدمت مین ہی رکھا لیکن آجتک میری بھوک دور نہ کی اور نہ آپ مجھکو کسی بستی مین مانگنے جانے دیتے ہین اور نہ خود آپ کسی سے کچھ لیتے ہین اور نہ بھوک ہی دور کر دیتے ہین اب حضور کیا اس بات کو فرماوین اور غور کرین کہ میرا اور آپ کا ساتھ کیونکر نبھے گا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ مجھکو تجھ سے کام لینا ہے مردانہ نے عرض کیا کہ حضور اپنا سا مجھکو بھی بنا دیوین تاکہ مین بھی نہ کچھ کھاؤن اور نہ کچھ پیون مجھکو بھی سانت پیٹنے قناعت آجاوے یا مجھکو جواب ہو جاوے کہ مین اپنے گھر چلا جاؤن یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ تجھ پر پرمیشر بہت ہی مہربان ہے تو کیون رخصت مانگتا ہے مردانہ نے پھر کہا کہ نہین حضور مجھکو آپ رخصت ہی دیجیے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اب تو یہان [illegible] سکتا ہے لیکن مردانہ وہی کہتا رہا کہ نہین حضور مجھکو رخصت کر دیجیے آخر مین یہ کہا کہ حضور مین تو جب ہی رہ سکتا ہون کہ جب میری بھوک دور کر دیجیے اور وہ آپ کی غذا یعنی شبد [illegible] مجھکو بھی آجاوے [illegible] آپ پرمیشر کی بھگتی کرتے ہین [illegible] اور آپ کا درشن کیا کرون [illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مردانہ اگر تجھکو بھوک [illegible]

[illegible]

ست گورو مہاراج کی بھی خدمت بہت کرو گی جب سویرا ہوا تو اُس سکھ نے ست گورو مہاراج کے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ اے مہاراج آپ
کرپا کرکے مجھکو سمجھا دیجیے کہ سادھوؤن کے ملنے کا کیا پھل ہے جواب اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکھ اِس سوال کو تم نے
آگے بھی کسی سے دریافت کیا ہے جواب اِسکے اُس سکھ نے کہا کہ اے سنت جی مہاراج جو سادھو سنت یہان تھے مین سب سے مین نے
دریافت کیا لیکن اسوقت تک میرا اطمینان نہ ہوا کسی نے کچھ اور کسی نے کچھ اپنی راے کے موافق جواب دیا میرا اطمینان کسی نے نہ کیا
یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی سکھ اب تمھارا اطمینان ہو جاویگا اب تم فلان مقام پر جو جنگل ہے وہان جاکر جو شخص ملے
اُس سے دریافت کرنا اور اگر وہان تمھارا اطمینان نہ ہوگا ہم اِسی مقیم رہینگے جہان ہم ٹکے بیٹھے ہین وہان تم جاؤ اگر وہان تمھارا اطمینان نہ ہوگا تو
پھر ہمین اطمینان کردینگے ست گورو مہاراج کی زبان سے سنکر سکھ مذکور وہان گیا اُس مقام پر جب پہونچا تو دیکھا کہ وہان نہ آدم ہے
نہ آدمی کا نشان ہے وہان صرف ایک جوڑہ (کوّہ) کا بیٹھا ہے چنانچہ وہ سکھ اِس غرض سے کہ شاید اب کوئی یہان آجاوے دو تین گھڑی تک
ٹھہرا رہا بعد اِسکے اُٹھکر چلا آیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوکر اپنی سرگذشت کہی اور عرض کیا کہ حضور وہان بجز ایک جوڑہ
(کوّہ) کے اور نہ حیوان ہے نہ انسان یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکھ تو پھر تم وہین جاؤ وہین تمھارا اطمینان ہوگا اور
اگر وہان نہ ہوگا تو مین تمھارا اطمینان کرونگا غرضکہ جب صبح ہوئی تو سکھ مذکور اُسی مقام پر پھر گیا دوسرے دن اُسی مقام پر بجاے (کوّہ)
کے ایک جوڑہ (بگلہ) کا بیٹھا ہوا دیکھا اور پھر بھی آدمی کا نشان نہ پایا اُس دن بھی سکھ مذکور دو تین گھڑی ٹھہر کر آیا اور پھر ست گورو
کے پاس آکر بیٹھا تھا ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ کہو سکھ آج اطمینان ہوا جواب اِسکے اُس سکھ نے پھر وہی کہا کہ حضور وہان
آج تو (ایک جوڑہ بگلہ) کا تھا آدمی کا تو وہان نشان بھی نہین ہے یہ سنکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا بھائی سکھ تم کل پھر وہین
جاؤ اور تم اطمینان رکھو کہ ہم تمھارا اطمینان کرکے جاوینگے غرضکہ جب صبح ہوئی تو پھر وہ سکھ مذکور اُسی مقام پر جا پہونچا اُس دفعہ دیکھا
کہ بجاے (بگلہ) کے ایک جوڑہ (ہنس) کا بیٹھا ہوا ہے اُس دفعہ بھی دو تین گھڑی انتظار کرکے واپس آیا اور ست گورو مہاراج کی خدمت
مین حاضر ہوا اور یہی کیفیت بیان کی کہ حضور آج وہان بجاے (بگلہ) کے ایک جوڑہ (ہنس) کا بیٹھا پایا آدم یا آدمی تک کا وہان نشان
بھی نہین ہے یہ سنکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکھ کل پھر تم وہان جاؤ اور بعد واپسی پھر ہمارے پاس آؤ چنانچہ وہ سکھ
مطابق ارشاد صبح اُٹھکر پھر اُسی مقام پر گیا وہان جاکر دیکھا تو اُس دفعہ [illegible] ایک صورت [illegible] بیٹھا دیکھا اُس نے
وہ سکھ اپنے دل مین [illegible] نشان تو دکھلائی دیے اپنے دل مین یہ سوچ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آدمی کے آدمی ہی ہوگئے یہ سنت کے درشن کئے ہوئے آدمی کا نتیجہ ہے اور جو لوگ خاص سنت وسادھو کے درشن پاتے ہیں اُنکی کیا بات ہے اور اسکا پھل کون کہہ سکتا ہے سن بھائی سکھ وہ گورو تیرا دھن ہے ہم ایسے پاپیون کو تیرے درشن دو ہوئے کہ جس سے ہمارا اودھار ہوگیا پس اب ایک ہماری یہ عرض ہے کہ اپنے گورو کے درشن ہمکو بھی کراؤ یہ سنتے ہی اُس سکھ کے کہ جسکا سوال وہ تھا اور دل میں خوش ہوگئیں اور وہ سکھ مع اُن آدمیون کے ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس سکھ سے پوچھا کہ کہو بھائی سکھ سنت وسادھو کے ملنے کا پھل تمکو ملا اور تمہارا اطمینان ہوگیا کہ نہین یہ سنکر اُس سکھ نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج آپ کی گت آپ ہی جانئیے اب اطمینان کو کون کہے مجھکو تو پرمیشر ہی ملگیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے اُس سکھ کو بہت ہی خوش کیا اور فرمایا کہ ای بھائی سکھ (پرمیشر تیت پاون کو سمرن کیا کرو) اور کیرت دھرم کی کیا کرو تمہارا من نرمل ہوجاویگا اور سنتون کی سیوا کیا کرو کہ جس سے تمہاری بھگتی پوری ہوجاویگی اور بھجن بندگی کیا کرو تو تمہارے جنم جنمانترون کے پاپ دور ہوجاوینگے یہ سنکر وہ سکھ واہ گورو واہ گورو کہنے لگے اُسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد پڑھا (جو تون بھاوے تانکا کا بخش کرے) بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ بھگونت جو تجھکو بھایا ہے وہی اچھا ہوتا ہے اور اگر تیری مرضی ہو تو بڑے بڑے پاپی بھی سدگتی کو پراپت ہوجاوین۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے اور گوبند لوگون کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۸۷

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ پورب دیس میں جا پہونچے وہان پر کچھ لوگ ست گورو مہاراج کے پاس گوبند لوک سے آئے اور ست گورو مہاراج کو نمسکار کرکے [illegible] سے بھی رام رام کیا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ آؤ سنو گوبند لوگ کے جیون ست رام ہے آؤ بیٹھو یہ سنکر وہ لوگ بیٹھ گئے اور کچھ دیر ٹھہر کر ست گورو مہاراج سے کہا کہ ای ست گورو مہاراج ہم بلہار جاوین آپ کے کہ جو آپ کے ہم لوگون نے درشن پائے اور اب آپ سے ہماری ایک عرض ہے اگر حکم ہو تو عرض کرین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی گوبند جو کچھ تمہارے دل میں ہو بے دھڑک کہو یہ سنکر اُن لوگون نے کہا کہ ای ست گورو مہاراج کوئی لوگ تپ اور دان کرتے ہیں اور کوئی جپ اور کوئی جگ وغیرہ کوئی تیرتھ [illegible] کی مکت ہوتی ہے یا نہین یہ سنکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا ۔

راگ بھیرون محلہ پہلا

[illegible]

یہ سنکر ست گورو مہاراج نے انکو سکھ فرمایا۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج کے (دور دیس) مین تشریف لیجانے اور ایک کھتری سے گفتگو کرنے کی بابت چلی

نمبر ۷۹

ست گورو مہاراج رفتہ رفتہ (دور دیس) مین تشریف لے گئے وہان پر ایک شخص کہ جو اُس ملک کا (پردھان) یعنے مالک تھا اُسکے دروازہ پر ایک بڑا باغ تھا اُس باغ مین ست گورو مہاراج جاکر بیٹھ گئے اُس مقام پر ایک شخص قوم کا کھتری دولت ور رہتا تھا اور اُسکے علم کا سدا برت جاری تھا اُس دولتمند کھتری نے سنا کہ اُس باغ مین تین سنت آئے ہین اور کسی سے کچھ سوال نہین کرتے ہین یہ خبر سُنکر کھتری مذکور ست گورو مہاراج کے درشنون کو آیا اگر تھا ٹیکا اور عرض کیا کہ اے غریب نواز اگر آپ ارشاد فرماوین تو مین لوگ جنس بیہو بجادین یہ سُنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی بیٹھ جو کچھ نرنکار بھیجدیگا وہ لے لیوینگے یہ سُنکر اُس کھتری دولتمند نے اپنے کارندون کو حکم دیا کہ ہر ایک طرح کے بھوجن لے آؤ اور اپنے دل مین یہ بھی کہا کہ اکثر فقیر دیکھے گئے لیکن دولت کے خواہان پائے گئے اور یہ تو نرنکار کے بھروسہ پر قانع پائے جاتے ہین بلکہ مجھکو تو یہ نرنکار خود ہی نظر آتے ہین یہ سُنتے ہی اُس دولتمند کھتری کے گماشتے نے ہر ایک طرح کا بھوجن طیار کرکے لے آنے اور ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدیا اُسوقت اُس کھتری نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے غریب نواز جی یہ پرشادی نرنکار ہی نے بھیجا ہے اب آپ اسکو بھوجن کیجیے یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے دریافت کیا کہ اے سکھ یہ لوگ کون ہین اُس کھتری نے جواب دیا کہ اے غریب نواز یہ لوگ میرے کُنبہ و خاندان ہین اور یہ بھائی اور یہ ماتا پتا ہین ہم اِلین سے کچھ فرق و تمیز سبھی ہین یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

राग गौड़ी [illegible] १	راگ گوری محل پہلا
[illegible] मत पिता संतोख ।	[illegible] ست پتا سنتوکھ
[illegible] भाई कर येहु बिसेख ।	ست بھائی کر یہ بسیکھ
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	ایک رہاؤ
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

رہتا تھا اُسکا یہ قاعدہ تھا کہ جس رات کو چاند نکلتا تھا اُس روز اُس فقیر کے یہان بڑا ہجوم اکٹھا ہوا کرتا تھا اور ایک میلا لگتا تھا کہ سب
لوگ نذر کے طرح طرح کی چیزین میوہ اور مٹھائی لاتے تھے اور دروازہ پر اُسکے ہر ایک طرح کے باجے یعنے نقارہ و نوبت بھی بجا کرتی
تھی اور اُسنے یہ مشہور کیا تھا کہ جس رات کو چاند نکلتا ہی اُس شب کو میرا شوہر یعنے خدا میرے پاس آتا ہی اور اسوجہ سے (شوہ سہاگن)
اپنا نام رکھ چھوڑا تھا اور فقیر مذکور اُس روز بڑا ہی سامان کرتا تھا یعنے پھولون کی سیج آراستہ کرتا تھا اور اُس رات کو تمام شب بیداری
کیا کرتا تھا اپنے اندر کسی کو جانے نہین دیتا تھا اُس شب کو کسی سے آپ ملاقات نہین کرتا تھا اسیطرح پر وہ بسر اوقات کیا کرتا تھا غرضکہ
ایک گھڑی دن جب باقی رہگیا تو بڑا شور و غوغا مچا کیونکہ وہ رات چاند رات تھی اتنے مین اُس ضعیفہ عورت نے کہ جہان پر ست گورو مہاراج
فروکش تھے بھوجن بناکر ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج پرشادی تیار ہی یہ
سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا مائی آج تمھارے شہر مین کس بات کا شور و غوغا ہی جواب اُسکے اُس ضعیفہ عورت نے عرض کیا کہ
ای سچے بادشاہ یہان ایک فقیر (شوہ سہاگن) رہتا ہی اور وہ یہ کہا کرتا ہی کہ میرے گھر مین ہر چاند رات کو میرا شوہر یعنے خدا آیا کرتا ہی
چنانچہ آج چاند رات ہی اور اُسکے گھر مین بیلے کا دن ہی وہان باجا بجتا ہی اور وہین شور و غوغا ہوتا ہی اور وہین کو لوگ جارہے ہین یہ سنکر
ست گورو مہاراج نے بھائی بالے اور بھائی مردانہ سے فرمایا کہ ای بھائی بالے اور ای بھائی مردانہ چلو ہم بھی (شوہ سہاگن) کا دیدار
کرین یہ کہکر ست گورو مہاراج اُسکے دروازہ پر تشریف لے گئے وہان دیکھا کہ ایک ہجوم لگا ہوا ہی لیکن اُسکے اندر کوئی جانے نہین
پاتا ہی ست گورو مہاراج اُسکے اندر چلے گئے تو لوگون نے ست گورو مہاراج کو اندر جانے سے روکا تب ست گورو مہاراج نے وہان کے
دربان سے فرمایا کہ اچھا بھائی تم جاکر اندر کہو کہ ایک فقیر تمھارے دیدار کو آئے ہین اور باہر کھڑے ہین چنانچہ دربان مذکور اندر
گیا اور شوہ سہاگن سے کہا جواب اُسکے اُسنے وہی معمولی جواب دیا کہ آج مین اپنا دیدار کسی کو نہین دونگا کیونکہ آج مین اپنے خاوند کا
دیدار کرتا ہون یہ سنکر وہ دربان واپس آیا اور شوہ سہاگن کا جواب ست گورو مہاراج کو سنایا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا
کہ ای بھائی بالے اور بھائی مردانہ یہان کچھ بھی نہین ہی یہ سب جھوٹا ہی سوانگ ہی اسکو ابھی اپنے شوہر کا دیدار نصیب ہی نہین ہوا کیونکہ
اگر اسکو اپنے شوہر کا دیدار نصیب ہوتا تو ہر ایک کے اندر اپنے شوہر کو جانتا بعد اسکے ست گورو مہاراج ایک پہاڑی پر جا بیٹھے
[illegible] شوہ سہاگن کے میلا مین [illegible] ایک دوسرے سے [illegible]
[illegible]

ست گورو مہاراج راستے مین تشریف لیے جاتے تھے ایک شخص ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے مہاراج میرے
جی مین کبھی آتا ہے کہ فقیری کرون اور کبھی جی مین آتا ہے کہ گرہستی کرون اِس بارے مین آپ کی کیا مرضی ہے کہ مین فقیری کرون یا کہ گرہستی
یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی پہلے تو ایک کام کر بعد اِسکے جو تیرے جی مین آوے وہ کرنا یہ سُنکر اُس شخص نے
عرض کیا کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤن اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ فلان موضع مین جانا ایک سِکھ ہے اُسکے پاس جا کر ایک خط پہنچاؤ اور
اُسکے گھر مین پرشادی کھاؤ بعد اُسکے جب تم واپس آؤگے تو تمکو سکھی دیجاویگی اُس شخص نے کہا کہ بہت اچھا غرض کہ وہ شخص ست گورو
مہاراج کا خط لیکر اُس مقام کو گیا اور اُس موضع مین پہونچکر اُسکا پتہ دریافت کرکے اُسکے مکان پر جا پہونچا جس وقت اُس سکھ نے
اُنکو دیکھا فوراً ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور متھا ٹیکا خیر و عافیت دریافت کی اور بہت عزت کے ساتھ بٹھلایا ست گورو مہاراج کا خط دیکھکر نہایت
خوش ہوا اور اپنی عورت سے کہا کہ اے سکھنی ست گورو مہاراج کے حکمنامہ کی تعمیل ضروری ہے اُسنے جواب دیا کہ جیسا مناسب ہو کرو چنانچہ
اُسکے گھر مین ایک لڑکی تھی اور اُس خط یعنے ست گورو مہاراج کے حکمنامہ مین مبلغ دو سو روپیہ بھی طلب تھے اور یہ سکھ نہایت ہی غریب
آدمی تھا یانتک کہ کھانے کو بھی گھر مین نہ تھا خیر اُس لڑکی کے واسطے ایک ساہوکار ایک ہزار روپیہ [illegible] دیتا تھا لیکن یہ سکھ اِس بات
کو منظور نہ کرتا تھا اب یہ ضرورت یعنے تعمیل حکمنامہ کی ضروری بات ٹھہری تو ست گورو مہاراج کے حکمنامہ کو متھا ٹیکا اور اُس خط لانے والے
سے کہا کہ اے بھائی تم تھوڑی پرشادی طیار ہوتی ہے کھاؤ بجواب اُسکے اُسنے جواب دیا کہ مجھکو تو ست گورو مہاراج کا یہ حکم ہے کہ پہلے روپیہ کی
تدبیر کر لینا تب پرشادی کھانا یہ سُنکر وہ خاموش ہو گیا اب خط لانے والے نے اپنے دل مین کہا کہ یہ شخص تو نہایت ہی غریب آدمی ہے
روپیہ کیونکر دیگا یہ سوچکر وہ بیٹھ گیا اور یہ دونون بھائی بھی پس و پیش مین ہوے اتنے مین اُس سکھ کی عورت نے کہا کہ اے سکھ یہ [illegible]
بھی تو ست گورو مہاراج کے بادشاہ کی ہے اب اِس لڑکے کو رہن رکھکر تعمیل حکمنامہ کی تم کرو یہ سُنکر وہ سکھ اُس ساہوکار کے پاس
گیا چنانچہ وہ ساہوکار تو پہلے ہی سے ایک ہزار روپیہ دیتا تھا اور یہ قبول نہ کرتا تھا جب یہ سکھ اُس ساہوکار کے پاس گیا تب اُسنے دریافت
[illegible] یہ سُنکر اُس سکھ نے جواب دیا [illegible] مبلغ دو سو [illegible] تم مجھکو دیدو اور [illegible]
[illegible]

بہت عجز و انکسار کیا اُسوقت ست گرو مہاراج نے دیا فرمائی اور فرمایا کہ او راجہ کس چیز کی خواہش رکھتے ہو یہ سُنکر اُس راجہ نے دست بستہ
ہو کر عرض کیا کہ ست گرو مہاراج ہمارے اس ملک میں دو چیزیں پیدا ہوتی ہیں یعنے چاول۔ اور شیشا۔ بجز ان دو چیزوں کے اور
کچھ نہیں ہوتا ہے اب حضور ایسا کریں کہ اور بھی چیزیں ہوا کریں یہ بردان آپ مجھکو مرحمت فرمادیں کہ اس ملک میں سونا وغیرہ بھی پیدا
ہوا کرے اور میری یہ خواہش ہے کہ میں کیا بلکہ تمام راج حضور کا سکھ ہو جاوے غرض کہ راجہ اپنی عاجزی سے پیش آیا کہ ست گرو مہاراج
نے اُسکو یہ بردان فرمایا کہ او راجہ تمہارے دیس میں ہر قسم کا غلہ و اناج پیدا ہوگا یہ سُنکر راجہ و پرجا نہایت خوش ہوئے اور ست گرو مہاراج
کے سکھ ہو گئے غرضکہ تمام عورت و مرد و لڑکے جو اُسوقت وہان موجود تھے سبھوں نے ست گرو مہاراج کا چرن امرت پیا اور واہ گورو
واہ گورو جپنے لگے جیسا کہ ست گرو مہاراج نے حکم فرمایا کہ پھر بات باقی رہے سے جب شروع کرو چنانچہ وہ لوگ اُسی پر عمل کرنے لگے
اور واہ گورو واہ گورو جپنے لگے اور آیندہ روز سبھوں کی خدمت کیا کرتے تھے جب ست گرو مہاراج وہان سے چلنے کو تیار ہوئے تو تمام
پرجا مع راجہ کے آکر دست بستہ عرض کیا کہ حضور آپ اسی ملک میں قیام فرماویں آپ کے قدموں کی برکت سے ہمارے ملک میں ہر طرح
کا غلہ پیدا ہونے لگا اب یہ دیس بھی پاک ہو گیا ہے یہ سُنکر ست گرو مہاراج نے فرمایا کہ اے راجہ اب تمہارے دیس میں سب چیزیں کمال
کو ہو گئیں میں جنکے کنارے تکو ملکہ یا ہر کپڑے کی کان یعنے سونا وغیرہ کی تو کیا اصل ہے بلکہ سونے و چاندی کی کان یہاں ہو گئی یہ لکھکر
راجہ اور پرجا کو بہت پیار کی باتیں بتلائیں یعنے۔ نام۔ دان۔ اشنان۔ دیا۔ دھرم۔ سنتوکھ۔ سکھ۔ ست۔ یہ بتلا کر ان لوگوں کو پونت
کیا اُسوقت راجہ نے کہا کہ دھن ہے یہ دیس کہ جہان پر آپ کے قدم پڑے ہیں غرضکہ ست گرو مہاراج کے رہنے کے واسطے بہت کچھ کہا اور
تدبیریں کیں لیکن ست گرو مہاراج نے قیام نہ فرمایا آخر میں یہ فرمایا کہ اے راجہ جس طرح یہاں آنا ہوا ہے اسیطرح اور جگہ بھی تو مجھکو پہونچنا
جہان جہان کرتار مجھکو لیجاتا ہے وہان پر ہم جاتے ہیں اور جب کرتار کی مرضی ایسی ہی ہے یہ سُنکر اُن لوگوں نے اپنی خدمت کی معذرت کی اور
کہا کہ ہمسے کچھ خدمت آپ کی نہیں ہوئی اور ابھی آنند کے ساتھ آپ کے درشن بھی نہیں ہوئے ست گرو مہاراج کی اُنپر بہت کرپا ہوئی
اور آنکا بہلا دلیلیں کر کے ست گرو مہاراج وہان سے رخصت ہوئے۔

آگے ساکھی ست گرو مہاراج کا سمندر کے کنارے سے روڑن گرام کہ جسکو سمندر ریشہ بہا لیجاتا تھا تشریف لیجانا اور اُسکے قائم رہنے کے بردان دینے کی بابت چلی

ست گرو مہاراج ایک روز سمندر کے کنارے سے تشریف لیجاتے تھے ایک جگہ گاؤں تھا اُسکے باہر ایک درخت کے نیچے ست گرو
مہاراج جا کر بیٹھ گئے ست گرو مہاراج کو دیکھکر اُس موضع کے لوگوں نے ست گرو مہاراج کی بہت سی خدمت کی [illegible]
[illegible] سمندر بہا لیجاتا تھا [illegible]
[illegible]

ستگورو مہاراج نے جس وقت یہ شبد فرمایا تو وہ کوڑھی فقیر جھٹ ستگورو مہاراج کے پیرون مین آ گرا پھر کیا تھا اُسی وقت اُس کوڑھی
فقیر کی سدھ بدھ درست ہو گئی اور اُسی وقت اُسکا تمام جسم اچھا ہو گیا تمام بیماری ستگورو مہاراج کے قدمون کی بدولت ہی جاتی رہی وہ
وہ کوڑھی فقیر ستگورو مہاراج جیسے فرشتہ ستگورو مہاراج نے اُسکو نہال کر دیا جب کچھ دن گذر گئے ستگورو مہاراج وہان سے چلے گئے اُسوقت
اُس شہر کے لوگون کو خبر ہوئی کہ جن سنتون کو ہمنے رات کو اپنے یہان ٹھہرنے نہین دیا تھا اُن پرمیشر کے پیارون کی بدولت وہ کوڑھی فقیر
اچھا ہو گیا بلکہ رات کو وہ لوگ اُسی کوڑھی فقیر کی کوٹھڑی مین قیام فرما رہے اتنے مین اُس کوڑھی فقیر نے بھی سب لوگون سے کہنا شروع کر دیا
کہ دیکھو بھائی اُس مہاپورکھ کی بیرے اور بڑی کرپا ہوئی ہے کہ کس قدر مدت کا کوڑھ میرا دم کے دم مین اچھا ہو گیا یہ کیفیت تمام لوگ
ستگورو مہاراج کی تلاش مین دوڑے اور فوراً ہی تلاش کر کے ستگورو مہاراج کے قدمون پر آ گرے ۔ دو دست بستہ ہو کر نہایت عاجزی
کے ساتھ کہنے لگے کہ اے سادھو جی اور اے مہاپورکھ جی ہمارے اوپر کرپا کیجیے اور ہمارا بھی بھلا کیجیے کہ جس سے ہمارا کلیان ہو اور ہماری بھلائی
اب اسی مین ہے کہ اپنا سکھ ہمکو کیجیے تاکہ ہمارا جنم مرن کٹ جاوے کیونکہ ہم محض غافل تھے اور آپ سنت ہین اور جگت کے ترن تارن ہین
اے ستگورو مہاراج اب ہم پر دیا کیجیے غرضکہ اُن لوگون کی عاجزی دیکھکر ستگورو مہاراج کو بہت ہی دیا آئی کیونکہ ستگورو مہاراج
تو دیا کے سمندر ہی تھے جگت کے اُدھار کرنے کے واسطے آپ کا اوتار ہی تھا آپ وہین بیٹھ گئے اتنے مین اُس شہر کے لوگ کیا چھوٹے کیا
بڑے بلکہ بوڑھے تک دوڑے ہوئے چلے آ رہے تھے اُن لوگون سے ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی ہم تمہارے اوپر جب ہی مہربان
ہونگے جس وقت تم لوگ اس مقام پر ایک استھان بناؤ کہ جسمین پردیسی سادھو سنت آ کر ٹھہرا کرین اور اُن سنتون کو بھوجن بھی ملا کرے
اور سنتون اور سادھوون کی خدمت تمہیں ہو کر کیا کرو اپنے روزگار سے پرمیشر کے نام پر خرچ کیا کرو یہ سنکر اُن لوگون نے عرض کیا کہ
اے دین دیال مہاراج جو حضور کا حکم ہوگا اُس سے ہم لوگون کو بہر حال اقبال ہے اور فوراً ہی دھرم سالہ بنانا شروع کیا اُسوقت اُن لوگون کو
ستگورو مہاراج نے اپنا سکھ کیا اور سب کو گورمنتر دیا اور ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو پرمیشر کو ہمیشہ حضور جان نا
بھجن اور کیرتن کرنا اور ہر حالت مین اپنے دکھ اور سکھ مین خوشحال رہنا اور دھرم کی کیرت پیشے روزگار کرنا دسوان حصہ پرمیشر کے
نام پر دینا غرضکہ ایک دن بہت سے سکھ اکٹھا ہوئے اُسوقت ستگورو مہاراج خود اپنی زبان فیض ترجمان سے اپنے سکھون کو ایک
ساکھی سناتے تھے کہ سب سنگت کو اعتقاد ہووے ستگورو مہاراج ساکھی فرما ہی رہے تھے کہ اتنے مین ایک سکھ نے سوال کیا کہ
اے ستگورو مہاراج ساکھی کس طرح کمائی جاوے اُسوقت ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ ساکھی اس طرح کمائی جاتی ہے جیسا کہ ایک سکھ
نے کمائی ہے کہ خود تو صدقہ ہو اور اپنے گورو کی اُوسد کیا کہ جسکو شاید عبد پرمیشر کے درشن پراپت ہوئے ۔

شبد

راگ

[illegible]

[illegible]

راگ [illegible] محلہ

[illegible]

ساکھی [illegible]

[illegible]

جب راجہ کو قدمون پر ہاتھ دھرتے دیکھا تو اپنے دل مین خیال کیا کہ شاید راجہ مجھکو ڈر گیا چور نے اُس راجہ سے کہا کہ ای راجہ تو کسکو گورو
گنتا ہی ای راجہ تو غلطی مین ہی کیونکہ مین تو چور ہون گورو نہین ہون راجہ نے اپنی صدق اعتقادی سے کہا کہ ای گورو مہاراج مین جانتا
جاتا ہون آپ مجھ سے نہ چھپائیے آپ میرے پورے گورو ہین مین آپ کو گورو کیا چاہتا ہون مجھکو یقین ہوگیا کہ اب مجھکو اپنا چیلا کرنے
کے واسطے یہان آنے مین چور نے اپنا حال کو صاف بیان کیا لیکن راجہ نے ایک بھی نہ مانا اور مکرر سہ کرر وہی گنتا رہا اُسوقت چور نے
پھر کہا کہ ای راجہ کیا تو میرا سکھ ہوا چاہتا ہی اگر تیرا ارادہ یہی ہی تو مجھ سے صاف صاف سچ بول اور جو کچھ اپنے گھر سے لایا ہو وہ میری نذر کر دے
یہ سنکر راجہ نے کہا کہ ای گورو دیو جی مین اپنے مکان سے ایک مہر دعل لایا ہون وہ یہ موجود ہی مگر یہ کیا چیز ہی تن اور من اور دھن سب
آپ ہی کا ہی یہ سنکر چور مذکور نے راجہ سے وہ مہر لے لیا اور راجہ سے کہا کہ ای راجہ جو کچھ گورو کہے وہی کرنا چاہیے سکہ کی اسمین بھلائی ہوتی ہی
راجہ نے کہا کہ بہت اچھا جو کچھ آپ کا ارشاد ہوگا اُس مین کوتاہی نہ کرونگا چور نے کہا کہ ای راجہ اب تم یہین بیٹھے رہو جبتک میرا حکم نہ ہو یہان سے
ہرگز نہ اٹھنا راجہ نے کہا کہ بہت اچھا مین بغیر آپ کے اجازت کے یہان سے کبھی نہ اٹھونگا یہ سنکر چور مذکور محل سے نکل چلا گیا اور راجہ
اپنے گورو کا قول سمجھکر وہین بیٹھا رہا راجہ کو وہان پر بیٹھے ہوے قریب ایک سال کا ہو گیا پرمیشر جو اپنے داسون کی رکھشا کرتا ہی راجہ کے
پاس آیا اور کہا کہ ای راجہ اب تو یہان کیون بیٹھا ہی بلکہ بہتر تو یہ ہی کہ تو کسی تیرتھ پر جاکر بیٹھ کر سادھوون اور سنتون سے مل یا کسی بستی کی
مین جا بیٹھ ایسے جنگل مین تیرا کیا کام ہی یہ بات اُسکے راجہ نے کہا کہ ای بھائی مجھکو تو میرے گورو کا حکم ہی کہ جبتک مین تم کو حکم نہ دون
تب تک تم یہان سے کہین نہ جانا پس جب مجھکو گورو جی حکم دینگے تب ہی اُس مقام سے مین جاؤنگا یہ سنکر سری ٹھاکر جی نے فرمایا
کہ ای راجہ وہ تو ایک چور تھا وہ فقیر خواہ گورو نہین تھا پس ای راجہ تم اُس چور کو گورو کرکے کیا پھل پاؤگے اُس سے کیونکر گت ہو سکتی ہی
جواب اُسکے راجہ نے کہا کہ ای بھائی چاہے جو ہو لیکن مین تو بغیر اُسکی اجازت کے یہان سے اٹھ نہین سکتا ہون سری ٹھاکر جی نے جواب دیا
کہ ای راجہ جیسے تجھسے کہا آیندہ تیری مرضی ہو وہ کر غرضکہ راجہ کو اُسی مقام پر ایک سال اور گذر گیا تو سری ٹھاکر جی پھر اُس راجہ کے پاس
آئے اور اُس راجہ سے دریافت کیا کہ ای راجہ تم یہان کب سے بیٹھے ہو جواب اُسکے راجہ نے کہا کہ ای بھائی مجھکو یہان دو برس گذر گئے یہ سنکر
سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ ای راجہ یہان کے بیٹھنے سے تجکو کیا فائدہ ہوگا اس سے بہتر ہی کہ کسی بستی مین جا بیٹھ راجہ نے پھر وہی جواب دیا
کہ وہ جو ہمارے گورو کا حکم ہی کہ جبتک مین نہ کہون تم یہان سے نہ اٹھنا پس بغیر گورو کے اجازت کے یہان سے اٹھ نہین سکتا ہون
یہ سنکے حکم کے یہان بیٹھا ہون یہی چاہیے ہی کہ جبتک گورو مہاراج خود آکر اجازت نہ دینگے ہرگز ہرگز یہان سے نہ اٹھونگا جب تک
وہ خود آکر اجازت دیوینگے تب ہی اٹھکر جاؤنگا یہ سنکر سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ ای راجہ وہ تو چور تھا اُسکی کیسی حکم ہے تم اُسکا حکم چھوڑ کے
اپنے بہتر کسی سادھو کی خدمت چاکری کرو اُسکو اپنا گورو کرو راجہ نے جواب دیا کہ ای مہاراج مجھکو تو اُس سادھو سے زیادہ [illegible]
[illegible] اگر کل سادھو [illegible] مگر میرے نزدیک تو سادھو ہی ہین [illegible]
[illegible] یہ سنکر سری ٹھاکر جی خاموش ہو گئے [illegible] تمہاری خوشی ہی [illegible]
[illegible] سری ٹھاکر جی [illegible]
[illegible]
[illegible] سری ٹھاکر جی [illegible]

کرنے جو وہ مین ہی ہون اب میری اجازت ہی کیونکہ اب تم پرم بھگت کو پراپت ہوے جو اب تم بیکنٹھ کو چلو تمھاری عبادت قبول ہوگئی تمھارا
سمرن پورا ہو گیا راجہ نے کہا کہ مین بلہار جاؤن آپکے درشنون کے کہ جو آپ نے میرے اوپر کرپا کی ہی لیکن بغیر گرو دیو کی اجازت کے مجھ سے
اُٹھا نہین جا سکتا ہی یہ سُنکر سری ٹھاکر جی نے فرمایا کہ ای راجہ وہ تو چور تھا تمکو ٹھگنے کے واسطے آیا تھا اور تیرے پاس جو دھن تھا اُسکو
ٹھگ کر لے گیا اب اُسکو تم کیا گنتے ہو اب تم بیکنٹھ مین چلکر مقیم ہو یہ سُنکر پھر راجہ نے کہا کہ مین بلہار جاؤن تیرے درشنون کے لیکن بغیر گرو دیو
کی اجازت کے ہرگز ہرگز اُٹھ نہین سکتا یہ سُنکر پھر سری ٹھاکر جی نے کہا کہ ای راجہ کیا تو اُس چور کے ساتھ نرک ہی جانا چاہتا ہی یہ سُنکر پھر
راجہ نے کہا کہ ای ٹھاکر جی مہاراج مین اُسکے ساتھ نرک ہی کو جانا چاہتا ہون لیکن بغیر اُسکی اجازت کے مین ہرگز ہرگز اُٹھ نہین سکتا ہون
یہ سُنکر پھر سری ٹھاکر جی نے کہا کہ خیر تیری مرضی یہ کہکر اُس چور کے پاس آئے اور اُس چور سے کہا کہ اُس راجہ کو جنگل مین تو بٹھا آیا پھر
پھر اُس بیچارے کی تو نے خبر تک نہ لی تو دیکھ تو چلکر کہ اُس راجہ کی کیا حالت ہی یہ سُنکر اُس چور نے کہا کہ ای بھائی تو کسکی بات اور کس کے
ساتھ کرتا ہی مین کس کو بٹھا آیا ہون اُسوقت سری ٹھاکر جی نے کہا کہ ارے ٹھگ جس راجہ کا مال تو ٹھگ کر دیا تھا اُس بیچارے کو
ایک میدان مین بٹھا آیا ہی اور اب وہ بغیر تیری اجازت کے اُٹھتا ہی نہین ہی سو اب تو جاکر اُسکو اُٹھا اُسوقت چور نے بھی اپنے دل مین
خیال کیا اور یاد کیا تو اُسکو وہ بات یاد آئی کہ وہ راجہ ابتک وہین بیٹھا ہی اپنے دل مین اُس چور نے یہ بھی خیال کیا کہ یہ کون شخص ہی
یہ سوچکر اُس چور نے سری ٹھاکر جی سے دریافت کیا کہ ای بھائی تم کون ہو اور تم سے اُس راجہ سے کیا واسطہ ہی اُسوقت سری
ٹھاکر جی نے کہا کہ ای چور مین تو وہ ہون کہ جسکے واسطے راجہ نے مجھکو گرو بنایا یعنے خالق خلقت کا ہون یہ بات سُنکر چور مذکور نے
سری ٹھاکر جی کے قدمون پر گر کر چھما مانگا اور بعد اسکے چور مذکور اُس راجہ کی طرف روانہ ہوا اُسکے ساتھ ہی سری ٹھاکر جی بھی تشریف
لے گئے کیونکہ اُس راجہ کی محبت عشق حقیقی دیکھکر سری ٹھاکر جی تحمل نہ ہوسکے فوراً آگے آگے وہ چور اور اُسکے پیچھے سری نرنکار اُس
راجہ کے پاس آئے اُسوقت راجہ نے پہچانا کہ میرے گرو تشریف لائے ہین میرے دھن بھاگ ہین کہ میرے گرو نے مجھکو درشن دیا
اور اُٹھکر راجہ نے اُس چور کی ڈنڈوت کی قدمبوس ہوا اُسوقت چور مذکور نے کہا کہ ای راجہ اب تم سری ٹھاکر جی کے قدمبوس ہو
یہ سُنکر راجہ مذکور سری ٹھاکر جی کا قدمبوس ہوا اُسوقت سری ٹھاکر جی نے کہا کہ ای راجہ تم اُس چور کے قدمبوس ہوے یہ سُنکر راجہ نے جواب
دیا کہ ای [illegible] یہ [illegible] ہی اب اُسکے ٹھاکر جی نے دریافت کیا کہ ای راجہ مین [illegible] [illegible] ہون راجہ نے کہا کہ ای [illegible]
[illegible] مجھکو تو پہلے ہی درشن دیتا لیکن جب کہ مین [illegible] کے قدمون مین [illegible] اُسوقت [illegible] مجھکو [illegible] درشن [illegible]
[illegible] نہین کی کرامات آپکے درشن مجھکو ہوے یہ سُنکر سری ٹھاکر جی نے راجہ سے کہا کہ [illegible] ای راجہ مجھکو [illegible] تیرے دل [illegible]
یہ بات آئی [illegible] کی [illegible] تیرے پیچھے اس چور کی بھی [illegible]

[illegible] سنگھ [illegible] کی [illegible] کی تب [illegible] نے [illegible] کے قدمون [illegible] اُس وقت
[illegible]

[illegible] تقاضای ہوس و جو شخص شبہ تھا
[illegible]
[illegible]

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے ایک پٹھان کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۹۵

ست گورو مہاراج نانک ایک پٹھان کے دیس مین جا پہونچے اُس ملک کا یہ رواج تھا کہ آدمیون کو پکڑ کر خرید و فروخت
وہان کے لوگ کیا کرتے تھے ست گورو مہاراج اُس مقام پر ایک تکیہ پر جا بیٹھے تھے مین ایک پٹھان آ پہونچا
ست گورو مہاراج سر برہنہ تھے [illegible] اور بھائی بالا اور بھائی مردانہ کو پکڑ کر
چند دن کے واسطے لیگیا جب یہ ست گورو مہاراج کی معرفت ہوئی تب وہ پٹھان ست گورو مہاراج کو
دیکھکر اپنے ساتھ لیگیا اور اپنی عورت سے کہنے لگا کہ خدا کی مہربانی سے ایک آدمی بندہ درم کا خدا کی عنایت سے آج مجھکو
ملگیا ہے یقین ہے کہ اسکی قیمت مجھکو بہت ملے اُس پٹھان کی عورت نے جب ست گورو مہاراج پر نظر کی تو نہایت خوبصورت نظر
آئے تو کہنے لگی اپنے خاوند سے کہ خانصاحب اسکو اپنے گھر پر [illegible] اسکو فروخت نہ ہونے دونگی اسکے خاوند نے
کہا کہ اگر اسکو فروخت کرونگا تو اسکی بدولت مجھکو دولت ملیگی اسکو گھر مین رکھنے سے کیا فائدہ ہوگا یہ سنکر اُس پٹھان
کی عورت نے کہا کہ جیسی آپکی مرضی ہو بعد اسکے ست گورو مہاراج کو وہ پٹھان فروخت کرنے لے گیا چونکہ وہ ملک نہایت خراب
تھا اور ست گورو مہاراج اُس ملک کے لوگونکو تارنے کے واسطے ہی وہان تشریف لے گئے تھے اسلیے اپنے آپ کو فروخت کرانے
لگے غرضکہ اُس پٹھان نے ست گورو مہاراج کو فروخت کر دیا اور اسکو دو گھوڑون کی قیمت ملگئی بعد ست گورو مہاراج کے ہمراہی
یعنی بھائی بالے اور بھائی مردانہ ویسے ہی تھے ست گورو مہاراج کے ساتھ ہی رہے غرضکہ ست گورو مہاراج کو جس شخص نے
خرید کیا تھا وہ اپنے گھر لے گیا اُس خریدار کی عورت نے ست گورو مہاراج کو دیکھکر کہا کہ یہ لڑکا نہایت خوبصورت ہے مین اس سے
اپنے گھر کا کام لونگی چنانچہ خریدار نے کہا کہ اے لڑکے گھر کا پانی وغیرہ بھر دیا کر ست گورو مہاراج نے کہا کہ بہت اچھا غرضکہ ست گورو
مہاراج پانی بھرنے کے واسطے کنوئین پر تشریف لے گئے اور اپنی قدرت یہ آپنے دکھائی کہ وہان کا کل پانی خشک کر دیا اور کنوئین
سے خالی گھڑا لیکر واپس آئے اور اُس شخص سے کہا کہ اے میان جی اُس کنوئین مین تو پانی ہی نہین ہے یہ جواب اسکے اُس
شخص نے کہا کہ اے لڑکے کسی دوسرے پر جا اور پانی بھر لا ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ بہت اچھا یہ کہکر ست گورو مہاراج دوسرے
کنوئین پر گھڑا لیکر گئے اور وہان سے بھی خالی ہی گھڑا لیکر واپس آئے اور پھر آکر کہا کہ اے میان جی اُس کنوئین مین بھی پانی
نہین ہے غرضکہ صبح ہوتے ہی تمام بستی مین شور مچگیا جدھر سے دیکھو یہی آواز آ رہی ہے کہ پانی نہین ہے سب لوگ
کہنے لگے کہ اے خداوند کریم یہ کیا ہوا اور اب پانی بغیر کیا سب کو خداوند کریم مار ہی ڈالیگا کیونکہ سب کنوئون کا پانی ایک ہی دم
خشک ہوگیا کوئی کہتا تھا کہ ابھی شام تک پانی تھا رات ہی بھر مین کیا ہوگیا اب سب لوگ اُس بستی کے حیران و پریشان تھے

جہان ست گورو مہاراج نہایت خوش بیٹھے تھے ست گورو مہاراج کے چہرے کو دیکھکر وہان کے لوگ کہنے لگے کہ دیکھو بھائیو ہم
نے آج تک ہندوستان مین لیکن فقط اس شخص نے جو یک لڑکا کی خرید کیا ہے اُسکا چہرہ بشاش ہے اُسکے چہرہ پر ذرا بھی ملال نہ ہوا
رنج پایا نہیں جاتا ہے جتنے مین اس شخص سے اس نے ست گورو مہاراج کو خرید کیا تھا جواب دیا کہ ای بھائی یہی وہ لڑکا ہے جبکا
بستی مین یہ ہے اور نہایت نیک بخت لڑکا ہی ست مین نے اُسکو پایا ہے جس کام کو کہدیا فوراً بجا لایا اور ہر طرح سے راضی و خوشی اُسکے
چہرے سے عیان ہے جب کچھ دیر ہوئی اور لوگ بیچین ہونے لگے اور ست گورو مہاراج کا چہرہ اُن لوگون نے جب بہت
بشاش پایا تب تو سب لوگون کے دل مین یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کوئی بھید ہے چنانچہ بعض سمجھون نے مشورہ کیا اور ست گورو
مہاراج کے پاس آنے اور ست گورو مہاراج سے یہ گفتگو کرنے لگے کہ اس بستی مین کبھی پانی کی خشکی نہین ہوئی تھی لیکن جب سے تمہارا
آنا اس بستی مین ہوا ہے اور کل کی پانی بھی خشک ہو گیا ہے اس بات کو تو خدا کو علم ہوگا لیکن تم بھی کچھ خود کہو ورنہ ہم جیسے اعتقاد
رکھتے ہوئے اس سے دعا مانگو تاکہ ہم لوگون کی تکلیف جاتی رہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائیو تم لوگ گورو کے
سکھ ہو تو پانی آجاوے یہ سنکر اُن پٹھانون نے کہا کہ ای ولی اللہ ہم لوگ ابھی سکھ ہونے کو موجود ہین لیکن پانی کی مہربانی جلدی
ہو ورنہ زندگانی کی نہین رہیگی اسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اچھا جب پانی ہو جاوے تو پانی دیجیئو اور اُنکے قصور معاف کیجیے
بعد کیا دیر تھی ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ قول برآمد ہوئی تھی کہ اسی وقت سب کوؤن مین پانی بھر گیا
بس پھر تو وہ ملک کا ملک ست گورو مہاراج کا سکھ ہو گیا اور سب لوگ واہگورو واہگورو جپنے لگے چنانچہ ست گورو مہاراج
نے اُن لوگون کو ۔ نام ۔ دان ۔ اشنان ۔ دیا ۔ دھرم ۔ پر اُپکار ۔ عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ دھرم سال بنواؤ
تاکہ آیندہ روزانہ سادہ سنت کی سیوا ہوا کرے چنانچہ اُن لوگون نے فوراً ہی ست گورو مہاراج کی تعمیل حکم کی اور صبح و
شام سب لوگ یکجا ہوکر ست گورو مہاراج کی بانی کا اُچارن کرنے لگے اور اپنے علم اور اپنی زبان مین ست گورو مہاراج
کی بانی لکھ لکھکر ورد کرنے لگے اُسوقت اُن لوگون سے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سنو بھائی سکھو جو کوئی ہمارا سکھ
سیوک تمہارے ملک مین آیا کرے اُسکو ہرگز ہرگز گرفتار نہ کرنا بلکہ تم لوگ اُسکی خدمت و ٹہل بہت راست دلی سے
کرنا اس بات کو اُن لوگون نے بسر و چشم قبول کیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس شخص سے کہ جس نے ست گورو مہاراج کو
خرید اٹھا فرمایا کہ (ای خلیل جی تمہارا اپنا ہم سے کس قدر ہے جسقدر ہو اُسکے دُونے دام جب تم ہم سے لوگے تب ہم یہان سے
جاوینگے) یہ سنکر اُس شخص نے کہا بلکہ وہان کے اور سب لوگون نے کہا کہ ای غریب نواز یہ جیو و پنڈ یعنے جسم و جان سب آپ پر
قربان ہین یہ گھر بار سب آپ ہی کے قدمون کی برکت سے ہے اور ای ست گورو مہاراج جب تک آپ کی مرضی ہو ہم لوگونکو
سرافراز کیجیے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ تم لوگ اُس درم کے نیچے سے کچھ مٹی اٹھاؤ یہ سنکر وہ لوگ کچھ دور چلے
مٹی کے بیچنے گئے تو دیکھا کہ وہان پر بہت سا خزانہ رکھا ہے یہ کیفیت دیکھکر وہ پٹھان لوگ واپس آئے اور ست گورو مہاراج سے
کل کیفیت کہہ سنائی اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی سکھو یہ سب خزانہ تمہارا ہی ہے یہ تم لے لو اور اب مین تم سے
رخصت ہوتا ہون اُن لوگون نے اسوقت بہت خوشامد ست گورو مہاراج کی کی اور کہا کہ حضور کچھ دن یہان اور قیام فرماوین
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای سکھو تم ہمارے ہو اور مین تمہارا ہون اب تم لوگ پرمیشر کے بھجن و بندگی کیا کرو اُسی کی عبادت

کرو ۔ آپس مین بات کرکھایا کرو اور آئے ہوئے سادہ و سنت کی سیوا و ٹہل کیا کرو یہ ہدایت اُن لوگون کو کرکے اور اُن سے کو
اپنا سکھ کرکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے اور پھر اُسی ٹیکرے پر جا بیٹھے ۔

ست گورو مہاراج کے پاس پھر وہی پٹھان آیا اور اپنے گھر ست گورو مہاراج کو لے گیا اُس پٹھان کی عورت نے ست گورو
مہاراج کو دیکھکر پہچانا کہ یہ وہی لڑکا ہے اُسکو اس مرتبہ کہین مین جانے نہ دونگی بلکہ اپنے گھر مین رکھکر گھر ہی کا کام اِن سے لونگی
لیکن اُس پٹھان نے اس بات کو منظور نہ کیا اور کسی دوسرے شہر مین لیجا کر ست گورو مہاراج کو فروخت کر ڈالا اور جو قیمت
اُسکو حاصل ہوئی اُسکے دو اس گھوڑے لایا چنانچہ جس شخص نے ست گورو مہاراج کو خرید کیا وہ ست گورو مہاراج کو اپنے
گھر لے گیا اور گھر کے تمام کام ست گورو مہاراج کے سپرد کیے چنانچہ ست گورو مہاراج نے اپنی قدرت وہان یہ دکھلائی کہ اُسی
ملک سے ۔ آگ ۔ پانی ۔ غلہ ۔ یہ تینون چیزین غائب کر دین اب تو وہان کے لوگ نہایت حیران و پریشان ہوے اور آپس
مین کہنے لگے کہ یہ کیا غضب ہو گیا اب کیونکر زندگی ہوگی کیونکہ سب چیزین ایک ہی ساتھ اس ملک سے جاتی رہین بہتر ہے کہ
سب لوگ اپنے اعتقاد کے موافق اپنے پیر و مرشد کو یاد کرین اُسمین جو کچھ صورت بہتری کی نکلے تو نکلے چنانچہ سب لوگ
اپنے اپنے پیر و مرشد کو منانے لگے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو اگر تم لوگ گورو کے
سکھ ہو جاؤ تو فوراً ابھی اپنی مراد پاؤ دیکھو تم لوگ اپنے پیر و پیغمبر منا چکے اور کچھ فائدہ نہ ہوا یہ سنکر اُس شخص نے اور لوگون کو
اپنے گھر مین بلایا اور سب لوگون کو اکٹھا کرکے کہا کہ سنو بھائی یہ لڑکا جسکو مین نے کل ہی خرید کیا ہے یہ کہتا ہے کہ تم میرے سکھ ہو تو
تم کو مین سب کچھ منگا دون یہ سنکر اُن لوگون نے کہا کہ اے بھائی اب تو قیامت ہی کا سامنا ہے اس سے بہتر ہے کہ اِس شخص
کا بھی کہنا کرکے دیکھ لیوین آپس مین یہ مشورہ کرکے وہ سب لوگ ست گورو مہاراج کے قدمون پر آ گرے اور دست بستہ
ہو کر عرض کیا کہ اے ولی اللہ اپنے قدمون مین ہم لوگون کو آپ لیجیے اور اپنے قدمون کا چرن امرت ہمکو پلائیے چنانچہ ست گورو
مہاراج نے اُن لوگون کو سکھ کیا اور سب لوگ گورو گورو جپنے لگے پھر کیا دیر تھی ست گورو مہاراج نے اُسی وقت اُن لوگون کو
سب کچھ عطا فرمایا ۔ نام ۔ دان ۔ اشنان ۔ دیا ۔ دھرم ۔ پرسوارتھ کی ہدایت فرمائی بعد اسکے اُن لوگون نے گھر گھر دھرم سالہ
بنوایا اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی سکھو جو سکھ سیوک ہمارا یہان آوے اُسکو کبھی گرفتار نہ کرنا جہان تک
تم سے ہوسکے اُسکی خدمت کرنا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے اُس شخص سے کہ جس نے ست گورو مہاراج کو خرید کیا تھا
اُس سے فرمایا کہ اُس مقام پر جا کر دیکھو چنانچہ اُس شخص نے اُس مقام پر کچھ تھوڑے سے اُکھاڑ کر دیکھا تو اُس مقام پر بہت سی دولت
[illegible] کی جھولی دیکھی اور یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج سے آکر عرض کی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ دولت تم ہی
لے لو اور اب ہم یہان سے رخصت ہوتے ہین اُسوقت اُس شخص نے کہا کہ اس بارے مین آپ کو اختیار ہے [illegible]
[illegible] مگر میری تو یہی [illegible] ہے کہ آپ یہین [illegible] رہیے لیکن [illegible] نہ جانیے بعد اب [illegible] ست گورو مہاراج
[illegible] آپ وہان سے رخصت ہوے ۔ اسکے بعد ست گورو مہاراج
[illegible] اُس مقام پر آیا اور [illegible] ست گورو مہاراج [illegible] بیٹھے ہین چنانچہ
[illegible] ست گورو مہاراج [illegible] شہر مین لیجا کر

وخت کر دیا حالانکہ اس مرتبہ بھی اُسکی عورت کی مرضی یہی تھی کہ یہ لڑکا فروخت نہ کیا جاوے اِس سے اپنے گھر ہی کا کام
لیا جاوے لیکن اُسکے خاوند کی مرضی دبی تھی کہ جس سے وہ مجبور تھی غرضکہ مغل مذکور ست گورو مہاراج کو فروخت کرکے
دُور اس گھوڑے وپاست گورو مہاراج کو جس شخص نے خرید کیا تھا وہ اپنے گھر لے گیا اور اپنے مکان پر لیجاکر ست گورو
مہاراج کو اپنے (ڈوبنے) چرانے کو کہا یہ سُنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای میاں مجھ مین کچھ عجیب خاصیت ہے یعنے جس
ڈوبنے کو مین چراؤنگا وہ فوراً ہی مرجاویگا بلکہ اس وجہ سے میرے والدین نے مجھکو گھر سے نکالدیا ہے یہ سُنکر اُس مغل کو یہ
بات یقین نہ آئی اور کہا کہ بلا سے تو اِس ڈوبنے کو چھوتو سہی چنانچہ ست گورو مہاراج نے اُس ڈوبنے کو چھوا اُسی وقت وُہ
جانور مذکور فوراً ہی مرگیا یہ کیفیت دیکھکر اُس مغل نے کہا کہ خیر بھائی اب تو اِسکو تو زندہ کردے مین تجھکو اور ہی کام دونگا
ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای ڈوبنے اُٹھ وہان کیا دیر تھی یہ سُنتے ہی وُہ ڈوبنا مذکور اُٹھکر چرنے لگا بعد اسکے ست گورو مہاراج
سے اُس مغل نے کہا کہ ای بھائی تو میرے باغ کی خدمت کیا کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی میرے جاتے ہی تمہارا
باغ بالکل خشک ہوجاویگا چنانچہ مغل مذکور اپنی جہالت کی وجہ سے ست گورو مہاراج کو باغ مین لے گیا باغ مین ست گورو
مہاراج کے جاتے ہی کُل باغ خشک ہوگیا یہ کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج سے اُس مغل نے کہا کہ ای بھائی تو فوراً باغ سے
باہر آ تاکہ باغ خشکی سے بچ جاوے اور پھر ہرا ہوجاوے چنانچہ ست گورو مہاراج باغ سے باہر نکلے ست گورو مہاراج کے باہر
آتے ہی کُل باغ ہرا ہوگیا باوجودیکہ اُس مغل نے ست گورو مہاراج کی یہ باتین دیکھین لیکن اُسکی جہالت کی وجہ سے اُسکو عقل
نہ آئی اور اپنے مکان پر ست گورو مہاراج کو لاکر پھر کہا کہ ای لڑکے تو ہمارے گھر کا دھندا کر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
اچھا میاں جی مجھکو کبھی کسی بات مین عذر نہ ہوگا لیکن ای میان جی مجھ مین جہاں سب عیب ہین ایک یہ بھی عیب ہے کہ میرے
غلہ پیسنے خواہ دلنے سے جنس نہین معلوم کیا ہوجاتی ہے یہ بات بھی اُسکو یقین نہ آئی اُس مغل نے کہا کہ خیر جو ہوگا اُسکو مین
دیکھ لونگا تو چکی پیس یہ کہکر وہ مغل خود ہی جنس نکالنے لگا اور خود ہی چکی مین ڈالنے لگا جب کہ ایک سیر جنس چکی مین پڑ چکا
اور ایک سیر آٹا بھی نظر نہ آیا یا تنگ کر سیر بھر کون کہے ایک سرسون بھر آٹا نہ دکھائی دیا اور اُس مغل کی جس قدر کہ تمہارے مین
غلہ تھا سب خالی ہوگیا یہ کیفیت دیکھکر اُس مغل کی عورت نے پکار کر کہا کہ ای خداوند کریم یہ ہمارا میاں کہاں سے لایا کہ غلہ کی
کہ تمہارے ایک سیر مین غلہ [illegible] ہوگیا اور نہیں معلوم کہ آٹا کیا ہوا کہ سرسون بھر بھی موجود نہیں [illegible]
دور ہوجاوے [illegible] بھیدی کی [illegible] ست گورو مہاراج [illegible]
ایسی باتون سے [illegible] بھید پایا جاتا ہے [illegible] ست گورو مہاراج [illegible]
سائین جی [illegible] ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی مغل [illegible]
[illegible]
[illegible] ست گورو مہاراج [illegible]
[illegible]
[illegible]

لسب کے سب متعجب ہوگئے اور کہنے لگے کہ اس لعل کی قیمت ہم لوگوں سے نہیں ہوسکتی ہے پاس جستقدر روپیہ تم کو ضرورت ہووے ہم سے
لیجاؤ جسوقت اُس مغل نے یہ تقریر سنی دونوں لعل ست گورو مہاراج کے پاس واپس لایا اور آکر عرض کیا کہ ای غریب نواز یہ لعل
آپ ہی اپنے پاس رکھیے اور مجھکو معاف کیجیے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس مغل سے ارشاد فرمایا کہ ای بھائی ابتک تم دوزخ میں تھے
اب میری ست گورو نے تم کو بخشا ہے یہ سنکر مغل مذکور ست گورو مہاراج کا سکھ ہوا اور گورو گورو لگا جپنے بعد اسکے ست گورو مہاراج
نے نام دان اشنان دیا ورتم پراوپکار عطا فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اب جو کوئی یہان آکر ہمارا نام لیوے اُسکو
ہرگز ہرگز گرفتار نہ کرنا بلکہ جہانتک ہوسکے اُسکی خدمت کرنا یہ ہدایت کرکے ست گورو مہاراج وہان سے رخصت ہوے۔

ست گورو مہاراج پھر اُسی ٹیکرے پر جا بیٹھے چنانچہ وہی روہیلا پٹھان آیا اور آکر ست گورو مہاراج کو اپنے مکان پر لے گیا اور
پھر فروخت کرنے کی غرض سے ست گورو مہاراج کو لے چلا اُسوقت اُس پٹھان کی عورت نے کہا کہ اس سے پہلے تم کئی مرتبہ
اس لڑکے کو فروخت کرچکے ہو لیکن یہ شخص تمکو بار بار اُس مقام پر ملتا ہے حالانکہ جو شخص ایک دفعہ فروخت ہوجاتا ہے خریدار اُسے
اُسکا چھوڑنا امر محال ہے پس اس سے ثابت ہے کہ ضرور اسمین کچھ نہ کچھ بھید ہے پس یہ شخص یا تو کوئی اُولیا ہے یا ولی اللہ ہے پس اس
شخص کی کیفیت اسکی خدمت ہی سے ظاہر ہوسکتی ہے بہتر ہے کہ اب تم اس شخص کے قدمبوس ہو اور اپنے قصور کی معافی مانگو
یہ بات سنکر اُس پٹھان کے بھی دل مین آیا کہ ہو نہ ہو یہ شخص ضرور ہی کوئی صاحب کرامات ہے یہ سوچ سمجھکر ست گورو مہاراج کے
قدمون پر اپنا سر اُس پٹھان نے جاکر رکھدیا اور اپنے قصور کی معافی کا خواستگار ہوا اُسوقت ست گورو مہاراج ہنسے اور
ہنسکر فرمایا کہ ای بھائی ابتک تو تم دوزخ مین تھے خیر اب تم یہ کام موجب فروشی کا چھوڑ دو تو تمہارا بھلا ہوگا بعد اسکے اُس
پٹھان نے کہا کہ ای مہربان جی اگر آپ چھوڑائینگے تو البتہ چھوٹیگا یہ کہکر ست گورو مہاراج کے قدمون پر گرکر تھا ایک اسوقت
ست گورو مہاراج نے اُس پٹھان کو سکھ کیا اور گورو گورو لگا جپنے اُسوقت ست گورو مہاراج نے اُس پٹھان کو ہدایت
کی کہ سنو بھائی جو کوئی شخص سکھ ہو اور سیوک ہمارا یہان آوے وہ ہرگز ہرگز گرفتار نہ کیا جاوے بلکہ تم جہانتک ہوسکے اُسکی خدمت
کرنا صبح اور شام پرمیشر کا نام لینا اور گورو کی بانی پڑھنا اور ہر وقت پرمیشر کو حاضر ناظر جاننا یہ سنکر اُس پٹھان نے ست گورو
مہاراج کے قدمون پر گرکر تھا ایک بعد اسکے ست گورو مہاراج اُس پٹھان سے خوش ہوے اور وہان سے رخصت ہوکر
آگے کو تشریف لیگئے۔

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے ایک ملتانی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۹۹

[illegible]

جا سکتی ہو اتنے مین ست گورو مہاراج وہ گور دہکر مسجد کے اوپر جا بیٹھے اور مسجد کو دوڑانے لگے غرضکہ کابل شہر کے ہر چہار طرف دوڑنے لگی یہ کیفیت دیکھکر کابل کے لوگ نہایت تعجب مین آئے قاضی کو اس بات کی خبر ہوئی قاضی مالک مسجد بھی دوڑا آیا اور بچشم اپنے یہ کیفیت دیکھکر اپنے دل مین کہنے لگا کہ بیشک و شبہہ یہ شخص کوئی اولیا ہے یا کوئی پیر ہے کیونکہ ایسا صاحب کرامات اور کون ہو سکتا ہے غرضکہ تمام شہر کے رؤسا یکجا ہوے اور ست گورو مہاراج کے آگے دست بستہ ہو کر عرض کرنے لگے کہ اے بابا جی جس خدا نے تجھکو پیدا کیا ہے اور جس نے تمکو یہ قدرت دی ہے اسی خدا کے نام پر اب اس مسجد کو ٹھہرائیے یہ سنتے ہی ست گورو مہاراج نے اس مسجد کو ٹھہرایا تب تمام لوگ کیا ہندو کیا مسلمان ست گورو مہاراج کے قدمبوس ہوے اور دست بستہ ہو کر سلام کرنے لگے اسوقت ست گورو مہاراج نے وہان کے مسلمانون سے کہا کہ تم لوگ یا یان پیر پوجو اور ہندوؤن کو حکم دیا کہ تم لوگ واہنا پیر پوجو چنانچہ وہان کے ہندو اور مسلمانون نے بموجب ہدایت ست گورو مہاراج کے قدمون کی پرستش کی اس مقام پر ست گورو مہاراج نے اپنا نام (انگوٹر) ظاہر کیا چنانچہ وہان کے سب لوگ ست گورو مہاراج کے سکھ ہوے اور ست گورو کا نام جپنے لگے اسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد	राग
دل وسو دل ہی ملاوے	उज्ज्वा दिलको दिलहि मिलावे
تب بھید صاحب کا پاوے	तब भेद साहब का पावे
خالق خصم نور اور خوبی اس دل مین تسبیح تو سا	[illegible]
دل وسے اندر حجرے شیرینی شکر کھنڈ منجو سا	[illegible]
دل مین طالب تیر تو کیا دل مین تہمد واشا	दिल में तालब [illegible]
دل مین حسن حسین [illegible] دل ہی [illegible]	दिलमें हुसन [illegible] दिलहिं [illegible]
دل مین [illegible]	दिलमें [illegible] दिलमें [illegible]
حق حلال [illegible]	[illegible]
دل مین گیان [illegible] پر جا دلین رب رسول	[illegible] दिलमें [illegible] रसूल
نانک کو جی دل مین کعبہ تان [illegible] قبول	नानक [illegible] दिलमें [illegible]

بعد اسکے ست گورو مہاراج بیراگی روپ وہان کرکے سیر کرنے لگے اسوقت آپ نے [illegible] ایک پیرہن [illegible] ہوتا اور ایک پیرہن [illegible] اور ایک چادر [illegible] رنگ کا [illegible] اور ایک چادر سر پر [illegible] پہنے تھے [illegible] اور آپ سکے [illegible] اس رنگ کا لباس اسوقت ست گورو مہاراج کو [illegible] مسلمان ہی [illegible] کا جو اب [illegible] اور مسلمان [illegible] ست گورو مہاراج [illegible] تمام [illegible]

اور اُسکا بھلا ہووے آپ کے واپس آتے ہی کی وجہ سے اور اپنے اعمالون کی بدولت کہ یہ آپ سے پوشیدہ ہو گیا مر رہا ہے اب اِسکو حضور بخشش دیوین اور سنسار مین اِسکو آپ ہی رکھ لیوین اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائیو اب تو اِسکی زندگی ہی ختم ہو گئی اِسکو تو صحت ہو ہی نہین سکتی کیونکہ اِس نے اخیر وقت مین ہمارے درشن کئے ہین اِسلیئے اِسکی مکت ہو گئی اب اِسکو تم چوک پر لے جاؤ کیونکہ اِسکا وقت بہت نزدیک آپہونچا پس سولی مذکور اپنے گھر پہونچتے ہی ہچکیان لیتا ہوا مر گیا اور سب لوگ چوک پر لے گئے سولی کی مکت ست گورو مہاراج کے درشنون کی بدولت ہو گئی وہان کے لوگ ستگورو مہاراج کا جس گانے لگے۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج سے اور بابر بادشاہ سے گفتگو کی بابت چلی

نمبر ۹۰

ست گورو مہاراج سیر کرتے کرتے ایک دن مقام (سلوٹی) مین جا نکلے وہان پر ایک پٹھان کے گھر مین شادی تھی وہان کے سب پٹھان لوگ اپنی خوشی مین مصروف تھے ناچتے اور کودتے پھرتے تھے اُسوقت ست گورو مہاراج کے ہمراہ اور فقیر بھی تھے کہ جو دس خواہ بارہ آدمی تھے ست گورو مہاراج بھی اُس مقام پر جا بیٹھے لیکن جس طرح ستگورو مہاراج وہان بیٹھے اُسی طرح بیٹھے رہے کسی نے ست گورو مہاراج کی کچھ خدمت نہ کی اور نہ کوئی نزدیک آیا اُسوقت وہ فقیر جو ست گورو مہاراج کے ہمراہ تھے بھوکے بہت تھے اُنکی کیفیت دیکھکر ست گورو مہاراج مع اُن فقیرون کے اُن پٹھانون کے گھرون پر جاکر سوال کیا لیکن اُن پٹھانون نے اپنی جہالت کی وجہ سے ست گورو مہاراج و نیز اُن فقیرون کا مطلق خیال نہ کیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے مردانہ سے ارشاد فرمایا کہ مردانہ رباب بجا چنانچہ مردانہ نے رباب بجانا شروع کیا اُسوقت ستگورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

शब्द रागतैलंगमहल १

जैसीमैं आवे खसमकी बानी तैसड़ा करूं ज्ञान वे लालो

पापके जिनवे काबुलहो आया जोरी मंगन वे लालो

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] हिन्दुस्तान समालसी बोल

شبد راگ تلنگ محل پہلا

جیسے مین آوے خصم کی بانی تیسڑا کرین گیان وے لالو

پاپ کی جنج لے کابل ہو دھایا جوری منگے دان وے لالو

شرم دھرم دو چھپ کھلوئے کوڑ پھرے پردھان وے لالو

قاضیان برہمنان کی گل تھکی اگد پڑھے شیطان وے لالو

مسلمانیان پڑھین کتابان کشٹ مین کرین خدائے وے لالو

جات سنات ہور ہندوانیان ایہہ بھی لیکھے لائے وے لالو

صاحب کے گن نانک گاوے ماس پوری وچ آکھ مسولا

جن اپائے رنگ روائے بیٹھا ویکھے وکھ اکیلا

سچا سو صاحب سچ تپاوس سچڑا نیاؤ کرے گو مسولا

کاپڑ پھٹو پھٹو ہوسی ہندوستان سمالسی بول

اوینگے اور سمنت بکرماجیت مین چلے جاوینگے دوسو انیس برس راج کرکے یہان سے دور ہوجاوینگے اور ای بھائی لالے اُسوقت مین جوانمردی کا اوتار دھارن کریگا اور اُسکا چولا خالصہ ہوویگا یعنے دسوان جامہ گوروگوبند سنگھ کا اس ہوکر خالصہ پنتھ چلاویگا اور آہستہ آہستہ وہ کھو ویگا اُسوقت مسلمانون کا زور کمزور ہوجاویگا اگر آپس مین وہ میل رکھینگے تو راج بڑھتا جاویگا اگر آپس مین جنگ وجدل کرینگے اور لڑینگے تو ضرور دکھ ورنج اُٹھاوینگے)۔

بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی لالے ست گورو مہاراج نے سچ کی بانی فرمائی ہی جب یہ بات ظاہر ہوگی تب تم جانوگے یہان تمام پٹھانون کا ناس ہوجاویگا اور یہان خوب ہتھیار چلیگا تلوارین کھینچینگی اور تمام شہر لوٹا جاویگا یہان کے لوگون کو بہت تکلیف اور دُکھ ہوگا غرضکہ اُس دُکھ سے ثابت کوئی نہ بچیگا جسوقت ست گورو مہاراج نے بھائی لالے سے یہ فرمایا ایک برہمن اُس جگہ بیٹھا ہوا سنتا تھا اُسنے سمجھا کہ آج اِس سنت نے یہ شبد اُچارن کیا ہی بڑا غضب ہوگا یہ سوچ سمجھکر برہمن مذکور ایک انگوچھے مین کچھ میوہ لیکر ست گورو مہاراج کے آگے لاکر رکھدی اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ ای مہربان جی یہ شبد جو آپ کی زبان فیض ترجمان سے اُچارن ہوا ہی دیا کرکے اُسکو پھیر لیوے جواب دیکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای دیوتا جی یہ شبد اب نہین پھر سکتا ہی کیونکہ یہ تو کلام ربانی اور وحی آسمانی ہی اور سچی بات ہی لیکن چونکہ تم اب یہان حاضر ہوے ہو اسلیے تمہاری بخشش کیجاتی ہی اب تم دو کوس یہان سے ایک مقام ہی مع اپنے تمام خاندان کے وہان چلے جاؤ بعد اِسکے ست گورو مہاراج نے بھائی لالے سے بھی ارشاد فرمایا کہ ای بھائی لالے تم بھی یہان سے مع اپنے خاندان کے وہین چلے جاؤ اور اخیر مین ست گورو مہاراج نے یہ بھی فرمایا کہ آج شب کو بابر بادشاہ یہان آویگا یہ سُنکر بھائی لالے اُسی وقت مع اپنے تمام خاندان کے اُسی مقام پر جا بیٹھے اور رات کو پچاس کوس کا دھاوا مارکر بابر بادشاہ اُس مقام یعنے سید پور مین آپہنچا اور سید پور وغیرہ کے قریب جو اور کو تھی لوٹا اور جو ملا کیا ہندو اور کیا مسلمان سب کو قتل کیا لڑکے وبڈھے جو ان ومرد وعورت کو گرفتار کر لیا منجملہ اُنکے چونکہ ست گورو مہاراج بھی وہان موجود تھے اور ست گورو مہاراج کو کچھ اپنی لیلا دکھانی منظور تھی اسلیے آپ نے اپنا قیام وہین رکھا تھا چنانچہ فوج نے ست گورو مہاراج کو بھی گرفتار کر لیا۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہی کہ فقیرون کے منہ سے جو بات نکلتی ہی وہ مثل پتھر کے لکیر ہی ہوتی ہی دیکھو پچاس کوس کا دھاوا کرکے بابر بادشاہ اُسی شب کو سید پور مین پہونچ گیا لیکن فقیرون مین بھی وہ فقیر دلی ہین کہ جو سچ بولتا اپنے قابو مین رکھتے ہین اور وہ صدق نظر رکھتے ہین صادق وصدوش موم دل صدمنہ ہی فقیر کامل کہلانے ہین مگر گرسمتون کو چاہیے کہ فقیر پاکے بندہ ہو خواہ مسلمان یا ہنود ہو کسی برن کا ہو اُسکے اعمال وافعال پر نظر کرکے اُسکی صحبت کرے ورنہ اگر بداعمال ہو اپنے کیے کی سزا جزا پاویگا۔

اب ست گورو مہاراج کی یہ لیلا دیکھیے کہ ایک شخص (میر خان) نامے مثل بھائی لالے اور بھائی مردانہ اور غیرہ لوگ وہان موجود بیٹھے تھے اُن سب کو بیگاری پکڑ کرکے چلا چنانچہ اُنکے ساتھ ہی ست گورو مہاراج بھی تشریف لے گئے ایک مقام پر مردانہ کو ست گورو مہاراج نے حکم دیا کہ مردانہ رباب بجا یہ سُنکر مردانہ نے جواب دیا کہ ای ست گورو مہاراج میرے ہاتھ مین تو گٹھڑی ہی کیا بجاؤن اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای مردانہ واہ گورو کہکر گٹھڑی چھوڑ دے چنانچہ مردانہ نے واہ گورو

سنکر گھوڑ چھوڑ دیا اور رباب بجانا شروع کر دیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

شبد راگ تلنگ محل پہلا
(शब्द रागतेलंगमहला पहला)

ہر کی کتھا کہانی گورو میت سنائے
हरिकी कथा कहानी गुरु मीत सुनाए

بلہاری گورو اپنے گورو کے بل جاے
बलिहारी गुरु आपने गुरु के बल जाए

آے مل گورسکھا آ مل تو میرے گورو کے پیارے
आए मिल गुरसिख आए मिल तू मेरे गुरु के प्यारे

ایک رہاؤ
(एक रहाउ)

ہر کے گن ہر بھاوے دیش گورو تے پاے
हरि के गुण हरि भावदे से गुरु ते पाए

جن گورو کا بھانا منیا تن گھوم گھوم جاے
जिन गुरु का भाणा मनिया तिन घुम २ जाए

جن ست گورو پیارا دیکھیا تنکو ہون واری
जिन सतगुरु प्यारा देखिआ तिनको हूं वारी

جن گورو کی کیتی چاکری تن صد بلہاری
जिन गुरु की कीती चाकरी तिन सद बलिहारी

ہر ہر تیرا نام ہے دکھ میٹن ہارا
हरि २ तेरा नाम है दुःख मेटनहारा

گورو سیوا تے پایئے گورمکھ نستارا
गुरु सेवा ते पाइए गुरमुख निस्तारा

جو ہر نام دھیاوتے تے جن پردھان
जो हरि नाम धिआवदे ते जन परधान

نانک تن وٹہو واریا سدا سدا قربان
तिन विटहु नानक वारिया सदा सदा कुरबान

اُس وقت ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا اُسوقت میرخان مغل نے اپنے دل میں کچھ خیال کیا اور فوراً ہی بابر بادشاہ کے پاس جاکر عرض کیا کہ حضور ان قیدیوں میں ایک شخص فقیر بھی قید ہوگیا ہے اور اُسکے ساتھ اور بھی فقیر قید ہو گئے ہیں اُسکے بارے میں ایک عجب بات اُسکی یہ ظاہر ہے کہ اُس فقیر کے سر کا بوجھ اُسکے سر سے خود بخود ہاتھ بھر اونچا اونچا جاتا ہے اور اُس فقیر کے ایک قوم مہاجن بھی اُس فقیر کے ساتھ ہے اُسکے ہاتھ میں سے اپنا گھوڑا پکڑا دیا تھا چنانچہ اُسنے گھوڑا چھوڑ دیا کہ جو خود بخود اُسکے ساتھ چلا آتا ہے اور وہ خدا کی بندگی کرتا ہے یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ ایسے فقیر اس زمانہ میں نہیں ہیں میرخان مغل نے عرض کیا کہ حضور خود چلکر ملاحظہ فرماویں اُسوقت اُسکی کیفیت معلوم ہو جاویگی اسنے عرصہ میں مرد اور عورت جو لوگ قید تھے انکو سرکار کی طرف سے سرکاری فوج کے واسطے دانہ پیسنے کا حکم ہوا اور سب کو چکی پیسنے کا حکم ہوا چنانچہ سبھوں نے تعمیل حکم کی ... بھائی بالے اور بھائی مردانے نے بھی آٹا پیسنا شروع کیا لیکن ست گورو مہاراج کی چکی خود بخود چلنے لگی ادھر تو یہ کیفیت تھی ادھر میرخان مغل حسب عرض کرنے کے موافق بابر بادشاہ ست گورو مہاراج کے پاس آیا اُس وقت ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا
(शब्द आसा महला १)

جن سر سوہن پٹیاں مانگ پاے سندور
जिन सिर सोहनि पटीआ मांगी पाइ संधूर

سے سر کاتی منیئن گل وچ آوے دھوڑ
से सिर काती मुंनीअनि गल विचि आवै धूड़ि

شبد راگ آسا محل پہلا	शब्द राग आसा महला १
خراسان خصمانا کیا ہندوستان ڈرایا	खुरासान खसमना क्या हिन्दुस्तान डराया
آپے دوش نہ دیئے کرتا جم کر مغل چڑھایا	आपे दोष न देय कर्ता जमकर मुग़ल चढ़ाया
ایتی مار پئی کرلانے تیں کی درد نہ آیا	एती मार पई कुरलाणे तैंकी दर्द न आया
کرتا تو سبھناں کا سوئے	कर्ता तू सभना का सोई
جو سکتا سکتے کو مارے تا من روس نہ ہوئے	जो सक्ता सक्ते को मारे ता मन रोष न होई
یک رہاؤ	(रहाउ)
سکتا سیہی مارے پئی وگے خصمے سا پرسائی	सक्ता सींह मारे पै वग्गै खसमै सा पुरसाई
رتن وگاڑ وگوئے کتی موئیاں سار نہ کائی	रत्न वेगाड़ विगो कुत्ती मोया सार न काई
آپے جوڑ وچھوڑے آپے دیکھ تیری وڈیائی	आपे जोड़ विछोड़े आपे विखे तेरी वड़ाई
جو کوئی ناؤں دھرائے وڈا صادق رُدم نہ بھائی	जो कोई नांव धरावे वड्डा साद करे मन भानी
مر مر جیوے تاں کچھ پاوے نانک نام وکھانی	मर २ जीवे तां कुछ पावे नानक नाम वखानी

ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے

یہ شبد سنکر بابر بادشاہ نے اپنے ملازموں سے ارشاد فرمایا کہ اس فقیر کو اندر لاؤ چنانچہ فوراً ہی ست گورو مہاراج کو وہ لوگ اندر لے گئے اُسوقت بادشاہ نے ست گورو مہاراج سے عرض کیا کہ اے فقیر صاحب جو شبد تم نے ابھی فرمایا تھا وہی شبد پھر فرمائیے چنانچہ ست گورو مہاراج نے وہی شبد پھر فرمایا اُسی وقت بابر بادشاہ کی اندرونی آنکھیں کھل گئیں۔

بابر بادشاہ کو بھنگ کا بہت شوق تھا اُسی وقت ست گورو مہاراج سے بابر بادشاہ نے عرض کیا کہ اے درویش صاحب آپ بھی کچھ بھنگ کھائیے بجواب اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہم نے ایسی بھنگ پی ہے کہ اسکی خماری کبھی نہیں جاتی ہے یہ سنکر بابر بادشاہ نے عرض کیا کہ اے درویش صاحب وہ بھنگ کس قسم کی ہوتی ہے کہ جسکی خماری کبھی اُترتی ہی نہیں ہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

شبد راگ تلنگ محل پہلا	शब्द राग तिलंग महला पहिला घर ३
بھاؤ ترا بھانگ کھلڑی میرا چیت میں دیوانہ بھیا اتیت	भांउ तेरा भांग खलड़ी मेरा चीत मैं देवाना भया अतीत
کر کاسا درشن کے بھوکھے میں در مانگوں نت نیت	कर कासा दर्शन के भूखे मैं दर मांगू नीता नीत
تو درشن کی کرو سمائے	तउ दर्शन की करूं समाय
میں در مانگوں بھیکھیا پائے	मैं दर मांगू भिखिया पाय
یک رہاؤ	(रहाउ)
کیسر کسم مرگ مے ہرناں سرب سریر چڑھنا	केसर कुसम मृगमैं हरना सर्ब शरीर चढ़ना

कोटहू पीर बरजरहाए जा मीर सुनया धाया | کوٹہو پیر بچ رہاے جان میر سنیا دھایا
थान मुकाम चले निज मंदिर मुछ २ कोइर रुलाया | تھان مقام جلے نج مندر مچھ مچھ کوئر رلایا
कोई मुग़ल न होया अंध किन्हे न परचा लाया | کوئی مغل نہ ہویا اندھا کنے نہ پرچا لایا
मुग़ल पठान भई लड़ाई रन महँ तेग़ वगाई | مغل پٹھان بھئی لڑائی رن مین تیغ وگائی
उनने तोपकी ताड़ चलाई उन हस्त चराई | اون نے توپ کی مار چلائی اون ہست چلاے
जिनकी चेरी दरगाह फाटी तिना मरना भाई | جن کی چیری درگاہ پھٹی تنان مارن بھائی
यक हिन्दवानी और तुरकानी भटयानी ठकुरानी | یک ہندوانی اور ترکانے بھٹیانی ٹھکرانی
यक नां पेरन सर खुर पाटे यक नां वास मसानी | یک نا پیرن سر کھور پاڑے یک ناواس مسانی
जिनके बंके घर ना आये तिन किउं रैन वहांदी | جنکے بنکے گھری نہ آئے تن کیون رین وہانی
आपे करे कराए कर्त्ता किसनो आख सुनाई | آپے کرے کرائے کرتا کس نون آکھ سنائی
दुख सुख तेरे भांडा होवे किसपै जाए रुआई | دکھ سکھ تیرا بھانا ہووے کس پہ جائے رو ائی
हुकमी हुकम चलाए विगसे नानक लिख्या पाई | حکمی حکم چلاے وگسی نانک لکھیا پائی

ستگرو مہاراج فرماتے ہین کہ اسکی قدرت کو دیکھو کہان گئے گھوڑے ننگے اور کہان گئی نفیری اور شہنائی کے باجے اور جو حورین اپنا منھ آرسیون مین دیکھا کرتی تھین انکی کیفیت تو تم نے بخوبی دیکھ لی اے کرتار سچ ہے کہ یہ جگت تیرا ہے اور تو سب کا گوسائین یعنے مالک ہے کیونکہ اس جگت کو ایک گھڑی مین پیدا کیا یعنے بنایا ہے اور تو جس وقت چاہتا ہے ایک ہی گھڑی مین پرلے بھی کر دیتا ہے دیکھو ابھی چارون کی بات ہے کہ یہان گھر - اور مندر - اور سراے - اور محل سب موجود تھے دم کے دم مین سب کے سب نیست و نابود ہو گئے کہان گئے بچھونون کے سونے والے یا کہ پان کے کھانے والے سب کے سب کہان چلے گئے اور کیسے کیسے ان لوگون نے دکھ اٹھائے سچ ہے کہ پاپ کی ناو کہان پار جاتی ہے انجام کو مجدھار مین ڈوب ہی جاتی ہے مردہ کیونکر زندہ ہو سکتا ہے لیکن ستگرو جسپر دیال ہوتا ہے وہ سب کچھ ہو سکتا ہے سری واہ گورو جسکو اسکی جڑ پر لگاتا ہے وہ اپنی جڑ یعنی اصلیت کو پاتا ہے اور جسکو وہ گورو بھولتا ہے وہ خود ہی اپنی اصلیت کو کھوتا ہے اور بیکار کامون مین اپنا دم و کام لگاتا ہے -

ستگرو مہاراج پھر فرماتے ہین کہ دیکھو جس وقت بابر بادشاہ کابل سے آیا سب پیرون اور فقیرون کو بہت کچھ سنایا لیکن کچھ بھی کام نہ آیا کیونکہ بابر بادشاہ کو خود نرنکار ہی لایا کیونکہ یہان پاپ بہت زیادہ ہو گیا تھا اور ان پاپیون کی سزا دینا واجب تھا پہلے ہی نرنکار نے ہر ایک پیر و فقیر کو ہدایت کی تھی کہ جسکو یہ مارے اسکو کوئی نہ بچاوے کوئی معجزہ یا کرامت اپنی نہ دکھلاوے کیونکہ سب پابند تھے اسی وجہ سے جس وقت ابراہیم بادشاہ اور پٹھانون کی لڑائی یہان پر ہوئی تھی تو پٹھانون کے ورد وظیفے سب [illegible] کر دیا لیکن وہ اپنی کچھ [illegible] ابراہیم بادشاہ کو نہ دکھا سکا کیونکہ بابر بادشاہ نے اسکو بھی قتل کر ڈالا اور [illegible] کی وجہ سے پٹھانون نے قلعہ چھوڑ دیا اور ابراہیم بادشاہ پانی پت اندر قلعے کے داخل ہو گیا اور قتل عام کر [illegible] ہندو [illegible] اور [illegible] سب پٹھان سب کی سب قتل ہو گئین اور بعضون کو قتل کر دیا اور بعضون کو جان سے [illegible] کیا

جن عورتون کے خاوند قتل ہوئے اُنکی تمام عمر خراب ہوئی۔
ست گورو مہاراج فرماتے ہین کہ دُکھ اور سُکھ سب آپ ہی گرو دیتے ہین جب کہ وہ خود ہی فعل فاعل المفعول ہین تب پکار کرنا
محض طول و فضول ہے ہیچ ہے سب کچھ واہ گورو ہی کرتا ہے اور جیو کر کے پاپ دُکھی ہو گئے ہین بعد اسکے ست گورو مہاراج
نے ایک شبد فرمایا۔

راگ سورٹھ

گئی توڑی بندی چھوڑی نرنکار دُکھ داری
کرم نہ جانے دھرم نہ جانے لوبھی مایا دھاری
نام پڑیو بھگتی گوبند کا یہ راکھو پیج ہماری
ہر جیون ناتڑمان توان
بیچ جہان جو کر سے میرے گوبند تیری قدرت تون قربان
جیسے بالک بہاؤ سو بہاوے لکھ اپرادھ کماوے
کر اپدیش جھڑکے بہو بھانتی پہر پتا گلے لگاوے
پچھلے اوگن بخش لیے پربہو آگے مارگ پاوے
ہر انترجامی سب بدھ جانے تان کس پہ آکھ سناوے
کہن کتھن نہ بھیجے گوبند ہر بہاوے پیج رکھایا
اور اوٹ مین سگلی دیکھی ایک تیری اوٹ رہایا
ہوہو دیال کرپال پربھو ٹھاکر آپے سنیے بنتی
پورا ست گورو میل ملاوے سب اُترے من کی چنتی
ہر ہر نام اوکھد مکھ پایا جن نانک سکھ وستی

राग सोरठ

गई न्होड़ी बंदी छोड़ी निरन्कार दुख दारी
कर्म नजाने धर्म्म नजाने लोभीमाया धारी
नाम पड़्यो भक्ती गोविन्द का पड़ु राखहु पेज हम्हारी
हरजीविन मांडपां नूं मान
नीच जियां चिज करैं मेरे गोबिन्द तेरी कुदरत तो कुर्बान
जैसे बालक भाये सो भाय लिख अपराध कमावे
कर उपदेश झिड़के बहु भांती बहुड़ि पिता गले लगावे
पिछले औगुन बखशलीये प्रभु आगे मार्ग पावे
हरि अन्तरयामी सब बिधि जाने तां किस पै आख सुनावे
कहन कथन ना भीजे गोविन्द हरि भावे पैज रखाया
और ओट मैं सगली देखी इक तेरी ओट रहाया
होवहु दयाल कृपाल प्रभु ठाकुर आपे सुने बिनती
पूरा सतगुरु मेल मिलावे सभ उतरे मन के चिन्ती
हरि नाम औखद मुख पाया जिन नानक सुखि वसती

بعد اسکے ست گورو مہاراج بھی وہین بیٹھ گئے اور لوگ اپنے اپنے عزیز و اقارب کو جو مارے گئے تھے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر
اُٹھا کر لے گئے بند وبست کریا کرم مین مصروف ہوئے اور مسلمان بھی اپنے عزیزون و اقاربون کی تجہیز و تکفین مین مصروف ہوئے
تمام سید پور مین کہرام مچا تھا آگے رونے پیٹنے اور ہائے ہائے کرنے پر ست گورو مہاراج نے ایک شبد فرمایا۔

راگ آسا محل پہلا

[illegible] تیسے سنسار
[illegible] گھر بار
[illegible]
[illegible]

(रागु आसा महला १

जैसे गोयल गोयलै तैसे संसार
कोड़ु कमावे आपनी बांधे परवार
जागहु २ सोते चलया वणजार
(१ रहाउ)

ست گورو مہاراج کے بیٹھے ہوئے اور گورو کے وقت میں ہی ایک شخص آیا تھا وہ اس بات کو
رکھتا تھا بعد اسکے ست گورو مہاراج اس مقام سے آگے کو تشریف لے گئے -

بعد اسکے ست گورو مہاراج نے بھائی بالے و مردانہ سے فرمایا کہ چلو بھائی کشمیر کی بھی سیر کرتے چلیں کیونکہ یہ زمین کسب
جی کی بنائی ہوئی ہے جسطرح شیوجی نے کاشی بنائی ہے اور سب تیرتھون کا وہ مقام گنگا جی کے کنارے پر وہ آبادی
اسی طرح کشب جی نے کشمیر بھی بنائی ہے وہان پر بھی تمام تیرتھ ہیں اور امرناتھ شیوجی بھی وہان رہتے ہیں یہ سنکر بھائی
بالے اور بھائی مردانہ نے عرض کیا کہ جہان حضور کی مرضی ہو وہین چلیئے بعد اسکے ست گورو مہاراج مع اپنے ہمراہیون کے
کشمیر کی سرزمین کو تشریف لے چلے -

آگے ساکھی ست گورو مہاراج سے کشمیر مین ایک بالے یعنی دنبہ کے چرواہے کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اُسکی بابت چلی

نمبر ۹۹

ست گورو مہاراج پہونچکر دیکھا تو بہت دھرم دان پایا وہان کے برہمن اپنے تئین (کشب) کی اولاد مین بتاتے ہین کشمیر
کی سرزمین مین پہاڑ وغیرہ بہت ہین ست گورو مہاراج ایک پربت پر جا بیٹھے اور اتفاق سے بارہ دن اُس پہاڑ پر گذر گئے
اور کسی نے خبر نہ لی تیرھوین دن ایک دنبہ کا چرواہا اُس مقام پر آیا اور آکر ست گورو مہاراج سے کہا کہ اے بھائی تم یہان کیون
بیٹھے ہو اور کون ہو کہ جو ایسے ویرانہ مقام پر بیٹھے ہو یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی تجھکو ہم کیا دکھائی دیتے ہین
بجواب اسکے اُس چرواہے نے کہا کہ تمکو تو بھلے آدمی نہین معلوم ہوتے ہو کیونکہ ایسے جنگل اور ویرانہ مقام پر بھلے آدمی کا کام
نہین بلکہ چور اور بٹمار کا کام ہے اگر فقیر ہوتے تو آبادی ہی مین یا اُسکے نزدیک اپنا قیام اختیار کرتے یہ سنکر ست گورو مہاراج
نے فرمایا کہ اچھا بھائی تم اپنے گھر جاؤ اور تم ہمکو کچھ نہ کہو اتنے مین پھر اُس چرواہے نے کہا کہ اس مقام پر تمکو خدا ہی لایا ہے
ورنہ دنبہ تک اس مقام پر کوئی نہین آیا ہے یہ سنکر پھر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی اب تم یہان سے چلے ہی جاؤ
چنانچہ وہ چرواہا اُٹھکر اپنے گھر چلا گیا اور اپنے گلہ دنبہ مین جو پہونچا تو عجب کیفیت دیکھی کہ کُل گلہ کا گلہ دنبہ اُسکا مرا ہوا پڑا ہے
چرواہا مذکور یہ کیفیت دیکھکر حیران و پریشان ہوا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ اے پرمیشر یہ کیا ہوگیا کیونکہ کچھ دیر بھی
نہین گیا تھا اور کچھ دیر بھی مجھکو نہین ہوئی تھی ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ مین انکو اچھی طرح سے چھوڑ گیا تھا اتنی ہی دیر مین پھر کیا
ہو آپڑی کہ یکبارگی ہی تمام مرگئے اب اِسکے مالکون کو کیا جواب دونگا وہ لوگ مجھ سے اِنکی قیمت طلب کرینگے اے پرمیشر اب مین
کیا کرون اور اب میرا گذر کیونکر ہوگا اور میرے خاندان کی پرورش کیونکر ہوگی اتنے مین اُس چرواہے کو ست گورو مہاراج کی
[illegible] گستاخی کا خیال آیا اور دل مین سوچا کہ کیا تعجب ہے کہ اُس فقیر کی کرامات ہی سے ہو ہے اب یہی مناسب ہے
[illegible] پھر اپنے قصور کی معافی لیکون ابھی مین میری بھلائی کی صورت نظر آتی ہے غرضکہ چرواہا [illegible]
[illegible] ست گورو مہاراج کے قدمون پر آگرا اور کمال عجز و انکسار سے کہنے لگا کہ اے غریب [illegible]

وقت یک عجب قدرت خدائی اسکو دیکھکر میں بہت زندگی تنگ ہوں یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ سو معافی کیا ہوا
اسوقت اس چرواہے نے کہا کہ گوسائین جی مین تو ان کے ذبح کرتا ہون اور اسی سے میری گذر ہوتی ہے اسوقت وہ مین اپنے
گھر گیا تو کل ذبح کرے ہوئے پائے حالانکہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ جب مین گھر سے یہان آیا تھا اسوقت اچھے صحیح و سالم تھے
اے سنت جی صاحب اب جسوقت میں اپنے گھر جاونگا اسوقت مالک جانورون کے مجھسے اِن جانورون کی قیمت طلب کرینگے اور
سوائے انہیں دنبون کے میرے پاس اور کوئی مال نہیں ہے اے سائین جی بہت بڑی نادانی دنبون کی نہایت شرمندہ ہون کہ
جو آپ کے ساتھ مین نے گستاخی کی ہے اور آپ پرمیشر کے پیارے اور پرمیشر کے بھگت ہین اسلیے اپنے قصور کی معافی کا خواستگار
ہون اب مجھکو بخشیے چونکہ ست گورو مہاراج دریائے رحمت رہے تھے اسکو دکھی دیکھکر ست ترس آیا اور آپ نے اس سے ارشاد فرمایا
کہ اے بھائی تو جا اور واہ گورو کہکر ایک ایک دنبہ کو اٹھا تو تیرے سب دنبے زندہ ہوجاوینگے یہ سنتے ہی چرواہا گیا اور جیسا کہ ہدایت
ست گورو مہاراج کے واہ گورو کہنا اور ایک ایک دنبہ کو اٹھانا شروع کردیا اور یہ بھی کہتا گیا کہ اے واہ گورو جی تیرے نام کی بدولت
یہ کل دنبہ جانورون کا زندہ ہوجاوے وہان کیا دیر تھی سب کے سب فوراً ہی زندہ ہوگئے یہ کیفیت دیکھکر اور سب کو صحیح و
سالم پاکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے ست گورو مین اب اپنے گھر نہ جاونگا آپ کے قدمون مین پڑا
بسر کرونگا یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے بھائی تو اپنے گھر جا لیکن اسنے اپنے گھر جانے سے انکار کیا یہانتک کہ تمام
شب کو چرواہا ست گورو مہاراج کے قدمون ہی مین رہا جب صبح ہوئی دنبون کے مالک اس چرواہے کو ڈھونڈھنے نکلے ڈھونڈھتے
ڈھونڈھتے چرواہے کو اس مقام پر پایا جنگل مین اپنے اپنے دنبے چرتے پائے اور چرواہے کو ست گورو مہاراج کے پاس بیٹھا
دیکھا چنانچہ ڈھونڈھنے والونکو بھی ست گورو مہاراج کے قدمون پر گر کر سر جھکا ست گورو مہاراج کو دیکھا کہ ست بیٹھے ہین اور چرواہا
بھی بیٹھا ہوا ہے اتنے مین ست گورو مہاراج سے ایک شخص نے کہا کہ اے سنت جی یہ چرواہا ہم لوگون کے دنبے چراتا ہے یہ شام کو مکان
پر جاتا تھا لیکن شام کو گھر نہین گیا تمام شب اسکا انتظار کیا گیا جب یہ آج صبح کو بھی اپنے گھر نہ گیا تو ہم لوگ اسکو ڈھونڈھنے نکلے
لیکن بہت اچھا ہوا کہ اسکی تلاش کی وجہ سے آپ کے درشن بھی حاصل ہوگئے اسنے مین وہ چرواہا بولا کہ اے گورو نانک جی یہ جا
خبر بیٹھے ہین سچ ہے کہ وہ خود خدا ہی ہین خدا میں اور انہین ذرا بھی فرق نہ جانتا یہ سنکر اسکے مالک نے جواب دیا کہ یہ بات تونے کیسے
جانی وہ بولا کہ اس چرواہے نے ان دنبون کی سرگذشت کہہ سنائی یعنی یہ کہ مین کل ایک وقت اپنے دنبے چراتا چراتا یہان
آنکلا اور سب اپنا گلہ اچھا بھلا چنگا چھوڑ کر یہان آیا تھا اِن سنتکو دیکھکر اپنی نادانی سے کہہ اٹھا کہ تم چور ہو یا [illegible]
ہو سے ہو کیونکہ تم نے ایسے ویرانے اور جنگل مین اپنی صحبت و قیام اختیار کیا ہے اگر فقیر ہوتے تو آبادی یا اسکے نزدیک بیٹھتے اسطرح
سے بیہودہ باتین کہین [illegible] لیکن سنت تو وہان ہی ہوتے ہین تاہم [illegible]
[illegible] دکھائی جاوے [illegible] آپنے فرمایا کہ تو یہان سے جا چنانچہ مین یہان سے چلا گیا جس وقت اپنے گھر
[illegible] یکدم سے تمام گلہ کا گلہ مردہ پایا یہ کیفیت دیکھکر مین بہت گھبرایا اور [illegible] کے بعد مجھکو اپنی نادانی کا
[illegible] کے قدمون مین [illegible] سے جب مجھکو بہت حیران و پریشان پایا آپنے فرمایا کہ جا اور
[illegible]

ہاتھ لگایا اُسکو فوراً ہی زندہ پایا یہانتک کہ تمام گلہ کا گلہ جو مردہ تھا زندہ ہوگیا بس موت و حیات انھین کے ہاتھ ہے آپ لوگ اپنے اپنے ڈنگر اپنے اپنے گھر بچائیے اور مجھکو انھین کی خدمت مین رہنے دیجیے یہ سنکر اُس چرواہے کے مالک نے پھر اس بات کو دریافت کیا کہ اے بھائی یہ واقعہ کیا تم سچ کہتے ہو جواب ملا کہ اس چرواہے نے کہا کہ ایک حرف بھی اسمین جھوٹ نہین ہے یہ سنکر اُس ڈھنڈے کا مالک اپنے ڈنگر اپنے گھر لایا اور ہر ایک سے یہ داستان کہہ سنائی اور ہر ایک سے کہنا شروع کر دیا کہ کوہ ہمالیہ یہان پر ایک فقیر آیا ہے اسمین اور خدا مین کچھ بھی فرق نہین ہے کیونکہ موت و حیات اسی کے ہاتھ مین ہے اور اس بستی کے باہر جنگل مین آج چودہ دن سے مقیم ہے ویرانہ مین مقام ہے بستی سے واسطہ نہین ہے اور کسی شی کی انکو طمع و خواہش نہین ہے یہ خبر سنکر اس بستی کے لوگ دوڑے اور ست گورو مہاراج کے آ کر قدمبوس ہوے اور دست بستہ ہو کر عرض کرنے لگے کہ اے مہاپورکھ جی ہم لوگون کی خطا تو آپ معاف فرماوین کہ اتنے دن آپ لوگون کو یہان آئے ہوے ہو گئے اور ہم لوگون نے آپ کی خدمت کچھ نہ کی اب ہم لوگون پر کرپا کیجیے اور قصور بخش دیجیے کیونکہ ہم دنیادار ہین اور ہر ایک طرح سے گنہگار ہین اور آپ سنت ہین ہم لوگون کی خطاؤن کے بخشنے والے ہین یہ سنکر ست گورو مہاراج ان لوگون سے بہت خوش ہوے اور وہان کے لوگون کو سکھ کیا اور نام کا انکو اپدیش دیا چنانچہ وہ لوگ گورو گورو جپنے لگے اور واہ گورو واہ گورو کہنے لگے ۔

بعد اسکے کشمیر مین آستھان بیج بہاڑی پنڈت کہ جنکا نام برہم داس تھا رہتے تھے وہ جنکے پاس پوجا وغیرہ کا بہت کچھ سامان تھا انھی پنڈت نے بھی سنا کہ یہان پر آج کل ایک فقیر تشریف لائے ہین چنانچہ پنڈت مذکور ست گورو مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوا اور پنڈت مذکور اپنے گلے مین ٹھاکر جی کی مورت رکھتا تھا آتے ہی ست گورو مہاراج سے رام رام کرکے بیٹھ گیا چونکہ پنڈت مذکور نہایت اچھا شخص تھا یہانتک کہ فقر و فقیری کے دریا مین غرق آب تھا اپنے دل مین خیال کرتا تھا کہ مجھ سا کوئی دوسرا ہے نہین مین بہت کچھ پوجا کرتا ہون اور کہا کرتا تھا کہ مین نے آگے بھی بہت کیا ہے اور اب بھی تپ کرتا ہون غرضکہ اسی فقر کی وجہ سے جو کچھ کہ پوجا پاٹ وغیرہ کرتا تھا سب بیکار ہو جاتا تھا اسکے کیفیت انترجامی ست گورو مہاراج کو تو معلوم ہی تھی پہلے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پنڈت جی تجھکو یہ سنتے ہی سورج کی روشنی کے سامنے اندھیرا کہان اسنے عرض کیا کہ اے ست گورو مہاراج میرے دل سے دوجا بھاؤ جاتا ہی نہین ہے آپ ایسی کرپا کیجیے کہ دوجا بھاؤ جاتا رہے یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے پنڈت جی تم گورو کرو جواب اسکے اسنے عرض کیا کہ اے مہاراج مین کس کو گورو کرون ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اس میدان مین چار فقیر بیٹھے ہین تم انکے پاس جاؤ وہ تمکو بتا دینگے جسکو وہ لوگ تم سے کہین تم اسکو گورو کرنا یہ سنکر پنڈت برہم داس اس میدان مین ان فقیرون کے پاس گیا اور پیری پاسے لگکر بیٹھ گیا یہ سنکر ان لوگون نے کہا کہ آؤ پنڈت جی تھوڑی دیر بیٹھو جب برہم داس نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ مجھکو گورو کرنا منظور ہے جسکو آپ لوگ بتاوین اسکی خدمت مین ہم جاوین یہ سنکر ان فقیرون نے کہا کہ اے پنڈت جی وہ مندر جو دکھائی دیتا ہے اس جگہ تم جاؤ وہان پر تمکو تمہارا گورو خود ہی آملیگا یہ سنکر پنڈت برہم داس مذکور وہان گیا اور جاکر مندر کے دروازہ پر جاکر ٹھہر گیا [illegible] ایک عورت [illegible] پاس بیٹھے ہوے بیٹھی تھی اسنے پنڈت جی کو جوتا کھینچکر مارا چنانچہ پنڈت جی برے حال سے [illegible] فقیرون نے پوچھا کہ کیون پنڈت جی تمکو گورو ملا یہ سنکر پنڈت جی نے اپنی سرگذشت کہہ سنائی [illegible]

اپنے دل مین خیال کیا کہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کون شخص ہے یہ سوچ سمجھکر مان چند مذکور ۲ سیر میوہ لیکر ست گورو مہاراج کی خدمت مین آیا دیکھا تو ست گورو مہاراج کا حلیہ اُسکی شناخت مین نہ آیا اُسوقت مان چند نے اپنے دل مین کہا کہ فقیر تو نہین ہین میوہ اینکے آگے رکھدینا چاہیے اسنے مین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ مان چند ست کرتار آؤ بیٹھو یہ سنکر مان چند بیٹھ گیا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اے مہاراج گو کہ فقیر سب کے دوست ہوتے ہین، در فقیر کے سب کوئی سیوک ہوتے ہین لیکن یہ تو فرمایئے کہ آپ مجھکو کب سے جانتے ہین ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ یہ بھی تمکو خود ہی معلوم ہو جاویگا یہ سنکر اور دست بستہ ہوکر مان چند نے عرض کیا کہ آپ کا نام کیا ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ہمارا نام نانک نرنکاری ہے مان چند نے کہا کہ دیس اور وطن کہان ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مان چند کیا دیس اور وطن بھی بھول گیا مجھکو دیس اور وطن سب معلوم ہے مان چند نے کہا کہ اے سادھو جی دیکھا تو نہین لیکن سنتا ہون اُسوقت ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جیتم پور وطن ہے اُسکے مین جہان کا بادشاہ ایک اونکار ہے اُسی نے ہمکو یہان بھیجا ہے کہ مان چند کو راستہ بتاؤ اسلیے تم کو بجنے بلایا ہے یہ سنکر مان چند نے عرض کیا کہ اے سنت جی صاحب آپ تو اسرار بتین کرنے لگے یہ بات سنسار کے لائق نہین ہے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ اے مان چند اصلی بات تو یہی ہے اور سب مانند نقل ہین یہ کہکر ست گورو مہاراج نے یہ شبد فرمایا۔

राग तिलंग महला (१)

जिनि किआ तिनि देखिआ किआ कहीऐ रे भाई

[illegible]

راگ تلنگ محل پہلا

جن کیا تن دیکھیا کیا کہیے رے بھائی

[illegible]

یہ سنکر بھائی بالے نے گورو انگد جی صاحب سے دریافت کیا کہ اب آپ ہی فرمایئے کہ ست گورو مہاراج کی خدمت میں آپ کیسطرح
پہونچے یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے بھائی بالے سے کہا کہ ای بھائی بالے تمہارے طفیل سے مجھکو بھی ست گورو مہاراج کے درشن
دوبارہ ہوگئے بھائی بالے نے عرض کیا کہ ای گورو مہاراج آپ میں اور ست گورو مہاراج میں فرق کچھ بھی نہیں ہی بلکہ ایک ہی روپ
اور ایک ہی جوت ہو میں جو جانتا ہون وہی عرض کرتا ہون ست گورو مہاراج تو نرنکار ہی کے روپ تھے انکی اتنک کتھائیں اور
اتنک لیلائیں ہیں کہ جنکا شمار نہیں ہو سکتا ہی میں تو ایک جیو ہون اور وہ پرمیشر تھے بس بے انت کا انت نہیں ہی۔
بعد اسکے پھر بھائی بالے نے گورو انگد جی صاحب سے عرض کیا کہ اب آپ ست گورو مہاراج کے چلنے اور اپنے ملنے کی کتھا سنایئے
یہ سنکر گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ ای بھائی بالے (کوٹ کانگڑے) کی دیبی کو بہت آدمیون کے ساتھ میں جاتا تھا رستے میں
سنا کہ نانک تپا بیدی یہین رہتے ہین یہ سنکر مین نے جا کر ست گورو مہاراج کے درشن کیے درشن ہوتے ہی میرے رونگٹے کھڑے
ہوگئے بعد ست گورو مہاراج نے دریافت فرمایا کہ بھائی تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہی اور کہان جاتے ہو اور کسکے لڑکے ہو
یہ سنکر مین نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ای ست گورو مہاراج (جنگل مِتے کی سراے) سے آیا ہون اور دیبی کے درشنون کو جاتا ہون
نام میرا (لہنا) ہی باپ کا نام (پھیرو) قوم کا کھتری گوتر (تیہن) ہی یہ سنکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ جاؤ دیبی کے درشن کر آؤ مین نے
عرض کیا کہ اب آنا جانا ختم ہو چکا کیونکہ جس غرض سے جاتا تھا وہ مجھکو مل گیا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ ای بھائی
اگر تجھکو لینا ہی وہ لیگا پس ای بھائی بالے ست گورو مہاراج کی زبان فیض ترجمان سے یہ لفظ نکلنا تھا کہ میرے بدن کے
جسقدر بندھن تھے سب کے سب ٹوٹ گئے اور دل میں یہی آیا کہ اب مین ست گورو مہاراج کی خدمت سے کہان جاؤن یا نکل گیا مجھکو
کہ اگر مین انکے قدمون سے جدا ہو گیا تو میری جان ہی نکل جاویگی بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مجھسے فرمایا کہ گھر جاؤ تمام بہلول
گھر جانے کو بھی نہین چاہتا تھا یہ سنکر بھائی بالے نے جواب دیا کہ آپ نے اپنا نام (لہنا) فرمایا ہی یہ انگد نام کب سے اور کس طرح
ہوا گورو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ ای بھائی بالے مین تو بھی ست گورو مہاراج کا روپ ہی جانتا ہون اور واسطے اسکی کیفیت
بھی سناتا ہون کہ ایک دن گؤون کے واسطے گھاس مین اپنے سر پر دیا تھا مجھکو دیکھکر ماتا سلکھنی جی نے فرمایا کہ ای تپا جی تم
کبھی کسی کا خیال نہین کیا کرتے کیونکہ یہ شخص کھتری کا لڑکا ہی گھاس رکھنے سے اسکے کپڑے خراب ہوگئے اسوقت ست گورو مہاراج
نے فرمایا کہ اسکے سر پر کیچڑ نہین ہی بلکہ کیسر ہی اور یہ خراب نہین بلکہ رنگا ہوا ہی [illegible] ست گورو مہاراج نے مجھکو بغل میں لے لیا
اور گلے لگایا اور فرمایا کہ یہ میرے انگ سے پیدا ہوا ہی اب تیرا نام انگد ہوا - بعد اسکے ایک دن ماتا سلکھنی جی اپنے [illegible]
بیٹون کو ساتھ لیکر ست گورو مہاراج کی خدمت میں آئیں اور [illegible] ست گورو مہاراج سے عرض کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گرو مہاراج آپ کے درشن ہوکر دو دو آنسو بہاتے اچھے لگینگے ذرا تامل کرنے سے کوئی سکھ آتا جو اٹھوا دیا جاریگا ۔ اسنے میری طرف
ستگورو مہاراج نے دیکھا اور فرمایا کہ بچا انگد یہ جو ہی رہی ہوئی پڑی ہے میری انگلی سے اسکو پھینک دو میں نے اسی وقت اٹھا کر
پھینک دی اسوقت [illegible] سمجھ میں ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو یہ بڑا پتھر ہے اور اپنے سرکے یہ مین بیچ ہے کہ جسکو گرتا دیوے
وہی بہیس مرا کیا اختیار ہے ۔

پھر گورو انگدجی صاحب نے بھائی بالے سے فرمایا کہ ایک دن مین بھی حاضر تھا اور بھائی بڈھے بھی حاضر تھے آدھی رات کے
وقت مین ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ دیکھو بھائی بڈھے کتنی رات ہے بھائی بڈھے نے دیکھکر کہا کہ ستگورو مہاراج آدھی
رات ہے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ نہین صرف پہر رات باقی ہے غرضکہ تین دفعہ اسطرح کے بچن ہوے یعنے بھائی بڈھے
کہتے تھے کہ آدھی رات ہے اور ستگورو مہاراج فرماتے تھے کہ صرف پہر رات باقی ہے اسوقت بھائی بڈھے کے دل مین کسیقدر
یہ بات بھی سوال ہوئی تھی کہ ستگورو مہاراج کی سیوا مین ہمیشہ رہتا ہون لیکن انگد سے ستگورو مہاراج بہت خوش ہین ایسے بھرم
کے دور کرنے کے واسطے ستگورو مہاراج نے یہ بات دریافت کی تھی جب کہ تین مرتبہ بڈھے سے ستگورو مہاراج نے دریافت کیا
اور انھون نے وہی جواب دیا تب میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا مین نے بھی اٹھکر دیکھا اور عرض کیا کہ حضور آدھی رات ہے آپ
نے پھر فرمایا کہ پھر دیکھو آدھی رات نہین ہے بلکہ پہر رات باقی ہے جب مین نے یہ سنا تب مین نے عرض کیا کہ حضور مین بھول گیا بیشک پہر
رات باقی ہے میرا قصور معاف کیا جاوے یہ سنکر ستگورو مہاراج نہایت خوش ہوے اور فرمایا کہ انگد کی سیوا بہت محبت کے ساتھ ہے ۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج سے گورو انگدجی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اسکی بابت چلی

نمبر ۱۱۹

ایک دن ستگورو مہاراج کرتارپور مین رات کے وقت بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ بچا انگد دیکھو دن ہے کہ رات مین نے عرض کیا
کہ حضور آپ کی بنائی ہوئی رات ہے یہ سنکر آپ نے فرمایا کہ رات نہین دن ہے مین نے ستگورو مہاراج کے قدمون پر گر کر متھا ٹیکا
اور عرض کیا کہ مہاراج مین بھول گیا تھا رات نہین بلکہ دن ہی ہے یہ سنکر آپ نے فرمایا کہ اگر دن ہے تو ہماری چادر باہر سے لیجاکر دھو لاؤ
چنانچہ مین بموجب حکم ستگورو مہاراج کے چادر لیکر باہر دھونے چلا گیا جب کہ مین بستی کے باہر پہنچا تو دیکھا کہ برابر دن ہے اور دھوپ
بھی نکلی ہے غرضکہ جب ستگورو مہاراج کی چادر دھوکے مین واپس آیا تو پھر اسی طرح رات ہی پائی یہ کیفیت دیکھکر ستگورو مہاراج
کے قدمون پر گر کر مین نے متھا ٹیکا اسوقت پھر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ بولو دن ہے کہ رات مین نے عرض کیا کہ [illegible]
دن اور رات سب آپ کے ہاتھ مین ہے اور سب آپ کے حکم کے فرمانبردار ہین جو چاہے کیجیے یہ سنکر ستگورو مہاراج نے فرمایا کہ اے
انگد تم نہال ہوگے ۔

آگے ساکھی ستگورو مہاراج سے گورو انگدجی کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اسکی بابت چلی

نمبر [illegible]

[illegible] ستگورو مہاراج کے [illegible]

آدمی کا تھا سب لوگون نے ست گورو مہاراج کے درشن کیے اتفاق سے اُسوقت ایسی بارش ہوئی کہ دن و رات بارش [illegible]
تین دن تک بارش بند نہ ہوئی تمام خلقت حیران و پریشان ہو گئی مخلوق نان تھی لنگر کی دیگ بھی تیار نہ ہوئی کسی کو بھوجن نہ ملا تیسرے
روز بادل ہٹا اُسوقت ست گورو مہاراج کے سنگھ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے سچے بادشاہ تمام سنگت بھوکی ہے تم کو ہوئے تین دن
ہو چکے ہوئے ہو گیا کہ نہ کھانا کھایا اور نہ پانی پیا اب پرشادی لینا چاہئے اور اسقدر آدمیوں کے واسطے ایسی جلدی پرشادی کی
تیار نہین ہو سکتی ہے اسلیے اے سچے بادشاہ آپ ہی کچھ تدبیر کرین ست گورو مہاراج نے سنگت کی بنتی سُنکر مہاراج سری چند جی صاحب
سے ارشاد فرمایا کہ تم جا کر باہر کیکر یعنی ببول کے درخت کھڑے ہین اُنکو ہلا کر سب سنگت کو اُنکی خواہش کے موافق بھوجن و مٹھائی
کھلاؤ یہ سُنکر مہاراج سری چند جی نے جواب دیا کہ مہاراج مین نہین جا سکتا اور ایسا ہو بھی نہین سکتا کہ کیکر کے درخت مین
بھوجن اور مٹھائی ہو یہ سُنکر بابا لکھمی داس جی سے ارشاد ہوا کہ تم جاؤ چنانچہ لکھمی داس جی نے بھی جواب دیا اور سُنکر مہاراج
کا بچن نہ مانا بعد اسکے ست گورو مہاراج نے مجھکو اپنی کرپا درشٹی سے ارشاد فرمایا کہ بودکمان جاؤ سنگت کے باہر جو کیکر کے درخت
ہین اُنکو ہلاؤ اور ہلا کر سب سنگت کو بھوجن چھکاؤ یہ سُنکر فوراً مین اُٹھا اور باہر آکر سنگت کو بلایا اور خود کیکر پر چڑھکر ہلا دینے پس
ہلانے کے ساتھ ہی چھتیس پرکار کی مٹھائیان گرین چنانچہ سب سنگت کے لوگ چھک چھک کر آنند ہوئے اُسوقت سب سنگت
میرے ساتھ ہو کر ست گورو مہاراج کے پاس آئے اور آکر متھا ٹیکا اور جے جن بندنا کی اُسوقت دینا ناتھ ست گورو مہاراج بہت خوش
ہوئے اور مجھ سے فرمایا کہ بودکمان نہال ہو اُسوقت ست گورو مہاراج نے یہ بھی فرمایا کہ جو سنگت ہے تیری یہ فرما کر سب سنگت
کی جو منوکامنا تھی سب کی پوری کی اور سب کو رخصت کیا اُسوقت ست گورو مہاراج نے میری جوت مین جوت ملا کر آنند کیا سنگت کے
لوگ متھا ٹیک کر دھن دھن کہتے ہوئے اپنے گھر گئے۔

ایک دن ست گورو مہاراج کرتارپور مین چلے جاتے تھے ایک بڑا گندہ نالا تھا اُسوقت ست گورو مہاراج کے ہاتھ مین ایک کٹورا تھا
اُس کٹورے کو اُس گندہ نالے مین پھینکدیا تمام شہر کا پانی اُسی گندہ نالے سے بہتا تھا اتفاق وقت سے دونوں صاحبزادہ ہمراہ تھے
ست گورو مہاراج نے سری چند جی صاحب کو حکم دیا کہ بیٹا کٹورا نکال لاؤ یہ سُنکر سری چند جی نے جواب دیا کہ اے مہاراج ایسے
کٹورے کے واسطے ایسے گندہ نالے مین مین تو نہین جاتا ہون اور کٹورے گھر مین بہت ہین اسکی کیا حقیقت ہے یہ سُنکر ست گورو مہاراج
نے چھوٹے صاحبزادہ کو حکم دیا تو انہون نے کہا کہ کسی آدمی کو بلا کر نکلوائے لیتے ہین آپ جس کام کے واسطے چلے ہین وہ کام کیجئے کہ
جاتا ہون بعد اسکے ست گورو مہاراج نے میری طرف دیکھا ست گورو مہاراج کے اشارے کے ساتھ ہی فوراً اُسی گندہ نالے مین کود
پڑا اور وہ کٹورا نکال دیا اور سر سے پیر تک تمام کیچڑ اور بدبو مین ڈوب گیا مجھکو اس حالت مین دیکھکر ست گورو مہاراج نے فرمایا کہ
تو ہی رتنا مجھکو بیٹا اور مجھکو دینا۔

بعد اسکے گرو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ سنو بھائی بالے ہمارے ساتھ اِسطرح پر جو ہوا جیسا کہ مین نے تمسے کہا یہ صاحب
کے بھائی بالے نے عرض کیا کہ حضور جو کچھ فرماتے ہین سچ ہے۔
پھر گرو انگد جی صاحب نے فرمایا کہ اے بھائی بالے یہ ست گورو مہاراج کی کتھا ہے اسکو جو شخص سنے گا اور سنائے گا اور
اسکے تمام دکھ اور پاپ دور ہو جاوینگے اور وہ بلا کسی مزاحمت کے بیکنٹھ مین چلا جاویگا جیسے کہ ست گورو مہاراج